ہم آج بیٹھے ہیں ترتیب دینے دفتر کو
ورق جب اس کے اڑا لے گئی ہوا اک ایک

وے لوگ تو نے ایک ہی شوخی میں کھو دئے
ڈھونڈا تھا آسماں نے جنہیں خاک چھان کے

ایک اک گام پہ دنیا مجھے ٹھکراتی ہے
مجھ کو اس زحمت بے جا پہ ہنسی آتی ہے

اتنی جراحتوں پر جیتا ہے **سوز**، صاحب
سینہ ہے یا کہ ترکش، دل ہے کہ سنگ خارا

مندرجات

ملانا محمد علی کے فرسودات و ارشادات

۱ - معاونین خصوصی
۲ - ممبران دوامی
۳ - انتساب
۴ - ابتدائیہ
۵ - سچا ہرل
۳۰ دسمبر ۱۹۱۹ع اجلاس مسلم لیگ ۴۱
۶ - زلزلہ
۳۱ دسمبر ۱۹۱۹ع اجلاس کانگریس ۴۷
۷ - قید قفس سے باھر
۵ جنوری ۱۹۲۰ع دہلی ۵۲
۸ - وفد خلافت کی نا کامی
انگلستان سے واپسی پر بمبئی میں ۶ اکتوبر ۱۹۲۰ع کو سب سے پہلی تقریر ۵۵
۹ - ”سنائی کچھ کہیں سے - کچھ کہیں سے !“
۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ع لاہور کا عظیم‌الشان جلسہ۔ ۵۷
لاطاعۃالمخلوق فی معصیۃالخالق ۵۸
۱۰ - برطانوی حکومت اور اس کے کاسہ لیس
الہ آباد کانفرنس ۱۱ مئی ۱۹۲۱ع ۶۵
لارڈ ریڈنگ کا فرض ۶۶

ہنجار سخن گوئی **غالب** بہ تو گویم
خون جگر است از رگ گفتار کشیدن

رنگ خون اشک میں گہرا نظر آتا ہے مجھے
آج دامن پہ کلیجا نظر آتا ہے مجھے

نوکر شاہی کی چالیں	۶۸
بیرونی امداد کی ضرورت	۷۰
کون پر امن ہے	۷۱
اتحاد	۷۱
- دھلی ، سیواڑ ، پولیٹیکل کانفرنس	۷۵
۲۳ نومبر ۱۹۲۰ء بمقام دہلی	
دہلی کی فطرت	۷۵
اجتماع کی خصوصیت	۷۷
مخالفین کی عدم حاضری	۷۸
تلک کی یاد	۷۸
ترک موالات	۷۹
ہنٹر کمیٹی	۸۱
ملی بھگت	۸۱
ایک واقعہ	۸۲
خالصہ جماعت	۸۳
دوگانۂ شکر	۸۳
جنگ کے بعد ترکوں کا مسئلہ	۸۶
بڑوں سے خطاب	۸۷
اصلی عزت	۸۸
ترک موالات کا مقصد	۹۰
قومی عدالتیں	۹۱
سودیسی	۹۲
ہندوستانی فوج	۹۳

۱۲ - اودھ خلافت کانفرنس

۲۵ فروری ۱۹۲۱ع بمقام لکھنئو ۹۷
مسئلہ خلافت ۹۷
ترک اور اتحادی ۹۸
پیاری وفاداری ۹۹
ذاتی تجربے اور مشاہدے ۹۹
مصر اور ہندوستان ۱۰۲
جزیرۃالعرب ۱۰۳
عراق ۱۰۴
لائڈ جارج کا سوال ۱۰۶
خفیہ معاہدہ ۱۰۷
عہد نامہ سیورے ۱۰۸
سوراج اور خلافت ۱۱۱
چرخہ ۱۱۱

۱۳ - آل انڈیا کانگریس کا اجلاس منعقدہ امرتسر ۱۹۱۹ع

تقریر مولانا شوکت علی صاحب ۱۱۵
تقریر مولانا محمد علی صاحب ۱۱۶
تقریر مولانا حسرت موہانی ۱۱۹

۱۴ - آل انڈیا کانگریس کا اجلاس منعقدہ احمد آباد ۱۹۲۱ع تقاریر و خطبۂ صدارت

خطبۂ صدارت جناب حکیم اجمل خاں صاحب ۱۲۱
جناب مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی کی تقریر ۱۲۵
جناب مولانا فاخر صاحب الہ آبادی کی تقریر ۱۲۷

از افادات قتام الملۃ والدین مولانا قیام الدین عبدالباری
جناب عبدالرحمن غازی صاحب کی تقریر ۲۸
جناب حسرت موہانی صاحب کی پہلی تقریر ۲۹
مولانا حسرت موہانی کی دوسری جوابی تقریر ۳۳
حکیم اجمل خاں صاحب کا آخری لکچر ۳۴

۱۵ - مجموعہ رسالہ ھجرت و رسالہ قربانی گاؤ — مع چہل حدیث

از حضرت مولانا حافظ محمد قیام الدین عبدالباری لکھنوی فرنگی محلی حفظ اللہ
قیام ہندوستان کے متعلق ہماری کیا رائے ہے؟ ۱۳۹
نقل جزء جواب منجانب حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب دام ظلہم العالی
۱۳ جمادی الاول ۳۷ھ یوم شنبہ نمبر ۱۳۳۹ ۱۴۱
نقل از جزء جواب خط مولوی خلیل احمد صاحب من جانب حضرت مولانا
عبدالباری مد ظلہ مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۳۷ھ ۱۴۱
نقل از اخبار قوم دہلی ۲۲ جمادی الثانی ۳۷ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۲۰ء
یوم دو شنبہ من جانب حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب قبلہ ۱۴۳
نقل از رسالہ النظامیہ بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۷ ہجری دوسرا مسئلہ
دارالسلام اور کفر کا ہے ۱۴۴
نقل از خط بنام وائسرائے بوقت قید مسٹر محمد علی ۱۳ رمضان المبارک یوم
پنجشنبہ ۳۷ ھجری ۱۴۵
نقل مضمون از تقریر کلکتہ متعلق ہجرت ۱۴۶
نقل از اخبار ''خلافت'' دہلی یکم مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم
۱۳۳۸ھ یوم شنبہ ۳ جلد ۱ مولانا عبدالباری صاحب کا فتویٰ ہجرت کی
اجازت (تار کے ذریعہ) ۱۴۷
''حریت'' دہلی ۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۳۸ھ یوم دو شنبہ
جلد ۱ نمبر ۱۱ — سوال ہجرت — مولانا عبدالباری صاحب کا خط
مورخہ ۲ شعبان ۳۸ھ از فرنگی محل لکھنئو ۱۴۷

خط بنام غلام محمد عزیز صاحب ۱۴۹

''ہمدم'' لکھنؤ—۱۳ مئی ۱۹۲۰ع مطابق ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ
یوم پنجشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۰۷—ہجرت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب
کے استفسار کا مولانا عبدالباری کی طرف سے جواب ۱۵۱

''زمیندار'' لاہور - ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۲۰ع
یوم پنجشنبہ جلد ۷ نمبر ۱۲—مسئلہ ہجرت اور اس کے متعلقات ۱۵۲

(خط) از مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی لکھنؤ ۲۱ شعبان ۱۳۳۸ھ
''ہمدم'' لکھنؤ ۲۲ مئی ۱۹۲۰ع مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ
یوم یکشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۱۶—مسئلہ ہجرت اور مولانا عبدالباری صاحب ۱۵۵

سودیشی عدم تعاون اور ہجرت—مولانا عبدالباری صاحب کا اعلان ۱۵۶

نقل جزء تحریر حضرت مولانا عبدالباری صاحب از اخبار کانگریس
۲۰ جولائی ۱۹۲۰ع —''علمائے اسلام جواب دیں'' ۱۵۷

''ہمدم'' لکھنؤ - ۳ اگست ۱۹۲۰ع مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ یوم
سہ شنبہ جلد ۵ نمبر ۱۷۴ —''ہجرت پر احکام شرعی'' ۱۵۷

مضمون مولانا عبدالباری صاحب ۱۵۸

''مسئلہ ہجرت'' مولانا عبدالباری صاحب کا برقی پیغام ۱۶۱

نقل از ''ہمدم'' - ۸ - ستمبر ۱۹۲۰ع یوم چہار شنبہ—مسئلہ ہجرت پر
مولانا عبدالباری صاحب کے خیالات ۱۶۳

نقل از اخبار ''آفتاب'' لاہور از تقریر آل انڈیا خلافت کانفرنس دہلی مطابق
۳ دسمبر ۱۹۱۹ع ۱۷۰

نقل از اخبار ''کانگریس'' دہلی ۱۵ جنوری ۱۹۲۰ع مطابق ۲۲ - ربیع الثانی
۱۳۳۸ھ یوم پنج شنبہ جلد ۱۳ سہارن پور میں ہندو مسلم کا اجتماع اور
مولانا عبدالباری صاحب کی تقریر ''قربانی گاؤ'' ۱۷۱

نقل از ''ہمدم'' مطابق ۲۰ فروری ۱۹۲۰ع—نقل تحریر اصلاحی دستخط شدہ
ہر دو فریق ۱۷۲

نقل خط حضرت مولانا مولوی عبدالباری صاحب مدظلہ العالی ۱۷۳

امر سوم جو شخص باعتقاد حلت قربانی نہ کرے نہ گوشت کھائے تو کوئی حرج نہیں ۱۷۴

جواب سوال پنجم—جواب سوال ششم—جواب سوال ہشتم ۱۷۵

امر چہارم بہ نیت فتنہ و فساد قربانی گائے نہ کرنا چاہیے ۱۷۵

امر پنجم ہندوؤں کے روکنے سے نہ رکنا چاہیے ۱۷۶

نقل از خطبۂ صدارت حضرت مولانا قیام الدین محمد عبدالباری صاحب مدظلہ بابت جلسۂ انجمن علماء صوبۂ متحدہ ۱۴ رجب بمقام کانپور ۱۷۹

نقل جزء و تحریر حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب مطبوعۂ اخبار ''کانگریس'' ۲۰ مارچ ۱۹۲۰ع—''علمائے اسلام جواب دیں'' ۱۸۰

نقل از اخبار ''خلافت'' دہلی—۸ اگست ۱۹۲۰ع مطابق ۱۵—۲۲ ذیقعد ۱۳۳۸ھ یوم یکشنبہ جلد ۱ نمبر ۱۵—''فریضۂ قربانی'' مولانا عبدالباری صاحب کا برقی پیغام ۱۸۰

نقل از اخبار ''زمیندار'' لاہور—۱۹ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۲۰ع یوم پنجشنبہ جلد نمبرے نمبر ۸۵—مولانا عبدالباری اور قربانی بقر ۱۸۰

حضرت مولانا عبدالباری صاحب کا تار اور گاؤ کشی ۱۸۱

نقل از اخبار ''ہمدم'' مطبوعہ ۲۳ اگست ۱۹۲۰ع ۱۸۱

۱ - بی اماں (والدہ علی برادران کا خطبۂ صدارت—۱۹۲۰ع ۱۸۳

۱ - مولانا عبدالماجد بدایونی کا ارشاد (۱۹۲۱ع)
سوراج اور خلافت اور رولٹ بل ۱۸۶

۱ - فتوی شاہ عبدالعزیز دہلوی (۱۲۳۹ھ) متعلق دارالحرب فتاوائے عزیزی صفحہ ۱۶ ۱۹۱

۱ - مکتوب شاہ عبدالعزیز بابت دارالحرب مکتوبات شاہ عبدالعزیز (فارسی متن) صفحہ ۲۶۱ ۱۹۳

۲ - علمائے سندھ کا فتوائے دارالحرب ۱۹۸

۲۱ - اکابر صادق پور کی ضبط شدہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل

جائداد و منقولہ

(۱) الٰہی بخش (۲) حسین عظیم آبادی ۲۰۲

(۳) مولوی عبدالرحیم (۴) مولوی یحییٰ علی ۲۰۳

(۵) مولوی احمد اللہ ۲۰۴

جائیداد غیر منقولہ

(۱) مولوی عبدالرحیم ۲۰۴

(۲) مولوی یحییٰ علی ۲۰۵

(۳) مولوی احمد اللہ ۲۰۸

۲۲ - متفقہ فتویٰ علمائے ہند ۲۰۸

جمیعۃ العلمائے ہند کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں ترک موالات کا فیصلہ بہ سلسلہ خلافت کانفرنس و اجلاس مسلم لیگ و اجلاس خاص آل انڈیا نیشنل کانگریس ۲۲۲

نقل تجویز منظور شدہ اجلاس ۲۲۲

ایک دل گداز عرض داشت ۲۲۴

۲۳ - حالات دائرہ پر دو ضروری فتوے۔۔المحجہ" الموتمفہ فی آیتہ الممتحنہ

از افادات مجدد مائتہ حاضرہ موید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت متع اللہ المسلمین احمد رضا خاں صاحب بریلوی مسئلہ مرسلہ مولوی حاکم علی صاحب بی - اے حنفی نقش بندی مجددی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ ۲۲۶

الجواب ۲۲۷

مسئلہ از لاہور بڑی بساط لکڑھارا اکبری منڈی مشمولہ چوہدری عزیزالرحمان صاحب بی، اے۔ سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول لائل پور ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ ۲۳۰

جواب ۲۳۳

۲۴ - فتوے متفقہ .
ضروری التماس ۳۰۸
تمہید ۳۰۹
سوراج کا انجام : از محمد یوسف احمد پائی والا دہلی ۱۰ ستمبر ۱۹۳۰ع ۳۰۹
استفتاء اول ۳۱۶
الجواب : مولانا محمد اشرف علی تھانوی عاشر صفر ۱۳۴۹ھ ۳۲۰
استفتاء دوم ۳۲۶
الجواب مولانا محمد مظہر اللہ دہلی امام مسجد فتح پوری
مولانا رجب علی بخاری - مولانا عبدالعزیز بخاری
مولانا عبداللطیف صدر اجلاس مدرسہ بخاریہ ۳۲۶
الجواب صحیح - مولانا عبدالغفور
مولانا سید حفیظ الدین صاحب منتہی مدرسہ نعمانیہ دہلی
مولانا محمد عالم مفتی سیالکوٹ
مولانا شاہ الطاف الرحمان فاروق مدرس مدرسہ نعمانیہ دہلی
مولانا عبدالرحمان۔باب الجہاد مکہ معظمہ
مولانا محمد نسیم احمد امام مسجد سنہری دہلی ۳۳۲
الجواب صحیح : مولانا محمد طاہر امام شاہی عید گاہ دہلی ۳۳۳
۲۵ - کانگریس کے نامہ اعمال اور مسلمانوں کے ساتھ عداوت کا ثبوت کانگریس جواب دے . ۳۳۹
تعداد ترک اعزاز و واپسی خطابات کرنے والوں کی ۳۴۱
۲۶ - تحریک آزادی کے سلسلے میں جن لوگوں نے کابل و یاغستان ہجرت کی ۳۴۷
۲۷ - چل بلقان چل : سید ہاشمی فرید آبادی - مطبوعہ "الناظر" لکھنئو دسمبر ۱۹۱۲ع ۳۵۰

۲۸ - تقسیم ہند کی سب سے پہلی اسکیم ۱۹۲۵ء (علی گڑھ)

ہندو مسلم اتحاد پر کھلا خط مہاتما گاندھی کے نام---باہتمام محمد مقتدیٰ خاں شروانی مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں چھپا (دسمبر ۱۹۲۵ء) ۳۵۱

التماس : حضرت مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی ۳۵۱

مسلمانوں کی فریاد (فقیر کی صدا) سہ شنبہ ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء از راقم فریادی ۳۹۱

Presidential Address of Mr M. M. Picthal
Sind Provincial Khilafat Conference
Sukkur, July 7th ۳۹۳

۲۹ - ضمیمہ محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

متعلق اجلاس چہارم منعقدہ علی گڈھ

لکچر : جناب مولانا نذیر احمد صاحب ۳۰۵

ترکیب بند : مولانا محمد الطاف حسین حالی ۳۳۱

ترکیب بند : مولانا مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ۳۵۱

قصیدہ : آغا کمال الدین سنجر ۳۵۷

قصیدہ : مولوی محمد عبداللہ صاحب فخری لاہوری ۳۶۳

نظم : محمد ارتضیٰ علی کاکوروی ۳۶۷

مسدس : حافظ سید فضل حق صاحب آزاد پٹنوی ۳۷۳

قصیدۃ العربیہ : مولوی عبدالمجید صاحب لاہوری حال وکیل عدالت ہائے سیالکوٹ ۳۸۱

قطعات عربی و رباعیات و نظم اردو : مولوی احسان علی خاں احسان شاہجہاں پوری ۳۵۸

مضمون : پیش کردہ حاجی محمد اسماعیل صاحب رئیس دتاولی ۳۹۳

۳۰ - خطبہ صدارت اجلاس یاز دہم

آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ دارالسلطنت دہلی جو آنریبل مولوی فضل حق صاحب بی ، اے ، ایل ، ایل ، بی وکیل ہائی کورٹ کلکتہ ممبر قانونی

کونسل بنگال نے ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کو پڑھا ۔	
ترکوں کے متعلق مسلمانوں کے اندیشے	۵۰۱
ہندوستان میں انگلستان کو کیسا اچھا موقع ملا	۵۰۳
لارڈ جارج ہملٹن کا قائم کردہ معیار	۵۰۵
مزمن قحط ۔ حال کے قحطوں میں بمقابلہ سابق زیادہ مہیب اتلاف جان	۵۰۵
اہل ہند کا اجلاس	۵۰۷
ہندوستان کی نسبت غلط خیال	۵۰۹
مادی خوشی خوش حالی گھٹنے کے اسباب	۵۰۸
زوال زراعت	۵۰۹
زوال تجارت و مصنوعات	۵۱۱
خام اجناس کی در آمد کے مضر اثرات	۵۱۴
سرمایہ نہ ہونے سے ہندوستانیوں کی حرفتی درماندگی	۵۱۵
ہندوستانیوں میں حوصلہ کی کمی نہیں ہے	۵۱۵
مالی انتظام	۵۱۶
روپیہ کا کھنچ کر باہر جانا	۵۱۷
انگریزی نوآبادیوں کی اقسام باعتبار طریق حکومت	
کانگریس لیگ سکیم	۵۲۳
مسلمان اور سیلف گورنمنٹ	۵۲۴
ہندوؤں کی جبر و تعدی	۵۲۵
ہندو عملہ کا اثر	۵۲۶
لوکل باڈیز میں مسلمانوں کی نیابت	۵۲۷
انگریزی تاجروں کا سلوک مسلمانوں سے	۵۲۸
سرکاری اسامیوں پر ہندو اجارہ کا خوف	۵۲۸

گذشتہ فساد کلکتہ ۵۲۹
اسلامی لیڈروں کی نظر بندی ۵۳۲
خلافت اسلامیہ اور اماکن مقدسہ ۵۳۲
آخری التجا ۵۳۳

۳۱ - کلمہ الحق عند سلطان جائر
مبلغ کلمۂ حق (مولانا) معین الدین اجمیری - منجانب مجلس دارالخیر اجمیر
ترک موالات اور ترک معاملات ۵۴۶
ترک موالات کا بعض معاملات پر اثر ۵۵۸
ترک موالات اور مسئلۂ دفاع ۵۶۳
الحاق مدراس اور امداد گورنمنٹ ۵۶۵
ہندو مسلم اتحاد ۵۷۰
مودت نصاریٰ پر مفید بحث ۵۷۳
اجتماع الضدین ۵۷۶

۳۲ - نظام اسلام
مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کی اصلاح کی ضرورت یعنی خطبۂ صدارت
رئیس الاحرار الحاج مولانا محمد علی صاحب جو علمائے ہند کی کانفرنس منعقدہ
کانپور میں بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۹ کو پڑھا گیا ۵۷۹

۳۳ - خطبۂ صدارت
اجلاس سی و نہم آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ دہلی بتاریخ ۲۶
۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ع من جانب سر عبدالرحیم کے - ای - ایس - آئی - ۶۰۱
حقیقی تعلیم ۶۰۲
نیا زمانہ اور نئی سائنس ۶۰۳
تعلیم میں مذہب ۶۰۴

قوم کے اندر نظم و ترتیب ۶۰۵
تبدیلی اصول ۶۰۶
تربیت جسانی ۶۰۸
عوامی تعلیم ۶۱۰
زبان اردو اور مدرسہ ۶۱۰
مہذب گھر ۶۱۰
کام کی عظمت ۶۱۱

۳۴ - خطبۂ صدارت اجلاس نہم
جمیعۃ علمائے ہند منعقدہ امروہہ بتاریخ ۳-۴-۵-۶ - ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ مطابق
۳-۴-۵-۶ مئی ۱۹۳۰ع از جناب **جامع معقول و منقول حضرت علامہ**
شاہ معین الدین احمد صاحب اجمیری
شکریہ ۶۱۵
مسلمانوں کی موجودہ حالت کے متعلق آنحضرت کی پیش گوئی ۶۱۶
مسلمانوں کی شکایت حکومت اور ہندوؤں سے فضول ہے ۶۱۷
لا تلقوا باید یکم الی التہلکۃ کی تفسیر ۶۱۸
ہلاکت سے کیا مراد ہے ؟ ۶۱۸
شاردا ایکٹ کی بلا مسلمانوں کے جمود کا لازمی نتیجہ ہے ۶۲۰
انگریزی حکومت کی جانب سے شرع محمدی کی بتدریج تنسیخ اور تبدیلیاں ۶۲۰
تبدیلی دوم - تبدیلی سوم - تبدیلی چہارم - تبدیلی پنجم ۶۲۱
شاردا ایکٹ کے نفاذ سے منصب افتاء مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل رہا ہے ۶۲۳
شاردا ایکٹ کا نفاذ مذہب اسلام کی اکملیت پر حملہ ہے ۶۲۳
شاردا ایکٹ سے اگرچہ نکاح صغر سنی ممنوع ہو جاتا ہے لیکن زنا کا دروازہ
کھل جاتا ہے اور زنا بالرضا قانون حکومت میں جائز ہے ۶۲۳
شاردا ایکٹ مسلمانوں کے حق میں مضر اور ہندوؤں کے حق میں مفید ہے ۶۲۵

شاردا ایکٹ جس جذبہ کے ماتحت پیش کیا گیا ہے وہ نا خوش گوار ہے ۶۲۵

شاردا ایکٹ آنحضرت صلعم کے نکاح کو حضرت عائشہ سے مستحق سزا و جرمانہ قرار دیتا ہے ۶۲۶

نکاح ایک مخصوص مذہبی مسئلہ ہے صرف معاشرتی معاہدہ نہیں ہے ۶۲۷

اسلامی اصول بجائے خود مکمل ہیں - دوسری قومیں ان پر عمل کر رہی ہیں مسلمان اپنی جماعتی اصلاح کے لیے کسی ایکٹ کے محتاج نہیں ۶۲۸

وائسرائے ہند کا قول پارلیمنٹ کے اصول قانون سے ٹکراتا ہے ۶۱۹

شاردا ایکٹ پارلیمنٹ کے ایکٹ کی رو سے بھی نا جائز اور کالعدم ہے ۶۱۹

حالات حاضرہ پر ایک سرسری نظر اور مسلمانوں کے لیے لائحہ عمل ۱۳۳

نہرو رپورٹ اور مسلمانان ہند ۱۳۳

کانگریس اور مسلمان ۱۳۵

جمیعت العلماء اور اس کی قیادت ۱۳۸

دعا ۱۳۷

۳۵ - مسلم ایجوکیشنل کانگریس از ۱۸۸۸ع

ابتدائیہ ۶۵۰

خطبہ صدارت (لاہور ۱۸۸۸ع)
از نجم الہند سردار محمد حیات خاں ، پوپلزئی ، خان بہادر ، سی - آئی - ای ساکن واہ ۶۵۳

خطبہ صدارت (علی گڑھ ۱۸۹۱ع)
از نواب محمد اسحاق خاں ، خلف الصدق نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ ۶۵۵

خطبہ صدارت (دہلی ۱۸۹۱ع)
از مولوی حشمت اللہ - ایم - اے - آئی - سی - ایس ۶۵۸

خطبہ صدارت (علی گڑھ ۱۸۹۴ع)
از نواب محسن الملک بہادر ۶۶۲

خطبہ صدارت علی گڑھ (۱۸۹۴ء)
از جسٹس میاں محمد شاہ دین ہمایوں خان بہادر بیرسٹر ایٹ لا ۷٦
خطبہ صدارت (لاہور ۱۸۹۸ء)
از نواب حاجی فتح علی خان قزلباش - سی - آئی - ای رئیس اعظم لاہور ۸۵
خطبہ صدارت (کلکتہ ۱۸۹۹ء)
از رائٹ آنریبل سید امیر علی - ایم - اے - سی - آئی - ای ۹۱
خطبۂ صدارت (مدراس ۱۹۰۱ء)
آنریبل جسٹس باڈم ب ، چیف جسٹس مدراس ہائی کورٹ ، مدراس ۰۷
خطبۂ صدارت (دہلی ۱۹۰۳ء)
ہز ہائی نس ؛ سر آغا خان ۲۵
خطبۂ صدارت (بمبئی ۱۹۰۳ء)
آنریبل مسٹر جسٹس بدر الدین طیب جی ۳۸
۳٦ - تحریک ھجرت کی تاریخ
اس تحریک کے داعی ، نقیب اور مبلغ کی زبانی
ایک غیر مطبوعہ تحریر
(کرنل عزیز ہندی امرت سری)
ان کہی کہانی ۷۵۵
تحریک ھجرت کا آغاز ۷۵۷
مجھے ہجرت کرنے کا خیال کیسے آیا ؟ ۷۵۸
ہجرت کی تحریک کا آغاز ۷۷٦
ہجرت کمیٹیوں کا قیام ۷۸۸
افغانستان میں ھجرت کا منظر اور میری سرگرمیاں ۸۰۰
ملٹری ٹریننگ کا مجھ پر اثر ۸۳۳
کامریڈ خوشی محمد المعروف احمد حسن کا ورود کابل ۸۳۷
میری آزاد سرحدات کو روانگی ۸۳۸

کابل کی جامع مسجد پل خشتی میں میری تقریر	۸۳۹
احمد حسن ، میں اور حکومت روس	۸۴۱
کابل سے جلال آباد تک ہماری روانگی	۸۴۲
چمرقند میں ہمارا قیام	۸۴۷
غازی انور پاشا کی شہادت	۸۵۱
میرے اہل و عیال کی افغانستان میں آمد	۸۵۴
روسی سیاست کی قلابازیاں	۸۵۵
میری کابل کو روانگی	۸۵۶
میری پریشانیوں کا آغاز	۸۵۸
بغاوت منگل اور اس کے اسباب	۸۶۲
وکیل وزارت حربیہ سے میری جھڑپ	۸۶۷
افغانستان میں برطانیہ کے سفیر کیپر سر ہمفریز سے میری ملاقات	۸۷۲
روس کی طرف سے مدد کا وعدہ	۸۷۷
سرحدات آزاد	۱۸۲
وزیر داخلہ غلام محمد خان وردکی سے میری چپقلش	۸۸۴
مہاجرین نے افغانستان کی خدمت میں غیر معمولی حصہ لیا	۸۸۷
مشرق ہوٹل کابل	۸۸۹
میری لڑکی کی علالت اور جرمن کمپنی میں میری ملازمت	۸۹۱
مسولینی اور افغانستان	۸۸۹
ہندوستان میں انقلابی کام کی تنظیم	۸۹۴
بادشاہ گل اور روسی سفارت خانہ	۸۹۶
افغانستان کا خونی انقلاب اور شاہ امان اللہ خان کی بادشاہت سے دست برداری	۸۹۷
بچہ سقاؤ	۹۰۰

امیر امان اللہ خاں کی فوج کشی	٢
سردار عنایت اللہ خاں کی تین روزہ بادشاہت	٣
امان اللہ خاں اور شہر قندھار	٦
کابل سے یورپین ممالک کے باشندوں اور ان کی سفارتوں کا انخلا	٠٦
صوفی غلام محمد ترک اور میرے بعض رشتے دار	٠٧
بچہ سقاؤ اور مہاجرین : میری گرفتاری	١٠
ہندوستان میں میری موت کا آوازہ	١١٣
میری رہائی اور کابل میں نظر بندی	٩١٥
عبداللطیف خاں کوہاٹی اور محمد نادر خاں	٩١٧
کابل میں ہماری سر گرمیاں	٩١٨
غازی محمد نادر خاں کی غائبانہ مدد	٩٢١
سردار شاہ ولی خاں کی شہامت و شجاعت	٩٢٥
محمد نادر خاں کا دورۂ کابل	٩٢٧
مجلس امدادیہ ملی کا قیام	٩٢٧
مجلس امدادیہ ملی کے ارکان کی حضور شاہ میں باریابی	٩٢٨
انقلاب افغانستان کا مجھ پر اثر	٩٢٨
اعلیحضرت محمد نادر شاہ سے میری آخری ملاقات	٩٢٩
۳۷ - ایک تاریخ ساز ہستی ـــــ میجر جنرل سرفراز خاں	
مرد غازی	٩٣٥
ایک حقیقت ایک کہانی	٩٣٧

افتتاحیہ

پاکستان ایک آزاد ملک ہے ، اسے آزاد ہوئے بیس سال کی طویل مدت گزر چکی ہے ۔ کشمکش حیات ، تنازع للبقاء اور قومی تشخص و انفرادیت کے تحفظ کے لیے ۱۸۵۷ع سے بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے ملت اسلامیہ سے نے جد و جہد کا آغاز کیا تب جا کر ۱۹۴۷ع میں آزادی کا پروانہ حاصل کرنے میں اسے کامیابی ہوئی ۔

ہندوستان کے بحر بے کراں میں مسلمان اقلیت کی حیثیت ایک قطرۂ ناچیز سے زیادہ نہ تھی ، لیکن یہ قطرۂ نا چیز طوفان بن کر ابھرا اس نے بھارت کی تمام قوموں کو بالعموم اور اکثریت یعنی ہندو قوم کو بالخصوص جھنجھوڑ کر رکھ دیا ۔ اس ملک میں آزادی کا شعور پیدا کرنے ، آزادی کی اہمیت محسوس کرنے ، آزادی کے لیے جان و تن کی بازی لگا دینے اور آزادی کے لیے سب کچھ لٹا دینے اور مٹا دینے کا ولولہ جس قوم نے پیدا کیا وہ مسلمان قوم تھی ۔

بھارت اور پاکستان کے قیام کے بعد دونوں ملکوں کی تاریخ حریت اور سیاسی تاریخ نے جداگانہ حیثیت حاصل کر لی ۔

کوئی قوم بھی اپنی آزادی کو اس وقت تک قائم اور باقی نہیں رکھ سکتی جب تک دو چیزیں اس کے ذہن و دماغ میں مکمل طور پر راسخ نہ ہو جائیں ۔

۱ - ماضی سے ربط ، یعنی ماضی کی سیاسی جد و جہد اور اس کے عہد بہ عہد کے ارتقاء کی مکمل داستان سے پوری واقفیت ۔

۲ - تحریک آزادی کے دوران میں جو حالات و حوادث پیش آئے، ...
مشکلات و موانع کا مقابلہ کرنا پڑا ، جن نا سازگار اور نا مساعد کیفی...
سے دو چار ہونا پڑا ، دشمنوں سے جس طرح جنگ کرنا پڑی اور دوستو...
کے جس طرح وار کھانا پڑے ، دشمنوں کی سازشوں اور گھاتوں سے ...
جس طرح دو نیم ہوا ، اپنوں کی خویش بے زاری اور اغیار پروری سے ...
کے جس طرح ٹکڑے ہوئے اور ان تمام باتوں کے باوجود جس طرح ...
حالات میں ، جس حد تک آزادی حاصل ہوئی اس کی تفصیل سے صحیح ...
پر واقف ہونا بھی شرط لازمی ہے -

ذرا دیر کے لیے اس موضوع پر بھارت اور پاکستان کا مختصر سا تقابلی مطال...
اگر کر لیا جائے تو نا مناسب نہ ہوگا -

آزادی سے قبل بھارت نے بہت سے بڑے بڑے بت بنا لیے تھے اور ان بتو...
کو آزادی کا دیوتا تسلیم کر کے ان کی پوجا شروع کر دی ان کی طویل و ضخ...
سوانح عمریاں لکھی گئیں ، تاریخیں لکھی گئیں ، واقعات لکھے گئے اور اس چیز کو بالک...
نظر انداز کر دیا گیا کہ اس طومار میں افسانہ طرازی کتنی ہے اور حقیقت کتنی ...
لیکن پروپیگنڈے کی طاقت نے ان بتوں کو آزادی کا ہیرو بنا دیا اور جن مسلم...
سرفروشوں نے فرنگی استعمار کے خلاف مورچہ قائم کیا تھا، پھانسیاں پائی تھیں ، مکانات ا...
حویلیاں برباد کرائی تھیں، لاکھوں روپے کی املاک و جاگیر نیلام کرائی تھی ، بنگال ...
لے کر پشاور تک جن کی جہد آزادی کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم تھا اور ا...
سلسلے میں کہیں کوئی رخنہ نہ تھا آج ان لٹنے والوں ، پھانسی پانے والوں...
کالے پانی کی سزا برداشت کرنے والوں ، جیل میں اخلاق قیدیوں کے ساتھ زندگی ...
کرنے والوں کی تعداد اقوام غیر کا کیا ذکر مسلمانوں میں سے کس کو معلوم ہے

سید احمد شہید اور ان کے رفقاء، امیر علی شہید اور ان کے رفقاء، احمد اللہ شہید اور ان کے رفقاء اور اسی طرح کے بیسیوں اصحاب عزیمت اور ہمت کا سرسری سا ذکر کہیں کسی کتاب میں مل جائے تو مل جائے ورنہ ان میں سے کسی پر کوئی مستقل کتاب لکھنے کی زحمت مسلمان مصنفوں کو تقریباً گوارا نہیں۔

تحریک آزادی مختلف پہلو بدلتی ہوئی جب تحریک خلافت، تحریک ہجرت اور بالآخر تحریک پاکستان میں تبدیل ہوئی تو اس دور میں کیسے کیسے دیو پیکر لوگ پیدا ہوئے۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے کانگریس کو حقیقی معنی میں نیشنل ادارہ بنا دیا، یہ وہ فراخ حوصلہ اور وسیع القلب اصحاب ہمم تھے جنھوں نے اقلیت میں ہونے کے باوجود کسی شرط اور کسی مطالبے کے بغیر آزادی کی تحریک میں قائدانہ اور سرفروشانہ حصہ لیا اور جب ہندو اکثریت کی تنگ دلی اور تنگ نظری نے انھیں بالکل مایوس کر دیا تو وہ اس کے ایوان سے باہر نکل آئے اور مسلمانوں کے لیے ایک آزاد وطن یعنی پاکستان کے حصول میں تن من دھن سے مصروف ہو گئے اور بالآخر ان کے مساعی حسنہ بار آور ہوئے اور پاکستان جو محض ایک تصور تھا عالم وجود میں آ گیا۔

اب ملاحظہ فرمائیے ہندوستان میں سبھاش چندر بوس کی طویل و ضخیم سوانح عمری شائع ہوئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ زحمت خود ہی برداشت کی اور ''میری کہانی'' کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں اپنے عہد کے واقعات لکھ ڈالے۔ گاندھی جی نے ان سے بھی پہلے "Search for Truth" کے نام سے دو جلدیں لکھیں اور اس میں جنوبی افریقہ سے لے کر ہندوستان تک کی داستان سیاست بہ قلم خود لکھ ڈالی۔ سی آر داس نے خود کچھ نہیں لکھا مگر Life and Times of C. R. Dass کے نام سے ایک نہایت مفصل کتاب عرصہ ہوا شائع ہو چکی ہے۔ اسی طرح ''وقائع موتی لال'' بھی شائع ہو چکی ہے وجے لکشمی پنڈت نے اور ان کے شوہر مسٹر آر کے پنڈت نے جیل کے

حالات پر بڑی مفصل کتابیں لکھی ہیں جن کے متعدد ایڈیشن منظر عام پر آ چکے ہیں۔ سردار پٹیل کے انتقال کو ابھی کچھ زیادہ مدت نہیں گزری لیکن "Life and Times of V. Patel" کے نام سے ایک کتاب شائع ہو چکی ہے۔ محکمہ امور ریاست کے سابق سکریٹری مسٹر وی۔ پی۔ مینن نے دو نہایت طویل ضخیم اور معرکہ آرا کتابیں "Transfer of Power in India" اور "The Story of the Integration of the Indian States" کے نام سے Ford Foundations کی اعانت سے شائع کیں ڈاکٹر راجندر پرشاد بھارت کے سابق صدر نے بھی اپنی آپ بیتی ہندی میں جو تقریباً آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے شائع کی۔ ان حضرات کے علاوہ اور بھی درجنوں ارباب سیاست سے لے کر معمولی رضا کار تک سبھی نے اپنے اپنے واقعات، مشاہدات اور تاثرات شائع کیے ہیں۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ نے ایک نہایت مفصل کتاب "History of the Indian National Congress" کے نام سے شائع کی جس میں نہ صرف کانگریس کے ہر سال کے حالات موجود ہیں بلکہ تمام صدران کانگریس کے خطبات صدارت بھی موجود ہیں مگر اس صفت کے ساتھ کہ مسلمان لیڈروں کا ذکر صرف اشارے کنائے میں کیا ہے اور ان کے خطبات صدارت بھی چند سطروں میں ختم کر دیے ہیں۔ ظاہر ہے یہ ساری کتابیں اس مقصد کے لیے لکھی گئی ہیں کہ آزادی ہند کا سہرا ہندوؤں کے سر باندھا جائے اور مسلمانوں کا اس سلسلے میں نام تک نہ لیا جائے۔

لیکن اگر محمد علی، شوکت علی، اجمل خاں، ڈاکٹر انصاری، حسرت موہانی ظفر علی خاں، ڈاکٹر کچلو، شیخ الہند، مولانا شبیر احمد، قائد اعظم، لیاقت علی خاں، عبدالرب نشتر وغیرہ کے مکمل حالات و سوانح موجود ہوتے تو کیا یہ یک طرفہ پروپیگنڈہ کامیاب ہو سکتا تھا؟

ہمارے لیڈر ایسے حالات میں گھرے رہے کہ وہ خود اپنی سرگزشت نہ لکھ سکے ان کے رفیق اور ساتھی ایسے حالات سے دو چار ہوئے کہ انھیں اپنے لیڈروں

پر کچھ لکھنے کا ہوش نہ رہا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ صفحہ بالکل سادا ہے ۔
لوگ اگر اس موضوع پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں تو ہندوستان میں انھیں ا
جاتا ہے کہ اس کا سمیٹنا ان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے اور پاکستان
نہیں ملتا ۔

کسی قوم کی سیاسی تاریخ اس وقت تک نہ مرتب ہو سکتی ہے
ہو سکتی ہے ، نہ لکھی جا سکتی ہے جب تک وہ مواد شائع نہ کر دیا جا
رکھ کر اس طرح کی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں ۔ ہمارے ہاں سب سے بڑی ڈ
کہ اس طرح کا مواد نایاب ہے ۔ نایابی کا عالم یہ ہے کہ غیر مطبوعہ
رہیں زمیندار ، ستارۂ صبح ، وطن اور پیسہ اخبار کے فائل ان کے مالکوں
احفاد کے پاس بھی موجود نہیں اور جو غیر مطبوعہ مواد تھوڑا بہت موج
طرف ہمارے بہت زیادہ مصروف ارباب کار متوجہ ہونے کا وقت نکال نہیں سکتے

میں نے محمد علی اکیڈیمی جو مولانا محمد علی کے نام سے منسوب ہے
کی تھی کہ ایسا مواد جو تاریخ نگاروں کے کام آ سکے زیادہ سے زیادہ
کر دیا جائے میں قلب (کارونری تھرامبوسس) کا مریض ہوں دو مرتبہ ا
سخت حملے جھیل چکا ہوں میری صحت اور میرے مشاغل اس کے متحمل
کوئی تاریخ لکھ سکوں اور تاریخ کوئی ایک آدمی کیا لکھے گا ۔ اس موضوع
لوگ مختلف نقاط نظر کے ماتحت کتابیں لکھنے پر مجبور ہوں گے ۔

لکھی جائیں گی کتاب دل کی تفسیریں بہت
ہوں گی اے خواب جوانی تیری تعبیریں بہت

سو تفسیر لکھنے کا کام میں نے دوسروں پر چھوڑا اور سال میں ایک کتاب اپ
اور کم مائگی کے باوجود شائع کر دیتا ہوں ۔ اب تک اکیڈیمی کی طرف سے

کتابیں شائع ہو چکی ہیں -

علی برادران
Selection's from Comrade
Ayub, Soldiers & Statesman
Rear Docoments

یہ کتابیں میں نے چھاپیں اور خدا کے فضل سے ان کا ڈھیر کا ڈھیر میرے پاس ردی
بکنے کے لیے پڑا ہوا ہے - اس لیے کہ حکومت کے پاس خریداری کے لیے بجٹ
اور یہ کتابیں ناول اور افسانے تو ہیں نہیں کہ چھپیں اور بک جائیں عام دل
کی چیزیں بھی نہیں کہ لوگ دیکھیں اور ٹوٹ پڑیں یہ تو خاص خاص لوگوں کے
کی چیزیں ہیں اور وہ ہیں کتنے خال خال - اب اپنے ردی خانے میں ''اوراق گم
کا اضافہ کر رہا ہوں - آئندہ سال اگر زندہ رہا تو شاید اس میں کچھ اور اضافہ کر د

سید رئیس احمد جعفری ن

سچا بول

کم و بیش پانچ سال کی نظر بندی کے بعد علی برادران جیل سے رہا ہوئے اس وقت امرتسر میں کانگریس کا سالانہ جلسہ ہو رہا تھا ۔ یہ وہ وقت تھا ، کہ مظالم پنجاب کا زخم ہرا تھا ، مقامات مقدسہ کی تباہی و بربادی کا داغ تازہ تھا ۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے "انتداب" نے عالم اسلام پر قبضہ کر رکھا تھا ۔ پہلی جنگ عظیم ختم ہو چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ترکی کی عظیم الشان سلطنت پارہ پارہ ہو چکی تھی ۔ قسطنطنیہ ہاتھ سے نکل چکا تھا ۔ تھریس اور سمرنا پر یونانیوں کا قبضہ تھا ۔ شام پر فرانس نے قبضہ کرلیا تھا ۔ عراق انگریزوں کے ہاتھ آیا تھا ۔ فلسطین اور بیت المقدس پر صلیبی پرچم لہرا رہا تھا ، مصر بھی انگریزوں ہی کی سیادت میں تھا ۔ مراقش اور الجزائر پر بھی فرنگی استیلا قائم ہو چکا تھا ۔ بڑا اضطراب انگیز زمانہ تھا ۔

امرتسر میں صرف کانگریس کا جلسہ نہیں تھا ، مسلم لیگ اور خلافت کانفرنس کے اجتماعات بھی وہیں ہو رہے تھے ۔

علی برادران جیل سے چھوٹ کر سیدھے امرتسر پہونچے ۔ یہاں محمد علی نے ہر اجتماع میں حق کا نعرہ بلند کیا ۔ ذیل کی تقریر انہوں نے مسلم لیگ کے جلسہ میں کی تھی ۔ رہائی کے بعد یہ ان کی پہلی تقریر ہے ۔

مرتب

۳۰ دسمبر ۱۹۱۹ اجلاس مسلم لیگ امرتسر

صاحبان !

ہماری نظر بندی کو آج پونے پانچ سال گزر چکے ہیں ۔ جب ہم نظر بند ہوئے تھے اس وقت ایک مسئلہ (خلافت و آزادی) ہمارے پیش نظر تھا ۔ خدا شاہد ہے کہ اس پونے پانچ سال کی مدت میں ہر دن ہر لمحہ اور ہر گھنٹہ وہ مسئلہ ہمارے دل و دماغ پر چھایا رہا جب جیل سے ہمیں پروانہ رہائی ملا اس وقت بھی یہ مسئلہ ہمارے پیش نظر تھا ۔ آزادی سے صرف ہم محروم نہ تھے ، بلکہ ہر مسلمان کی آزادی تقریر ، آزادی تحریر اور آزادی اقدام پر پابندیاں عائد تھیں ۔ ہم نے

اپنے جذبات کا سودا کسی کافر، کسی غیر اللہ سے نہیں کیا بحمد اللہ آج ہم آزاد ہیں۔ اسی طرح جیسے مکہ فتح ہوا تھا اور رسول اللہ صلعم نے فرما دیا تھا جاءالحق و زھق الباطل ۔ انالباطل کان زھوقا O (حق آگیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل فرار ہونے ہی کے لئے ہے) -

ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں پھر موقعہ خدمت مرحمت فرمایا - جو خدمت ہم قید خانہ میں کر رہے تھے ۔ اب اسے باہر رہ کر انجام دیں گے -

حضرت یوسف علیہ السلام کا وہ واقعہ تو آپ کو یاد ہو گا، جو قرآن میں مذکور ہے - جب وہ مصر کے قید خانہ میں تھے اور بعض لوگوں نے ان سے خواب کی تعبیر پوچھی - تو آپ نے ان سے فرمایا تھا "اے میرے قید خانہ کے رفیقو! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ ارباب حکومت اچھے ہیں، یا واحدالقہار؟ - اسی طرح میں تم سے پوچھتا ہوں کہ "اے بھائیو! کیا تم جلیان والا باغ میں موت سے ڈرتے ہو؟ یا اس گلی کی ذلت سے تمہیں خوف ہے جہاں تمہیں رینگ کر چلنے کا حکم دیا جاتا تھا، تم گجرانوالہ کی بمباری سے خائف ہو یا ڈائر کے فائر نے تمہیں دہشت زدہ کر رکھا ہے؟ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خدائی قہر ان سب سے بڑھا ہوا ہے؟ اس نے انفلوئنزا نازل کر کے حقیرو ناتوان کیڑوں مکوڑوں کے اثر سے ایک کروڑ جانوں کو فنا کے گھاٹ اتار دیا - کیا اب بھی تمہیں یقین نہیں آیا کہ خدا کا قہر سب سے بڑا ہے؟ (اللہ اکبر کے نعرے) ہمیں صرف خدا سے ڈرنا چاہیئے، اسی کی بادشاہت سب سے بڑی بادشاہت ہے - میں اپنی ضعیف ماں، اپنے بھائی، اپنے بچوں، اور اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے دین کے راستہ میں قربان کرنے کو تیار ہوں - میری رہائی کا اگر کوئی مطلب ہو سکتا ہے تو صرف یہی کہ میں اپنے خدا سے اور زیادہ قریب ہو جاؤں، (اللہ اکبر کے نعرے) ہمیں اس وقت ان علماء کرام کا شکوہ نہیں کرنا ہے، جنہوں نے مسلمانوں کو عبادت کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا یا - اور اپنے علم کو ابتدائی منازل تک محدود رکھا -

ماہ رمضان کے تیس روزے رکھ لینے یا بقرعید کے موقع پر قربانی کر دینے سے ہماری ذمہ داریاں ختم نہیں ہو جاتیں - عبادت کا اصل مفہوم عبدیت کا سبق حاصل کرنا ہے - اس سے یہ فائدہ مرتب ہونا چاہیئے کہ یہ حقیقت ہمارے

ذہن نشین ہو جائے کہ ہم خدا کے غلام ہیں اور اُس کے سوا ہم کسی کی غلامی (بہ رضا ورغبت) نہیں اختیار کر سکتے یہ وائسرائے صاحب ہمیشہ سے وائسرائے صاحب نہ تھے ، ہم نے تسلیم کیا تو وہ وائسرائے ہوئے ۔ فرعون جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تو وہ خدا نہ تھا ۔ لوگوں نے اسے تسلیم کیا تو وہ خدا بن گیا اور اس کی غلامی کا طوق گلے میں ڈال کر وہ بے حس اور خود فراموش ہو گئے ۔

یاد رکھیئے ، کسی کی حکومت بھی دائمی نہیں ہے ۔ دائمی حکومت ہے تو صرف خدائے بزرگ و برتر کی ۔ کوئی راستہ بھی اتنا سیدھا نہیں ، جتنا دین کا ، اگر تم یہ چاہتے ہو ، کہ کوئی تم پر حکومت نہ کر سکے ، تو پہلے خدا کی وفادار رعایا بنو ! تمہارا بادشاہ بھی تمہاری طرح خدا کی رعایا کا ایک فرد ہے ۔ تم اس سے کہہ سکتے ہو کہ ہم تم ایک خدا کے بندے ہیں ۔ مراتب بے شک جدا جدا ہیں ۔ مگر عبدیت الہی کا جہاں تک تعلق ہے ۔ ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ خدا کے برگزیدہ نبیؐ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ " اخرجوالیھود والنصاری من جزیرۃالعرب " (یہود اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال باہر کردو) اس حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے ، وہ بیت‌المقدس جسے مسلمانوں نے اپنا خون بہا کر فتح کیا تھا اور جس پر اب تک خلیفۃ المسلمین (سلطان ٹرکی) کا اقتدار تھا ۔ ہم اس پر اغیار کا قبضہ ہرگز رہنے نہیں دیں گے ۔

اس وقت بیت المقدس کے متعلق جنرل ایلنبائی کا جو بیان شائع ہوا ہے اس میں مذکور ہے کہ دو تہائی فوج خود مسلمانوں کی تھی ، جس نے مسلمانوں کو بھی اس مقام سے پیچھے دھکیلا وہ بھی ایک وقت تھا جب خلیفۂ دوم حضرت عمر رضؓ اس ملک میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تھے اور وہاں کے غیر مسلموں نے فاتح کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ " وہ ہر وصف سے متصف ہیں اور فتحمندی کے سزا وار ہیں " انہوں نے شہر کی کنجیاں حضرت عمر رضی کے حوالے کردی تھیں ۔ یا اب یہ وقت آگیا ہے کہ ہم نے اپنے بھائیوں کے خون سے ان کنجیوں کو تر کرکے عیسائیوں کو (جن سے ہم نے یہ شہر چھینا تھا) واپس کر دیا ہے ۔ ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کا خون اپنے ہاتھ سے بہایا ، ہم وہ بہادر ہیں کہ جب مسلمانوں کے سینوں میں ہماری گولیاں پیوست ہوئی تھیں ، جب اماکن مقدسہ کے محافظوں پر ہم تیرو تلوار سے وار کرتے تھے ، اور جب ہمارے وار سے وہ مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپتے تھے تو ہماری آنکھ سے آنسو کا

ایک قطرہ بھی نہ گرتا تھا ۔ جب یہ حالات اور واقعات ہم پڑھتے تھے تو بے ساختہ یہ شعر مجھے یاد آجاتا تھا ۔

قفس میں مجھ سے رو داد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم!
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو؟

ہم قفس میں (جیل میں) سنتے تھے کہ ہمارے آشیانہ پر قہر خداوندی کی بجلیاں گر رہی ہیں ۔ یہ کیوں ؟ صرف اس لئے کہ مسلمانوں نے اللہ کے گھر کی حرمت اور عزت کے خیال کو فراموش کردیا تھا ۔

ہم اخبارات میں دیکھتے تھے اور دم بخود رہ جاتے تھے ۔ ہم کبوتران حرم تھے ہماری آرزو یہ تھی کہ ، ہمارا آشیانہ وہاں ہو جو بیت عتیق ہے ۔

اے عزیزو !

رسول اللہ صؐ کی پیدائش کے سال جب نصاریٰ نے بیت اللہ پر حملہ کیا تھا ۔ اس وقت ابرھہ نے عبدالمطلب رضؓ کو بلایا اور ان سے گفتگو کی ۔ گفتگو نہایت متانت سے ہوئی ابرھہ نے کہا ۔ " ہم تم سے ملکر خوش ہوئے ، جو مانگو ہم دیں گے " عبدالمطلب رضؓ نے کہا " آپ کے آدمی ہمارے آبائی گلہ کی دو سو بھیڑیں لے گئے ہیں وہ واپس کرا دیجئے " ابرھہ نے کہا کہ " میں نے تم کو معقول آدمی سمجھ کر اور تمہاری شریفانہ گفتگو سے متاثر ہو کر کہا تھا کہ کچھ حقوق طلب کرو ہم عطا کرنے کو تیار ہیں ، لیکن تم نے مانگا تو کیا مانگا اور کہا تو کیا کہا ؟ آپ کو معلوم ہے اس وقت آپ کے رسول علیہ الصلواۃ و السلام کے دادا نے کیا جواب دیا ؟ انہوں نے کہا " بھیڑیں میری ہیں اور کعبہ اللہ کا گھر ہے ، گھر والا اپنے گھر کی حفاظت خود کرے گا اور وہ ایسا قوی ہے کہ جب اسے اپنے کا ارادہ کرے گا تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے ارادے میں مزاحم نہ ہو سکے گی " ۔ یہ واقعہ رسول صؐ سے پہلے کا ہے ، لیکن اب ہم پر (خود خدا کی طرف سے) پابندیاں اور ذمہ داریاں عائد ہیں ۔ اب ہم عبدالمطلب کی طرح نہیں کہہ سکتے ، کہ " گھر والا خود اپنے گھر کی حفاظت کرے گا " اب اس گھر خانہ کعبہ کی حفاظت اور حمایت کے لئے ہمیں اپنے خون کا آخری قطرہ بھی قرباں کرنے سے دریغ نہ کرنا چاہیئے ۔

توحید کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو ایک مانا جائے ، اس کی غلامی کی جائے اس کے گھر کی حفاظت کی جائے ، شعائر اسلام کی نگہداشت کی جائے

یہ ہر مسلمان کا فرض ہے اس فرض کی بجا آوری کے سلسلہ میں اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں ، کہ میری نظر میں اپنی ماں اور بیوی کی حرمت سے اس کی عزت زیادہ ہے میں جان اور متاع اس پر نثار کرنے کو تیار ہوں ۔

بھائیو !

اللہ کے گھر کی حرمت و عزت تمہارے ہاتھ ہے ، اس کی حرمت ہماری ماؤں بیویوں اور بہنوں سے کہیں زیادہ ہے ، اللہ کے گھر کی حفاظت کے جرم میں اگر ہمیں قید کرلیا گیا تو کوئی حرج نہیں ۔

ایک زانی کا واقعہ زبان زد عام ہے ، جسے زنا کرنے کی پاداش میں سنگ سار کیا گیا تھا ۔ مگر پھر بھی آں حضرت صلعم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ اس کی بدکاری کی سزا اسے دنیا میں مل گئی (اور یہ پاک ہو گیا) اسی طرح اگر ہمارے اعمال کی سزا ہمیں دنیا میں مل جائے تو بہت اچھا ہے ۔ میں نے بحالت قید ایک شعر موزوں کیا تھا ۔

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

حضرات !

مکھی کے مارنے کے لئے بھی سامان کی ضرورت ہوا کرتی ہے ، مگر مرنے کے لئے کسی سامان کی احتیاج نہیں ہوتی ۔ اگر ہم کعبہ کی حرمت ضروری سمجھتے ہیں تو ہمیں موت سے باک نہ ہونا چاہیئے ۔ اور مصلحتوں کا لحاظ نہ کرنا چاہیئے ۔

کیا دھرا ہے عقل میں جز حیرت و سر گشتگی
پھر سے ہوں پابند اس کا میں وہ دیوانہ نہیں

میں اس وقت جیل سے نکل کر آیا ہوں ، اگر مصلحتوں کا پابند رہوں ، تو میرا جیل خانہ سے باہر آنا فضول ہو گا ۔

صاحبان !

میں نے کانگریس میں بھی یہی کہا تھا ، اور یہاں بھی یہی کہتا ہوں کہ مصلحتوں کو چھوڑیئے ۔ اور خدا سے لو لگائیے !

زلزلہ

" امرتسر میں جلیان والا باغ کے خونیں حادثہ کے بعد جب جنرل ڈائر نے ہندو مسلمان اور سکھ مجمع پر جو پر امن بھی تھا اور پر سکون بھی اندھا دھند گولیاں چلائیں تو سارا ہندوستان چیخ اٹھا - پھر پنجاب کے متعدد شہروں میں مارشل لا نافذ ہوا اور ہندوستانیوں کی طرح طرح سے تذلیل کی گئی - جن گلیوں میں جوشیلے ہندوستانیوں نے کسی انگریز کو پریشان کیا تھا یا کسی فرنگی خاتون کی توہین کی تھی - وہاں ہندوستانیوں کو پیٹ کے بل رینگنے پر مجبور کیا گیا - سارا پنجاب مظالم گونا گوں کا شکار تھا - ہر طرف قہر مانیت برس رہی تھی - کسی شخص کی عزت اور آبرو محفوظ نہیں تھی -

پنجاب کے گنج شہیداں امرتسر میں کچھ عرصہ بعد کانگریس کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا - عین اس اجلاس کے موقع پر علی برادران کی رہائی عمل میں آئی - دونوں سیدھے امرتسر پہونچے -

مولانا محمد علی کی یہ تقریر کانگریس کے پنڈال میں ہوئی تھی اور اس کے تیور کہہ رہے ہیں، کہ یہ تقریر نہیں تھی، شیر کی گرج تھی جس نے سامراج کے قصر فلک رفعت میں تزلزل پیدا کردیا -

مرتب

۳۱ دسمبر ۱۹۱۹ء اجلاس کانگریس

بھائیو اور بہنو!

آج میں اپنی آنکھوں سے وہ نظارہ دیکھ رہا ہوں - جس کا مشاہدہ اپنی عمر میں میں نے کبھی نہیں کیا تھا - میں کانگریس کے اس اجلاس کو ایک زبردست اسمبلی نہیں سمجھونگا، میری نگاہ میں تو یہ ایک ماس میٹنگ (عظیم الشان عوامی اجتماع) معلوم ہوتی ہے -

مگر اس نظارہ کے لئے ہم کس شخص کے احسان مند ہیں؟ کس کی بدولت اتنا بڑا اور عظیم الشان مجمع ہمارے سامنے ہے؟ کیا یہ اس زبردست جنگجو اور

بڑے سورما کا طفیل نہیں ہے، جس نے جلیان والا باغ میں جذبۂ رحم سے متاثر ہو کر نہیں صرف اس لئے نہتے اور امن پسند ہندو مسلم مجمع پر گولیاں چلانا بند کردی تھیں کہ اس کے پاس گولی بارود کا زخیرہ ختم ہو گیا تھا؟ (شرم شرم کے نعرے) جب وہ رام باغ سے چلا تو راستہ ہی میں اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ گولی چلائے گا اور خوب چلائے گا جلیان والا باغ میں لوگ جمع تھے اس نے ان پر گولیاں نہ چلائیں، بلکہ اس نے ہمارے دلوں پر گولیاں چلائیں اس نے ایک نئی آگ بھڑکا دی ہے - جس میں سے ہندو مسلمان کی ایک نئی قوم پیدا ہو رہی ہے - اس نے اپنے اعمال و افعال سے ایک نئی قوم کو جنم دیا ہے۔ یہ سب کچھ میں غصہ سے بے قابو ہو کر نہیں کہہ رہا ہوں - کیونکہ وہ زمانہ گزر گیا - جب ہمیں غصہ آ سکتا تھا - اب کہ ہم ایک نئی قوم کی قسمت بنا رہے ہیں ہمارا غیظ و غضب سے بے قابو ہو جانا نا ممکن ہے اب تو وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اطمینان سے سوچیں اور مضبوطی سے کام کریں -

آپ اس وقت اور اس جگہ تجویزیں منظور کر رہے ہیں - لیکن اگر الفاظ نے اپنے معنی چھوڑ نہیں دیئے ہیں، تو یہ تجویزیں اس وقت تک بیکار ہیں۔ جب تک کسی کام کے کرنے کا عزم مصمم نہ کرلیں - اگر آپ کاغذ پر کچھ لکھ دیں تو اس کے کوئی معنی نہیں ہیں کیونکہ ہم گورنمنٹ نہیں ہیں کہ جس قیمت کے چاہیں نوٹ جاری کردیں - اگر آپ حقیقتاً کوئی تجویز منظور کرتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ میں کا ہر مرد، عورت اور ہر بچہ جو بھی اس تجویز کی حمایت و تائید میں رائے دیتا ہے اپنے دل میں یہ ٹھان لے کہ ہمارا یہ مصمم ارادہ ہے اور ہم تا حصول مقصد قطعاً آرام سے نہ بیٹھیں گے اور جو باتیں سنی ہیں انہیں بھول نہ جائیں گے -

جو تجویز اس وقت آپ کے سامنے ہے، اگر اُسے محدود کر کے دیکھا جائے تو اس کے معنی صرف یہ نکلیں گے کہ آپ صرف دو آدمیوں کو خطا کار ٹھہرا ہیں لیکن دنیا میں جس قدر ظالم گزرے ہیں ان میں سے صرف دو ظالموں کی ملامت کرنا بیکار ہے، تا وقتیکہ آپ اپنے دل میں یہ بات ٹھان نہ لیں کہ آج کے بعد سے آپ پھر ہر گز ظلم برداشت نہ کریں گے - میں بہادری کا دعویٰ نہیں کر (آوازیں بلند ہوئیں کہ آپ بہادر ہیں) میں ایک معمولی آدمی ہوں اور مجھ میں بہت سی ایسی کمزوریاں ہیں جو آپ میں سے بہتوں میں نہ ہوں گی - میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے نظربندی کی سختیوں کو محسوس کیا ہے اور ا

سے بڑھ کر جیل خانہ کی سختیاں برداشت کی ہیں۔ اب جب کہ میں اور میرے بھائی اور اس قدر ہندو اور مسلمان رہا کر دئے گئے ہیں میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے عزم اور ارادہ میں کمزوری نہ پیدا ہونے دیں۔

میرے دل میں مسٹر گوکھلے کا بڑا احترام ہے خدا ان کی روح کو سکون عطا فرمائے مجھے چند ان کے دوستوں نے بتایا ہے کہ وہ اپنی تمام عمر اپنے ایک فعل پر اظہار ندامت کرتے رہے۔ یقیناً ان کا وہ فعل بے رحمانہ تھا۔ جبکہ انہوں نے پریس ایکٹ کا پاس ہونا صرف اس وجہ سے منظور کرلیا کہ ہندوستانی محب وطن جیل خانوں سے آزادی پا جائیں۔

میں ایک جرنلسٹ (صحافی) رہ چکا ہوں۔ میرے سامنے پریس ایکٹ کی سختیاں بھی رہ چکی ہیں، اور ان محب وطن ہندوستانیوں کی رہائی بھی میرے دل کی آنکھ کے سامنے تھی۔ پہلے میں سمجھتا تھا کہ پریس ایکٹ کا پاس ہونا اس سے بہتر ہے کہ یہ محب وطن جیل میں سڑتے رہیں۔ لیکن اب جب کہ میں خود جیل جا چکا ہوں، مجھے یہ کہنے کا حق ہے کہ مجھ کو اور میرے بھائی کو جیل خانہ واپس جانے دو! میرے بھائی ہرکشن لال، دونی چند اور رام بھجت کو نذر زنداں ہونے دو۔ اگر ضرورت ہو، ہم سب لوگوں کو پھانسی پر چڑھنے دو۔ کیونکہ بالاخر ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔ ہم کو مر جانے دیجئے۔ ہمارے خاندان اور ہمارے اہل و عیال کی بھی پروا نہ کیجئے، لیکن تراحم خسروانہ کی بھیک نہ مانگیئے دیر گیر انصاف کی تمنا نہ کیجئے۔ آپ اس بات کو نہ بھولئے کہ اج جب کہ آپ آئندہ کے لئے نظام عمل تجویز کر رہے ہیں، اسے یاد رکھیئے کہ آپ کے ہاتھوں میں نہ صرف کروڑھا موجودہ مخلوق کی، بلکہ آنے والی نسلوں کے کروڑوں سپوتوں کی بھی تقدیر ہے۔

اگر حالات کا تقاضا ہو، تو ہمیں پھر جیل جانے دیجئے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ آپ ہندوستان کے گلے میں طوق غلامی ڈالیں۔ اور اس کی غلامی کو برداشت کرلیں معمولی سے معمولی ہندوستانی آزادی کو کوئی ڈائر یا کوئی مانٹیگو اور چمسفورڈ یا ان سے بڑھ کر کوئی بڑی پوزیشن اور درجہ والا ہو چھین سکے۔

میں جو کچھ کہ رہا ہوں، حکام کی رعائت کے خیال سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں تو ان معاملات میں فطرتاً قدامت پسند ہوں۔ میں تھیو کریسی (مذہبی

حکومت) پر اعتقاد رکھتا ہوں ۔ میرا بادشاہ کون ہے؟ سب سے پہلے میرا بادشاہ خدا ہے ۔ اور خدا نے مجھے ویسا ہی آزاد پیدا کیا ہے، جیسا کہ جارج پنجم کو۔

اگر ملک معظم کے عمال میں سے کوئی بھی اپنے قبضہ میں ہندوستان کے آزاد مرد اور آزاد عورت کے حقوق رکھ سکتا ہے، تو جبرو زیادتی سے، جیسا کہ پنجاب میں ہوا اور پولیس نے عورتوں تک کو گھسیٹ گھسیٹ کر گھروں سے باہر نکالا ۔ ان حکام کے حکم سے جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ کب حکم دیا جاتا ہے؟ کنہیں حکم دیا جاتا ہے؟ اور کیسے حکم دیا جاتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ آپ اس بات کی اجازت نہ دیں کہ ہندوستانی حقوق کو بازیچۂ اطفال بنا لیا جائے ایسے حکام و اعمال کے مقابلہ میں جو مضحکہ خیز طریقہ پر خدمت کرتے ہوں، کوئی پروا نہیں کہ ہمارا حشر کیا ہوگا؟ ہمارے اہل و عیال پر کیا گزرے گی؟ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہوگا؟ ہمارے ملک کا انجام کیا ہوگا؟

آپ سے میری ذاتی اپیل یہ ہے کہ آپ اسے اچھی طرح محسوس کریں کہ ہم یہاں اس لئے جمع نہیں ہوئے ہیں، کہ دو زانو جھک کر یہ درخواست کریں کہ "ہم کو جیل خانوں سے آزاد کرادو ۔ ہم کو پھانسی کے تختہ سے بچالو ۔ میں اپنے لئے اپیل نہیں کرتا، مجھے چند آدمیوں کی رہائی کی فکر نہیں ہے ہم چند آدمیوں کو آزاد کرا کے سارے ملک کو غلام بنا نا نہیں چاہتے ۔ میں اس ملک کے نام پر بول رہا ہوں جس کی آزادی ہم کو بہت زیادہ عزیز ہے به نسبت کسی شخص واحد کی آزادی کے، خواہ اس کی پوزیشن اور حثیت کتنی ہی اعلیٰ اور بڑی کیوں نہ ہو؟

میں ضرور جیل بھیج دیا جاؤں، مسٹر تلک اگر ضرورت ہو تو تیسری مرتبہ جیل خانے روانہ کردئے جائیں ۔ مسز بیسنٹ دوبارہ نظر بند کردی جائیں بلکہ اس بڑھاپے میں اگر ضرورت ہو تو ان ہی کے بالوں سے جکڑ کر ان کو پھانسی بھی دیدی جائے، لیکن ہندوستان کو آزاد ہوئے دیجئے ۔ تاکہ کوئی شخص آئندہ کسی ہندوستانی مرد اور عورت کے بارے میں یہ نہ کہ سکے کہ تو پیدائشی غلام ہے! ۔

(پر زور تالیاں)

قید قفس سے باھر

پانچ سال کی طویل نظر بندی اور سزائے قید بھگتنے کے بعد ملک و ملت کے یہ دونوں کوہ وقار رہنما رہا ہوتے ہیں ۔

محمد علی کی سر گرمیوں کا مرکز دھلی تھا ، شوکت علی کے عقیدتمندوں کا قلعہ بھی یہی شہر تھا ۔ ابتلا اور مصیبت ، تباھی اور بربادی ، مجبوری اور مظلومی کی زنجیریں توڑ کر اب یہ رھا ھوئے تھے بلبل ھزار داستان ، قید قفس کی زندگی گزار کر اب پھر چمن میں نغمہ سرائی کر رھا تھا ۔ اس کے بغیر چمن ویراں تھا ، سنسان تھا ۔ ایک اُداسی سی ایک مردنی سی چھائی ھوئی تھی ۔ وہ آیا تو نئی رت ، نیا سماں ، پیدا ھو گیا ۔

دھلی شاھان مغلیہ کی راجدھانی رہ چکا ہے ۔ استعمار فرنگ کا مرکز تھا ۔ اس شہر نے شاھوں اور شہنشاھوں کے بڑے بڑے تاریخی جلوس دیکھے ھیں ۔ اس کی چشم تماشا امیروں اور دولت مندوں ، سرداروں اور سپاھیوں ، نوابوں اور "نمائندگان فرنگ" کے نا قابل فراموش جلوسوں کے نظارے کر چکی ہے ۔ لیکن علی برادران کے قید قفس سے رھا ھونے کے بعد ان کا جو عظیم الشان استقبال کیا گیا ۔ ان کا جو فقیدالمثال جلوس نکلا ۔ ان کے اشتیاق دید میں جس طرح خلقت ٹوٹ پڑی ۔ یہ سماں دلی کے درو دیوار نے ، دلی کے زمین و آسمان نے کم دیکھا ھوگا ۔

اس جلوس کے متعلق بڑے بڑے سن رسیدہ لوگوں کا بیان تھا کہ ایسا جلوس ان کی نظر سے بھی کبھی نہیں گذرا ۔ گھنٹہ گھر پر آزادی کا جہاز بنایا گیا تھا ، جس پر نا خدا کی طرح یہ دونوں بھائی بٹھائے گئے تھے یہیں اھالیان شہر کی طرف سے خیر مقدمی سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔

ذیل کی تقریر اسی وقت محمد علی نے ارشاد کی تھی :—

(مرتب)

۵ جنوری ۱۹۲۰ء دهلی

حضرات !

میں شہر میں ایک غریب الوطن کی حیثیت سے آیا تھا - مجھے وہ وق
یاد ہے کہ دو سال سات مہینے تک تھوڑی بہت خدمت انجام دینے کے بع
۳۰ مئی ۱۹۱۵ء کو آپ بزرگوں سے (بسلسلۂ نظر بندی) رخصت ہوا اور ۲۳ جو
۱۹۱۵ء کو اس صوبے سے باہر بھیج دیا گیا - پھر وہاں بھی نہ ٹک سکا اور ایک
دوسرے مقام کو منتقل کردیا گیا - لوگ کہتے تھے کہ دهلی مردہ شہر ہے
وہاں کی آبادی زندہ درگور ہے - میں کہا کرتا تھا کہ " جسے خدا نے پیدا کیا ہ
آسے کوئی مردہ نہیں کر سکتا - اور جو مر گیا وہ بھی زندہ ہے" -

میں جب یہاں آیا تھا تو آپ لوگوں سے واقف نہ تھا - مگر میرا عقی
تھا کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس میں تازگی اور بیداری کی نئی روح نہ پ
ہو سکے - میں یہاں دو برس ۷ ماہ رہا - اس قلیل مدت میں میں نے کوئی خا
خدمت آپ حضرات کی انجام نہیں دی - مگر اس کے با وجود اهل دهلی نے مجھ
اس طرح نوازا ، ایسی آؤ بھگت ، اور ایسی خاطر تواضع کی جس سے ثابت ہو گیا
کہ یہاں کے لوگ مردہ نہیں ہیں - بلکہ جو آن کو مردہ کہتے تھے وہ مر
ہیں - دهلی میں ایسے بزرگوں کی هڈیاں مدفون ہیں جن کی نسبت " بل احیاء
صادق آتا ہے - یعنی وہ مردہ نہیں ، بلکہ زندہ ہیں - وہ دهلی کے لئے زندگی کا ب
ہو گئے ہیں - ایک شاعر کہتا ہے -

آج جس دولت کا بازار جہاں میں کال ہے
تیرا قبرستان اس دولت سے مالا مال ہے

۳۰ مئی ۱۹۱۵ء کو میں آپ سے رخصت ہوا تھا - اس حالت میں
میری زبان بند تھی لیکن اب میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس قید
ہمارے لئے موجب تعلیم کردیا ۔ جو اسرار ورموزهم پر آشکارا ہوئے انہیں
بتائیں -

آں راز کہ از سینہ نہاں است نہاں است

مگر ابھی وہ تعلیم مکمل نہیں ہوئی ہے - خدا کا وہ بھید زبان بیان ن
کر سکتی - وہ تو پھانسی کے تختے ہی پر بیان کیا جا سکتا ہے - خدا سے ہ

دعا ہے کہ اگر تو ہمیں زندہ رکھے تو ایمان کے ساتھ، موت دے تو ایمان کے ساتھ۔ ہمارے گوشت کو چاہے کوے نوچیں، گدھ کھائیں۔ مگر ہمارا ایمان ہمارے ساتھ رہے۔ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے، جس پر ناز یا فخر کر سکوں ہمارے رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ "ایمان یہ ہے کہ ہاتھ سے عمل کرو، زبان سے کوشش کرو، اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو کم از کم دل سے اقرار کرو! کہ یہ اقل ترین ایمان کا درجہ ہے" میں آپ سے رخصت کے وقت کلمۂ رخصت زبان پر نہ لا سکا تھا۔ کیونکہ اس وقت میری زبان بند تھی، اب زبان سے اسلام کی خدمت کر سکتا ہوں کیونکہ وہ کھل سکتی ہے۔

جیل میں میرے ایک جواب کو وہاں کے ایک افسر نے "تلخ" قرار دیا تھا۔ میں نے کہا کہ اس تلخ تجربے کے بعد جو مجھے ہو چکا ہے میں اگر زبان سے تلخی اور درشتی برتوں، تو کیا مجھے اس کا حق نہیں ہے؟ اس نے تسلیم کیا کہ تم تلخی میں حق بجانب ہو۔ ہم نظر بند تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کب رہا ہوں گے؟ مگر ہم سمجھتے تھے، کہ چھوٹیں گے اور ہمارا عقیدہ تھا کہ ہم چھوٹیں گے اور قرآن و حدیث اور ایمان کو ساتھ لے کر چھوٹیں گے۔ مجھے اگر ذاتی پرخاش کسی کے ساتھ ہوتو میں اسے حرام سمجھتا ہوں ہم اسے بھلائے دیتے ہیں کہ ہمیں نظر بند کیا گیا، ہم اسے فراموش کئے دیتے ہیں کہ، ہمیں قید کیا گیا۔ ہمارا بغض و محبت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ ہم دونوں بھائی تیار ہیں کہ حکومت کے ادنےٰ سے ادنےٰ ملازم کے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیں، اس میں ہماری کچھ بھی ذلت نہیں ہے۔ مگر ہم اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ اسلام کی عزت پر حرف آتا دیکھیں، ہم اپنی حرم سراؤں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں، مگر حرمِ الٰہی کو غیر کے قبضہ میں دیکھنے کو تیار نہیں ہیں۔ حرم الٰہی پر ہماری اولاد، ہماری جان، ہمارا مال اسباب سب کچھ قربان ہے، کیونکہ

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی!
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!

ہم تیار ہیں کہ ہم اپنی خواتین کو بے عزت ہوتا ہوا دیکھیں۔ لیکن شعائر اسلام کی بے حرمتی ہم ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتے۔

یہ خیر مقدم محمد علی شوکت علی کا نہیں ہے، علی برادران کا خیر مقدم کچھ نہیں، خدا کا خیر مقدم کرو! جو اپنے احکام اپنے بندوں کے ذریعہ سے سنوا

رہا ہے ۔ یہ ہار پھول سب بےکار ہیں ۔ کیونکہ خدا دل کو دیکھتا ہے ۔ اگر حکومت یا کسی دوسری قوم کی ضد سے یا دکھاوے کو ایسا کیا جاتا ہے تو وہ قبول نہیں ہے ۔ ہم اس کے دوست ہیں جو خدا کا دوست ہے، ہم اس کے دشمن ہیں جو خدا کا دشمن ہے، ہم تو اللہ کے ہو لئے

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

وفد خلافت کی ناکامی

محمد علی امیدوں اور آرزؤں کے ساتھ یورپ وفد لے کر گئے تھے ، مقصود یہ نہیں تھا کہ "دیار فرنگ" کی سیر کریں ۔ مقصود یہ تھا ، کہ وھاں کی رائے عامہ کے سامنے وھاں کے ار باب سیاست کے سامنے ، وھاں کے حکام و عمال کے سامنے ، وھاں کے وزراء اور مدبریں کے سامنے ، مسلمانان ھند کے جذبات و حسیات پیش کریں ، انہیں بتا سکیں کہ وہ کیا کر رہے ھیں ، اور انہیں کیا کرنا چاھیئے؟

آٹھ مہینہ تک محمد علی یورپ میں مقیم رہے ، وہ شہر شہر گھومے انہوں نے ان گنت تقریریں کیں ، متعدد مقالات لکھے ، وزیروں اور مدبروں سے ملاقاتیں کیں ، لیکن وہ صلیب کو ھلال کا دوست نہ بنا سکے ، عیسائیت کو اسلام کا ھمدرد نہ بنا سکے ، استعمار کو مجبوروں اور بے نواؤں کی سر پرستی پر مائل نہ کر سکے ۔

اب وہ واپس آگئے ھیں ، اور اپنے تاثرات قوم کے سامنے پیش کرتے ھیں ۔

(مرتب)

انگلستان سے واپسی پر بمبئی میں ۲ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو سب سے پہلی تقریر !

حضرات !

آپ نے وفد کے متعلق جو کام تجویز فرما تھا ، اُسے ھم نے ھر ایک جائز طریقے سے انجام دیا ۔ متحدہ ھندوستان نے سلطنت آل عثمان کا جو مسئلہ جو پیام دول یورپ تک پہنچانے کا فرض ھمارے سپرد کیا تھا ؟ ھم نے اسے آپ کی خواھش کے بموجب ان تک پہنچا دیا ۔ ھمارے اختیار میں یہ بات تو نہ تھی ، کہ صلح کی کانفرنس کے فرامین کو ھم درھم برھم کر دیتے یا بہ جبر اپنی بات منوالیتے ۔ لیکن وفد کے سپرد جو خدمت کی گئی تھی اُسے ھم نے نہایت ایمان داری اور کامیابی کے ساتھ انجام دیا ۔

غرضداشتیں تحریر میں بھی ہو سکتی تھیں ، لیکن اس طریق سے ہم یورپ کے جمہور تک نہیں پہنچ سکتے تھے ۔ افسوس ہے کہ انگریزی اخبارات اس معاملے میں غیر جانب دار نہیں ۔ وہ اپنے ملکی امور کے متعلق تو بڑے بڑے مقالے سپرد قلم کرتے ہیں ۔ مگر ہندوستان کے حق میں کچھ بھی نہیں لکھتے ، اور اگر لکھتے بھی ہیں تو وہ ان کے اغراض پر مبنی ہوتا ہے ۔ اس لئے انگلستان کے جمہور کو ہندوستان کے جذبات کے بارے میں جو "تحریک خلافت" سے متعلق پیدا ہوئے ہیں بالکل تاریکی میں رکھا جاتا ہے ۔ میں نہایت افسوس سے اعتراف کرتا ہوں کہ خلافت کے بارے میں دنیائے اسلام پر جو ظلم توڑا گیا ہے اس کے ذمہ دار محض مسٹر لائڈ جارج ہیں ۔ فرانس اور اطالیہ جن پر مسلمانان ہند کو کوئی دعویٰ نہیں ۔ ٹرکی کے حق میں مائل تھے ۔ مگر ساتھ ھی اس قدر کمزور تھے ، کہ مسٹر لائڈ جارج کی مخالفت کرکے مسلمانان ہند کے جذبات برطانی مدبروں کے سامنے پیش نہ کر سکتے تھے ۔

میں نے ہر طرح سے احتیاط کر لی تھی ۔ کہ کوئی دھمکی استعمال نہ کی جائے ۔ کیونکہ وفد کی غرض و غایت امن و مصالحت کی تھی ۔ ہندوستان دھمکی دینا نہ چاھتا تھا ۔ بلکہ انگلستان کو تنبیہ کرنا چاھتا تھا ۔ کہ وہ اس ظلم کی تلافی کرے ۔ جو مسئلہ خلافت میں لاکھوں مسلمانان ہند پر توڑا گیا ہے ۔ ہندوستان کو اپنے اندرونی امن وامان کی انگلستان سے بڑھ کر فکر ہے ۔ اگر یہاں فساد اور بدامنی ہو تو اس سے ہندوستان کو نقصان پہونچے گا ، نہ کہ مسٹر لائڈ جارج یا کسی اور برطانی مدبر کو ۔

موجودہ حالت پر ایک نظر غائر ڈال کر میں اس صریح نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام کی آزادی کے لئے ہندوستان کی آزادی قطعی ضروری ہے ۔ ہندوستان کے غلام دوسری قوموں کی آزادی سلب کرنے یا انہیں حلقہ بگوش بنانے میں استعمال کئے جاتے ہیں ۔ اس لئے میں مسلمانان ہند کو یہ پیغام دینا چاھتا ہوں ، کہ اگر وہ اسلام کو آزادی دلانا چاہئے ہیں ۔ تو انہیں اپنے برادران "ہنود" کے ساتھ مل جانا چاہئے ۔ میں ہندوؤں سے بھی یہ کہتا ہوں ، کہ اگر آپ خود مختاری اور آزادی کے خواہاں ہیں ، تو اپنے مسلم ہمسایوں سے عدم تعاون میں شریک ہوں ۔

".سنائی کچھ کہیں سے - کچھ کہیں سے!"

بمبئی کی تقریر مختصر تھی - لاہور میں محمد علی نے تفصیل کے ساتھ وفد خلافت کی کار گزاریوں پر روشنی ڈالی ، اور بتایا کہ وفد نے یورپ میں کیا کیا کار نامے انجام دیئے - کس کس طرح نہ سننے والوں کے کانوں تک اپنی آواز حق پہونچائی ، اور اس راستہ میں کیا کیا دشواریاں پیش آئیں ، کہانی تلخ بھی ہے اور پر لطف بھی - " کلام جوہر " کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی -

" مرتب "

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء لاہور کا عظیم الشان جلسہ

میری آواز ہندوستان آنے کے بعد مسلسل تقریریں کرتے کرتے بالکل ماند پڑ گئی ہے یہ گلا بغیر پھانسی کے اچھا نہ ہو گا - (اللہ اکبر) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میری آواز آپ تک پہنچے - تو آپ خیال رکھئے کہ آپ کی آواز مجھ تک نہ پہنچنے پائے -

میرا ابھی پنجاب میں آنے کاارادہ نہ تھا - لیکن ایک خاص کام کے لئے آنا پڑا -

جو وفد خلافت آپ نے امرتسر سے مرتب کر کے انگلستان بھیجا تھا - اس کے حالات مختصراً عرض کروں گا - جو پیغام آپ نے انگلستان کی قوم اور حکومت کو اور ان کی شریک حکومتوں کو بھیجا تھا ، وہ ہم نے بلا کم و کاست پہنچا دیا - ہمارا فرض یہ تھا کہ ہم ان لوگوں کو بتا دیں کہ مسلمانوں کی مذہبی پابندیاں کیا ہیں - ہندوؤں اور مسلمانوں کے جذبات مسئلہ خلافت کے متعلق کیا ہیں ، اور ہندوستان کا مطالبہ خلافت اور جزیرۃ العرب کی نسبت کیا ہے ؟ میرا یہ فرض تھا کہ میں انگلستان والوں کو بتادوں ، کہ اگر ہمارے مذہبی فرائض کا خیال نہ کیا گیا - تو اس کے نتائج کتنے برے ہوں گے - ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ اس میں کامیابی نہ ہوگی - مہاتما گاندھی جی ابھی آپ کو بتا دیں گے کہ یہ گورنمنٹ کس قدر دغاباز ، مکار اور فریبی ہے - یہ ہمیں سب کچھ معلوم تھا لیکن صرف اتمام حجت باقی تھا ،

تاکہ کوئی کل کو یہ نہ کہے کہ تم نے حکومت سے سختی کے ساتھ مطالبات کئے نرمی سے نہیں مانگا -

ہم نے منت سماجت کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ، ہماری نرمی کے وزیر اور وزیر اعظم تک قائل ہیں - ان سے میری جو خط و کتابت ہوئی ، یا پرائیویٹ ملاقاتیں ہوئیں ، ان کے حالات جب میں شائع کروں گا ، تو آپ کو معلوم ہو جائے گا - کہ ہم نے کس قدر نرمی اور سچائی کے ساتھ ان لوگوں کے سامنے اپنے مطالبات پیش کئے -

ہم نے ساتھ ہی ساتھ انہیں یہ بتا دیا - کہ اگر آپ نے ہمارے خاطر خواہ فیصلہ نہ کیا ، تو وہ ہندوستان جس کی وجہ سے آپ دنیا میں بہت بڑے بنے بیٹھے ہیں وفا دار نہیں رہے گا - مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ "جب تک ہمارے مذہبی احکام میں کسی قسم کا خلل نہ پڑے - اسی وقت تک ہم کسی دنیاوی حکومت کا حکم مان سکتے ہیں "-

لا طاعة المخلوق فی معصية الخالق

کوئی ہو ، بادشاہ ہو ، حاکم ہو ، خود خلیفہ ہو ، ہم اس کے کسی ایسے حکم کو نہ مانیں گے - جس میں خدا تعالیٰ کے کسی حکم کی نا فرمانی ہو جب تک کوئی مسلمان ، مسلمان ہے وہ یہی کہے گا کہ ہمارے یہ مطالبات پورے کئے گئے تو ہم بشرط طاقت جہاد کریں گے ، ورنہ اس ملک سے ہجرت کر جائیں گے -

وزیر اعظم نے ہم سے کہا ، کہ اگر ہم تھریس اور سمرنا تمہیں دیدیں جزیرۃ العرب پر اپنی حکمبرداری قائم رکھیں ، تو کیا تم رضامند ہو جاؤ گے ؟ ہمارے وفد کے ایک ایک رکن نے صاف کہہ دیا ، کہ " اگر ساری دنیا کی بادشاہت ہمیں دے دو اور ہماری ارض مقدس کے ایک انچ پر تم حکومت کرنا چاہو تو ہجرت کریں گے یا جہاد -"

اگرچہ انگریزی اخبارات میں ہمارے خلاف مضامین لکھے گئے اور کہا گیا "گورنمنٹ کب تک محمد علی کو آزاد رکھے گی ، یہ ہر طرف غلط بیانیاں کرتا پھرتا ہے لیکن میں آج خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ " ترکوں کے

جو بے انصافی ہوئی ہے اس میں سب سے زیادہ قصور انگلستان کا ہے۔" تمام ایسے معاملات میں ، انگلستان کی قوم نے جو غفلت برتی ہے ، اُس پر میں حیران تھا ، کہ جس قوم کو پینتیس کروڑ ہندوستانیوں کی حکومت سپرد ہے وہ ان کے جذبات و خیالات سے اس قدر بے خبر ہے ۔ فرانس نے ہماری بات سنی ، لیکن انگلستان نے نہ سنی ۔ وہ صلحنامہ فرانس کی گورنمنٹ کے اغراض کے خلاف تھا ۔ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہ صلحنامہ واپس لے لیا جائے گا ۔ اور اس سے بہتر صلحنامہ وضع کیا جائے گا ۔ ہم نے عیدالفطر پر بادشاہ کو ایک شکریہ کا تار بھیجا اور ایک آپ لوگوں کے پاس ارسال کیا ۔ لیکن بعد میں یہ بات بھی غلط ثابت ہوئی ۔ جب وزیر فرانس اور وزیر انگلستان کی باہمی گفتگو ہوئی ہے ، تو حکم دیا گیا ، کہ سب یونانیوں کی مدد کریں ۔ اور ترکوں کے خلاف لڑیں یہ تمام کارروائی انگلستان کی تھی ۔ اٹلی نے بھی یہ کہہ دیا تھا کہ نہ ہم چندہ جنگ میں ایک پیسہ دیں گے نہ آدمی دیں گے ۔

ہمارا ارادہ یورپ میں تین چار ماہ سے زیادہ ٹھہرنے کا نہ تھا ، لیکن ہم نے آٹھ مہینے صرف کر دیئے ، اٹلی گئے ، فرانس گئے ۔ سب جگہ پھرے ، لیکن جو سبق ہم نے سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ ، بھائیو ! خواہ معاملہ خلافت کا ہو یا پنجاب کا یا سوراج کا تم کو انگلستان کی کسی جماعت پر بھروسہ نہیں رکھنا چاہئے ۔ اوپر خدا پر بھروسہ رکھو اور نیچے خود اپنے اوپر ۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ اگر تمہارے دل میں صرف اسلام کی ہی محبت ہے اور تم وطن کی محبت سے خالی ہو اور اپنے ہمسایہ بھائیوں سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں رکھتے ۔ اگر تمہیں ہندوستان سے کچھ سروکار نہیں ۔ صرف حرمین بیت المقدس اور عرب کی حکومت کافروں سے واپس لینی ہے تو پہلے ہندوستان کو سوراج دلادو کیونکہ دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں انگلستان یا فرانس یا اٹلی اپنی فوجیں بھیج سکیں ۔ ایک انگریز بھی کہیں جانے کو تیار نہیں ۔ بلکہ سب انگریز ان مصارف پر ناراض ہیں ، جو ایشیا میں کئے جا رہے ہیں ، اب بھی صرف ہندوستان کی غلام فوج ہی وہاں بھیجی جاتی ہے کہ دوسروں کو غلام بنائے ۔

جب میں انگلستان میں گیا ، تو لندن میں جو پہلی تقریر کی اس میں امرت سر لاہور اور گوجرانوالہ کے واقعات بیان کئے ۔ مظالم و تکالیف اور تحقیر و تذلیل کے قصے سنائے جس بندے کو خدائے تعالیٰ نے چلنے کے لئے دو ٹانگیں دی تھیں ۔ اسے

ڈائر نے پیٹ کے بل چلایا ۔ لوگوں کو قمچیاں لگائی گئیں ۔ جب کوڑے کھاتے کھا
بیہوش ہو جاتے تو ٹکٹکی سے اتار کر انہیں ہوش میں لایا جاتا ۔ اور پھر قمچ
لگائی جاتیں ۔ ہماری عورتوں کو بے نقاب کیا جاتا ۔ جب یہ سب واقعات میں
سنائے تو بعض انگریز بھی اس جلسہ میں تھے جو افسوس کرتے تھے ۔ ایک مصر
مسلمان بھی شریک جلسہ تھا وہ اُٹھا اور کہنے لگا کہ آج دو رکعت دوگانہ شکر
کروں گا کہ ھندوستان پر یہ مصیبت پڑی میں نے حیران ہو کر پوچھا ، کہ حضرت
کیوں ؟ آپ اپنے بھائیوں کی مصیبت پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے ؟

مصری مسلمان نے جواب دیا ۔ کہ "ہم ساٹھ برس سے دیکھتے ھیں کہ
ڈیڑھ کروڑ آدمی تو خیر انگریز کی حکومت کو جلد متزلزل نہیں کر سکتے ۔ لیک
حیرانی اس بات پر ھے کہ ھندوستان میں تینتیس کروڑ اللہ کے بندے مٹھی بھر انگریزو
کی غلامی کرتے ھیں پھر جب ھندوستانی فوجیں ہماری آزادی کو پامال کرنے کے ل
آئیں ، تو ہم بہت حیران ہوئے ، کہ جس طرح کھیدے کا ھاتھی دوسرے ھاتھیوں ک
گھیر گھیر کر احاطہ میں لا کر قید کراتا ھے ۔ اسی طرح ھندوستانی جو خود غلا
ھیں یہاں آ کر ھمیں غلام بناتے ھیں ۔ آج جو مظالم کا حال سنا ، اس سے معلوم
گیا ، کہ اب ھندوستان آزاد ہو گا ۔"

مسلمان بھائیو ! اگر تم کو اپنے خلیفہ کی عزت بر قرار رکھنا ھے اور تم
کی آزادی چاھتے ہو ، تھوڑے ھی ایثار سے کام لو ! آج میں نے اخبار میں دیکھا ک
ترک احرار اور مصطفیٰ کمال پاشا پر ترکی معاھدے کا نفاذ نہیں ہو سکتا ۔ اس کی و
یہ ھے کہ ترک ھمیشہ لڑتے رھے ھیں ، وہ آرام طلبی نہیں جانتے ، وہ آزادی ک
خواھاں ھیں خواہ کسی طرح ملے ایک تو وہ ھیں جنہوں نے حکومت کو چھوڑا
قسطنطنیہ کو چھوڑا ۔ محض خدا کے بھروسے پر اپنے اھل و عیال سے علیحدگی اخ
کی ۔ ایک تم ہو کہ ابھی پوچھ ھی رہے ہو کہ ھم کالجوں سے بچوں کو اٹھا لیں
کونسلوں میں جائیں ؟ تم آج بھی ھچر مچر کرتے ہو اور ان عدالتوں میں جاتے ہو
جہاں سے نہ اسلام کو انصاف ملا نہ پنجاب کو ۔

جرمنی میں پانچ برس یونیورسٹیاں بند رہیں ۔ آکسفورڈ کی یونیورسٹی بند رہی
وھاں کیا قیامت آ گئی ۔ تم کہاں کے اتنے بڑے تعلیم کے حامی آ گئے ۔ کبھی وہ
تھا کہ تم تعلیم کی طرف آتے بھی نہ تھے اور آج ایسے محب تعلیم بن رہے ہو
خدا اور رسول کو بھی اس کی خاطر قربان کرنے کو تیار ہو ۔ یہ وہ شرک ھے

کے بدلے میں تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہو گا ۔ اگر تم اسلام کو آزاد کرالو ۔ سوراج حاصل کرو تو تم جہاں چاہو گے اپنی فوجیں بھیجو گے ، جہاں تمہاری مرضی نہ ہو گی وہاں کوئی تمہیں نہ بھیج سکے گا ۔ ترکوں اور عربوں کو انگریزوں نے شکست نہیں دی ۔ ان کو شکست دینے والے ہندوستانی ہیں ۔ ایک طرف تو یہ سورما روتے بسورتے یہاں سے جاتے تھے ۔ اور دوسری طرف وہاں جاکر بہادری دکھاتے تھے ۔

میں ہندو اور سکھ بھائیوں سے بھی یہ کہتا ہوں ، کہ خلافت اور اسلام کو جانے دو ! اگر تمہیں مسلمان عزیز نہیں ۔ وہ ملیچھ ہیں ، نا پاک ہیں ۔ لیکن اگر تمہیں آریہ ورت اور بھارت ماتا سے محبت ہے تو آس پاس کے ملکوں اور آن پڑوسی سلطنتوں کی آزادی کو بچانے کی کوشش کرو ! جنہوں نے کسی نہ کسی طرح اب تک اپنی آزادی بر قرار رکھی ہے ۔ ورنہ یاد رکھو تمہارے پاؤں کی بیڑی اور بھی بوجھل ہو جائیگی ۔

مصر پر انگریزوں نے اس لئے قبضہ نہیں کیا تھا کہ اس سے روپیہ کمایا جائے ، بلکہ صرف اس لئے کہ ہندوستان پر حکومت کرنا آسان ہو جائے ۔ آج مصر اس بیڑی کو اپنی تلوار سے کاٹ رہا ہے ۔ اب وہی بیڑی فلسطین کے پاؤں میں ڈالی جا رہی ہے کہ سویز کا کنارہ انگریزوں کے پاس رہے ۔ عراق عرب پر محض اس لئے قبضہ کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان پر حکومت بر قرار رہے ۔ یقیناً کسی دن انگریز یہ بھی کہیں گے کہ چاند پر قبضہ کر لیا جائے تاکہ مریخ پر ہمارا اقتدار قائم رہے ۔ ایران اور افغانستان کے پاؤں میں بھی اس لئے بیڑی ڈالی جا رہی ہے اور وزیرستان پر بھی اس لئے مظالم و شدائد کئے جا رہے ہیں ، کہ اگر کوئی اللہ کا بندہ باہر سے تمہاری فریاد سن کر آزاد کرانا چاہے ، تو نہ آسکے ۔ جب تک انگریز اسے پروانہ راہ داری نہ دیں ۔

یہاں پنجاب میں پچھلے سال جو کچھ ہوا اس کی خبریں چھ مہینے تک وزیر ہند کے کانوں تک نہیں پہنچیں ۔ خدا جانے وہ جھوٹ کہتے ہیں یا ہندوستان کے ذمہ دار لوگ ۔ بہر حال میرا ایک جھوٹا ہر طرح سلامت ہے ۔ ۔

اخبار " مسلم آؤٹ لک " اسلامی دنیا کی کچھ خبریں ہمیں مہیا کر دیا کرتا تھا ۔ لیکن اس کا داخلہ ہندوستان میں بند کر دیا گیا ۔ " ڈیلی ہیرلڈ " کو اپنے ملک میں تو بند نہیں کر سکتی اس کا داخلہ یہاں بند کیا ۔ ہندوستان تو جیل خانہ ہے یہاں اخبار پڑھنے کی اجازت نہیں ۔ (شیم شیم کے نعرے) شیم شیم کہنے کا کچھ

فائدہ نہیں - شیم میرے لئے ھے شیم تمہارے لئے ھے - جن کی ماؤں بہنوں کو پنجاب میں بے نقاب کیا گیا - لیکن ہم نے اپنی غیرت و حمیت کا کوئی ثبوت نہیں دیا - شیم ھمارے لئے ھے جو اس حال کو پہنچنے کے باوجود بھی نہیں گرماتے -' اگر ان لوگوں نے بے ایمانی کی تو نفع بھی تو کمایا - تم بتاؤ کہ، تم نے وفاداری سے کیا حاصل کیا؟ وفاداری کا صلہ ھر کشن لال سے پوچھو - مدن موھن مالوی سے پوچھو جو بڑے وفادار تھے، لیکن آئین سے باھر نہیں ھوئے - انہیں کیا ملا؟ مسلمان بہت بڑے وفادار تھے، انہیں کیا فائدہ ھوا؟ سکھ وفادار تھے لیکن جب پچھلے دنوں سکھوں کا وفد انگلستان گیا تو اس کے اراکین میرے پاس آکر رویا کرتے تھے کہ ھمارے ساتھ یہ سلوک ھو رھا ھے، تو میں اُن سے کہا کرتا تھا، کہ

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ھائے گل پکار، میں چلاؤں ھائے دل

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ھم نے بے وفائی کی - خود ایک دوسرے کے ساتھ بے وفائی کی - ھم اللہ کی دھمکی سے نہیں ڈرتے تھے، سرکاری حکام کی دھمکیوں سے کانپ جاتے تھے - جب تم اس غلامی کی زنجیروں کو کاٹ دو گے، تو تمہارے سب پاپ کٹ جائیں گے - جس طرح متعدی مرض کے مریض کو سب سے الگ رکھتے ھیں اسی طرح تم کو آزادی کی ھوا سے بچایا جاتا ھے، کہیں تم بھی آزادی حاصل کر لو - جو تمہارے چھڑانے کے لئے آنا چاھے اس کے لئے راستے بند ھیں - جو سکھ او مسلمان سپاھی باھر جا کر لڑے وہ بے دین تھے - مسلمانوں کے لئے تو اس وقت بھی وط لڑنا حرام تھا اور آج بھی حرام ھے - وہ یزید کی فوج کی مانند تھے جو نانا کا کل پڑھتی تھی، اور نواسے کو ذبح کرتی تھی - تمہیں تھے جنہوں نے ۴ اگست ک مسجدوں میں خدا سے انگریزوں کی فتح اور خلیفۃ المسلمین کی شکست کی دعا مانگیں -

اگر تم نے عراق عرب کو غلام بنا لیا (اگرچہ بنا نہ سکو گے، کیو وھاں کے احرار کہتے ھیں کہ ھماری انگریزوں ھی کے ساتھ لڑائی نہیں، ھندو کے ساتھ بھی ھے) اگر فلسطین شام اور مصر کو بھی غلام رکھا، تو سو ڈیڑھ برس کے بعد آنے والی نسلیں تم پر لعنت بھیجیں گی - اگر اس وقت مہاتما گاندھی کوئی اللہ کا بندہ پیدا ھوا، اور ھندوستان میں قومی تحریک شروع ھوئی، تو رکھو کہ تمہارا سر کچلنے کے لئے عراق، عرب، شام، فلسطین سے غلام لائے جائیں

امرتسر کے سکھ بھائیوں کا جوش دیکھ کر مجھے کہنا پڑا کہ اپنا جوش اس قدر دریا دلی سے خرچ نہ کرو - ھمیں اتنا بڑا شعلہ نہیں چاھئے جو ایک ھی دفعہ بھڑک کر بجھ جائے ھمیں تو وہ ٹمٹاتا چراغ چاھئے جو ساڑی اندھیری رات میں روشنی دے تا وقتیکہ سوراج کا آفتاب طلوع نہ ھو جائے - قاتلوں - سفاکوں - بےدینوں کی طرف سے تلوار آٹھے - تم ھاتھ نہ اٹھاؤ چلانے کا وقت آئے گا تو میری تلوار سب سے پہلے کافر کی گردن پر پڑے گی - (اللہ اکبر کے نعرے) ھجرت کے لئے لوگوں نے بہت جلدی کی - ابھی اس کا موقع نہ تھا - ابھی ترک موالات کرو - پنجاب کے تنومند اور مضبوط لوگوں کو دیکھ کر مجھے حیرانی ھے اتنی سی بات نہیں کر سکتے ، اگر ھمارے دلوں میں نفرت و حقارت کے خیالات ھوں تو ڈائر اور اوڈ وائر کیا ھیں - بڑے بڑے نمرود فرعون بھی دبا نہیں سکتے - اگر بچے ناراض ھو جائیں انہیں مٹھائی دی جائے ، تو نہیں لیتے عورتیں روٹھ جاتی ھیں تو عمر بھر نہیں منتیں - جو کام عورتیں اور بچے کر رھے ھیں ، کیا وہ پنجاب کے توانا مرد نہیں کر سکتے ؟

ان کے سکولوں میں یہ تعلیم دی جاتی ھے کہ بادشاہ کو مانو خدا کو نہ مانو - حالانکہ انہوں نے بادشاہ کو یہ حیثیت دے رکھی ھے کہ ایک لارڈ میئر کو جیل سے نہیں چھڑا سکتا ، یاد رکھو! سونے کے تھال میں بھوجن آتا ھے لیکن ان ھاتھو سے آتا ھے جنہوں نے عورتوں کو بے نقاب کیا اور بچوں کو بید لگائے -

ڈی اے وی کالج کو کوئی زر امداد نہیں ملتا - صرف یونیورسٹی سے اس کا الحاق ھے ، کیا تم میں اتنی قابلیت نہیں کہ اسکولوں میں امتحان لے سکو ، اور معائنہ کر سکو - عدالتوں میں سوائے ظلم کے تمہیں کیا ملا ؟ شاستری کو کونسل میں کیا ملا ؟ اعتدال پسند رھے ، وفا داری کا اظہار کیا - گاندھی اور مالوی کو ناراض کیا - لیکن ایک قراداد پنجاب کے متعلق پیش کرنی چاھی ، جواب ملا کہ بھول جاؤ - اگر کوئی ڈاکو تمہارا سب کچھ لے جانا چاھے ، اور تم کہو کہ اس میں سے تھوڑی سی شے دیدو تو نا مردی اور بے غیرتی کی بات ھے - اگر تمہارے دیس کی آزادی کی یہی قیمت ھے کہ تم وکالت* نہیں چھوڑ سکتے اور عدالتوں میں جا کر لارڈشپ یوروشپ کہنے کا شوق ھے ، تو پھر حب وطن وغیرہ کے دعوے چھوڑ دو - نہیں تو لوگ تمہارے منہ پر تھوکیں گے - ھم بیرسٹروں ، وکیلوں سے ، کونسل کے سورماؤں سے - کالج کے ٹرسٹیوں سے کہتے ھیں کہ وہ تمام اپنی اپنی مصروفیتیں چھوڑ دیں - موکلیں وکیلوں کو چھوڑ دیں - رائےدھندگان کونسل کے امیدواروں کو چھوڑ دیں - طلبہ کالج اسکول چھوڑ دیں تم کو لیڈروں کی کیا ضرورت ھے - لیڈر کبھی

ہمارے کام نہیں آئے۔ تم کسی کی غلامی نہ کرو ، صرف خدا کی غلامی کرو! تم
کیوں کسی کے دروازے پر جاتے ہو ؟ ایک شاعر نے ایک شعر کہا ہے ، جسے میں
ہر روز پڑھتا ہوں ۔

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بیوفا سہی
جس کو ہو دین و دل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں

اگر تم عدم تعاون نہیں کر سکتے تو لعنت ہے تم پر اور ہم پر ۔ مولوی ظفر علی خان کو جیل جا کر بہت بڑا مرتبہ ملا ہے ۔ میں ان کے عزیزوں کو اس کے لئے مبارک دیتا ہوں ۔ میری دعا ہے کہ خدا ہمیں مولوی صاحب موصوف سے جلد ملائے ۔

برطانوی حکومت اور اس کے کاسہ لیس

ہندو مسلم اتحاد اوج شباب پر تھا ۔ محمد علی شوکت علی نے گاندھی سے اتحاد کرکے ایک معجزہ کر دکھا یا تھا ۔ وہ ہندو جو مسلمانوں کو ملچھ سمجھتے تھے ۔ اور وہ مسلمان جو ہندؤں کو کافر سمجھتے تھے ، اس طرح ملے کہ ایک وحدت بن گئے ۔ ان دونوں میں ایسا اتحاد ھوا جس کی مثال تاریخ کے کسی دور میں نہیں مل سکتی ۔

یہ اتحاد برطانوی حکومت کے لئے سب سے بڑا خطرہ تھا ۔ یہ اتحاد مفاد پرستوں کے لئے سب سے بڑی مصیبت تھا ۔ چنانچہ ایک نیا فتنہ کھڑا کیا گیا ۔ کہ محمد علی انگریزوں کو ہندوستان سے نکال کر افغانوں کو ہندوستان کا حاکم بنانا چاھتے ھیں ۔ وہ شاہ افغانستان سے خط کتابت کر رہے ھیں او شاہ افغانستان (امیر امان اللہ خاں) ہند پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ھیں یہ فتنہ معمولی لوگوں نے نہیں اٹھایا تھا ۔ اس کے بانیوں میں جہاں ایک طرف اینگلو انڈین اخبار پائنیر تھا ، وھاں بڑے بڑے ہندو لیڈر بھی تھے ۔ مثلاً پنڈت مدن موھن مالویہ ڈاکٹر سرتیج بہادر سپرو ۔ راما سوامی رنگاآئر اور اسی قبیل کے دوسرے اصحاب ۔

محمد علی کے دل میں شمع حریت روشن تھی ، انہوں نے الہ‌آباد کانفرنس ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء کے خطبۂ صدارت میں اس طلسم کو توڑ کر رکھ دیا ۔ انہوں نے ایک مسلمان کی طرح صاف اور سیدھے الفاظ میں نہ صرف اپنی بلکہ ہر سچے مسلمان کی پوزیشن واضح کردی ، اور مخالفین کو ایسا دندان شکن جواب دیا کہ بادل نخواستہ کچھ عرصہ کے لئے انہیں سکوت اختیار کرنا پڑا ۔ آگے چل کر کچھ عرصہ بعد اس فتنہ نے پھر پنڈت مالویہ کی سر کردگی میں سر اٹھایا تھا لیکن محمد علی کے اعلان حق کے مقابلے میں اُسے پھر شکست کھانی پڑی ۔

''مرتب''

الہ‌آباد کانفرنس ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء

اب مجھے جگہ جگہ جلسے کرنے پر اعتماد نہیں رہا ۔ میں چاھتاھوں کہ آپ ان تجاویز پر عمل کریں جو پاس ھو چکی ھیں ۔ اور نئی نئی تجاویز

منظور کرنے سے پرہیز کریں - مگر اس کانفرنس کی اهمیت اس وجه سے زی
ہو گئی ہے کہ یہاں بڑے بڑے لیڈر جمع ہو گئے ہیں اور ہندوستان کے
بڑے بڑے اہم فیصلے کئے جا رہے ہیں - لارڈ ریڈنگ کی ذمہداریاں بڑی ہیں
بعض ہندوستانی رہناؤں کی ذمہداریاں آن سے بھی اہم ہیں - انہیں فیصلہ کرنا
کہ آیا وہ برطانیہ کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں - یا کامل آزادی کا اعلان کرنا چا
ہیں - سلطنت برطانیہ آسی وقت تک دنیا میں سب سے بڑی ہے ، جب تک اس
پاس ہندوستان ہے - ہندوستان کا سلطنت سے علیحدہ ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ انگلس
بھی پرتگال یا جرمنی جیسا ہو جائیگا -

ہمارے اوپر ایک بڑی ذمہداری ہے وہ یہ کہ اس صداقت کی حمایت کر
جس کا حکم خدا نے دیا ہے - انگلستان کی بڑائی اتنی اہمیت نہیں رکھتی ،
کہ حق و صداقت کی حمایت سلطنتوں کا برقرار رکھنے والا خدا ہے - اور صداقت کی ح
ہمارا فرض ہے - بتیس ۳۲ کروڑ آدمیوں کو آزاد کرانے کی ذمہداری بہت زبرد
ہے جب کہ مہاتما گاندھی کے الفاظ کی عزت اس قدر عام ہے ، تو ظاہر ہے کہ
کی ذمہداریاں کسی دن بھی لارڈ ریڈنگ سے کم نہیں ہوتیں - لارڈ ریڈنگ
شملہ کی تقریر بہت پر امن تھی - مگر یہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ ہماری تقری
پر امن نہیں ہوتیں - اگرچہ امن سبھائیں قائم کی جارہی ہیں - مگر تمام ہندو
میں امن کا قیام گاندھی پر منحصر ہے اس وقت جب کہ ہر دل میں آگ بھری
ہے ، سب اپنے جذبات کو روک رہے ہیں اور یہی امن و نظام کا بڑا کام
کہا جاتا ہے ، کہ چند سال قبل ہندوستان میں بالکل امن تھا ، مگر آس
ہندوستان زندہ کب تھا ؟ جب کوئی آدمی سوتا ہو یا مر گیا ہو تو یقیناً
رہتا ہے .. لیکن جیسے ہی وہ زندوں کی دنیا میں آتا ہے ، تو کچھ نہ کچھ
کرتا ہے - آج جو ہندوستان میں با قاعدہ ہنگامہ و حملہ نہیں ہے - اس کی
صرف یہ ہے کہ کانگریس نے امن سے کام کرنے کی اجازت دی ہے -

لارڈ ریڈنگ کا فرض

میں گورنمنٹ کو ہوشیار کرتا ہوں کہ اب وقت میٹھی میٹھی باتوں
نہیں رہا ، لارڈ ریڈنگ کو ہندوستان میں وہی پالیسی نہیں اختیار کرنی چاہ
جو امریکہ میں اختیار کی گئی تھی ، ان کو صاف باتوں اور انصاف سے کام
چاہیئے -

کہا جاتا ہے کہ ٹرکی کے لئے نئی شرائط مسلمانوں کو قبول کرلینی چاهیئیں بگر میں اعلان کرتا هوں کہ کوئی مسلمان جو اپنے مذهبی احکام کا ماننے والا ہے ، ان شرائط سے مطمئن نہیں هوسکتا -

میں شرائط صلحنامہ پر کوئی بحث نہیں کرنا چاهتا - کیونکہ خلافت کانفرنس نے نہایت تفصیل کے ساتھ اعلان کردیا ہے کہ ''کوئی فیصلہ ان کو مطمئن نہیں کرسکتا - جب تک کہ وہ مذهبی احکام کے مطابق نہ هو" هم گورنمنٹ سے کسی دنیاوی مسئلہ پر کچھ دب کر سمجھوتہ کر سکتے هیں ، مگر مذهبی مسائل میں ایسے سمجھوتوں کی گنجائش نہیں - کیا کوئی هندو گوشت خوری کے معاملہ پر دب کر سمجھوتہ کرسکتا ہے ؟ میں یہ کر سکتا هوں کہ اس پر راضی هوجاؤں کہ مصر ٹرکی کو واپس نہ دیا جائے ، فرانس ٹریپولی پر قبضہ رکھے ، یا مراکو پرتگال کی زیر حکومت رہے - مگر '' جزیرۃالعرب ،، کے معاملہ میں کسی سمجھوتہ کی گنجائش نہیں - مذهب کے معاملات میں تو صرف دو پہلو هیں - ایک مذهبی دوسرا غیر مذهبی - اس پر بھی مسٹر مانٹیگ هم سے سمجھوتہ کے لئے کہے جاتے هیں - جتنا هم دب سکتے تھے مہاتما جی کی درخواست پر اتنا دب چکے اب آگے ذرا گنجائش باقی نہیں -

اینگلو انڈین اخبار کہتے هیں ، کہ ترک نئی شرائط سے مطمئن هیں - مگر یونان سے ان کی جنگ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ یہ خیال غلط ہے - اس کے علاوہ خواہ کسی جگہ کے مسلمان اس معاملہ میں راضی هوں یا نہ هوں ، اس سے مذهبی مسئلہ پر کچھ اثر نہیں پڑتا - مسئلہ تو مذهبی احکام کے مطابق طے هونا چاهیئے اس کا فیصلہ فتح یا شکست پر منحصر نہیں ہے - یہ کوئی جوا تو نہیں - مہاتما جی نے اپنی کانگریس کی تقریر میں کہا تھا کہ - اگر هندوستان پروگرام پر عمل کرے گا - تو سوراج ایک سال میں حاصل هو جائے گا مہاتما جی کا اس اعلان پر مذاق اڑایا گیا تھا ، باوجود یکہ سوراج کا ملنا اس شرط کے ساتھ مشروط تھا ، کہ هندوستان پروگرام پر عمل کرے - میں اعلان کرتا هوں کہ سوراج ملنے کا کسی پر دارومدار نہیں ہے - اگر یہ اسمبلی اور طلبہ بھی همارے ساتھ هوتے تو بڑی مدد ملتی لیکن اگر یہ نہیں هیں جب بھی سوراج ملنے کی رفتار میں سستی نہیں پیدا هوگی - اگر قانون پیشہ اور طلبہ کی اکثر تعداد همارے ساتھ هو جاتی تو پورے پروگرام پر فوراً عمل کرنا شروع کردیتے -

پیزوادہ کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا ۔ وہ اس وقت ہوا تھا جب
دفعہ ۱۴۴ کا خوب زور شور تھا اس دفعہ کا عام نفاذ ہمیں بتاتا ہے کہ
گورنمنٹ تمام تشدد کے قوانین بھی کتاب آئین سے حذف کردے ، اس وقت بھی
کے لئے کافی جبر و تشدد کا راستہ کھلا ہوا ہے ۔ ۔

شرع و آئین پر مدار سہی
ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی

حتی کہ موالاتی بھی یہ نہیں کہ سکتے ، کہ گورنمنٹ نے ان کے
جو وعدے کئے تھے ان پر قائم رہی ۔

امیر فیصل جس وقت شام سے جلا وطنی کی حالت میں گھوم رہے تھ
میں نے ان سے کہا تھا ۔

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

نوکر شاہی کی چالیں

ابتدا میں گورنمنٹ ہندوؤں کے ساتھ تھی ۔ کہا جاتا تھا کہ " ہم
مسلمانوں سے بچاتے ہیں" اس کے بعد مسلمانوں کو دوست بنایا ۔ اور کہا
" تمہیں ہندوؤں سے محفوظ رکھتے ہیں" جب یہ دونوں اس چال کو سمجھ
تو سکھوں سے جاملی ۔ اس کے بعد اب نیپال سے دوستی کی ہے ۔ کبھی اس
تعلیم یافتہ آدمیوں کی دوستی نہیں اختیار کی ۔ جب ہندو جاھل تھے تو وہ د
تھے جب مسلمان جاھل تھے تو اس وقت وہ عزیز ہوئے ۔ اب گورکھوں کی
ہے ۔

وہ شعر جو امیر فیصل کے لئے پڑھا تھا ، اس حکومت کے لئے بھی موزوں
ڈاکٹر سپرو کو سرحد جانے کی اجازت دی گئی ۔ اگرچہ وائسرائے کونسل
ممبر ہیں ۔ مگر سرحد کے جغرافیہ سے بالکل نا واقف ہیں ۔ کیونکہ وہ یہ بھی
جانتے کہ یہ قبائل کس کی حکومت میں ہیں ۔ جو اب گورنمنٹ سے سر گر
ہیں ۔ سرحد کا سفر بھی غرض سے خالی نہ تھا ۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ فوج
لئے مزید روپیہ ہندوستان سے نچوڑے اس روپیہ سے جو کسانوں کی جیبوں سے
ان فوجوں کی دعوتیں کی گئیں جو جلیانوالہ باغ کے قتل کی ذمہ‌دار تھیں اور

قریب تمام مال گذاری کا اس طرح اس وقت خاتمہ کردیا گیا ۔ جس وقت ھندوستان پر بیرونی حملہ کا کوئی خطرہ بھی نہ تھا ۔

فوج تک بھی تو اپنی قسمت سے مطمئن نہ رھی ۔ نتیجہ یہ ھوا کہ فوجوں کی وفاداری پر بھی شبہ کیا گیا ۔ لارڈ ریڈنگ نے ابرھیم لنکن کا مشہور مقولہ تو سنا ھی ھوگا " تم چند آدمیوں کو ھمیشہ بےوقوف بنا سکتے ھو اور تمام آدمیوں کو کچھ عرصہ تک ۔ مگر تمام آدمیوں کو ھمیشہ بےوقوف نہیں بنا سکتے " ۔

ھندوستانی فوج پر مالی گاؤں میں اعتماد نہیں کیا گیا ۔ اگر ھندوستانی سپاھی مجھے ماریں ، تو میں ان سے صاف صاف کہہ دونگا ۔

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ھے
سینہ کس کا ھے میری جان جگر کس کا ھے

مگر اعتدال پسندوں کو سمجھ لینا چاھیئے کہ یہ صرف تارکان موالات کی جدو جہد کا باعث ھے کہ ان کی خاطر تواضع کی جا رھی ھے اور ان کی دعوتوں کے بانی وہ ھیں ، جو جیل میں مصائب و آلام برداشت کر رھے ھیں ، خیر ! میں اصلی مبحث سے ذرا ھٹ گیا ۔ میں کہہ رھا تھا ، کہ کسی کو سوراج کے ایک سال میں ملنے میں کسی قسم کا شبہ بھی نہیں کرنا چاھیئے ۔

غریب کسانوں پر تو ازالۂ حیثیت کے دعوے کئے جا رھے ھیں ، مگر ان اخباروں سے کچھ نہیں کہا جاتا ۔ جو ان باتوں کے ذمہ‌دار ھیں ۔ سب سے بڑا جرم یہ بتایا جاتا ھے کہ اس طرح غدر ھو جائے گا ۔ مگر کوئی نہیں پوچھتا کہ تعلقہ دار اور سرمایہ دار کسانوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کر رھے ھیں ۔ مالی گاؤں میں جو کچھ حکام نے کیا وہ ھر جگہ ھو رھا ھے اور آئندہ بھی ھوگا ۔ میں مالی گاؤں کے لوگوں کے فعل کو نا پسندیدہ نظر سے دیکھتا ھوں ، کیوں کہ انہوں نے لڑائی لڑی ۔ انہیں چاھیئے کہ اپنے رھنماؤں کے احکام پر عمل کریں ۔

کہا جاتا ھے کہ مہاتما گاندھی تو ایک اوتار ھیں ۔ مگر آن کے دو لفٹنٹ بہت خطرناک ھیں ۔ بعض لوگوں کو شوکت علی ۷+۵ فیٹ کے نظر آتے ھیں ۔ مگر حقیقت یہ ھے کہ شوکت علی کی طاقت کی کوئی حدود نہیں ھیں ۔ تا ھم جو کچھ مہاتما گاندھی کہتے ھیں وھی آن کے لفٹنٹ بھی تعلیم دیتے ھیں ۔ جب

میں نے یرودا میں کہا تھا کہ "میں ایک حد تک تو پر امن ہونے پر ایمان رکھتا ہوں - اور دوسرے پہلو سے حملہ پر بھی اعتقاد ہے تو اس وقت میں ایک طرف تو مہاتما گاندھی سے اتفاق کرتا تھا دوسری طرف گورنمنٹ سے کیا یہ روحانیت ہی کا سبق تھا - جس کے لئے ممبران کونسل کو حکومت نے سرحد کی سیاحت کرائی - پہلے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ هنسا کو چھوڑ دے ، اس وقت وہ دوسروں سے اهنسا کی امید کر سکتی ہے - با وجود ان تمام باتوں کے میں مہاتما جی سے اتفاق کرتا ہوں ، کہ ہندوستان کی نجات کے لئے کسی مادی ، ہتھیار کی ضرورت نہیں ہے -

ملک کا فائدہ اس میں ہے کہ سب متفق ہوکر آگے بڑھیں - ہندوستان میں بہت کم ایسے ہیں جو اچھی طرح اسلحہ کا استعمال کر سکتے ہوں - لہذا فائدہ اسی میں ہے کہ ہم حملہ و ہنگامہ کا خیال بھی نہ کریں - حملہ کرکے ہم زیادہ سے زیادہ قربانی کرکے کم سے کم فائدہ حاصل کر سکتے ہیں -

بیرونی امداد کی ضرورت

کوئی تارک موالات سوراج کے لئے خارجی لوگوں کی مدد کا منتظر نہیں ہو سکتا -

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مرد می همسایہ در بہشت

سوراج صرف ہندوستانیوں ہی کو حاصل کرنا چاہیئے - اس معاملہ میں بیرونی امداد ہمیں گوارہ نہیں - لیکن اگر کوئی خارجی حکومت ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے گورنمنٹ سے جنگ کریگی تو تارکان موالات چپ چاپ دیکھتے رہیں گے اور اس جنگ میں کوئی حصہ نہ لیں گے - اس لئے کہ حملہ کرنا ان کے اصول کے خلاف ہے -

یہ ہندوستانی معمار ہی تھے جنہوں نے بیرونی دیواریں مضبوط کردیں اور یہ ہندوستانی لوہار ہی تھے ، جنہوں نے غلامی کی زنجیریں بنائیں اور وہ بھی ہندوستانی ہی تھے جنہوں نے برطانوی حکومت کو ہندوستان پر حکمرانی کرنے میں مدد دی - لہذا صرف ہندوستانی ہی سوراج لینے میں اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں -

کیا آپ مجھے تاریخ میں ایسی مثال بتا سکتے ہیں، کہ لوگ خوشی خوشی جیل جائے ہوں اور ظالموں کے آگے سر نہ جھکائے ہوں، اگر ترک موالات کی کامیابی کا نظارہ دیکھنا ہو تو جیل میں جا کر دیکھو - یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگوں نے خطابات، تعلیم اور قانونی پیشہ نہیں ترک کیا ہے - مگر ان چیزوں کی اب پہلی سی وقعت نہیں رہی - جب میں نے کامریڈ نکالا تھا - غرض یہ تھی کہ کچھ روزوں میں خان بہادروں کا لفظ ایک گالی ہو جائے - آج مالدار سے مال دار آدمی مثل موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو اور غریب سے غریب کسان ایک ہی قسم کی پوشاک میں نظر آتے ہیں - کیا آپ اس سے بڑھ کر ترک موالات کی کامیابی کا ثبوت چاہتے ہیں -

کون پر امن ہے؟

ترک موالات کے دستور العمل کے متعلق اعتراض تھا، کہ یہ انقلاب انگیز ہے - اور اس قابل نہیں کہ اس پر عمل کیا جائے - مگر اب تو ہم سب مثل گائے کے سیدھے ہو گئے ہیں - اب صرف اعتدال پسند ہیں جو جابر ہیں میرے بھائی شوکت علی، جب کبھی کسی انگریز کو دیکھتے ہیں - تو اپنے ہاتھ پشت پر رکھ لیتے ہیں، تاکہ انہیں مارنے کی رغبت نہ ہو کہا جاتا ہے کہ ہم بیچینی پھیلاتے ہیں - مگر میں بہ آواز بلند کہتا ہوں کہ اعتدال پسند آئیں اور ایک جلسہ میں تقریر کریں، اور ہم بھی کریں، اس کے بعد فیصلہ حاضرین پر چھوڑ دیا جائے کہ ہم بیچینی پھیلاتے ہیں یا وہ؟

میں سرھار کورٹ بٹلر سے کہتا ہوں، کہ کھلے میدان میں آئیں - ایسی حالت میں جبکہ آدھے ہم میں سے جیل میں ہیں - اور دفعہ ۱۴۴ اور دفعہ ۱۰۸ سے زبانیں بند ہیں ان کا رویہ کسی عجائب خانہ کے بند شیروں کو گولی مارنا ہے، بمقابلہ کسی کھلے جنگل کے - میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ تمام قوانین تشدد اب بیکار ہیں - اس لئے کہ تحریک عوام کے دلوں میں میں بیٹھ گئی ہے - اور آج کل ملک میں صرف ایک خدا کی حکومت ہے -

اتحاد

گورنمنٹ ہمیشہ دو طریقوں پر اعتماد رکھتی ہے - اول تو مادی طاقت اور دوسرا جو زیادہ عام ہے وہ دھوکہ بازی کا ہے - کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ تمام حکومت کا دارومدار آپس میں تفریق پیدا کر کے حکومت کرنے

" یہ میرا مذہبی فرض ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کروں، مگر میں چاہتا ہوں کہ ہندو ہندو رہیں، اور مسلمان مسلمان - اگر انہوں نے اپنے اپنے مذہب کو ہی چھوڑدیا - تو پھر اتحاد کے کچھ معنی نہیں - اگر جہاد کا اعلان احکام قرآنی کے مطابق ہو تو میرا مذہبی فرض ہوگا کہ میں اسمیں امداد دوں - اگر میں اُس میں شرکت نہ کروں تو میں مسلم نہیں رہتا -

یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ میں ہندوؤں کو مسلمانوں کے قبضہ میں لانا چاہتا ہوں - اور دوسری طرف یہ الزام ہے کہ میں نے مسلمانوں کو ہندوؤں کے ہاتھ بیچدیا - اور یہ دونوں الزام گورنمنٹ اور اُس کے خوشامدی لگاتے ہیں - مجھے تسلیم ہے کہ یہ پیچیدہ سوال در پیش ہو سکتا ہے، کہ ہم افغانستانیوں کی مدد کریں، یا ان کا مقابلہ کریں - جب افغانی سرحد پر نمودار ہوں گے، تو کوئی کارروائی کرنے سے قبل، میں اُن کے ارادوں کو معلوم کرنے کی کوشش کرونگا - اور اُن کے ارادے خواہ کچھ بھی ہوں اگر انہوں نے برٹش گورنمنٹ کو شکست دے کر ہندوستان پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا، تو میں ان کے نکالنے کی حتی‌الامکان کوشش کرونگا -

اگر میرے ان تمام اعلانوں کے بعد بھی تمہیں اطمینان نہیں ہوسکتا؛ اور اگر اس پر بھی بائیس کروڑ ہندو ایک کروڑ افغانی اور سات کروڑ ہندوستانی مسلمانوں سے ایسا خوف کھاتے ہیں، تو میں کہوں گا کہ ہندوؤں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں، میں تو اپنی ذات سے ایک ہندو کا غلام رہنا پسند کروں گا، بمقابلہ ایک غیر ملکی کے - اگر مسلمانوں نے ہندوؤں کو افغانیوں کی مدد سے خطرہ میں ڈالدیا یا اگر ہندو اپنی تعداد کے بل پر مسلمانوں پر حاوی ہو گئے تو دونوں انسان اور خدا کے نزدیک ملعون ہوں گے، اور خدا ظالموں کو سزا دینے والا ہے - نہ تو بہادر ہندوؤں کو مسلمانوں کا خطرہ ہونا چاہیئے اور نہ جری مسلمانوں کو ہندوؤں کا -

* * *

میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ چند لوگوں کے شبہات کی وجہ سے اپنی آزادی کو نہ گنوائیں ایک کروڑ افغانی تیس کروڑ ہندوستانیوں پر کس طرح حکومت کر سکتے ہیں - یہ بات میری تو سمجھ میں نہیں آتی - مگر اعتماد کے لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا - اگر میرے اوپر اعتماد ہو تو خیر ورنہ میرے پاس تو ایک ہتھیار ہے جو اوروں کے پاس نہیں ہے اور وہ محبت ہے - میں تو گورنمنٹ سے

پر ہے ۔ مگر آج ہندوستان کے تمام فرقے گورنمنٹ کی مخالفت پر آمادہ ہیں ۔ وفاد
سکھ ، تابعدار مسلمان اور نیازمند ہندو سب گورنمنٹ کے خلاف متحد ہیں ، اس لئ
کہ سب نے اپنی وفاداری کے نتائج خراب دیکھے ۔

جب سے میں ہندوستان آیا ۔ میں نے کوئی لفظ افغانستان کے متعلق زبان سے
نہیں نکالا ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ پانیر اور لیڈر افغانی ہونے کا اس قدر شور مچا رہے
ہیں ۔ پانیر اپنی حال کی اشاعت میں کہتا ہے کہ ”گورنمنٹ محمد علی کے خط ک
ظاہر کرکے ان کو ممنون نہیں کرسکتی“، میں بھی کہتا ہوں کہ ”پھر پانیر ایس
امید کیوں کرتا ہے کہ میں **گورنمنٹ** کے سوالوں کے جواب دے کر اس کو ممنو
کروں گا“، مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے نہ تو موجودہ امیر ع
اور نہ ان کے والد سے کوئی خط و کتابت کی ۔ جو آواز افغانی معاہدہ کے خلاف
بلند ہوئی تھی ، وہ میری نہ تھی بلکہ ایک ہندو ”مہاتما گاندھی“ کی تھی ۔

سر ولیم ونسنٹ کہتے ہیں کہ ”میں ہندوستان میں مسلم حکومت قا
کرانا چاہتا ہوں“، میں بہ آواز بلند یقین دلاتا ہوں کہ میرا یہ خیال کبھی ع
نہیں ، اور جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ جھوٹا ہے ۔

افغانی خطرہ سر ولیم ونسنٹ اور سر سوامی آئر کے دماغوں کا نتیجہ ہے
جب میں بیزوادہ جا رہا تھا ۔ تو مجھ سے کہا گیا تھا ۔ کہ ڈاکٹر سپرو شملہ
لئے جا رہے ہیں کہ بعض حیرت انگیز انکشافات کریں ۔ یہ نوکر شاہی کا آخر
ہتھیار تھا ، جس کے ذریعہ سے ہندو مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کی کوشش کی
اور اس لئے میرا فرض تھا ، کہ میں اس خفیہ کارروائی کو پبلک میں لاؤں اس
میں نے مہاتما جی سے سب کچھ کہہ دیا ۔ اور اپنی تمام خط و کتابت ان
سامنے رکھ دی بنیرواده میں جو میری تقریر ہوئی ، وہ مہاتما جی کے اشارہ سے ہو
تھی ۔ میں نے صاف کہہ دیا تھا کہ اگر افغانی اس لئے حملہ کریں ،
ہندوستانیوں کو غلام بنائیں ، تو ہم آن سے مقابلہ کریں گے ۔ اور اگر وہ ج
کریں ، اس حکومت کے خلاف جس کا اعتماد لوگوں کے دلوں سے بالکل اٹھ گیا ہ
تو ایسی حالت میں ہم خاموشی سے اس جنگ کو دیکھیں گے اور گورنمنٹ
افغانیوں کے خلاف مدد نہیں پہنچائیں گے ۔

مہاتما جی اور بھی ایک قدم آگے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ ”ہم
گورنمنٹ کو ہم کبھی مدد نہ دیں گے ۔ خواہ کوئی دشمن بھی اس پر حملہ کرے

ترک موالات کئے جاؤں گا اور ہندوؤں سے محبت کروں گا ۔ خواہ وہ مجھے کتنا ہی ستائیں ، اور اگر اس جدوجہد میں میری جان بھی جاتی رہی تو سمجھ لوں گا کہ نجات مل گئی ۔

میں نے ہمیشہ اتحاد کی حمایت کی اور میرے اخبار ”کامریڈ“ کا نام اسی پر دلالت کرتا ہے ۔ مگر اس اتحاد کے لئے میں یہ چاہتا تھا کہ اول مسلمان اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں ، اس وقت اتحاد کریں ۔ یہ نہیں کہ ہندوؤں کے رحم و کرم پر اتحاد کی بنیاد پڑے ۔ سوراج میرا مذهب ہے ۔

اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ”سوراج حاصل کرنے کی کوشش کیجئے ۔ مسلمانوں نے غلامی کے بہت سے گھونٹ پی لئے ۔ میں نہیں چاہتا کہ دوسروں کو بھی یہ گھونٹ پیش کئے جائیں ۔“ خواہ مسلمان میرا ساتھ دیں یا نہ دیں ۔ خواہ میرے بھائی مولانا شوکت علی میرے ساتھ رہیں یا نہ رہیں ۔ میں اپنی ذات کی حد تک تیار ہوں ، آخر دم تک آزادی ہند کی جنگ جاری رکھوں گا ۔

دهلی، میواڑ، پولیٹیکل کانفرنس

۲۳ نومبر ۱۹۲۰ء بہ مقام دهلی

حضرات!

میں اپنے میں اتنی طاقت نہیں پاتا ، کہ مناسب الفاظ میں اس عنایت کا شکریہ ادا کر سکوں - جو آپ نے مجھ پر دهلی پولٹیکل کانفرنس کے اس اهم جلسہ کی صدارت کا اعزاز بخش کر کی ہے - نہ ان تعریفی فقروں کا شکریہ ادا کر سکتا ھوں ، جو معزز مقررین نے میرے متعلق ارشاد فرمائے ھیں -

حضرات! اس کو آپ میرا انکسار نہ سمجھیں ، بلکہ میں سچے دل سے کہتا ھوں کہ ، میں اپنے آپ کو اس کا مستحق نہیں پاتا - میری دعا ہے کہ خدا وند مجھے توفیق دے کہ میں کچھ عرصہ میں ان خوبیوں کا مستحق بن سکوں - میرے ایک دوست نے فرمایا ہے ، کہ " محمد علی بہت بڑے آدمی ھو گئے ھیں - شاید وہ آئندہ "صدر جمہوریہ" بنیں یا نہیں معلوم کیا بنیں؟ ان کی اس چھوٹی سی کانفرنس کے صدر بننے سے کونسی عزت ھو سکتی ہے - میں ان کو بتانا چاھتا ھوں ، کہ میری آرزو نہیں ہے کہ میں "صدر جمہوریت" بنوں - بلکہ میری سب سے بڑی خواھش اور تمنا یہی ہے کہ هندوستان کو آزاد دیکھوں اور سنوں کہ هندوستان پر " آفتاب آزادی " طلوع ھو گیا - جس وقت هندوستان کی غلامی دور ھو جائے گی ، مجھے اصلی خوشی اسی وقت ھو گی - اور اسی کو میں حقیقی عزت خیال کرتا ھوں - اس لئے کہ اس غلامی کے دور کرنے میں ، میں نے بڑا حصہ لیا ہے سلطنت جمہوریت کی صدارت میں میرے لئے اتنی بڑی عزت نہیں ، جتنی کہ اس ملک کی خدمت کے راستہ میں اپنے آپ کو فنا کر دینے میں ہے -

دهلی کی فطرت

دهلی کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ یہ هندوستان کا مرکز رہے - چنانچہ یہ ھمیشہ مرکز رھا - بارھا لوگوں نے اس مرکز کو توڑنا چاھا اور کوشش

گی ، یہ مرکز نہ رہے ۔ مگر ھیر پھیر کے آخر کار اس کو مرکز بنانا پڑا ۔ دہلی ک
ہمیشہ یہ خاصیت رہی کہ اس نے دوسرے شہروں کی رہنمائی کی ہے ۔ لہذا اب ہم
ہم دہلی والوں کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ کسی معاملہ میں ہم دوسروں کے دس
نگر نہ ہوں ۔ بلکہ دوسروں کو ہم اپنے اتباع کا موقع دیں ۔

یہی نہیں ہے کہ آپ نے مجھے یہ فخر بخشا کہ اس جلسہ کی صدارت تفویض
کر دی ۔ بلکہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے آج تک کسی چھوٹے جلسے
سے لے کر بڑے جلسہ تک کی کوئی صدارت نہیں کی ۔ میرا نام اس میں شک نہیں
کہ مسلم لیگ کی صدارت کے لئے پیش کیا گیا تھا ۔ مگر دہلی والوں کی خوش
قسمتی سمجئے کہ مجھ کو اول صدارت یہیں کرنی تھی کہ میری قید میں اور ایک د
سال کا اضافہ ہو گیا ۔

هم از تصرف بے تابی زلیخا بود
بچاہ یوسف اگر راہ کارواں افتاد

آپ کو معلوم ہو گا ۔ میں نے اپنے آپ کو دہلی والا کہا ہے ۔ میں نے کہا ہے ک
ہم دہلی والوں کا فرض ہونا چاہیئے ۔ اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ۔ ک
جب میں ۱۹ ستمبر ۱۹۱۲ء کو دہلی میں سکونت اختیار کرنے کے لئے حاضر ہوا
تو میں نے اس دن سے آج تک یہ خیال کیا ، کہ خدا نے مجھے اس جگہ مقرر کیا ہے
اور یہ خدمت تفویض ہوئی ہے کہ میں بندگان خدا کی خدمت کروں ۔ یہیں سے ،
خوشی سے نہیں بلکہ طوعاً وکرہاً باہر بھی گیا ۔ جہاں پانچ سال تک رہا ۔ اب ی
ممکن ہے کہ وہی دن آئے ۔ میں آپ سے کہوں گا ، ایسے موقع پر آپ رنج نہ کریں
بلکہ میری خوشی اس میں ہے کہ آپ اس سے بھی زیادہ خوشی منائیں ۔ جو آپ
ہماری رہائی پر منائی تھی ۔ میں اور میرا بھائی جس وقت رہا ہو کر یہاں آئے ، اور جس
جوش و خروش کے ساتھ ہمیں آپ نے مبارک باد دی ۔ کوئی شخص جس نے وہ م
دیکھا ہے ، ایسا نہیں کہ بھول جائے ۔ میں ایسا نا شکر گذار نہیں ہوں کہ اس ک
کس طرح بھول جاؤں ۔ جو مجمع اور ہجوم اور لوگوں کا جوش میں نے چاند
چوک میں دیکھا ۔ میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ اس سے میری آنکھوں میں آن
بھر آئے ، اور میں خدا کی قدرت اور شان کو دیکھتا تھا ۔ اس وقت مجھے یہ خ
ہوا کہ ان کاموں کا اجر آخرت میں جو کچھ ملنا ہے ۔ ملے ہی گا ، مگر اس د
میں جو کچھ ملتا ہے ، اس کی خاطر قید نہیں پھانسی بھی ملے تو اس پر چڑھ ج

چاھیئے ۔ اس لئے میں کہوں گا ، کہ آپ نے جو اعزاز ھمکو بخشا ھے ، اس کو آخر تک نبھایئے گا ۔ اور اگر دوبارہ اس قید محن میں جانے کا موقع آئے تو اس سے بھی زیادہ مبارک باد دیں ، جو آپ نے رھائی پر دی تھی ، حالت یہ ھے کہ جو شخص دھلی میں ایک مرتبہ رہ چکا ھے ۔ وہ ھر گز دھلی کی محبت کو نہیں بھلا سکتا ۔ میں خواہ دھلی میں ھوں یا باھر ھوں ، قید خانوں میں ھوں یا کہیں ھوں ۔ دھلی کی محبت کا میرے دل سے نکلنا محال ھے ۔ جس وقت میں جیل خانہ میں تھا اسی جذبہ اشتیاق کے اضطراب میں ، میں نے یہ شعر کہا تھا ۔ کہ

کثرت شوق سے تھا ھجر بھی ھم رنگ وصال
ھم نے لوٹے ھیں بہت تیری جدائی کے مزے

اجتماع کی خصوصیت

میں آج اس جماعت میں حاضر ھو کر جس چیز کو خاص طور پر محسوس کرتا ھوں وہ یہ ھے کہ ھماری جماعت میں وھی نہیں ھیں جو مال دار یا تعلیم یافتہ اصحاب کہلائے جاتے ھیں بلکہ وہ کسان بھی ھیں ۔ جو اللہ تعالیٰ کی زمین کو جوتتے ھیں جوتتے ھی نہیں ۔ اس کی مخلوق کی خاطر غلہ اور اناج پیدا کرتے ھیں ۔ جس کو کھا کر مخلوق خدا جیتی ھے ۔ میں اس کو آنے والے عہد مساوات کی فال نیک سمجھتا ھوں ۔ میں آپ کا خیر مقدم کرتا ھوں ۔ اُمید کرتا ھوں کہ آپ مجھ کو اس صدارت کے فرائض انجام دینے میں مدد پہنچائیں گے ۔

مجھے معلوم نہیں کہ جو اصحاب اختلاف رائے رکھتے ھیں ۔ وہ بھی اس مجمع میں تشریف لائے ھوئے ھیں ، یا نہیں ۔ اگر وہ نہیں ھیں تو مجھے بہت افسوس ھے ۔ میں نہیں جانتا کہ ایسے اشخاص سے اب اس سے بہتر جگہ کہاں جا کر تبادلہ خیال کیا جا سکتا ھے ۔ میں ایسے حضرات کو بتانا چاھتا ھوں کہ اب وہ زمانہ نہیں رھا ، کہ گھر کے ایک گوشہ میں جو رائے قائم کر لی جائے ۔ باقی آدمی آپ کے صواب رائے پر سر تسلیم خم کر کے آپ کے ساتھ ھو جائیں یہ جلسہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں ھے ۔

صلائے عام ھے یاران نکتہ داں کے لئے

ان جلسوں سے بھاگنا اور یہ کہنا کہ ملک ھماری رائے کے ساتھ ھے ، ایک ایسا طریقہ ھے جس کا کوئی جواب نہیں ۔ جن اصحاب کو بھی خواص یا عوام

کی رائے سے اختلاف ہو ان کو اظہار خیالات کا موقع دیا جائے گا ، اور میں امید ہوں کہ حضرات آپ بھی ان کو اجازت دیں گے -

دیکھا جاتا ہے کہ جلسوں میں جہاں خوشی کی تالیاں اور چیرز دیئے ہیں کہ وہ ، خوشنودی کا اظہار کریں - اور مقرر کو جرأت دلائیں ، وہاں نفریں بھی کیا جاتا ہے - تا کہ نا خوشی کا اظہار کیا جاوے - میں کہوں سامعین کو حق نہیں ہے کہ وہ اپنی اختلاف رائے کا اظہار نفریں سے کر دیں طرح کہ وہ چیرز سے تعریف کا ظہار کرتے ہیں - ہم کو چاہئے کہ ہر ایک کو اپنے سچے اظہار کا موقع دیں ، اور ان کے جذبات کی توہین کا ہر دم خیال رکھ

خیال خاطر احباب چاہئے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو!

مخالفین کی عدم حاضری

مجھے معلوم ہے کہ ان تمام حضرات کو جو اختلاف رکھتے ہیں - ان یہاں تشریف لانے کی دعوت دی گئی ، مگر اب وہ خود تشریف نہیں لائے - اس بعد میں اگر وہ شکایت کریں تو بالکل بے جا ہو گا - کیوں کہ اس وقت ان کو ایک موقع اظہار خیالات کا دیا گیا ہے ، ان کو یہاں تشریف لانے کی تمام آ بہم پنہچادی گئیں ، مگر اس پر بھی وہ تشریف نہ لائے ، تو ان کا اپنا قصور کانفرنس کی جانب سے کوئی بات ایسی نہیں کی گئی ، جس سے اختلاف رائے ر والوں کو بعد میں کوئی شکایت کا موقع ملے -

تلک کی یاد

لوکمانیہ تلک مہاراج کی وفات پر اظہار غم کرتے ہوئے میں آپ کو چاھتا ھوں کہ یہ پہلا موقع ہے کہ بمبئی کے بعد مجھ کو کسی بڑے جلسہ تلک مہاراج کی وفات حسرت آیات پر اظہار رنج کا موقع ملا ہے - مسلمانوں میں تلک کے متعلق ایک غلط فہمی پھیلائی گئی تھی ، کہ وہ مسلمانوں کے دشمن میں بتانا چاھتا ھوں کہ ایسا کہنا غلط ہے وہ ہر گز ایسے نہیں تھے - بلکہ مسلمانوں کے محسن تھے -

لندن میں جب مجھے تقریر کرنے کا موقع ھوا ، تو میں نے آن سے کہا بعد کے تجربہ نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ ان کو مسلمانوں سے

دشمنی تھی - اس میں شک نہیں کہ ان کو اپنے مہاراشٹر میں اس بات کی ضرورت تھی کہ وہ اپنے ہم قوم اهل مہاراشٹر کو زندہ کریں - آن کی تحریص و ترغیب کی بنیاد مسلمانوں کی دشمنی پر مبنی نہ تھی - بلکہ وہ غلامی سے آزاد کرانے کے خیال پر مبنی تھی -

لکھنو کی لیگ کانگریس میں انہوں نے مسلم نیابت کے متعلق جو کچھ کیا تھا - اس پر هندوؤں نے ان سے سوال کیا تھا - کہ مہاراج آپ نے مسلمانوں کو هندوؤں کے مقابلہ میں اتنی نشستیں کیوں دیدیں - انہوں نے س سوال کا جواب دیا ، کہ آپ مسلمانوں کو ان کے حق سے زیادہ هر گز نہیں دے سکتے - تم کو اتنا افق کو دینا چاهیئے کہ اگر تم نہیں شرماتے تو وہ خود شرما جائیں - اب وہ بات نہیں رهی - اب سوال یہ ھے کہ هندو مسلمان ، بھائیوں میں سے کون ھے ، جو آج دوسرے کو زیادہ دیتا ھے - آج سوال زیادہ دینے اور ایثار کا ھے - "کامریڈ ،، میں اور چنتا منی الہ آباد کے "لیڈر ،، میں همیشہ پہلے ایک دوسرے پر چوٹیں کیا کرتے تھے - وہ لکھا کرتے تھے کہ "جیل خانوں میں زیادہ تر مسلمان هیں -،، هم کامریڈ میں یہ لکھا کرتے تھے کہ "پاگل خانوں میں هندوؤں کی تعداد زیادہ ھے -،، آج یہ هونا چاهیئے کہ مسلمان یہ کہیں جو ملک کی خاطر جیل میں گئے هیں ان کی تعداد زیادہ ھے اور هند یہ کہیں کہ سورماؤں کی تعداد جو وطن کی خاطر سولی پر چڑھتے هیں - ان کی تعداد زیادہ ھے - آج سوال یہ ھے کہ سب سے آگے کون ھے - اور سب سے زیادہ تر ایثار کون کر سکتا ھے - میں آپ کو بتانا چاهتا هوں کہ جب میں ولایت سے آیا تو بمبئی میں مہاراشٹر کے لوگ مجھ سے خود آ کر ملے - اور گفتگو کرتے رہے ، اور حالات دریافت فرمائے ، اور خلافت کے متعلق مسلمانوں کے مقابلہ میں انہوں نے بہت زیادہ دلچسپی سے هر ایک بات پوچھی - کیا هم ابھی تک یہی ثبوت دیتے رهیں گے کہ حکومت کا راج اسی سے ثابت رہ سکے گا ، کہ هندوستانی ایک دوسرے کے سر توڑنے کی کوشش کرتے رهیں -

ترک موالات

عدم موالات کا نام جو آپ سنتے هیں - در اصل یہ نام هی غلط ھے - کیوں کہ عدم موالات یہی نہیں ھے کہ گورنمنٹ کے ساتھ هی هم عدم موالات کریں ، جس چیز کا هم نے فیصلہ کیا ھے ، وہ یہ ھے ، کہ هم آئندہ سے غلامی کے پرستار نہیں رهیں گے -،،

جو لوگ حکومت سے اتحاد عمل کی دعوت دے رہے ھیں ، ان سے دریافت فرمائیں کہ آیا پہلے کبھی حکومت سے ھم نے اتحاد عمل (Co-operation) کیا ھے ، جو آج ھی کریں ۔ ھمارا حال یہ تھا ، کہ ھم غلام تھے ، اور (Co-operation) اتحاد عمل کی کوشش کرتے تھے ، مگر کوئی ساعت نہیں ھوتی تھی اور ھم سے کبھی بھی اتحاد عمل نہیں کیا گیا ۔ آج کیا بات ھے کہ وہ اتحاد کی دعوت دے رھے ھیں؟ آج کس بات نے مسٹر گاندھی کی طرف نظریں واکر دیں وھی پائنیر جو پہلے یہ کوشش کر رھا تھا ، کہ مسٹر چنتامنی اور پنڈت مدن موہن مالوی کے ناموں کو ملا کر ایک نیا نام پیدا کرے ۔ آج ان کی تعریفوں میں رطب اللسان ھے اور پائنیر اور مالوی جی و چنتامنی میں آج اتحاد عمل (Co-operation) رھا ھے ۔

گذشتہ سال ماہ دسمبر میں کانگریس امرتسر میں ھوئی ، اور وھاں ایک نیا مشکل پیدا ھو گئی تھی ، جس پر پانچ چھ دن تک سبجیکیٹ کمیٹی میں بحث ھوتی رھی اور کانگریس کے اجلاس میں یہ نوبت آئی کہ دو بڑے فریق پیدا ھو گئے ۔ ایک طرف مسٹر تلک اور داس کی پارٹی تھی ۔ دوسری طرف مہاتما گاندھی اور مالوی جی ریفارم سکیم پر مسٹر مانٹیگیو اور سنہا کا شکریہ ادا کرنا چاھتے تھے اور حکومت (Co-operation) یعنی اتحاد عمل کا وعدہ بھی لینا چاھتے تھے ، مگر تلک و داس کے خلاف تھے ، وہ مصر تھے کہ شکریہ کی کوئی بات نہیں جو کچھ بھی دیا گیا اُس کی نیت بھی بخیر نہیں معلوم ھوتی اور ان کے ساتھ ھر گز اتحاد عمل نہیں چاھئے ۔ جنہوں نے ھم پر مظالم پنجاب میں کئے ۔ اور جو یہ سبق ھم کو دینا چاھتے تھے کہ پچاس سال تک کوئی ھندوستانی انگریزوں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کو نہیں دیکھ سکتا ۔

ھم دونوں بھائی اس وقت جیل سے چھوٹ کر آئے تھے ۔ مگر ھم نے میں ایک سمجھوتہ ھو جانے کی کوشش کی ۔ اور خدا کا شکر ھے کہ ھم اس کامیاب ھوئے ۔ آج لوگ ھم سے اس دسمبر کے فیصلہ کی بابت کہتے ھیں ، وہ ھوا؟ مگر وہ بھول جاتے ھیں ، کہ سیاسی حالت بدل گئی تھی ۔ اعلان شاھی ماتحت اسیران سیاسی کو جن سے خطرہ کا اندیشہ نہیں تھا ۔ رھا کر دیا گیا ۔ خلافت کا سوال زیر تجویز تھا ۔ مظالم پنجاب کے متعلق ایک کمیٹی مقرر کی تھی ۔ جس سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ لیڈران پنجاب جن کو مارشل لا کے ٹریبونل

نے قید کر دیا تھا ۔ اپنے اظہارات کمیٹی کو دینے کا موقعہ دے ۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ حکومت اور کمیٹی ہر دو نے قوم کی آواز کی پروا نہیں کی ۔

ھنٹر کمیٹی

ھنٹر کمیٹی کی رپورٹ کیسی ہو گی اس کے متعلق جو لوگ اس حکومت طرز عمل سے واقف ہیں ۔ جانتے تھے کہ کہاں تک انصاف ہو گا ؟ لیکن اس کی ہرگز توقع نہ تھی ، کہ اس قدر نا انصافی کی جائے گی ، جس قدر کہ کی گی ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس قدر جدو جہد اور دوادوش کے بعد ، اور اس قدر اخبارات کی چیخ پکار کے باوجود جس نے بلا کسی وجہ کے اتنے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ۔ ہماری حکومت نے اسی قاتل کو ہمارے خزانہ ہندوستان سے نپشن دی ۔ (شیم شیم)

تم ڈائر اوڈائر پر کیا شیم کرتے ہو ؟ تم کو اپنی غلامی پر " نعرۂ شیم " بلند کرنا چاھیئے تم انگریزوں پر کیا نعرۂ شیم بلند کرتے ہو ! تم کو پہلے اپنے پر شیم کرنی چاھیئے ۔ دارالعوام میں جو کچھ ہوا وہ بھی آپ کو معلوم ہے ۔ اور دارالامرا ہیں ، جن میں بہت سے ایسے اصحاب بھی شامل ہیں ، جن کو ہندوستان کا تجربہ ہے اس لئے کہ وہ یہاں برسوں رہ کر گئے ہیں ۔ انہوں نے جو کچھ کیا ، وہ بھی آپ سے مخفی نہیں ہے ۔

ملی بھگت

حضرات! میں ملی بھگت کا قائل نہیں ، کہ ایک نے مارا دوسرے نے چمکارا ۔ اگر مسٹر مانٹیگو خود مختار وائسرائے ہندوستان ہو جائیں ۔ تو بھی مجھے بھروسہ نہیں ہے ۔ کہ ہندوستان کی کچھ بہتری کر سکتے ہیں ۔ مورننگ پوسٹ اور کنسرویٹو اخبارات کا تو ذکر ھی کیا ہے ؟ لبرل اخبارات ہم سے کہتے تھے ، کہ ہم تمہارے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے وہ کہتے تھے کہ کیا آپ ہم سے متوقع ہو سکتے ہیں کہ ہم ہندوستانیوں کے معاملہ میں آپ کے ساتھ ہوں ۔

اخبار " نیشن " Nation جو انگلستان کا مشہور لبرل اخبار ہے ۔ اس نے ایک مضمون بہ عنوان (Mr. Mantague Geslure) یعنی مسٹر مانٹیگو کی جنبش سر (ابرو) لکھا تھا ۔ جس میں ان کی بہت کچھ مدحت سرائی کی گئی ہے ۔ کیا ہم ، بھول جائیں کہ جلیانوالہ باغ میں کیا ہوا ؟ ان انسانوں کو جن کو قدرت نے پاؤں

نے قید کر دیا تھا - اپنے اظہارات کمیٹی کو دینے کا موقعہ دے - لیکن آپ کو معلوم ہے کہ حکومت اور کمیٹی ہر دو نے قوم کی آواز کی پروا نہیں کی -

ہنٹر کمیٹی

ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ کیسی ہو گی اس کے متعلق جو لوگ اس حکومت طرز عمل سے واقف ہیں - جانتے تھے کہ کہ ان تک انصاف ہو گا؟ لیکن ا کی ہرگز توقع نہ تھی، کہ اس قدر نا انصافی کی جائے گی، جس قدر کہ کی گی - آپ کو معلوم ہے کہ اس قدر جدو جہد اور دوادوش کے بعد، اور اس قدر اخبارات کی چیخ پکار کے باوجود جس نے بلا کسی وجہ کے اتنے آدمیوں کو موت کے گھاٹ آتارا - ہماری حکومت نے اسی قاتل کو ہمارے خزانۂ ہندوستان سے نپشن دی - (شیم شیم)

تم ڈائر اوڈائر پر کیا شیم کرتے ہو؟ تم کو اپنی غلامی پر " نعرۂ شیم " بلند کرنا چاہیئے تم انگریزوں پر کیا نعرۂ شیم بلند کرتے ہو! تم کو پہلے اپنے پر شیم کرنی چاہیئے - دارالعوام میں جو کچھ ہوا وہ بھی آپ کو معلوم ہے - اور دارالامرا ہیں، جن میں بہت سے ایسے اصحاب بھی شامل ہیں، جن کو ہندوستان کا تجربہ ہے اس لئے کہ وہ یہاں برسوں رہ کر گئے ہیں - انہوں نے جو کچھ کیا، وہ بھی آپ سے مخفی نہیں ہے -

ملی بھگت

حضرات! میں ملی بھگت کا قائل نہیں، کہ ایک نے مارا دوسرے نے چمکارا - اگر مسٹر مانٹیگو خود مختار وائسرائے ہندوستان ہو جائیں - تو بھی مجھے بھروسہ نہیں ہے - کہ ہندوستان کی کچھ بہتری کر سکتے ہیں - مورننگ پوسٹ اور کنسرویٹیو اخبارات کا تو ذکر ہی کیا ہے؟ لبرل اخبارات ہم سے کہتے تھے، کہ ہم تمہارے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے وہ کہتے تھے کہ کیا آپ ہم سے متوقع ہو سکتے ہیں کہ ہم ہندوستانیوں کے معاملہ میں آپ کے ساتھ ہوں -

اخبار " نیشن " Nation جو انگلستان کا مشہور لبرل اخبار ہے - اس نے ایک مضمون بہ عنوان (Mr. Mantague Ges lure) یعنی مسٹر منٹیگو کی جنبش سر (ابرو) لکھا تھا - جس میں ان کی بہت کچھ مدحت سرائی کی گئی ہے - کیا ہم، بھول جائیں کہ جلیانوالہ باغ میں کیا ہوا؟ ان انسانوں کو جن کو قدرت نے پاؤں

جو لوگ حکومت سے اتحاد عمل کی دعوت دے رہے ہیں، ان سے دریافت فرمائیں کہ آیا پہلے کبھی حکومت سے ہم نے اتحاد عمل (Co-operation) کیا ہے، جو آج ہی کریں۔ ہمارا حال یہ تھا، کہ ہم غلام تھے، اور (Co-operation) اتحاد عمل کی کوشش کرتے تھے، مگر کوئی ساعت نہیں ہوتی تھی اور ہم سے کبھی بھی اتحاد عمل نہیں کیا گیا۔ آج کیا بات ہے کہ وہ اتحاد کی دعوت دے رہے ہیں؟ آج کس بات نے مسٹر گاندھی کی طرف نظریں واکر دیں وہی پانیر جو پہلے یہ کوشش کر رہا تھا، کہ مسٹر چنتامنی اور پنڈت مدن موہن مالوی کے ناموں کو ملا کر ایک نیا نام پیدا کرے۔ آج ان کی تعریفوں میں رطب اللسان ہے اور پانیر اور مالوی جی و چنتامنی میں آج اتحاد عمل (Co-operation) رہا ہے۔

گذشتہ سال ماہ دسمبر میں کانگریس امرتسر میں ہوئی، اور وہاں ایک نیا مشکل پیدا ہو گئی تھی، جس پر پانچ چھ دن تک سبجیکٹ کمیٹی میں بحث ہوتی رہی اور کانگریس کے اجلاس میں یہ نوبت آئی کہ دو بڑے فریق پیدا ہو گئے۔ ایک طرف مسٹر تلک اور داس کی پارٹی تھی۔ دوسری طرف مہاتما گاندھی اور مالوی جی ریفارم سکیم پر مسٹر مانٹیگیو اور سنہا کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے اور حکومت (Co-operation) یعنی اتحاد عمل کا وعدہ بھی لینا چاہتے تھے، مگر تلک و داس کے خلاف تھے، وہ مصر تھے کہ شکریہ کی کوئی بات نہیں جو کچھ بھی دیا گیا اس کی نیت بھی بخیر نہیں معلوم ہوتی اور ان کے ساتھ ہر گز اتحاد عمل نہیں چاہئے۔ جنہوں نے ہم پر مظالم پنجاب میں کئے۔ اور جو یہ سبق ہم کو چاہتے تھے کہ پچاس سال تک کوئی ہندوستانی انگریزوں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کو نہیں دیکھ سکتا۔

ہم دونوں بھائی اس وقت جیل سے چھوٹ کر آئے تھے۔ مگر ہم نے ان میں ایک سمجھوتہ ہو جانے کی کوشش کی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہوئے۔ آج لوگ ہم سے اس دسمبر کے فیصلہ کی بابت کہتے ہیں، وہ کیا ہوا؟ مگر وہ بھول جاتے ہیں، کہ سیاسی حالت بدل گئی تھی۔ اعلان شاہی کے ماتحت اسیران سیاسی کو جن سے خطرہ کا اندیشہ نہیں تھا۔ رہا کر دیا گیا۔ خلافت کا سوال زیر تجویز تھا۔ مظالم پنجاب کے متعلق ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ لیڈران پنجاب جن کو مارشل لا کے ذریعے

چلنے کے لئے دیئے ، پیٹ کے بل رینگوایا گیا ، عورتوں کو بے پردہ کیا گیا۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں کو قتل کیا گیا ۔ اور کیا بات ہے ، جو نہیں کی گ ہم خون کے بدلے خون کے بھی خواہاں نہیں ہیں ۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جنہ نے اتنے مظالم توڑے ہیں ، اُن کو کافی سزادی جائے اور انصاف کیا جائے ۔

میں نے گلا سگو کی میٹنگ میں ان سے صاف صاف کہہ دیا کہ ، ہندوستانیوں نے عہد کر لیا ہے کہ وہ بھیک کا ہاتھ ہر گز نہ پھیلائیں گے۔ صرف یہ انصاف چاہتے ہیں ، کہ ڈائر جیسے خونی یا سورتھ جیسے سفاک کو سزا جاوے ۔ ہم نے ان کو یہ بھی صاف صاف بتلا دیا ، کہ ہمارا یہاں آنے کا و مقصد یہ ہے ، کہ ہم انگریزوں کو بتا دیں کہ '' اگر وہ ہندوستان پر حکومت ک کے خواہشمند ہوں ، تو ان کو چاہیئے کہ اب وہ اپنے رویہ کو بدل دیں ۔ اگر اپنے رویہ کو نہ بدلیں گے ، تو ہم خود خدا پر بھروسہ کر کے ۔ اپنے پاؤں پر کھ ہو جائیں گے ۔ اور اپنے بھائی بہنوں کا انصاف خود کرائیں گے ۔ ''

میں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مظالم کے بعد بھی پنجاب کے طلباء اسی یونیو میں امتحان کے لئے جاتے ہیں ۔ کیا یہ مظالم ایسے نہیں ہیں کہ وہ اب ان میں بند کر دیں مجھے اُمید ہے کہ وہ اب نہ جائیں گے ۔

ایک واقعہ

مجھے بیتول کی جیل میں ایک واقعہ پیش آیا ۔ میں آپ کی عبرت کے لئے کے سامنے پیش کرتا ہوں ، وہ یہ ہے کہ ایک فوجی کپتان سے ملاقات ہوئ اکسفورڈ کالج کے میرے نہایت گہرے دوست تھے ۔ جب پنجاب کا ذکر آیا ، تو نے ان سے کہا کہ اب پنجاب جس کو (Sword Taud.) یعنی تلوار کا ہاتھ کہتے اب وہ بھی کٹ گیا اب پنجاب تمہارے ساتھ نہیں ملے گا ۔ انہوں اس کے جوا مجھ سے کہا کہ ، وہ ایسا تسلیم نہیں کرتے ۔ اس پر میں نے پوچھا ، اس ک ثبوت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ۔ کہ میں کپتان تھا ۔ میں ایک جگہ جا رہا تھا کہ سائیکل ٹوٹ گئی ۔ میں سائیکل سے اُتر کر قریب کے گاؤں میں گیا ۔ جس میں مار اپنا پورا کام کر چکا تھا ۔ جب میں گاؤں کے قریب پہنچا ، تو گاؤں کے نمبردا بڑے آدمی میرے خیال کے بر عکس فوراً بھاگے ہوئے آئے ۔ میری موٹر سائیک سے مرمت کے لئے لے لی ، اور میں دیکھتا تھا کہ کوئی مجھ کو پنکھا جھل رہ

کوئی میرے لئے دودھ اور چھا چھ لا رہا تھا ۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان سے مایوسی نہیں ہوئی ۔ اگر وہ میری عزت اس قدر نہ کرتے ، اور ذرا بھی مجھ سے اظہار ناراضگی کرتے تو میں واقعی ان کی اصلی قدر کرتا ، یا اگر وہ محض خاموشی سے اور اپنی نگاہوں سے اپنی ناراضگی ظاہر کرتے تو بھی کچھ عزت کرتا ۔ لیکن ، جب دودھ اور چھاچھ لے کر آئے تو میں سمجھ گیا کہ اب بھی ایسے لوگ باقی ہیں ۔ جو موالات ہمارے ساتھ کر سکتے ہیں ۔

حضرات! یہ پنجاب کا ہی حال نہیں ، بلکہ میں دھلی والوں سے کہوں گا ۔ " خطاب یا تنگان ۔ وکلاء اور طلباء سے جو ابھی تک موالات کر رہے ہیں اور ترک موالات پر آمادہ نہیں ہیں ۔ کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ ہم ان سے مایوس ہو جائیں جب ہم اپنے اوپر شیم کے نعرے بلند کر چکیں ، اور غلامی سے آزادی حاصل کر لیں تو بچے کھچے شیم کے کچھ سانس جو ہیں ، ان سے شیم کے نعرے انگریزوں پر بھی بلند کریں "۔

خالصہ جماعت

میں پنجاب میں آیا ہوں ، میں اپنے بھائی سکھوں کو دیکھ چکا ہوں ۔ مجھے خالصہ جماعت میں سے کچھ امید کی روشنی نظر پڑتی ہے ۔ میں نے ان کے جوش کو دیکھا ہے ، ان کے جوش کو ابھی دبانے کی ضرورت ہے ۔ ان سے ابھی یہی التماس کرنی ہے کہ وہ اپنے جوش کوٹھنڈا رکھیں ۔ تم سپاھی ہو ۔ اور قوم میں یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ تمہاری ، بندوقوں میں جو آگ ہے تم اس پر بھی قابو رکھ سکو!

دوگانہ شکر

جب خلافت کا وفد انگلستان پہنچا ۔ تو جو پہلی تقریر کرنے کا مجھے موقع حاصل ہوا ، وہ ایک اینگلو او ٹو ، یعنی ایسی مجلس تھی ، جس میں انگریز مصری و دیگر ایشیائی قومیں شامل تھیں ۔ میرے دیگر واقعات بیان کرنے کے بعد جب میں نے پنجاب گوجرانوالہ وغیرہ کے مظالم کا ذکر کیا تو مجھے علم ہے کہ بعض شریف النفس انگریز ایسے تھے جنھوں نے اظہار افسوس کیا ۔

مگر میرے ایک پرانے مصری دوست نے کہا ۔ میں آج بعد نماز عشاء دوگانہ شکر پڑوں گا ۔ میں نے ان سے کہا ، یا حضرت! یہ " دوگانہ شکر " کا کیا

موقع ہے؟ ہم پر مصیبت پڑے اور آپ دوگانہ شکر پڑھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ "بھا
خدا کی تیس کروڑ مخلوق ایک مٹھی بھر انگریزوں کی غلامی کر رہی ہے اور ا
آزادی کا کوئی خیال اس کو نہیں ہے۔ حالانکہ ہماری کروڑ سوا کروڑ کی بستی غلا
کے جوئے کو ہر گز گوارا نہیں کرتی۔ اب وہ تیس، چالیس کروڑ لوگ انگریزو
کی سرکردگی میں ہم کو غلام بنانے آتے ہیں۔ ہم ان انگریزوں کا مقابلہ کر سکے
تھے، جن کا تیس کروڑ ہندوستانیوں نے مقابلہ نہیں کیا۔ ہمارے پیروں میں جو بیڑی پڑ
ہوئی تھی، وہ آج ہماری تلوار کاٹ رہی ہے، اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ آزادی حا
کریں گے۔ اے ہندوستانیو! وہ بپتا جو عالم میں کسی پر نہیں پڑی، تم پر پڑی ہے
اب ممکن ہے، کہ تمہاری آنکھیں کھل جائیں اور تم آزادی کے لئے جدو جہد کرو
اور خود کو غلامی سے آزاد کراؤ، نہ کہ دوسروں کو بھی اپنی طرح غلام بناؤ۔ ا
لئے میں آج دوگانہ شکر پڑھوں گا"۔

میں پنجاب کے مردوں اور عورتوں سے پوچھتا ہوں، کہ کیا آپ اب ی
اس رسی کو اپنے گلے میں ڈالے رکھنے کے لئے رضا مند ہیں، جس کو دوسری قو
اتار چکی ہیں، یہ ایک مذہبی سوال تھا اس کو میں نے انگلستان میں کہہ دیا
کہ مذہبی سوال ہے۔ اور ہمارے ہندوں بھائیوں نے بھی دیکھ لیا ہے کہ مذہبی سو
ہے۔ گو زمانہ جہالت میں انتقامانہ قتل ہوا کرتے تھے۔ مگر اب تہذیب نے وہ بدل
ہے۔ اب اگر متمدن دنیا کا ایک آدمی بھی مارا ڈالا جاتا ہے تو ساری قوم اس
گرد جمع ہو جاتی ہے۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپ کی نہ محض آتما پر
قاتلانہ حملے ہوئے، بلکہ روح کو بھی آپ کی مار ڈالا گیا ہے اور آپ سب کے
غافل ہیں۔

اگر ہم کسی مورتی کو پوجنے والے کی کوئی ہتک کریں تو ہم ا
کرنے میں اس پتھر کی کوئی توہین نہیں کرتے، بلکہ اپنے بھائی کی روح کو
پہنچاتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں جبر کر کے کسی ہندو کو نقصان پہنچانے کا کو
حکم نہیں ہے۔ میں نے لبرل اخبار نیشن کے اڈیٹر سے ملاقات کے دوران میں بتایا تھا
"ہمارے رسول اکرم حضرت محمد صلعم نے ایک وعظ میں فرمایا ہے کہ، مسلمان
چاہیئے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم"۔ اس پر اڈیٹر
اور کہنے لگا "یہ کس طرح ممکن ہے"۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ اخبار نیشن
ایڈیٹوریل سٹاف کو خدا نے وہ عقل عطا نہیں کی ہے کہ اس "امی" کے کلام

سمجھ سکے ۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ ظالم کی مدد کرنی یہی ہے کہ اس کو ظلم سے روکا جائے ۔

مجھ سے پوچھا جاتا ہے کہ اگر خلافت کا مسئلہ تمہارے حسب منشاء طے کر دیا جائے گا ، تو آپ ہم سے موالات کریں گے؟ میں کہتا ہوں کہ ترکوں کو ان کا اپنا ملک ہی نہیں ، خواہ انگستان خواہ فرانس خواہ جرمن اور خواہ تمام یورپ ہی کیوں نہ دے دیا جائے اگر ایک بھی ہندی کے گلے میں طوق غلامی پڑا رہے گا تو میں اس کو توڑوں گا ۔ میں اسلام کی توہین کروں گا ۔ اگر ایسا نہیں کروں گا ۔ امرتسر کانفرنس میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا تھا کہ وائسرائے کی خدمت میں ایک وفد بھیجا جائے ۔ جس میں میں اور میرا بھائی شامل تھے کہ وہ نہایت عاجزی اور سچائی کے ساتھ جذبات کا اظہار کر دیں اور وائسرائے سے درخواست کریں کہ وہ ہم کو برطانیہ میں بھی جا کر اہل برطانیہ پر اپنے جذبات کے اظہار کا موقع عنایت کریں ۔ اور اس کے لئے ایک وفد کی منظوری دیں ، تاکہ اتمام حجت ہو جائے ۔ ع تابہ خانہ باید رسید ۔

اور کل کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ ہمارے پاس باقاعدہ آ کر کوئی درخواست نہیں کی گئی ۔ اور نہ ہم سے کوئی اس قسم کی اپیل کی گئی ۔

چنانچہ ہمارا وفد وائسرائے کی خدمت میں پہنچا ۔ اور سب کو معلوم ہے کہ وفد کے متعلق کوئی شکایت نہیں ۔ ہم نے اپنے مطالبات و معروضات پیش کئے تھے اور اس کے متعلق ہمارے معتدل لب و لہجہ کے خود وائسرائے ستائش کناں ہیں ۔ البتہ ایک بات کے لئے کہا گیا ، اور وہ یہ ترمیم تھی ، کہ ہم نے بار بار برطانیہ کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق وائسرائے نے فرمایا کہ وہ اس کو نکال دیں ۔ ہم اکیلے ہی نہیں تھے ، بلکہ فرانس بھی ہے ۔ اٹلی بھی ہے چنانچہ ہم نے حلیفوں پر اچھی طرح اس امر کو ظاہر کر دیا ، تا کہ آئندہ کو یہ شکایت بھی نہ رہے ۔ آپ نے " پائنیر " میں بڑے لمبے چوڑے اشتہارات پڑھے ہوں گے ، کہ ہم نے ولایت سے تاروں کے بھیجنے میں نہایت فیاضی سے کام لیا ۔ حضرات! یہ میری فیاضی کا اعتراف نہیں ہے ۔ میں کہوں گا ، کہ میں اسی طرح آج بھی ان کی قوم سے مایوس ہوں ۔ لیکن میں نے جو کچھ بھی کیا وہ اس لئے کہ " اتمام حجت " ہو جائے ۔ اور پھر اس بہانے کہ قوم کے لئے ، کوئی بہانہ باقی نہ رہے اس واسطے میں نے اس بات کا التزام رکھا ، کہ میری قلم و زبان سے کوئی غیر معتدل لفظ نہ نکلے ۔

مسٹر لائڈ جارج نے بھی ہمارے متعلق جو ستائشی الفاظ کہے تھے وہ سب صاحبان کو معلوم ہیں ۔ اگرچہ بعد میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی وفد نے ایسا رویہ اختیار کر لیا ۔ جس کی وجہ سے التفات نہ کیا جا سکا ۔

جنگ کے بعد ترکوں کا فتنہ

ان لوگوں نے اس بات کا پہلے ھی سے فیصلہ کر لیا تھا ۔ روس کا ملک تباہ ہو چکا تھا ، اور وھاں کوئی نہیں رھا تھا ۔ اسی طرح دیگر سلطنتوں کی حالتیں سب ان کے موافق ھو گئی تھیں ۔ وھی مثل تھی کہ " اندھے کے ھاتھ لگی بڑا بے وقوف جو شوربے سے نہ کھائے "۔

انگریزوں کے ھاتھ ترکوں کا ملک لگا ، وہ بڑے بیوقوف جو اس کو سے جانے دیں ۔ لیکن میں آج آپ سے کہتا ھوں کہ ھم کو اللہ پر پورا بھروسہ ترکوں کا ملک ترکوں کو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مل کر رہے گا ۔ انگلستان میں نے اپنی پوری کوشش کرنے کے بعد اس بہانے سے جو گورنمنٹ کے کہنے کی سے فرانس کا سفر اختیار کیا حالانکہ ھم فرانسیسی زبان سے محض نا واقف تھے مگر رکھ کر دو تین ماہ تک شبانہ روز مصروف کار رہے ۔ پیرلوٹی مشہور فرانسیسی اور ٹرکی کے عاشق کی طرف سے جب یہ اطینان ھو گیا ۔ صلحنامہ ٹرکی بدلا جائے عین اسی وقت لائڈ جارج وزیر اعظم برطانیہ نے فرانس کا سفر اختیار کیا اور اس کو درھم و برھم کرا دیا ۔ ان باتوں کو " پائنیر " علی برادران کی دھوکہ تقاریر کہتا ھے ۔ لیکن کیا ایسا کہنے سے ھم جھوٹے ھو سکتے ھیں ، چوٹے خود ھیں ۔

فرانس کے بعد ھم اسی اتمام حجت کے لئے اٹلی گئے اھل اٹلی نے علانیہ دیا ھے کہ ھم نہ ایک پیسہ اور نہ ایک سپاھی اس غرض کے لئے دیں گے اس سے ترکوں کے خلاف جنگ کی جائے ۔

حضرات ترکوں کا لوھا سب قومیں مانے ھوئے ھیں ۔ لیکن یہ ام پھر بھی صلحنامہ کیوں نہیں رد کیا گیا ؟ اس کی وجہ ھم اور آپ ھیں ۔ میں اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہتا ھوں کہ ۷۰۰ء سے وہ ھندوستان میں آ کر بسے طویل عرصہ میں وہ یہیں دفن ھوئے یہیں پیدا ھوئے اور یہیں انہوں نے نشو و ھے اگر بالفرض اُن کو ھندوستان سے محبت نہیں ھے اور صرف اپنی " ارض پاک

"قرآن و حدیث" سے محبت ہے ۔ تو پھر کیا ارض پاک و قرآن و حدیث کی حرمت کو بھی مٹتے دیکھ کر تم کو کچھ نہیں کرنا چاہیئے؟ تمہارے ہندو بھائیوں کا ہاتھ اس وقت تمہارے ساتھ ہے اور اس وقت ارض پاک کو اپنے رسول کی آخری وصیت کو پورا کرتے ہوئے کفار کے تسلط سے پاک کرو! آن کفار سے جنھوں نے تمہارے رسول کی اس آخری وصیت کو ٹھکرا دیا ہے ۔ شام و فلسطین و عراق و عرب کو اور بیت المقدس کو سوائے تمہارے کس نے فتح کیا ؟

ترکی افسر کا جو موقعہ پر خود موجود تھا ۔ بیان ہے کہ "انگریزوں کی تیس ہزار فوج جس میں ہندوستانی تھے ہمارے پانچ ہزار کے مقابلہ میں آئے ، وہ ڈھائی ہزار مقتولین چھوڑ کر بھاگ گئے"۔ مگر افسر مذکور نے آپ کی ہندوستانی افواج کی بہادری تسلیم کی ، اور وہ کہتا تھا کہ اگر "ہندوستانی مقابلہ میں نہ ہوتے تو ہر گز انگریزوں کی فتح نہیں ہو سکتی"۔ وہ خود بہادر ہیں اور اس لئے بہادری کے اعتراف میں وہ کوئی کسر شان نہیں سمجھتے تھے -

حضرات! آپ میں اخلاقی ہمت و جرأت نہیں ہے ۔ آپ بہادر ہیں ، جان دینے سے نہیں ڈرتے ، مگر جیل جانے سے آپ ڈرتے ہیں ۔ آپ اس وقت تک جب تک کہ آپ ہتھکڑیوں کو مردوں کا زیور نہ سمجھیں ، بہادر کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے ۔

سلسلۂ زنجیر ، شیراں رابگردن زیور است

مگر افسوس کہ آپ کی شان "کھیدے کے ہاتھی" کی سی ہے ۔ جو مہاوت کے آنکس سے ہر وقت ہراساں رہتا ہے ۔ میں نے سنا ہے کہ میسور میں کھیدے کا ایک ہاتھی چھٹکر بھاگ گیا ہے ۔ حضرات! یہ آپ کے لئے ایک نیک فال ہے ، جو مہاوت ہمارے سر پر ہے اس کی کوئی وقعت نہیں ہے ۔

بڑوں سے خطاب

میں اپنے موڈریٹ بھائیوں سے عرض کرتا ہوں ، جو ترک موالات میں خلاف رائے رکھتے ہیں ۔ میرے دوست چنتا منی کو موقع ملا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جہاد ہجرت و ترک موالات پر میں بحث کیا کرتا ہوں ۔ حضرات! میں کہوں گا ۔ بیشک یہ مذہبی اصطلاحات ہیں ۔ مگر جو قوم بھی گرفتار مظالم و مصائب ہے ، اس کو ان تین راستوں کے سوا ہرگز کسی اور راستہ کا اختیار کرنا نا ممکن ہے اور کوئی چوتھا

راستہ ایسا نہیں ہے جس کو وہ اختیار کر سکے میں کہتا ہوں کہ اگر پنڈال
دروازہ پر ، یا جانے دیجئے یوں کہیئے ، کہ آپ کے گھر کے دروازہ پر ایک
بیٹھا ہے ، اب اگر آپ گھر میں جانا چاہتے ہیں ، تو کیا طریقہ اختیار کریں
میں کہوں گا کہ اگر آپ کے پاس لکڑی ہے تو آپ لکڑی سے ہٹا کر اندر دا
ہوں گے ۔ اسی کا نام قرآنی اصطلاح میں جہاد اور مقاتلہ ہے ۔ اور اگر آپ کے
لکڑی نہیں ہے ۔ اور آپ کے گھر کا دوسرا دروازہ ہے تو آس دروازے کو چھوڑ
آس سے جائیں گے اسی کا نام ہمارے یہاں ہجرت ہے کہ دوسرے دیس میں جا
قوت بہم پہنچائیں اور پھر اغیار سے اپنا ملک آزاد کرتے ہوئے سنت پوری کر
جیسا کہ آں حضرت صلعم نے مکہ سے ہجرت کی اور پھر اس پر تسلط فرمایا ت
لہذا اگر قوت ہو جہاد کریں ، ورنہ ہجرت کر جائیں ۔

امرت سر میں میں نے کہا تھا کہ ، بھائیو! اب شکر ہے کہ ہم
اپنی مسجدیں ہندو بھائیوں کے سپرد کر کے ہجرت کریں گے ۔ اس پر میرے ا
ہندو دوست نے فرمایا ۔ سنیئے صاحب! مسجد کا قبضہ تو ہم نہیں لے سکتے ۔ ہ
مذہب میں بھی ایک قصہ ہے ۔ کہ جب راجہ رامچندر جی بن باس کو جانے
اور اپنے بھائی لچھمن کے سپرد تمام کام کرنے لگے تو آس نے انکار کر دیا ت
اور خود بھی انہی کے همراہ چلا گیا تھا ۔ پس اگر ہندوستان کے مسلمان ہ
کریں گے ، تو ہندو آس سے پہلے ہجرت کے لئے تیار ہیں ۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کا
نہیں ہے ، بلکہ سکھ و ہندو سب کا ہے کہ جو ہمارا دشمن ہے آس سے موا
نہیں کر سکتے کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم ان لوگوں سے جو تم سے
کرتے ہیں ۔ موالات کے لئے آمادہ ہو میرے پاس ابھی ایک خط آیا ہے ۔ یہ نوجو
ولایت میں تعلیم پانے گیا تھا ۔ وہ کیمرج یونیورسٹی کے ایک مباحثہ کا حوالہ
کر لکھتا ہے کہ

” وہ اب اس ملک سے اتنا بیزار ہو گیا ہے کہ وہ آس میں ٹھہرنا
پسند نہیں کرتا “ ۔

اصلی عزت

حضرات ! اگر آج عزت ہے تو ان کی ہے جنہوں نے حکیم اجمل
صاحب لالہ پیارے لعل صاحب اور امام صاحب کی طرح اپنے خطابات کو
دیا ہے ۔

میں وکیلوں اور موکلوں سے پوچھتا ہوں کہ، کیا اب جب کہ مظالم جاب اور نا انصافی خلافت دیکھ چکے ہو، تو اب بھی ہندوستان کو غلامی میں کھنا پسند کرتے ہو؟

حضرات! یہ ہندوستانی بہادری ہی کا باعث ہے کہ ان کو فتح نصیب وئی، ورنہ ہم کو خوب معلوم ہے کہ کیلے پر ان کی کیا حالت ہوئی تھی۔ ارے مقامات مقدسہ کو ہماری خواہشات کے مطابق نہیں بلکہ ہماری مذہبی پابندی کے مطابق رہا نہیں کیا گیا۔

موجودہ حکومت ہمارے طلباء کو سوائے غلامی کی تعلیم کے اور کوئی علیم نہیں دیتی گاندھی و علی برادران نے تعلیم کا مسئلہ کیوں چھیڑا ہے؟ اس پر عتراضات کئے جا رہے ہیں۔ حضرات میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ول یہ کہ اگر آج طلباء کو اسکولوں اور کالجوں سے نہ نکالیں تو آنے والی نسلوں بوجھ غلامی میں اور زیادہ ہوتا جاتا ہے دوسری یہ کہ ترقی کا دارو مدار ن ہی پر ہے، ورنہ کہیں بڈھے طوطے بھی پڑھتے ہیں۔ حضرات آپ کو معلوم و گا کہ تنزل کا زہر جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے بڑھتا جاتا ہے۔ اور اسی رح خدا کی دی ہوئی محبت اور فطرت کا اثر گھٹتا جاتا ہے۔ فولاد اصلی ہے مگر س پر زنگ اپنا اثر زیادہ کرتا جاتا ہے۔ بچوں میں اب یہ زہریلا اثر تھوڑا ہے مگر ب وہ بڑے ہو جائیں گے اور اس بد اثر سے اُن کو نہ بچایا گیا، جو آج کل کی علیم کی وجہ سے اُن میں سرایت کر رہا ہے تو جو دقتیں آج ہم کو اپنے وکیل بھائیوں سے پیش آ رہی ہیں۔ وہی ان سے بھی پیش آئیں گی۔ ہم طلباء سے یہ کہنے کے اسطے تیار ہیں، کہ اتنی عمدہ یا قریب قریب ہی ایسی درس گاہیں، ان کے لئے کھول دیں گے۔ میں نے طلباء علی گڑھ کالج سے بھی کہہ دیا تھا جب کہ انہوں نے یہ پوچھا ھا، کہ کیا ہم ان کے لئے دوسرا کالج ویسا ہی کھول دیں گے؟ میں نے ان سے کہہ تھا کہ ہم غیر مشروط اطاعت چاہتے ہیں۔ حضرات کیا جب آپ کے اس پنڈال یں آگ لگ جائے تو کیا آپ اس کا انتظار کریں گے کہ دوسرا پنڈال تیار ہو تو ب اس کو چھوڑیں۔ یا اگر زلزلہ آ جائے تو آپ مکان سے نکلنے میں پس و پیش کرتے رہتے ہیں۔ کیا. آپ کی پردہ نشیں عورتیں بے پردہ ہو کر جس حالت میں بھی ہوتی ہیں، مکان نہیں چھوڑتیں لیکن بات یہ ہے کہ ابھی اس کو سمجھا نہیں ہے۔ یہ تعلیم کو ایسا نہیں سمجھے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ سانپ جس وقت کسی پرندہ کو پکڑتا ہے تو پہلے اس کو مفلوج کر دیتا ہے، جس سے پرندہ بے حس ہو کر وہیں رہ جاتا ہے

اور لقمہ اجل ہو جاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سب سے بڑا حربہ ... کے پاس توپ و تفنگ اور شمشیر و مشین گن نہیں ہے ، بلکہ سب سے بڑا حربہ ذریعہ تعلیم ہے۔ جس سے آتما و روح پر قبضہ کر لیا جاتا ہے۔

ہم سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم عدم موالات سے گورنمنٹ کو مفلوج ... سکتے ہو ؟ خیر ہم بھی دیکھ لیں گے۔

ترک موالات کا مقصد

ہم گورنمنٹ سے ترک موالات اس کو مفلوج کرنے کے لئے نہیں کر ... ہیں ، بلکہ ہم تو اپنے اس فالج کو جو ہمارے دل و دماغ پر ہے دور کر... لئے عدم موالات کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد جو گورنمنٹ ہو گی ، وہ وہی گورنمنٹ ہو گی ، جس کو اللہ چاہے گا اور ہم چاہیں گے۔

مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ، جیسا کہ حکیم صاحب نے ... بتایا ہے کہ دھلی میں عربک سکول کے بجائے جس نے اس وقت تک سرکاری ... سے انکار نہیں کیا ہے ایک قومی سکول دھلی میں قائم کر دیا گیا ہے۔ عربک ... کے ۲۸۶ سابق طلباء میں سے اب وہاں بہت تھوڑے جبریہ تعلیم حاصل کر رہے ... جن کے والدین ان پر دباؤ ڈالے ہوئے ہیں محض دو تین ہفتہ میں ۲۵۶ طلباء ... اسکول میں داخل ہو گئے ہیں مجھے اس کی بھی اطلاع دی گئی ہے کہ ... نصاب تعلیم بھی کی گئی۔ یعنی ساتھ ساتھ دیگر تعلیمی کورس کے دستکاری کی ... دی جاتی ہے۔ مثلاً Electro Plating یعنی ملمع سازی وغیرہ ، سب سے بڑا اثر ... تعلیم کا یہ ہے ، کہ ایک پیشہ ، نوکری یا وکالت کو اگر ہم چھوڑ دیں تو ... دوسرا پیشہ کر کے پیٹ بھرنے سے معذور ہیں۔ ہم دوسری نوکری دلانے ... نہیں کرتے ، بلکہ ہم اس تعلیم کا دعویٰ کرتے ہیں جس سے تم خود مرد... سے اپنی زندگی دنیا میں بسر کر سکو اور عقل و دل جو خدا کی دی ہوئی نعمت ... ان کا اچھا استعمال تم کو آ جائے۔

کونسلوں کے متعلق اپنے تجربہ کی بنا پر کیو نکہ مجھ کو ... میں جگہ ملا کرتی تھی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ معزز ہستیاں جو کونسل ... کرتی تھیں ، محض دوسرے کے لکھے ہوئے مضمون کے پڑھنے کے سوا ، او... اس طرح کہ جیسے کوئی پڑھتا ہو۔

The boy on the burning deck when all but he had fled.

خدا کا شکر ہے کہ کونسلوں کو بائیکاٹ کیا جا رہا ہے اور کر دیا گیا ہے ۔
ب کوئی بدبخت ہے تو جائے ، مگر یاد رکھیئے کہ شکر خورے کو شکر اور موذی
کو ٹکر ۔

یہی وہ تحریک عدم موالات ہے کہ لارڈ چمسفورڈ جس کا منہ چڑایا کرتے
ہے ۔ مگر آج وہی ہیں کہ حالت دگرگوں ہے ۔

قومی عدالتیں

اگر آپ سوراج حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ تو اپنے مقدمات خود ہی فیصل کیا
کریں ۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ، کہ آئرلینڈ کی خبریں جو آپ پڑھا کرتے ہیں ،
کہ آج فلاں چوکی پر حملہ کیا اتنے سپاہی جان سے مار ڈالے ۔ اتنے افسروں کو قتل
کر دیا وغیرہ وغیرہ ۔ ان باتوں نے ہر گز گورنمنٹ کو خوفزدہ نہیں کیا ہے ۔ بلکہ
س بات نے برٹش گورنمنٹ کو مرعوب کر دیا ہے اور اس کو بے کار بنا دیا ہے ۔
ہ قومی عدالتیں ہیں جو لوگ انگلستان کی عدالتوں میں اپنا کوئی مقدمہ نہیں لے جاتے ۔
ور کو وہاں کی قومی عدالت انگلستان کا دیس نکالا دیتی ہے گورنمنٹ اس کو
رعلاتی ہے ۔ مگر وہ چور اس کے جواب میں کہتا ہے کہ میں اپنی قوم کے فیصلہ
ی پابندی کروں گا ۔ اور ہر گز تمہاری حفاظت نہیں چاہوں گا وہاں پر لوگوں کو طرح
رح کے حیلوں اور بہانوں سے فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے ۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ
ک دفعہ وہاں پر حکومت برطانیہ کی طرف سے اشتہار چسپاں کیا گیا ، کہ
Join the army and see the worl یعنی فوج میں بھرتی ہو جاؤ ۔ اور دنیا کی سیر
رو اس پر آئرش لوگوں نے اس کے مقابل کا اشتہار تیار کیا ، جس پر لکھا تھا کہ
Join R. J. C. and see the ne یعنی آئرش فوج میں بھرتی ہو جاؤ ! اور دوسرے
ہاں کی بھی سیر کرو ۔

حضرات گورنمنٹ اس لئے نہیں ڈرتی کہ عدم موالات Distructive یعنی تباہ
ن ہے ۔ بلکہ اس لئے ڈرتی ہے کہ یہ Constructive یعنی تعمیری تجویز ہے ۔ ہمارے
ست ڈاکٹر انصاری سے اس لئے کہ یہ طرابلس کی جنگ میں ترکوں کی کچھ خدمات
ر چکے ہیں اور شوکت علی سے اس لئے نہیں کہ انھوں نے یونیورسٹی کے لئے ایک
روڑ کا وعدہ کیا ہے ، بلکہ اس لئے کہ وہ مسلم یونیورسٹی کے لئے ۲۱ لاکھ روپیہ
ع کر چکے ہیں ۔ اور ۵ لاکھ خلافت کے لئے ۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی ثالثی قومی عدالت میں اس وقت تک چار

فیصلے ہو چکے ہیں۔ جن میں سے زیادہ مالیت کا جو مقدمہ فیصل ہوا، اس کی سترہ ہزار تھی، اور اب پچاس کے قریب مقدمات زیر تجویز ہیں، اور مجھے معلو ہے کہ ڈگریوں کا روپیہ ادا کر دیا گیا ہے۔ حضرات یہ آپ کے ملک کے لئے نیک ہے۔ ماسوا سوداگران کپڑا انڈین مرکنٹائل ایسوسی ایشن اور لنڈیز مرک ایسوسی ایشن جس کے ممبر ۱۰۰ کے قریب ہیں اپنے مقدمات اس عدالت میں کرے گی۔ مجھے امید ہے کہ اجمیر شریف میں بھی اس کا التزام رکھا جا وہاں آپس میں مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر وہ آپس میں فیصلہ نہ کر سکیں سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کی درگاہ میں چلے جایا کریں۔ اور وہاں فیصلے کر لیں۔ اس تجویز کو دہلی میں نہایت کامیاب بنایا جا سکتا ہے اس لئے ایک جدا گانہ چھوٹا سا صوبہ ہے۔ ہمارے انگریز بہت شکایت کرتے تھے، ک بہت ہے۔ آپ ان کا کام یہاں تک کم کر دیں کہ وہ رخصت لے کر اپنے مالوفہ کو چلے جائیں۔

سودیشی

جمعیت علمائے ہند نے ترک موالات میں "سودیشی" کو علیحدہ نہیں ہے اس نے بھی اس کا رزولیشن پاس کر دیا ہے۔ اب آپ کے لئے سودیشی کا گویا مذہبی فرض ہو گیا۔ اُلٹی ریت کی مثال انگریزی میں ہے۔

Bringing Coal to new castle یعنی الٹے بانس بریلی کو۔ آپ یہ س شاید متعجب نہ ہوں گے کہ چین سے کوئلہ نیو کیسل کو جانے لگا ہے ہمارے ہندوستان کے متعلق یہ صادق آتا ہے۔

Bringing Manufactured goods to the cotton producing countries.

یعنی روئی کے ملک میں روئی کا مال لایا جاتا ہے۔ ہمارے لئے سودیشی اختیار کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اب ہم میں اتنی سکت نہیں رہی ہے ک گراں قیمت غیر ملکی اشیاء کا استعمال جاری رکھیں۔ اب ہم کو اپنی روزانہ میں انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں، کہ مہاتما دہلی کی مستورات کی ہمت و جرأت سے بہت خوش ہیں۔ جو انہوں نے چند وقت اپنے زیورات کی حوالگی میں دکھائی ہے:—

مہا دیو ڈیسائی جی کہتے ہیں کہ "بھئی! دلی کی عورتوں نے تو غضب دیا۔ مہاتما جی ان کی فیاضی دیکھ کر پھولے نہیں سماتے تھے"

حضرات ہم کو چاہیئے کہ اپنی روزانہ ضروریات میں کمی کریں ، جو کچھ ہو سکے بچائیں - ہمارے پاس روپیہ نہیں ہے - اس لئے اگر ہم اپنے عیشوں کی باتوں میں کمی کر کے روپیہ جمع کریں تو نہایت ضروری ہے - آج کل قومی کاموں میں بھی روپئے کی سخت ضرورت ہے ، مجھے معلوم ہوا ہے کہ خلافت کا چندا سب سے کم ہوا ہے - میں آپ کے خلافت کے بجٹ کی پڑتال کروں گا - میں یہ بھی دیکھوں گا کہ ہر ایک شخص نے خلافت اور سوراج کے لئے بجٹ کیا بنایا ہے ؟ آپ میں سے ہر ایک کو آمدنی کے تین حصے کرنے چاہئیں -

اول - برائے اخراجات خود و دیگر -

دوم - اولاد کی تعلیم کے لئے -

سوم - خانگی اخراجات کے لئے -

کیونکہ اب حالت یہ ہے کہ دو شخص دوڑ رہے تھے - ایک شخص قریب منزل پہنچ گیا ہے دوسرا ابھی بہت پیچھے ہے - ایسی حالت میں یہی ہو سکتا ہے کہ راستہ کا تکرا اگر وہ کوئی مختصر راہ اختیار کرے تو منزل پر پہنچ سکے - حضرات ! آپ کے لئے اب ایسا ہی کرنا ہے - اپنے تعیش میں کمی کیجیئے ، اور روحانی طریقہ کو کام فرما کر منزل مقصود پر پہنچیئے -

وفاداری بشرط استواری عین ایماں ہے
مرے بت خانہ میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو !

حضرات! جب یہ باتیں ہو جائیں گی ، تو جیسا کہ رات کے بعد سورج کا نکلنا یقینی ہے اسی طرح آپ کا غلامی سے نکل کر آزاد ہونا یقینی ہو جائے گا - سوراج کے متعلق خدا کا حکم ہے "ان الحکم الا اللہ" یعنی حکومت صرف خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہی دوسری جگہ ارشاد ہے کہ "لا تعبدو الا اللہ" یعنی سوائے خدا تعالیٰ کے غیر کی تابعداری ہر گز مت کرو - بندگی کا سزاوار تو صرف خدا تعالیٰ ہی ہے - اسی طرح تعلیم دی گئی ہے کہ "اطیعو اللہ و اطیعو الرسول وا ولی الا مر منکم" یعنی اطاعت کرو خداتعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور اس بادشاہ کی جو تم میں سے ہو -

حضرات ! اس سے بڑھ کر سوراج کی تعلیم اور کیا ہو سکتی ہے - لیکن لوگ ہیں ، جو ایک طرف مہاتما گاندھی کو کہتے ہیں کہ علی برادران کے جھانسے میں آ گیا - دوسری طرف ہم کو کہتے ہیں ، کہ دیکھا ، اس کے کہنے میں آن کر

علی گڑھ کالج کو تباہ کر ہی ڈالا ۔ ہندو یونیورسٹی کو پہلے ایسا کرنا تھا ۔ میں جب بنارس جا رہا تھا ۔ لوگوں نے علی گڑھ سٹیشن پر مجھ سے پوچھا کہ اب کہاں کی ٹھانی ؟ میں نے جواب دیا کہ ، بھئی ! علی گڑھ تو تباہ ہو ہی گیا ۔ میں بنارس جا رہا ہوں ۔ دعا کرو کہ خدا مجھ کو اس کے تباہ کرنے میں میری مدد کرے تا کہ بدلہ تو لے لوں ۔

ہندوستانی فوج

میں ہندوستانیوں سے کہتا ہوں کہ اگر اس وقت آپ کی فوج ہندوستان سے باہر گئی تو ہر گز ہندوستانیوں کو سوراج حاصل نہیں ہو سکتا ۔ کیا مصر جس کو غلام بنایا گیا اس کا باعث وہی نہر سویز نہیں ہے ، جو ہندوستان کے راستہ میں حائل ہوتی ہے ۔ آج بھی جب کہ مصریوں نے اپنی آزادی حاصل کر لی ہے ۔ وہ بیڑی فلسطین کے پاؤں میں نہیں ڈالی گئی ، تا کہ اس نہر کے مشرقی حصہ پر تسلط رہے ، تا کہ ہندوستانیوں کو ہمیشہ غلام بنایا جا سکے اور اسی بیڑی کو افغانستان کے پاؤں میں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور جس کے لئے محمود طرزی بیگ کو بار بار بلایا جا رہا ہے اگر میرے ہندو بھائیوں کا بھی اس پر دھرم ہے کہ جیسا جس کا کرم ہے ویسا ہی پائے گا ۔ وہ پھر بھی باہر جا کر ، اور عربوں، عراقیوں اور ایرانیوں وغیرہ کو غلام بنانے میں مدد دی تو میں کہوں گا ، کہ کل ان عربوں ، عراقیوں کی غلام فوج یہاں نہیں لائی جائے گی ، تا کہ تمہاری نسلوں کی سر کوبی کریں ۔

دھلی کے منہ کا مزا بگڑا ہوا ہے ۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے چٹخارے اور کچالوؤں کے تیز نمک مرچ سے سب کا مزا بگڑا ہوا ہے ۔

جاتا ہوں تھوڑی دور ہر ایک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راھبر کو میں !

حضرات! بات یہ ہے کہ ،

اھل زمانہ را ھوس آب و خبز و بس
کس را جرعہ ز چاشنی خون نمی دھم

افسوس آپ اس لذت سے واقف ہی نہیں ہیں ۔ آپ نے اس مزے کو چکھا ہی نہیں ہے ۔ اور میں کہتا ہوں کہ ،

ذوق این بادہ نہ دانی بخدا تانہ چشی

حضرات! آپ میں سب سے بڑا وہ ہے، جو آپ کے لئے ہر ایک اشیارو قربانی کے لئے آمادہ و تیار ہو - کیونکہ مشہور ہے - Those who do not Know how to die Know not how to live یعنی زندگی در مردن است ۔ یعنی جو لوگ موت کا راز نہیں جانتے وہ زندگی کا لطف نہیں اٹھا سکتے ،

حضرات! اب کوشش یہ ہے کہ کچھ بیوقوف هندوستانیوں کو پھسلایا جائے تا کہ وہ خود کہہ دیں کہ فلاں کو پھانسی دیدو یا فلاں کو کالے پانی بھیجدو - فلاں کو جیل میں ڈالدو اس کے متعلق میرے اس خیال کو دھلی کے ایک شاعر نے بھی نظم کیا ہے کہ

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو آس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دلمیں ہے

ان کا کیا ہے، انھوں نے تو گھی کا چراغ اسی لئے جلایا ہے - حضرات میں جیل میں ھو آیا ھوں - امتحان دے چکا ھوں - اگر اب بھی مزید آزمائش منظور ہے، تو بقول شاعر -

نہ هوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی
امتحان اور بھی باقی ھو تو یہ بھی نہ سہی

Violance یعنی تشدد کی ضرورت نہیں ہے - میں اعلانیہ دارالسلطنت میں کہتا هوں کہ میرے رسولؐ نے مجھے ھنسا کی اجازت دی ہے اور پھر اھنسا کی بھی - لیکن ہر ایک چیز کا ایک وقت ھوتا ہے - ھم نے مہاتما گاندھی سے عہد کر لیا ہے، اور ھمارا یقین ہے کہ زیادتی تعدی سے ھم اس جنگ میں ھار جائیں گے - ھم کو اپنی تھوڑی سی قوت ایک بخیل بنئے کی طرح کام میں لانی چاھیئے - تا کہ ٹمٹماتا ھوا چراغ صبح پکڑے ھم۔ کو اپنے جوش کو نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اپنے قابو میں رکھنا چاھیئے میں گورنمنٹ کو ایک پیغام دینا چاھتا ھوں - گو اس کو پیغام دینے کا اب زمانہ گیا - مگر نہیں، آج بھی گورنمنٹ کو یہ بتا دینا چاھتا ھوں - کہ اگر وہ آج بھی خلافت کے مسئلہ اور مظالم پنجاب کے متاعق خود اپنی بہتری کے لئے انصاف سے کام لے، تو خود اس کے لئے بہت بہتر ھو گا - وگر نہ چاھے وہ قید کر لے یا مار ڈالے، مگر اب ھندوستان کی وہ حالت نہیں رھی اب (Pepression) ظلم و تعدی کا زمانہ نہیں رھا - چاھے کہ وہ ایک دفعہ اور آزمالیں -

کے باوجود بھی جلتی رہی ہے ، وہاں آج ۱۹۲۱ میں بھی اس کی ضرورت پیش
مسئلہ خلافت کے اہم پہلوؤں کی تشریح کی جائے۔ بحمد اللہ کہ اس کے ظا
ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ البتہ جو حالت اس وقت موجود ہے اس ک
چند کلمات کہوں گا ۔ جن سے ظاہر ہو گا کہ اس وقت ہمیں کیا تدبیر عمل
چاہیئے کہ ہمارے مطالبات کی نسبت غلط فہمیاں پھیلانے کی جو کوشش جاری
ہے وہ بے اثر ہو جائے اور دوسروں کو دھوکے میں آنے سے بچانے کے سا
خود دھوکا کھانے سے محفوظ رہیں ۔

ترک اور اتحادی

لکھنؤ روانہ ہونے سے دو تین روز پہلے جو اخبارات مجھے ملے تھے ۔
یہ ٹکڑے ہیں ۔ شاید آپ اس امر کو میری کاہلی پر محمول فرمائیں ، کہ میں
صدارت نہیں لکھ کر لایا اور اخبارات کے مضمون آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔
کوئی دلائل موجودہ صورت حال اور برطانوی گورنمنٹ کی روش کو اس طرح
نہیں کر سکتے ، جس طرح یہ اقتباسات ثابت کر سکتے ہیں ۔ چند ہفتے قبل
حسین صاحب نے ولایت سے بذریعہ تار اطلاع دی تھی ۔ کہ فرانس و ا
گورنمنٹیں تو چاہتی ہیں کہ ترکوں کے ساتھ انصاف کیا جائے مگر انگلستان اس
خلاف ہے ۔

اس تار کے شائع ہونے پر یہی نہیں کہ گورنمنٹ ہند نے اس کی تردی
بلکہ گورنمنٹ انگلستان کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی ، کہ ہندوستان میں
تردید کی جائے ۔ چنانچہ تردید کی گئی ۔ مگر دیکھیئے کہ وہی بات آج
"انگلشمین" ، "پایونیر" ، "اسٹیٹسمین" ، وغیرہ لکھ رہے ہیں ۔ کہ فرانس و اٹلی ک
پرور ترکوں کے مطالبات سے ہمدردی ہے ۔ مگر انگلستان اب بھی یونانیوں کی پیٹھ ٹ
رہا ہے اور ان کو مدد پہنچا رہا ہے ۔ جو حالت اس وقت ہے وہ ان ٹکڑوں
ثابت ہو جائے گی ۔ یہ کامریڈ مرحوم یا ہمدرد کے اقتباسات نہیں ہیں اور
بھی نہیں ہیں ۔ بلکہ ولایت کے اخبار "ٹائمس" ، "ڈیلی ٹیلیگراف" ، کے اور ہند
کے "پایونیر" و "انگلشمین" وغیرہ کے ہیں ۔ اس کے بعد مولانا محمد علی نے
اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں تازہ لندن کانفرنس پر بحث کرتے
انگریزی اخبارات کے نامہ نگاران پیرس و روما نے اطلاع دی ہے
فرانس و اٹلی میں عام طور سے یہی یقین کیا جاتا ہے کہ یونانی صرف انگ
پشت پر ہونے سے عہد نامہ سیورے کی ترمیم کی مخالفت کر رہے ہیں ۔

موجودہ صورت حال سے عہدہ بر آ نہیں ہو سکتے۔ "انگلشمین" نے برطانوی شہنشاہی گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ اس کو مسلمانان ہند کے جذبات پر جو طاقتور طریقوں سے ظاہر ہو رہے ہیں نظر کرنی چاہیئے، اور عہد نامہ سیورے میں ایسی ترمیم کر دینی چاہیئے کہ مسلمانوں کو تسکین ہو جائے۔

موجودہ حالت ہمارے اور ترکوں کے مطالبات کی یہ ہے کہ ہم اُس صلح نامہ کو جس پر گذشتہ اگست میں غدار جماعت نے دستخط کر دیئے، کالعدم سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ اگر چاہیں بھی تو کر نہیں سکتے۔ اب ایک نیا عہد نامہ مرتب ہونا چاہیئے جس میں اسلام کے احکام اور ترکوں کے سیاسی حقوق کا لحاظ رکھا جائے۔ جو واقعات حال میں پیش آئے ہیں ان کی وجہ سے انگلستان اب اس پر رضا مند ہوا ہے کہ اس عہد نامہ پر دوبارہ غور کیا جائے، اور بعض دفعات میں ترمیم کر دی جائے۔ حالانکہ جب یہ عہد نامہ لکھا گیا تھا اس وقت ہزایکسی لینسی وائسرائے نے ایک طویل بیان شائع کر کے مسلمانوں سے اظہار ہمدردی فرمایا تھا، اور کہا تھا کہ اب جو عہد نامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ تو مسلمانوں کو وفاداری کے ساتھ اس کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔

ہماری وفاداری

ہم نے کہا کہ بے شک وفاداری ہمارا فرض ہے۔ مگر ہم پر ایک دوسری وفاداری بھی عائد ہوتی ہے، جو خالق کائنات کی ہے۔ روز ازل میں جب ہم سے پوچھا گیا "الست بربکم" تو ہم نے اس وقت جواب دیا تھا "بلیٰ" حکومت کی اطاعت ہم کرتے رہے ہیں، مگر جس امر میں خالق کی نافرمانی ہو۔ اس میں کسی مخلوق کی اطاعت کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ خیر اس وقت عہد نامہ صلح ٹرکی کے متعلق ہماری باتوں پر کان نہ دھرا گیا۔ مگر آج ہماری جماعت (کارکنان خلافت) کے صدر کو صلح کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے اور وہ اس غرض کے لئے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اپنے مطالبات کو پھر ایک مرتبہ دہرائیں اور ان کے ہاتھوں کو مضبوط کریں۔

ذاتی تجربے اور مشاهدے

ہم میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی موجود ہے اور بظاہر گورنمنٹ اس کی کمک پر آمادہ ہے۔ جو یہ کہتی ہے کہ تھریس و سمرنا کا یونانیوں کے قبضہ میں رہنا ٹرکی و اسلام دونوں کے لئے سخت مضرت رساں ہے۔ اور ان کی واپسی پر زیادہ سے زیادہ

زور دینا چاهیئے اگر یه واپس نه هوں گے تو ان میں مسلمان کے جو معابد و مقابر
اسلام کے جو آثار هیں وہ اسی طرح معدوم وفنا هو جائیں گے - جس طرح کریٹ
اور مقدونیه کے یونانیوں کے قبضه میں جانے پر وهاں کے اثار اسلامی مٹ گ
اس کے بعد مولانا محمد علی نے تھریس و سمرنا کے جغرافیائی موقعه تاریخی روایات
اقصادی حیثیت کی تشریح کی اور کہا که

"داماد فرید پاشا جیسے غدار نے کہا که علاقه' سمرنا و تھریس کے
نکل جانے سے ٹرکی کی آدھی سے زیادہ قوت نکل جاتی ھے سلطنت عثمانیه اور
خود خلافت کے لئے سمرنا کا ترکوں کے قبضه میں رهنا ضروری ھے - اگر
یه بندر گاہ هاتھ سے نکل گئی ، تو ٹرکی کی اقتصادی حیثیت پر ایسی شدید
ضرب لگے گی ، جس سے اس کا جانبر هونا دشوار ھے "

تھریس کی تشریح کے سلسله میں مولانا محمد علی نے جعفر تیار پاشا کمانیر تو
ترکی افواج تھریس کے رفقا کی ملاقات کا بھی حواله دیا ، جو روما کے هوٹل م
سے ملنے آئے تھے ، اور یه دریافت کرتے تھے که آیا هندوستان سے انہیں کوئی
مل سکتی ھے اور جب مولانا محمد علی نے ان سے دریافت کیا تھا که آیا کس
طرف سے ان کو مدد نہیں مل سکتی : تو انھوں نے کہا تھا که همارے ایک
سمندر ھے ، جس میں یونانی و انگریزی جنگی جہاز کھڑے هیں اور دوسری
بلغاریه ھے - جو صرف اس حالت میں مدد دینی چاهتا ھے که هم خلافت ع
رشته' عقیدت کو منقطع کر دیں - مگر هم اس کو ایمان کے خلاف سمجھتے ه
ایسا نہیں کر سکتے - ایک تیسری سمت اور باقی ھے - جہاں سے پہلے همارے
رسد کمک سب کچھ آیا کرتی تھی - سب سے بڑھ کر یه ھے که خود خلیفة ا
کے احکام پہنچتے تھے جو هماری همتوں کو بڑھاتے تھے - مگر آج همارے دارالخ
غیروں کا اقتدار ھے اور اس طرف سے رسد و کمک احکام خلافت کا سلسله بند ه
ھے - هم بلغاریوں کے ملک میں جا کر هتهیار دیدینا اس سے اچھا سمجھتے ه
اپنے ملک میں قسطنطنیه کی سمت هٹیں -' کیوں که اگر هم ایسا کریں گے ت
قید کر کے مالٹا یا کہیں اور بھیجدیئے جائیں گے -

میرے دو ترک دوست (جو زمانه جنگ میں بھی انگلستان رهتے تھے
اس زمانه میں هندوستانیوں کو بھی انگلستان جانے کی اجازت نه تھی ، اسی بات سے
لیجئے که ان ترکوں پر انگلینڈ کو کس قدر بھروسه تھا - که زمانه جنگ م
لندن میں رهتے تھے جن کے بزرگ سمرنا میں بودو باش رکھتے تھے - میری ک

پر گورنمنٹ انگلینڈ سے پاسپورٹ لے کر وہ سمرنا میں گئے ، کہ اپنی آنکھ سے وہاں کے حالات کا مشاہدہ کریں - انھوں نے خود ان مظالم کا ذکر کیا - جو یونانیوں نے اپنے قبضہ کے بعد وہاں انگریزی فوج کی موجودگی میں توڑے ہیں اور جن کی وجہ سے شریف گھرانوں کی خواتین اپنے گود کے بچوں کو یونانی درندوں کے سموں سے کچلتا ہوا دیکھنا پسند کرتی تھیں اور خود پہاڑوں میں بھاگ جاتی ہیں - اور یہ کس لئے ؟ اپنی نہیں - ترکوں کی نہیں - اسلام کی ناموس بچانے کے لئے یہ حالات خود انھوں نے آ کر بیان کئے - یہ انگریزوں کے دوستوں کے الفاظ ہیں - یہ ان اشخاص کے الفاظ ہیں جو غازی انور پاشا اور غازی طلعت پاشا کو برا کہتے تھے - اس سے زیادہ ظالم کی سفاکی کے متعلق کیا شہادت ہو سکتی ہے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تھریس و سمرنا کی میرے دل میں کتنی محبت ہے ؟ مگر جو بھائی اس وقت ان کو یونانیوں کے قبضہ سے نکال کر ترکوں کو دلائے جانے میں ساعی ہیں - وہ حقیقی صورت حال سے بے خبر ہیں اور اپنی اس کوشش میں ترکوں یا مسلمانوں کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کر رہے ہیں - وجہ یہ ہے کہ تھریس و سمرنا کا فیصلہ خود ہمارے ترک بھائیوں نے اپنی تلواروں کے زور سے کر لیا ہے - ہمارے لئے صرف یہ باقی ہے کہ ہم ان کے کئے ہوئے پر صاد کریں اور ان کو اپنی تائید کا یقین دلائیں کیا اتحادیوں کی اتنی بڑی بڑی سلطنتیں صرف تھریس و سمرنا کو یونانیوں سے واپس دلانے کے لئے کانفرنس کا اہتمام کر رہی ہیں ؟ نہیں بلکہ اصلی غرض اس کانفرنس کی یہ ہے کہ انگلستان مسلمانوں کی عزیز ترین چیز یعنی عراق و فلسطین اور فرانس ارض پاک شام کو لینا چاہتا ہے اور تھریس و سمرنا واپس دلا کر اور عہد نامہ میں جزوی ترمیمات سے ان ممالک پر اپنے قبضہ کی تصدیق کرانی چاہتا ہے -

پھر مولانا نے فلسطین پر انگریزی اقتدار قائم کئے جانے کی اغراض بیان کرتے ہوئے جتایا ، کہ ترکوں کے خلاف جنگ کی مذہبی حیثیت انگریزی قوم کے دلوں میں موجود تھی - اگرچہ ہماری تسکین کے لئے اس کے مذہبی نہ ہونے کا اعلان کیا گیا تھا - خود مسٹر لائڈ جارج نے جنرل لارڈ ایلنبائی کے لئے انعام کی تحریک کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں جو تقریر کی اس میں اس کو آخری صلیبی جنگ سے نسبت دی

جس چیز پر زور دینے کے لئے اتنی خلافت کانفرنسیں ہوئیں .. اس قدر تقریریں ہوئیں کہ ہمارے پولیس کے بھائیوں کے ہاتھ لکھتے لکھتے دکھ گئے - تھریس و سمرنا کے لئے نہیں ہوئیں بلکہ اس ارض مقدس کے لئے جسے فلسطین کہتے ہیں - اور جسے ولایت بصرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جہاں ایوب انصاری ورابعہ بصری ایسی

شخصیتیں پیدا ھوئیں آہ! وہ رابعہ بصری جنھوں نے نماز عشق (اللہ) کی رکعتوں وضو ، بجائے پانی کے خون سے کرنے کو بتلایا تھا ۔

عزیزان من ! فلسطین انگریزوں کو کیوں محبوب ھے ۔ ایک تو اس کی وجہ ھے کہ انھیں اسلام سے بغض ھے دوسرا یہ کہ موصل کے تیل کو براہ راست پائپ حیفہ تک لیجانے کی کوشش کر رھے ھیں ۔ انگلستان کے وزراء صرف دو گھنٹہ کام کرتے ھیں ۔ اور باقی وقت سوسائٹی میں خرچ کرتے ھیں ۔ اور ان میں ان کی ملاقات ایسے لوگوں سے ھوتی رھتی ھے ، جیسے کہ آرچ بشپ آف کنٹر جس نے مطالبہ کیا ھے کہ جامع ایا صوفیہ کو گرجانا دینا چاھیئے ۔ وہ فلسطین خلیفہ عمر رضؓ نے ستو کے ایک تھیلے سے شکم پری کرکے چودہ پیوند کا کرتا اونٹ پر غلام کو سوار کر کے فتح کیا تھا ۔ اور جس کی کنجی خود عیسائی راہ نے حضرت عمر رضؓ کو پیش کی تھی ، وہ کنجی بقول جنرل ایلنبائی دو مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کے خون میں لتھڑ کر پھر اس کنجی کو نصاریٰ ھاتھ میں دے دیا ۔

مصر اور ھندوستان

اس کے بعد مولانا موصوف نے انگریزی قبضہ مصر کے اصلی سبب کی اشارہ کیا ، کہ "نہر سویز" میں ھندوستان کا راستہ ھے ۔ اس کے بعد اھل مصر کی جد و جہد کا حوالہ دیا ۔ جو وہ بغرض حصول آزادی کر رھے ھیں اور جس میں یہاں تک کامیابی حاصل ھوئی ھے کہ لارڈ ملنر نے مصر کو حکومت خود اخ دیئے جانے کی سفارش کی ھے ۔ مگر انگلستان کو ھندوستان کا راستہ اپنے قبضہ رکھنے کی فکر ھے اور اس غرض سے وہ مصر کے نہر کے علاقہ میں اپنی کچھ رکھنی چاھتا ھے تا ھم چوں کہ مصریوں کی طرف سے اندیشہ لگا ھوا ھے لئے اس نے نہر کی دوسری سمت مورچے بنانے اور فوجیں رکھنے کا فیصلہ کیا ھے اس غرض سے وہ فلسطین میں اپنا اقتدار چاھتا ھے ۔

تیسری غرض انگریزی قبضہ فلسطین کی یہ بتائی ۔ کہ انگریزی بیڑے کو کے تیل کی ضرورت ھے ۔ اور چونکہ موصل میں تیل کے چشمے دریافت ھوئے ھیں ایک طرف عراق پر تسلط قائم کیا جاتا ھے ، اور دوسری جانب فلسطین پر جمایا جاتا ھے تا کہ موصل سے حیفا (بندرگاہ فلسطین) تک نلوں کی ایک لائن جائے اور اس تیل کو باآسانی حاصل کیا جائے ۔

اس کے بعد مولانا محمد علی نے اسلامی پہلو سے عراق - فلسطین و شام کی عظمت و اہمیت کا حوالہ دیا ، اور بصرہ کی شان دار اسلامی روایات کا ذکر کیا - اور ان علاقوں کے جزیرة العرب میں شامل ہونے پر خیال رجوع کر کے فرمایا کہ "مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جزیرة العرب کو اغیار کی مداخلت سے محفوظ رکھیں - جس کی بابت رسول اکرمؐ کی صریح وصیت موجود ہے اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کا اہم فرض ہے - اور تھریس و سمرنا کی نسبت انھوں نے اطمینان دلایا کہ قوم پرور ترکوں نے ان کی واپسی کا خود انتظام کر لیا ہے - انھوں نے کہا کہ یونان میں جو انقلاب حکومت ہوا ہے اس سے ترکوں کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا - بلکہ جو کچھ قوم پرور ترکوں نے ایشیائے کوچک میں کیا ہے ، اس کا یہ نتیجہ یونان میں ظاہر ہوا ہے -

میں نے گزشتہ جون ہی میں ولایت سے لکھ کر بھیجا تھا - یونان کو کس طرح بڑھا وے دئیے جا رہے ہیں اور اس کے ہاتھوں ٹرکی کے متعلق اپنی اغراض پوری کرانے کی کوششیں کیجا رہی ہیں - لیکن اگر یونان کامیاب نہ ہوا اور عسکی شہر اور افیون قرہ حصار جیسے مقامات کو لے کر قوم پرور ترکوں کی قوت کو ختم نہ کر سکا تو جو یونانی سپاہ جبریہ بھرتی کے ذریعہ سے فراہم ہوئی ہے - وہ پہلے موسیو وینیز یلاس اور پھر مسٹر لائڈ جارج کی مخالف ہو گی -

یہ ہی صورت پیش آئی کہ جب یونانیوں کو فتح نصیب نہ ہو سکی اور یونان کی جارحانہ کاروائی ختم ہو چکی - اور وہ وقت آیا کہ ترک جو اپنی قوت مضبوط کر چکے ہیں - موسم بہارمیں یونانیوں کے بر خلاف سخت جار حانہ کاروائی کریں - تو یونانی فوج نے جو بیکار خندقوں میں پڑی رہی تھی ، جی ہار دیا اور ان ہی سپاہیوں نے جن کو حق رائے حاصل تھا - وینیز یلاس کے خلاف ووٹ دے کر اس کو ملکی حکومت سے علیحدہ کر دیا اور معزول شاہ قسطنطین کو واپس بلا لیا -

آپ یہ نہ سمجھئے کہ یکایک آسمان سے کوئی بلا نازل ہوئی - جس سے یونان میں انقلاب ہو گیا - بلکہ یہ نتیجہ اس کام کا ہے جو بر وصہ و سمرنا میں ترکوں کی تلوار کر رہی تھی - جہاں تک میں قیاس کر سکتا ہوں اب انگلستان کی ڈپلومیسی کی قوت اس پر خرچ ہو رہی ہے کہ شاہ قسطنطین کو جو پہلے دشمن سمجھا جاتا تھا ، اپنا دوست بنا لیا جائے مگر فرانس و اٹلی اس کے خلاف ہیں اور وہ ٹرکی کے اہم علاقوں پر یونانی قبضہ کے قیام کو مشرق ادنیٰ میں فتنہ و فساد کا مستقل باعث جانتے ہیں - انگلستان جو کبھی کبھی جرمنی کی حمایت کرنے لگتا ہے - اس سے فرانس پر

دباؤ ڈالنا مقصود ہوتا ہے کیونکہ جرمن جہاز جن سے انگلستان کو کسی خطرہ احتمال ہو سکتا تھا ڈبوئے جا چکے ہیں اور اُس کی بری فوج کا اثر فرانس پر پڑتا ہے۔

عراق

عراق میں اس وقت کے وہاں شیعہ باشندے سنیوں سے بڑھ کر حصول آزادی جد و جہد کر رہے ہیں۔ اس لئے انگلستان میں بحثیں ہو رہی ہیں۔ ایک گروہ جس آرگن "مارننگ پوسٹ" ہے کہتا ہے کہ سارے عراق پر انگریزی قبضہ قائم رکھا جائے۔ دوسرا جس کے آرگن لبرل وایبر اخبارات ہیں، کہتا ہے کہ نہیں یہ بڑی ناانصافی ہے اور سارے ملک پر قبضہ رکھنے میں اخراجات بھی بہت زیادہ ہوں اس لئے صرف بصرہ کی ولایت کو جہاں تک جنگی جہازوں کے گولے کام کر سکتے ہیں، اپنے قبضہ میں رکھا جائے۔ اور باقی ملک باشندگان عراق کے سپرد کر دیا جائے۔ مگر مسلمانوں کا مذہبی فرض یہ ہے کہ وہ تمام جزیرة العرب کو غیروں کی مداخلت سے محفوظ رکھیں۔ اس لئے آپ تھریس و سمرنا کے خیال کو دل سے نکال دیجئے اور فلسطین و بصرہ کی فکر کیجئے۔ کیونکہ تھریس و سمرنا کا معاملہ ہمارے قوم پرور ترک اپنی تلوار کے زور سے تقریباً فیصل کر چکے ہیں۔ آپ صرف ان کی تائید کریں اور ان دونوں علاقوں کی بابت اطمینان رکھیں البتہ جب کہ کانفرنس صلح لندن میں اجلاس کر رہی ہے تو آپ کو اپنا مطالبہ ایک بار پھر قوت کے ساتھ جتا دینا چاہئیے اور اپنے قائم مقاموں کے ہاتھوں کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ یہ اہتمام اور کدو کاوش یونانیوں کو تھریس اور سمرنا سے نکالنے کے لئے نہیں کیجا رہی ہے۔ بلکہ اصل مدعا فلسطین، عراق و شام پر قبضہ جانا اور ان کے متعلق کامل اطمینان بہم پہنچانا ہے۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ جزیرة العرب کے کسی حصہ میں غیر اسلامی اقتدار یا اثر باقی نہ رہنے دیں۔ کی کونسل میں یعنی نام و نہاد اصلاح کے بعد جو کونسل بنی ہے اس میں دنوں خلافت کا مسئلہ پیش ہوا، اور ایک ایسے بھائی نے جو بڑے جوش و خروش سے ہمارے ساتھ مل کر کام کرتے رہے تھے یعنی بھرگری صاحب نے اس کو مگر افسوس ہے کہ جہاں جزیرة العرب کا معاملہ آیا وہاں وہ بچک گئے۔ اور اتنا کہا کہ مکہ و مدینہ پر خلیفة المسلمین کی برائے نام سیادت رکھی جائے۔ مسلمانوں کا ہر گز یہ مطالبہ نہیں ہے، بلکہ وہ جزیرة العرب پر خلیفہ کا پورا اقتدار چاہتے ہیں۔ جس کو بر قرار رکھ کر عربوں کو ان کے ملک میں خود اختیاری دیجا سکتی ہے۔"

یہ بھی کہا گیا ہے ۔ اور مسٹر پرسیول لنڈن نے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں لکھا ہے کہ محمد علی چاہتے ہیں کہ عربوں کو زبردستی ترکوں کی حکومت کے ماتحت لایا جائے وفد خلافت کے قیام انگلستان کے ایام میں اخبار لندن ٹائمس میں بھی اس قسم کا مضمون نکلا تھا ۔ کہ کیا ارکان وفد کی یہ خواہش ہے کہ برطانوی سنگینوں کے ذریعہ سے عربوں سے ترکوں کی حکومت منوائی جائے ، اس کا جواب یہ ہے کہ ہم ہر گز اس کے خواہشمند نہیں ہیں کہ برطانوی سنگینیں برطانیہ کے باہر کہیں بھی جائیں ۔ یہ مسئلہ خالص مسلمانوں کا ہے اور وہ اس میں کسی بیرونی مداخلت کے روادار نہیں ، ہمارا مطالبہ یہ ہے ، کہ انگلستان و فرانس جزیرۃ العرب سے اپنے قدم ہٹا لیں ۔ کسی قسم کا بلا واسطہ یا بالواسطہ اثر غیر اسلامی طاقت کا وہاں باقی نہ رہے ۔ ہرگری صاحب نے بھی کونسل میں یہی کہا مگر جب تفصیل کا موقع آیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے ، اور فرمایا کہ صرف مکہ و مدینہ میں خلیفۃ المسلمین کا اقتدار باقی رکھنا چاہیئے ۔ حالانکہ جزیرۃ العرب کا مسئلہ خلافت سے علیحدہ ہے اگر خلافت کا سوال اس وقت پیدانہ ہوتا تو بھی جزیرۃ العرب کے بارہ میں مسلمانوں کا یہ فرض باقی رہتا کہ اس کے ایک چپہ پر بھی غیروں کا قبضہ براہ راست یا اقتدار بالواسطہ نہ ہونا چاہیئے ۔

رسول اکرمؐ نے اس بارہ میں جو وصیت فرمائی ہے ، وہ بالکل صاف ہے ۔ یہ وصیت صرف عربوں کو نہ تھی ۔ بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کو تھی ۔ وہ جو یا ایہا المومنون کے مخاطب صحیح ہیں ۔ یہ مسئلہ عرب کا نہیں ہے ۔ افغانستان کے متعلق افغانوں کو ، ایران کی نسبت ایرانیوں کو ، مصر کی بابت مصریوں کو اس کی فکر ہو سکتی ہے کہ اغیار کے قدم وہاں نہ جمنے پائیں ۔ مگر جزیرۃ العرب کا مسئلہ مسلمانان عالم کا مشترکہ مسئلہ ہے ۔ ہر مسلمان پر خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں بستا ہو ، یہ فرض یکساں طور پر عائد ہوتا ہے ۔ لوگ مختلف علاقوں کی بابت لیگ اقوام سے حکم برداری پانے کے دعویدار ہیں ، مگر یہ وہ پاک سر زمین ہے ۔ جس کی نسبت ہمیں ایزدجل و علا کی بارگاہ سے مینڈیٹ (حکم برداری) مل چکا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں ہم کسی دنیوی طاقت کو ماننے کو تیار نہیں ہیں "۔

اگر سارے عرب متحد ہو کر کسی غیر مسلم کو دعوت دیں کہ وہ ذرا سا بھی تسلط و تصرف وہاں کی کسی چپہ بھر زمین پر کرے ۔ تو سارے مسلمانوں کا فرض ہو گا کہ وہ اس کو روکیں ۔ یہ مسلمانوں پر ایک اہم ذمہ داری ہے ۔ خلافت کا مسئلہ بیچ میں ہوتا یا نہ ہوتا ، مگر ہم جزیرۃ العرب کے معاملے میں کسی غیر

قوم کی مداخلت گوارا نہیں کر سکتے علما کرام کا اس کے متعلق فتویٰ موجود
اگر پھر بھی کسی کوشبہ یا غلط فہمی ہو تو اس "اودھ کانفرنس" میں اس کو
دینا چاہیئے ، کہ مسلمانوں کا مطالبہ کیا ہے ، کوئی برائے نام سیادت اور وہ بھی
مکہ و مدینہ کے لئے ، ہمارا دل قبول نہیں کرتا ۔

خلافت جملہ مسلمانان عالم کے لئے شیرازہ بند ہے تو امیرالمومنین خلیفہ
ہی عرب کے انتظام کی نسبت مناسب فیصلہ کر سکتے ہیں ۔ مگر ہم خود
سفارش کریں گے کہ عربوں کو ان کے ملک میں حکومت خود اختیاری دی
اور حقوق آزادی عطا کئے جائیں ۔

لائڈ جارج کا سوال

مسٹر لائڈ جارج نے اپنے نزدیک ہم (ارکان وفد خلافت) سے یہ بہت
سوال پوچھا تھا کہ

"کیا ہم عربوں کو آزادی دینا پسند نہیں کرتے ، جب کہ وہ اس کے
گار ہیں اور اپنے ملک کی آزادی کا اعلان کر چکے ہیں"

ہم نے کہا کہ "ہم ضرور چاہتے ہیں ۔ مگر عرب کو آزادی دینا
منصب نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کا کام ہے ، آپ وہاں سے اپنا اقتدار اُٹھا لیں
کو آزادی مل جائے گی ۔ کیوں کہ جس طرح جزیرۃ العرب کے متعلق رسول
وصیت ہے اسی طرح اللہ کی ہدایت (قرآن مجید کی آیت) ہے جب مسلمانوں میں
نزاع واقع ہو تو تم ان میں صلح کرا دو" اس بمو جب مسلمانان ہند
مذہبی فرض ہے کہ ترکوں اور عربوں کے درمیان واسط بنیں اور ان میں
دیں ۔ شام میں شامیوں کو ، عراق میں عراقیوں کو ، عرب میں عربوں
حکومت خود اختیاری دی جائے مگر جو شان خلیفۃ المسلمین کی ہے وہ بر
چاہیئے ، صرف مکہ معظمہ و مدینہ منورہ پر ان کے برائے نام سیادت ہوئے
نہیں چل سکتا ۔ ان کا پورا اقتدار وہاں ہونا چاہیئے اور پھر وہ اپنی طرف
کی حکومت خواہ شریف حسین (ملک الحجاز) کو یا امیر فیصل کو
امیر عبداللہ کو عراق کی نقیب الاشرف صاحب کو سپرد فرمائیں ۔ مسلمانوں کو
کوئی وجہ اعتراض نہ ہو گی ۔

عدن کو بھی خالی کرنا چاہیئے جو جزیرۃ العرب کا ایک حصہ ہے
فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ۔ اور اب پھر کہتا ہوں

انگلستان ، عراق و فلسطین کو خالی کرنے اور عرب سے اپنا اثر و اقتدار اُٹھا لینے کا معاہدہ لکھ دے گا ۔ اسی روز میں فرانس سے شام کو چھوڑ دینے کا معاہدہ لکھوا دوں گا ۔ اگر برطانوی گورنمنٹ کوئی معقول وجہ یا دلیل رکھتی ہے تو اس کی تردید کیوں نہیں کرتی ۔ جو پہلے ہم نے کہا تھا وہ اب خود انگلستان کے اخبارات لکھ رہے ہیں ۔

پھر گری صاحب نے کونسل میں جو کچھ کہا اگر وہ منشائے شریعت کے موافق نہیں ہے تو آپ کا فرض یہ ہو گا کہ اس کانفرنس میں آپ صاف طور سے جتا دیں کہ ہمارا یہ کام نہیں ہے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ پر خلیفۃ المسلمین کی تھوڑی سی سیادت قبول کر لیں ۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ سارے جزیرۃ العرب کو اغیار کی مداخلت سے پاک رکھیں ۔

جس صلحنامہ (سیورے) میں اب طوعاً نہیں کرھاً ترمیم کی جا رہی ہے اس کا مضمون جب موصول ہوا تھا ، اسی وقت ہم نے پہچان لیا تھا کہ یہ لارڈ کرزن بہادر کا لکھا ہوا ہے جنھوں نے تسمہ بھی لگا نہیں رکھا ۔ اس کا ایک ایک حرف ترکوں کے حق میں تیر و نشتر کا حکم رکھتا ہے ، اس لئے اس کو بالکل مٹا دیا جائے ۔ اور جدید عہد نامہ لکھا جائے جسمیں شریعت اسلام کے احکام اور مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ ہو ۔

خفیہ معاہدہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صلحنامہ سیورے پر دستخط ہونے سے قبل سلطان المعظم سے ایک خفیہ معاہدہ کیا گیا ہے ۔ حالانکہ خفیہ معاہدات لیگ اقوام کے دستور العمل کے خلاف ہیں ۔ افغانستان سے چاہا جاتا ہے کہ بالشویکوں سے اگر اس کا کوئی خفیہ معاہدہ ہوا ہے تو اس کو وہ روشنی میں لائے ۔ حالانکہ خدا جانے کتنے خفیہ معاہدے یورپ و انگلستان کی نظارت ہائے خارجیہ کی الماریوں کے خانوں میں بند ہیں پہلے ان کو نکالنا چاہئے ۔

مولانا محمد علی نے اس بارہ میں قوم پرور ترکوں کے خیالات ظاہر کئے اور پھر جتایا کہ خلیفہ زمین پر نائب رسول ہے ۔ لیکن اگر کسی معاملہ میں وہ خلاف شریعت عمل کرے تو اس کو معزول کیا جاسکتا ہے ۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ جب تم میں سے کسی بات پر جھگڑا ہو ، تو اس کو اللہ کے سپرد کرو ۔ یعنی ایسے معاملہ پر قرآن مجید و شرع اسلام میں جو احکام ہوں ، ان کے مطابق فیصلہ کرو ۔ پس مسلمان اسی پر کاربند ہوں گے اور خلیفۃالمسلمین یا قوم پرور ترک بھی اگر

جذیرۃالعرب کے بارہ میں کوئی ایسی بات قبول کرلیں، جو شرع اسلام کے منشاء
خلاف ہو، تو اس کو ہرگز نہ مانیں گے۔

گورنمنٹ ہند نے ہماری حمایت اور سفارش نہیں کی، بلکہ اس نے وہ کوششیں جاری رکھیں، جو ٹرکی سے جنگ شروع ہونیسے پیشتر کیں۔ اور اب تک جاری ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے دھلی کے مولوی عبدالحق مصنف تفسیر حقانی کی اس خط و کتابت کو جو مولانا عبدالباری صاحب سے تھی اور اخبار ھمدرد میں شائع کردی گئی تھی، یاد دلایا اور مسئلہ خلافت پر مذہبی پہلو سے زور دینے والے اخبارات کی مشکلات کا ذکر کیا اور فرمایا، کہ حکومت کے ہوا خواہوں کی ساری کوششیں بیکار ہوئیں اور مسلمان اپنے مذہبی کے اظہار سے نہ رکے، تو اب ھمدردی و ترجمانی کے دعوے کئے جاتے ہیں۔ کیا کبھی ہزاکسلینسی وائسرائے نے ولایت یہ لکھ کر بھیجا ھے کہ شریعت کا ایک اہم مسئلہ ھے اور کوئی مسلمان اسلام سے انحراف کئے بغیر اس سے انحراف کر سکتا۔ کیا کبھی یہ لکھا ھے کہ مسٹر لائڈ جارج نے خود جرمنی کے طاقتور حملہ سے پہلے جو صاف وصریح وعدے کئے تھے ان کو پورا کیا جائے مستعفی ہو جائیں گے، بلکہ برخلاف ازیں جب عہد نامہ سیورے پر دستخط ہو گئے ہزاکسلینسی کی طرف سے ایک طویل بیان شائع کیا گیا، جس میں مسلمانوں سے ھمدردی کرنے کے بعد اس پر زور دیا گیا، کہ اب جو ترکی نمائندگان نے اس پر دستخط کردیئے ہیں، تو مسلمانوں کو اپنی جدو جہد بند کردینی چاھیئے اور مان لینا چاھیئے۔ اس طرح شہنشاھی گورنمنٹ کے احکام کی تعمیل کرانے کی کوشش کی گئی۔ اور جب وہ کوشش ناکام رھی تو مجبوراً اس کو اس کی دی گئی۔ حالانکہ چاھیئے یہ تھا کہ ایسی کوشش سے قبل ھی اس کو مسئلہ کے تمام نازک پہلوؤں سے آگاہ کیا جاتا، اور مسلمانوں کے مطالبات کو اپنا پورا زور دیا جاتا"۔

عہدنامہ سیورے

عہدنامہ سیورے کی ترمیم کے متعلق امیدیں بندھائی جارھی ہیں۔ ترمیم کیسی ہوگی؟ محض جزوی و بیکار۔ مثلاً سلطان اعظم کے باڈی گارڈ میں عہدنامہ صرف سات ۰۰ ۷ سو سپاھی رکھے گئے ہیں۔ اب کہا جائیگا کہ ایک ہزار رکھلو! عہد نامہ سیورے نے درۂ دانیال و باسفورس کو، ترکوں کا اقتدار قسطنطنیہ پر ان کا قبضہ محفوظ رھنے کے لئے لازمی ھے

اتحادی کمیشن کے ماتحت رکھا ہے اور ترکوں کو اس پر حق نیابت نہیں دیا ہے۔ اب شاید یہ کہا جائے گا ۔ کہ اس میں ترکی کا بھی ایک قائم مقام لے لیا جائے گا ۔ مگر وہ قائم مقام مخالف کثرت رائے کے مقابلہ میں کیا کرے گا ؟ اسی طرح شاید ایشیائے کوچک و یورپ میں ترکوں کو تھوڑی سی زمین اور دلادی جائے گی۔ مگر عراق و شام و فلسطین کے متعلق ایک لفظ بھی سننے میں نہیں آتا ، کہ جزیرۃالعرب کے یہ اہم حصے کب اغیار کے قبضہ سے چھوٹیں گے ؟

ولایت میں ہر شخص یہ کہتا تھا کہ " مسلمانان ہند کا بڑا لحاظ کیا گیا کہ قسطنطنیہ ترکوں کے قبضہ میں چھوڑدیا گیا ۔ حالانکہ قسطنطنیہ پر ترکوں کا جو کچھ اقتدار ہے وہ اس سے عیاں ہے ، کہ وفد خلافت نے پیرس سے ڈیڑھ سو پونڈ خرچ کرکے ، جو تار اعلیٰ حضرت خلیفۃالمسلمین کی خدمت میں بھیجا تھا ۔ اس کو فرانس کی گورنمنٹ نے پیرس سے تو روانہ کردیا مگر قسطنطنیہ پہنچنے پر وہ روک لیا گیا اور خلیفۃالمسلمین کو ایک ماہ بعد اپنے ایک ایڈیکانگ کے ذریعہ سے اس کا مضمون معلوم ہوا ۔ اس ایڈیکانگ کے بھائی تار بھیجنے کے وقت پیرس میں موجود تھے ۔ اور ان کو اس تار کی ایک مطبوعہ کاپی بھیجدی گئی تھی ، جو انہوں نے بعد میں اپنے بھائی ایڈیکانگ سلطان المعظم کو لیجا کر دکھائی ، اور ان کی وساطت سے وہ پیش گاہ سلطانی میں پہنچی ۔

بہرحال اسی قسطنطنیہ کی نسبت فرانس میں ہر شخص نے احسان جتایا کہ مسلمانوں کے جذبات پر نظر کرکے فرانسیسی نمایندگان نے اس کے ترکوں کے پاس رکھے جانے پر زور دیا ۔ اور اسی طرح اٹلی والوں نے کہا ، کہ ان کی کوشش سے قسطنطنیہ ترکوں کے پاس باقی رہا ۔

پھر ایک رسالہ دکھا کر مولانا محمد علی نے فرمایا کہ " یہ عہدنامہ سیورے کا پورا مضمون ہے شاید اس کی یہ ایک ہی کاپی ہندوستان میں غیر سرکاری طور پر آئی ہے اس کی مالی دفعات کو دیکھیئے ۔ ہندوستان میں کسی چھوٹی سے چھوٹی ریاست کو بھی اپنے مالیہ پر اتنی بے اختیاری نہ ہوگی ۔ جیسی اس عہدنامہ نے ترکوں کے لئے تجویز کی ہے ۔ جہاں پہلے ٹرکی میں سات لاکھ فوج رہتی تھی وہاں اب صرف ۱۵ ہزار با قاعدہ اور ۳۵ ہزار امدادی فوج کی اجازت دی گئی ہے اور اس کے افسر و تربیت دہندہ بھی سب باھر کے لوگ ہوں گے ٹرکی کی بحری قوت کو بالکل ہی معدوم کردیا گیا ہے صرف چند چھوٹے چھوٹے جہاز اور کشتیوں کی اجازت دی گئی ہے اور ہوائی جہاز تو ٹرکی تجارتی اغراض کے لئے بھی نہیں

رکھ سکتا ۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ اتحادیوں بلکہ یونان کے ہوائی جہاز بھی ٹرکی
جہاں چاہیں گشت لگائیں ۔ اور ٹرکی پر یہ پابندی ہے کہ ، وہ ان کے لئے پٹرول و
مہیا کرے ۔ ایسے حالات میں یہ ذرا بھی تعجب انگیز نہیں کہ مصطفیٰ کمال
اور ان کے رفقاء کہتے ہیں کہ ہم اس عہدنامہ کو مطلق تسلیم نہیں کر
اس پر غداروں اور عیاروں نے دستخط کردیئے ہیں" ۔

اس کے بعد مولانا محمد علی نے پھر جزیرۃ العرب کے مسئلہ کی اہمیت
خیال رجوع کیا ۔ اور تھریس و سمرنا کی واپسی کے بدلے سر چشمہ اسلام کی مداخ
اغیار سے کامل آزادی کو مقدم ٹھہرایا اور ترکوں کی ان خدمات کو یاد دلایا
انہوں نے اسلام کی مقدس سر زمینوں کو اغیار کی مداخلت سے محفوظ رکھنے میں
انجام دی ہیں انہوں نے " ائمتہ من القریش " کا دعویٰ کرنے والوں کی بھی تردید
اور سر سید مغفور کی عظیم الشان قومی خدمات کا اعتراف کرنے کے ساتھ یہ جتایا
مسلمانان ہند نے کبھی ان کو بحیثیت ایک مذہبی عالم کے نہیں مانا ۔ انہوں
مسٹر مانٹیگو کے اس مقولہ کا بھی اعادہ کیا کہ تمام انگلستان تمہارے (مسلمانوں
مذہبی امور میں دخل نہیں دینا چاہتا اور اس کی عملی تصدیق چاہی ۔

اس کے بعد انہوں نے فرمایا ۔ کہ "ہمارا مطالبہ ہے کہ مسئلہ خلافت
فیصلہ شریعت کے موافق کیا جائے ۔" لیکن اس کے بعد بھی ہمارا وطنی فرض
رہے گا ۔ ہم اپنے ہندو بھائیوں کو چھوڑ نہیں سکتے ۔ انہوں نے تمام ہندو بھائ
کو جو اس وقت کانفرنس میں موجود ہیں ، مخاطب کر کے کہا کہ "اگر خلافت
فیصلہ شریعت کے موافق ہو گیا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا بھر کے مسائل
ہو گئے ۔ " اگر جزیرۃ العرب کو چھوڑ دیا گیا ، تو پھر برطانوی گورنمنٹ
معاملہ میں بھی آپ پر زور نہ ڈالے گی ۔" انہوں نے اودھ والوں کو مخاطب کر کے
کہ ، مسئلہ خلافت کی اعانت کے لئے صوبہ ھذا سے زیادہ چندہ نہ مل سکنے
اور اس کے متعلق افلاس کا حیلہ سراسر ناجائز ہے ۔ کیونکہ اب بھی لکھنؤ میں
پانچ روپئے پیچ لڑتا ہے ، اس کے لئے روپیہ کہاں سے آتا ہے ۔ تعجب ہے کہ اہ
دنیا پر مصائب نازل ہوں ، اور لکھنؤ میں مسلمان اپنے روپئے کو ان فضولیات
اڑائیں ۔

تعلقہ داران و رؤساء کے خفیہ طور پر خلافت کے معاملہ میں صحیح
دینے کو بھی مولانا محمد علی نے کافی نہ سمجھا ۔ تاو قتیکہ وہ امداد خلافت میں
فرض نہ ادا کریں ۔

سوراج اور خلافت

• ہمیں سوراج کیوں ضروری ہے ، اور اس کا خلافت سے کیا تعلق ہے ؟ برادران من! آئندہ ایسی مشکلات پیش نہ آنے کی ضمانت کے لئے سوراجیہ ضروری ہے ، اگر ہم کو اپنی فوج پر اختیار نہ ہوگا تو کیا ضمانت ہے کہ وہی بدعتیں جو آج ہماری فوج کی وجہ سے کی گئیں ، پھر نہ دھرائی جائیں گی ۔

کہا جاتا ہے کہ مسلمان بذریعہ شمشیر سب ہندوؤں کو مسلمان بنالیں گے ۔ لیکن ہمارے مذہب میں اس کی اجازت نہیں ۔ لا اکراہ فی الدین ایمان لانے کے لئے اکراہ و جبر کیا جائے ۔ تو پھر وہ اسلام کہاں رہا ؟

کہا جاتا ہے کہ ہم دیوانے ہیں ، ہم میں سیاسی تدبر نہیں ہے ۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ ۔

کثرت شوق میں ہم دیکھتے ہیں کثرت حسن
خود نظر آتی ہے لیلے مجھے دیوانہ میں

ترک موالات کے مختلف مدارج کو عوام کے ذہن نشین کیا اور بہت دیر تک امن و آشتی اور شانتی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ننکانہ صاحب کے اسکول کی مثال دی اور کہا کہ ہمارے لئے باعث شرم ہوگا ۔ اور یہ نامردی ہوگی کہ ہم تیس کروڑ مخلوق خدا ایک لاکھ آدمیوں سے آزاد ہونے کے لئے تلوار کا خیال بھی دل میں لاویں ۔ جس دن تم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ تم غلام رہنا نہیں چاہتے ، سمجھ لو کہ تم اس دن آزاد ہو گئے ۔

چرخہ

آج چرخہ کے نام سے لوگ چونکتے ہیں ۔ اور ہنستے ہیں ۔ لیکن جو آخر میں ہنستا ہے اسی کا ہنسنا ٹھیک ہوتا ہے ۔ آج مانچسٹر اور لورپول ہم پر ہنس رہے ہیں ۔ جب ہندوستانیوں کے سوت کاتے جانے کی خبر انگلستان پہنچے گی ، تو وہ سمجھ لیں گے کہ یہ لوگ آزادی حاصل کرنے پر تل گئے ہیں ۔ اور اس کے لئے یہ مجنون بن گئے ہیں ۔ چرخہ ہماری مشین گن ہے ۔ ہماری گولی کی مار سات ہزار میل ہو گی ۔ لوہے کی مشین گن انگریزوں کو مبارک ۔ آخر میں مظلومین سمرنا کے لئے چندے کی اپیل کی اور دعا پر تقریر کو ختم کیا ۔

آل انڈیا کانگریس کا اجلاس منعقدہ
امرتسر ۱۹۱۹ء

چھ سال کے بعد جیل سے رہا ہونے کے بعد ، علی برادران کی

تقریریں کانگرس کے پنڈال میں ،

مولانا حسرت موہانی کا ولولہ انگیز خطبہ

مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے نفاذ کے سلسلے میں

گاندھی جی اور ان کی تائید میں مسلمان رہنماؤں کی روش

تقریر مسٹر شوکت علی صاحب

آپ نے فرمایا حضور صدر بہنو اور بھائیو ایک زمانہ تھا میرے اور میرے بھائی کے لئے تقریر کرنا کوئی مشکل بات نہ تھی الفاظ کی بھی کوئی کمی نہ تھی مگر واقعات نے پانچ سال سے ہماری زبان پر مہر لگا رکھی تھی پانچ سال کمروں میں رہتے رہے ہیں ہندوستان کی ترقی کا پارہ چلتا اور بڑھتا تھا ہم خوش ہوتے تھے جس دن ہمیں یہ معلوم ہوا کہ جلیانوالہ باغ میں ہندو مسلمانوں کا خون مل کر بہا دو اڑھائی ہزار قتل ہو گئے ہم نے کہا کہ ہندوستان کی فتح ہوگی ہندو مسلمانوں کا آپس میں تصفیہ ہو چکا ہے ریفارم کا مسئلہ درپیش ہے مگر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی قانون ہو یا دستور العمل ہو اس کو قبول کرو جس سے بیشک محمد علی و شوکت علی کو پھانسی مل جائے مگر میرے مہاراج گاندھی کو چوروں کی طرح واپس نہ کیا جائے تلک مہاراج کو میں اپنا گورو مانتا ہوں وہ اسلئے اچھا آدمی خیال کیا جاتا ہے کیونکہ سارا ہندوستان اس کی پیروی کرنے پر تیار ہے اس کو مارڈالو قتل کردو مگر خوار نہ کرو مسز اینی بیسنٹ صاحبہ ستر سال کی بوڑھی ہیں کبھی انہوں نے تلوار نہیں اٹھائی ہندوستان کی بہتری چاہتی ہیں ہندوستان کے بادشاہ کی بہتری کی خواہش‌مند ہیں وہ چاہتی ہیں کہ ہندوستان کو ایسے حقوق دیئے جاویں جس سے مرد مرد عورتیں عورتیں ہوکر رہ سکیں اگر ہم مرد ہوتے تو مہاراج گاندھی اور مہاراج تلک سے ایسا سلوک نہ کیا جاتا میں خدام کعبہ کا خادم ہوں جب کعبہ پر آفت آئے گی جان قربان کرونگا پانچ چھ سال گزرے میں نے ایسا کہا تھا مولانا عبدالباری صاحب کا خاندان چارسو سال سے علمی خدمت کر رہا ہے وہ پہلی دفعہ انڈین نیشنل کانگریس میں شریک ہوئے ہیں ایک دنیا کو معلوم ہے کہ ہماری زبان اور قلم پر مہر لگی ہوئی تھی ہمارے ہندو بھائیوں نے ہم مسلمانوں سے جو ہمدردی کی ہے اس کے متعلق میں فقط اس قدر کہنا چاہتاہوں کہ جب تک ہم مسلمان زندہ ہیں اور خدا اور رسول کو مانتے ہیں ہم ہندو بھائیوں کا احسان بھلا نہیں سکتے۔

تقریر مسٹر محمد علی صاحب

آپ نے فرمایا

دل کو روؤں یا جگر کو میر
میری دونوں سے آشنائی تھی

پنجاب کے ملک میں آنا اور اردو میں تقریر نہ کرنا ایک ایسا جرم ہے
ہرگز معاف نہیں ہوسکتا اگر میں اردو میں تقریر نہ کروں تو اغلباً
ریزولیوشن یہ ہوگا کہ ڈائر اور اوڈوائر کی جگہ محمد علی کو پھانسی پر لٹکا یا جا
ہم لوگ ابھی پانچ سال کے بعد رہا ہو کر آرہے ہیں اور آتے ہی ہمیں تقریر
کا حکم ملا ہے اس موقع پر مجھے ایک کہانی یاد آگئی ہے جو ہمارے حسب
کہی جا سکتی ہے خلیفہ هارون رشید کا نام سب بھائیوں نے سنا ہوگا ان کے
میں ابو نواس نامی ایک بڑا بھاری شاعر تھا خلیفہ نے ابو نواس کو حکم د
ولی عہد کو شاعری سکھاؤ ۔ وہ ولی عہد کی خدمت میں حاضر ہو کر شاع
اصلاح دینے لگا ولی عہد بادشاہ کا فرزند تھا ابو نواس اس کے شعروں کو غلط
اصلاح دیتا تو ناک بھوں چڑھاتا اور برا مناتا ایک موقع پر ابونواس نے ول
کے شعروں کو غلط کہا تو ولی عہد نے ناراض ہو کر اس کو جیل خانہ
بھجوادیا چند یوم بعد خلیفہ هارون رشید کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے ول
کو جھاڑا اور ابونواس کو جیل سے رہا کرکے پھر سے ولی عہد کے شعروں کی
پر لگا دیا ابونواس مرتا کیا نہ کرتا ولی عہد کی خدمت میں حاضر ہوا ایک
ذکر ہے کہ ولی عہد نے ابونواس کو اصلاح کرنے لئے شعر دیئے ۔ ابونو
شعروں کو تین بار غور سے پڑھا کاغذ کو وہیں رکھ دیا اور اٹھکر جوتی
ولی عہد نے پوچھا استاد صاحب کہاں جاتے ہو جسپر ابونواس نے کہا
کیونکہ اب بھی شعروں میں غلطیاں ہیں میں کہونگا تو مجھے جیل میں جا
اسلئے میں خود ہی جیل خانے چلا جاتا ہوں پریذیڈنٹ صاحب نے تقریر کر
حکم دیا ہے ابھی ہم لوگ جیل سے آئے ہیں اور پھر سے تیار ہیں تعمیل
میں دریغ نہیں حضرات آپ یہ ریزولیوشن پاس کرنا چاہتے ہیں کہ ہم لوگ
و اڈوائیر کو اپنا محسن خیال نہیں کرتے مگر یہ ایک طرح کی احسان فراموشی
جس قسم کا آج ہم نے جلوس دیکھا جس رنگ میں اسوقت میں اس حاضری کو
رہا ہوں اس کو مد نظر رکھکر میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ
کیا اگر ایسا ظلم نہ کرتے تو اس طرح کا منظر کب پیدا ہوسکتا تھا ۔

صد سالہ دور چرخ تھا ساغر کا ایک دور
نکلے جو میکدہ سے تو دنیا بدل گئی ۔

ہم پانچ سال کے بعد رہا ہو کر آئے ہیں اور ایسا مجمع دیکھتے ہیں ہم کو ان کا احسان ماننا چاہیئے پہلے سال لاکھوں آدمی انفلوئنزا سے مر گئے کسی نے انفلوئنزا کو پھانسی نہیں دلوائی جب آپ نے انفلوئنزا اور پلیگ کو ملک بدر نہ کیا تو دو ہزار آدمی کیڑے مکوڑوں کیطرح سپاہیوں نے ماردئے تو کیا ہوا جلیانوالہ باغ میں ہندو مسلم کے اتحاد کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔

محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میری عزیز مائیو بہنو اور بھائیو جس تہمیم کی تائید کے لیئے مجھے ارشاد کیا گیا ہے اس کا آخری حصہ یہ ہے ۔ کہ مسٹر مانٹیگو کا شکریہ ادا کیا جائے میں جب کانگریس میں حاضر ہوا تھا میں نے کہدیا تھا کہ ابھی رہا ہو کر آئے ہیں ہم کو یہ پسند نہیں جن کی وجہ سے ہمارے قیدخانے کے دروازے ٹوٹے ہیں اس لوہے سے اپنے لیئے خود بیڑیاں بنائیں چند آدمی رہا ہو گئے مگر بہت سے آدمی قید میں ہیں اس لئے اگر میں کوئی تحریک پیش کرتا ہوں تو بس باقی آدمیوں کو بھی رہا کردیا جاوے مجھکو ابھی تک شکایت ہے پھر شکریہ کیسا مگر نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے ہم شکریہ بھی ادا کریں گے تو آزاد مردوں کی طرح نہ کہ غلاموں کی طرح ریفارم کا تذکرہ ہوا تو مسلمان دور بھاگتے رہے مگر اب اس معاملہ میں اتحاد ہوچکا ہے ایسے پھوٹ پیدا نہیں ہونا چاہیئے بہت بڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان اگر نااتفاقی ہوئی تو بس یہی حالت ریفارم سکیم کی ہوگی اگر چھوٹے چھوٹے الفاظ پر پھوٹ پڑی تو ہندوستان کو نقصان پہنچیگا اس سے تو ریفارم سکیم دینے والوں کو مؤاخذہ کرنا چاہیئے جنہوں نے ریفارم سکیم دے کر پھوٹ ڈلوائی یہ کوروکیشتر کا میدان ہے بڑے بڑے سورما موجود ہیں کہیں کورو ہیں کہیں پانڈو موجود ہیں ریفارم سکیم سے مہا بھارت سین بندھ جاویگا شکریہ کے بجائے شکایت کرنی پڑیگی مجھے چند اصحاب سے معلوم ہوا کہ کانگریسی لیڈروں میں اس معاملے میں اختلاف رائے ہے کوئی مہا تما گاندھی کے چرنوں پر سر رگڑتا تھا اور کوئی مہاراج تلک کی منت خوشامد کرتا تھا جہاں تک واقعات کا تعلق ہے کوئی اصولی فرق نظر نہیں آتا ہمارے بھائی ماڈریٹ اور ایکسٹریمیٹ کہتے ہیں کہ آپسمیں اصولی اختلاف موجود ہے میں نہ تلک کا پجاری ہوں اور نہ گوکھلے کا میرے خیال میں جب کوئی شخص یہ کہے کہ اصولی لڑائی ہے

تو سمجھ لو کہ یہ سب سے بڑا ذاتیات کا جھگڑالو ہے میں نے اس دن بھی کہا

دل کو روؤں یا جگر کو میر
میری دونو سے آشنائی تھی

مسٹر سی آر داس کی تائید کروں تو مہاتما گاندھی ناراض ہونگے مہاتما گاندھی کی تائید کروں تو نامعلوم سی آر داس کا بچا کھچا بم ھی پھینکدیں میں نے سنا ہے کہ آپ لوگ اپنے قدم سے ھٹنا نہیں چاھتے ھمارے قرآن میں مسلمانوں سے ارشاد کیا ہے کہ اپنے دھرم کے دشمن سے دور رھو اور آپس ایک دوسرے پر رحم کرو مہاتما گاندھی خدا کے بغیر کسی کی رعایت خیال کرتے تو مانٹیگو کا شکریہ کیسا میں نے سی آر داس سے کہا تھا کہ آپ نہ گے تو ھملوگ آپ کو سرکش خیال کرینگے کیا بنگال میں جا کر یہ کہوگے میں مہاتما گاندھی کا سر لے کر آیاھوں قوم کا اسقدر غرور مگر اس کے سامنے سر جھکایا گیا اس بات کو اچھا خیال کرتے ھیں سی آر داس نے کہا کہ مسلم لیگ کیطرح ھی ریزولیوشن کو صورت دی جائے تو میں جھکنے کو تیار ہم لوگ کل تک خوشامدیں کرتے رہے مگر اب کے مسلم لیگ میں جو ریزولیوشن پاس ھوا اس کو سی آر داس نے بھی منظور کیا اور مہاتما جی نے بھی پسند پھر کونسی مشکل درپیش ہے لہذا ایک فارمولا بنائیں اور (سب متفق ھوکر) ریزولیوشن پاس کیا جاوے اگر آپ لوگ یعنی لیڈر متفق الرائے ھوکر ایک ریزولیوشن پاس نہیں کرینگے تو آپ لاٹ اوڈوائیر وغیرہ کا مؤاخذہ چاھتے ھیں ھم مؤاخذہ کریں گے یہاں کوئی بھی روٹھ کر جانے والا نہیں ہے ھم میجارٹی سے نہیں ڈرے آج نہیں تو کل مان لوگے تم دوسری جگہ فیصلہ کرنے کو جاتے ھو تمہارے جج اس پنڈال میں بیٹھے ھوئے ھیں ھارا تمہارا فیصلہ بھی لارڈ مانٹیگو کیا فیصلہ کریں گے ھم خود فیصلہ پر قادر ھیں حضرات جو ریزولیوشن آپ کے سامنے پیش کیا ہے مہاتماجی کہتے ھیں کہ اس میں چند الفاظ شکریہ ایزاد کردو مگر یہ سامنے (تلک مہاراج کیطرف اشارہ کرکے) بوڑھے مجرم نانا کی اولاد بیٹھے ھیں یہ اچھی کوآپریشن ہے کہ جن کا اتحاد تھا وہ بھی مٹا جاتا ہے جہازوں کی لڑائی ختم ھوچکی اب لفظی لڑائی شروع ھوئی ہے ھم ریفارم سکیم (استعمال) کریں گے مگر کوآپریشن نہیں کرینگے کیونکہ کوآپریشن کے یہ معنی کہ ھم ایک آدمی کو حصہ‌دار بناتے ھیں مگر سوچنا اس بات کا ہے کہ آپسمیں پورا اعتماد اور بھروسہ ہے کہ نہیں کوآپریشن اسی کے ساتھ ممکن

اس پر اعتماد ہو ہم مانٹیگو کے ساتھ کوآپریشن کرنا چاہتے ہیں کیا آن پر اعتماد ہے شہزادے طلسم کو توڑنے جا رہے تھے سامنے سے دیو ملا شہزادوں نے کہا ماموں جی سلام دیو بولا خاک کھاؤں دھول کھاؤں بھانجے کو کھاؤں اگر سول سروس والوں پر اعتماد ہوتا تو کوآپریشن پر کوئی اعتراض نہیں تھا تا ہم اگر وہ زت بخیر رکھینگے ۔ تو ان سے کوآپریشن کرینگے ورنہ نہیں ہم اس پر فدا ہوینگے جو ہماری عزت کریگا تم کسی انگریز کو دیکھو جو تمہارے ملک پر فدا ہے اس سے مل جاؤ اور اگر کسی کو ملک کا دشمن خیال کرتے ہو تو اس سے بگڑ جاؤ ہم کو اپنے سود بہبود کا فکر ہے ہماری کوششیں ہندوستان کی بہتری کے لیئے ہیں جو ہمارا ساتھی ہوگا اسی کا ہم ساتھ دینگے کہا جائیگا کہ شیطان نشنلٹ ہے ہم نے انسانیت کو مارا اور نیشن کو پیدا کیا میرے خیال میں جو بھی ہندوستان کے لیئے کام کرتا ہے وہ ہندوستانی ہے اگر کل جنرل ڈائر بھی ہندوستان کا بھلا چاہے تو کہنا پڑیگا کہ اس کا فعل برا تھا مگر آدمی برا نہیں تھا ہم ہر ایک ایسے شخص سے کوآپریشن کرنے کو تیار ہیں جو ہندوستان کا بھلا چاہے ریفارم سکیم کے استعمال کرنے کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت ہندوستان کی رائے کسی معاملے پر متفق ہوگئی تو سوائے خدا کے اسے کوئی پلٹ نہیں سکیگا اسی غرض سے ہم مکمل سلف گورنمنٹ چاہتے ہیں اپنی آزادانہ رائے دو ہندوستان میں اگر کوئی بادشاہ ہے تو تمہارا ضمیر ہے اس کی پیروی کرو رسول کا قول ہے جو کہی جاتی ہے سنو یہ نہ دیکھو کہنے والا کون ہے ۔

تقریر مولانا حسرت موہانی

جناب صدر انجمن و برادران وطن ہم مکمل سلف گورنمنٹ چاہتے ہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ ناکافی اور مایوس کن ہے اگر اس ریزولیوشن کی تائید میرے ذمہ ہوتی تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ اس سے کم مطالبہ کرنا ہندوستان کی توہین ہے مگر یہاں اختلاف رائے ہے مسٹر گاندھی اور پال یہ چاہتے ہیں کہ کم سے کم مسٹر مانٹیگو کا شکریہ ضرور ادا ہونا چاہئے مگر میرے خیال میں اس بل کے متعلق بھی شکریہ ادا کرنے کی چنداں ضرورت نہیں مہاتما گاندھی تو مہاتما ہیں وہ تو دشمن کا شکریہ ادا کرنے کو تیار ہیں تعجب تو اس امر کا ہے کہ مسٹر جناح اور پال نے بھی شکریہ ادا کرنے کی تائید کی ہے مگر شکریہ ادا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام حکمران قوموں کا دستور یہ ہے کہ اگر ان کے محکوم اقوام کوئی حقوق مانگنا چاہتی ہیں تو وہ یہ نہیں دیتی ۳۳ سال سے کانگرس حقوق

مانگتی آئی ہے مگر کوئی غور نہیں کیا گیا اب جبکہ کوئی چارہ نہیں رہا تو کم
کم جو وہ دے سکتے ہیں وہ دیا ہے ۲۰ اگست کو جو اعلان ہوا اس کو مد
رکھا مگر کم سے کم اور اس ترکیب سے دیا ۔ کہ بہت جلد معلوم ہو گویا
کو دیتے ہیں ان کو بے وقوف بناتے ہیں ہندوستان میں مسٹر مانٹیگو آئے ڈیو
پیش ہوئے یہ سب چالیں تھیں کہ ہم بہت کچھ دے رہے ہیں حالانکہ کچھ
نہیں دیا اصلیت یہ ہے کہ فاتح قوم کم سے کم دیتی ہے اور دنیا میں بہت
کر کے دکھانا چاہتی ہے اگر ہم لوگ شکریہ ادا کرینگے تو فی الواقع بے و
بنیں گے مہاتما گاندھی نے کہا ہے کہ مایوس کن کا لفظ نہیں ہونا چاہئے
کوئی اور زمانہ ہوتا تو شائید مایوس کن الفاظ کہے جاتے مگر اس وقت ٹائم
دیکھنے کی ضرورت ہے مسٹر مانٹیگو نے کہا تھا کہ ہندوستان کی سلف گورنمنٹ
فیصلہ ہندوستان میں نہیں بلکہ فرانس کے میدانوں میں ہو گا چنانچہ ہم نے د
کروڑ روپیہ اور لاکھوں آدمی میدان جنگ میں بھیجے اپنا ایمان بھی قربان کیا
حضرات کو وہ زمانہ یاد ہے اگر کوئی ہندو سمندر پار جاتا تو اس کو برادری
خارج تصور کیا جاتا تھا مگر اب تمام حالات کو بالائے طاق رکھدیا گیا مسلمانو
مسلمان بھائیوں کے خلاف تلوار اٹھائی اس کا جو معاوضہ دیا جا رہا ہے اس کو مد
رکھکر کہنا پڑتا ہے کہ بہت زیادہ مایوس کن ہے جبکہ جنگ عظیم کا خاتمہ
چکا ہے اور دنیا بھر کی اقوام کو آزادی مل رہی ہے عرب کے جاہل آزادی
کر رہے ہیں جرمن کالونیز کو بھی سلف گورنمنٹ دی جا رہی ہے تو کیا ہند
ہی ایک ایسا ملک ہے جو ان رعائتوں کو کافی سمجھ لیگا اسلئے ان کو
کن کہنا چاہئے ۔

———

آل انڈیا کانگریس کا اجلاس منعقدہ احمدآباد ۱۹۲۱ء

تقاریر و خطبہ صدارت

کارروائی جلسہ آل انڈیا نیشنل کانگریس چھتیسواں سیشن منعقدہ احمد آباد
بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۱ء بصدارت جناب حکیم اجمل خانصاحب
خطبۂ صدارت جناب حکیم اجمل خانصاحب

ڈیلیگیٹ بھائیو بہنو اور حضرات انڈین نیشنل کانگریس کی تاریخ میں پہلی دفعہ آج ہم اس حالت میں جمع ہوئے ہیں کہ برطانوی حکومت کے تازہ اور نہایت سخت تشدد کی وجہ سے ہمارے وہ چیرمین ہمارے وہ پریسیڈنٹ ہم میں موجود نہیں ہیں جنکو ضابطہ کے موافق چنا گیا تھا ہم سب کے لئے یہ بات نہایت رنج کا سبب ہے کہ آج ہمارے غورو فکر کے لیئے اور آج ہماری رہنمائی کے لیئے مسٹر سی آر داس ہم میں موجود نہیں ہیں۔ میرے نزدیک بنگال کے اس شاندار محب وطن کی بے شمار قومی خدمات کو بیان کرنا یا اُن کے اس مرتبہ کا ذکر کرنا جو اُنہیں ہماری سیاسی اور سوشل زندگی میں حاصل ہے ضروری نہیں ہے جبکہ خود تمام قوم نے اُنہیں صدارت کی وہ بڑی سے بڑی عزت دی جو قوم کی طرف سے دی جا سکتی ہے قوم نے یہ عزت دے کر صاف بتادیا ہے کہ اہل ملک کی نظر میں ان کا درجہ کس قدر بلند اور اونچا ہے مگر اس خیال سے اُن کی غیر موجودگی اور نہ ہونے پر افسوس کرنے کے ساتھ ہی ہم سب کے لیئے یہ بات اطمینان کے قابل ہے کہ جس ذات گرامی کو قوم نے اپنا خاص نمائندہ منتخب کیا تھا اُس نے اپنی مضبوط جرات مردانگی اور شاندار قربانی کے ساتھ بخوشی تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کر کے اپنے کو اُس بڑی عزت کا اہل ثابت کردیا جو اُنہیں قوم کی طرف سے دی گئی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اُن کی گرفتاری نے ہمیں کامیابی سے ایک منزل اور زیادہ قریب کردیا مسٹر سی آر داس نے اپنے وطن کی جس قدر شاندار خدمات گرفتار ہو کر انجام دی ہیں اتنی شاید وہ آج مسند صدارت پر بیٹھ کر انجام نہ دے سکتے تھے ان کی گرفتاری نے ملک کے باشندوں کے دلوں کو بڑھا دیا ہے اور اُن کو یعنی ملک والوں کے

ارادے کو مضبوط کردیا ھے اور تمام ملک میں ایسی بجلی دوڑا دی ھے کہ
قربانیوں اور کوششوں کے لئے پہلے سے بہت زیادہ تیار کردیا ھے ۔ مگر
مشکل یہ ھے کہ میں اپنے اندر سی آر داس جیسے شخص کی جگہ بیٹھ کر
فرائض انجام دینے کی واقعی طور پر قابلیت نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہوں
عزت آپ نے مجھے دی ھے میں اپنے کو اس کا اھل ثابت کرنے کا جب وقت
ملک کے لئے ھر طرح کی کوشش کر سکوں نہ صرف اس پنڈال میں بلکہ
بھی جبکہ اپنے ملک اور اپنے خدا کے لیئے اُن قربانیوں کے کرنے کا وقت
جو ھمارے لئے بہت سے خوش قسمت اور اعلیٰ مرتبہ بھائیوں نے کی ھیں
اجلاس کانگریس کے بعد سے آج تک تحریک عدم اشتراک عمل نے جو ترقی
اس کا تفصیلی تذکرہ کرنے میں آپ کا بہت سا وقت صرف ھو جائے گا
نہایت اختصار کے ساتھ اس کامیابی کا ذکر کروں گا جو ملک کی پر امن
موالات کی تحریک کو شروع سے اس وقت تک حاصل ھوئی ھے آج ترک
موالات کی روح تمام ملک میں سرائت کر چکی ھے اور ھندوستان کے بر اعظم کے
گوشہ میں سچے قوم پرست کا ایک دل بھی ایسا نہ ھوگا جو سوراج حاصل
اور خلافت اور پنجاب کی نا انصافیوں کی تلافی کرنے اور ملک کی ترقی کے
لئے خوشی کے ساتھ تکالیف برداشت کرنے اور قربانیاں دینے کی خواھش سے
نہ ھو ھماری اس تحریک نے سمندر کے دوسرے ساحل سے بھی وہ بہتر
تحسین وصول کیا ھے جو کسی ایک قوم سے دوسری قوم کو مل سکتا
اُس اعلیٰ مرتبہ مصری قوم کا ذکر کررھا ھوں جس نے کل کی بات ھے اپنی
ضروریات کی مناسبت سے ترک موالات کے اصول کو اختیار کر لیا ھے
ھندوستان کے لئے بڑی خوشی کی بات ھے کہ ھندوستان میں جو تحریک
کی گئی اور جس پر امن طریقہ سے انقلاب کی طرف قدم بڑھا یا گیا اُسے
دوسری قومیں تسلیم کرتی جاتی ھیں میں سمجھتا ھوں کہ ھندوستان میں جو
شروع کی گئی ھے اور جس پر امن طریقے سے انقلاب کی طرف قدم بڑھا یا
ایشیا کی قومیں تسلیم کرتی جاتی تھیں میں سمجھتا ھوں یہ ھندوستان کی
کی بہت بڑی فتح ھے کہ دوسری قومیں ھماری تحریک کو بہ تدریج
جاتی ھیں اور ھمیں یقین کرنا چاھیئے کہ آئندہ کا جو ایشیا ھوگا اس کو
والا ھمارا ھندوستان ھوگا ھمارے لئے یہ بات بہت فخر کی بات ھے کہ اب
دوسرے ممالک کی رھنمائی کررھا ھے اب پر امن ترک مؤالات صرف ھند
تک محدود نہیں بلکہ تحریک بہت تیزی کے ساتھ ایک ایشیائی تحریک ھو

اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ دن دور معلوم نہیں ہوتا جبکہ دنیا
ے باطل اور ناحق کے خلاف ایک عالم گیر ہتھیار کی طرح استعمال کر سکے گی
خود ہندوستان میں اس تحریک کی کامیابی سے کون انکار کر سکتا ہے جبکہ ہم
دیکھ رہے ہیں کہ لوگ کسقدر خوشی کے ساتھ اور رضا و رغبت کے ساتھ اپنے
وطن کی خاطر قربانیاں کررہے ہیں اور اُن کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے ہمارے
ہندوستان کے سیوک مسکراتے ہوئے جیلخانوں کو جا رہے ہیں اور سب سے زیادہ
تو یہ ہے کہ انتہائی تشدد بھی اُن کو بد امنی اور جوابی تشدد پر بھڑکا نہیں سکتا
بلکہ کاموں کے عزم کو دو گنی طاقت دے رہا ہے سخت گیری کے جو فٹس (fits)
اور دورے حکومت کے ہوتے ہیں وہ جمیعۃ العلماء ہند کے فتوے کی ضبطی کے
سلسلہ میں یا کراچی کے مقدمہ سے متعلق ہوں یا قانون مجالس مغویانہ یا قانون
ترمیم یا دفعہ ۱۴۴ کے عام استعمال کے سلسلہ میں ہوں جن کے ذریعہ سے رضاکاروں
کے پر امن مشاغل کو روکا جاتا ہے اور ضروریات کے بنیادی اصول کو دبایا جاتا ہے
غرض اس قسم کے تشدد کا صرف ایک اثر ہوتا ہے کہ وہ قومی کوشش کو
جاری رکھنے اور حقوق اور مطالبات کو پورا کرنے کے لئے اہل ملک کا ارادہ
اور بھی زیادہ قوی ہو جائے جیلخانوں کا یہ مسلسل اور نہ ختم ہونے والا
جاترا برابر جاری رہتا ہے تا کہ شمالی ہندوستان میں اور تمام مہاراشٹر اور اندھرا میں حقوق
انسانیت کی حفاظت کی جائے آج ساری ہندوستانی قوم اُس بڑی کشمکش اور
ہمت کو خوب محسوس کرتی ہے جسمیں وہ مشغول ہے اور اُس خاموش ارادہ کے
ساتھ کام کر رہی ہے جو ایک اعلیٰ مقصد کے لئے لڑنے والے بہادروں کے شایان
شان ہے حضرات یہ تمام کوشش جسمیں آجکل ہندوستان مصروف ہے نہایت با موقع
اور وقت کے عین مطابق ہے اب نہ صرف ایشیا اور افریقہ کے جذبات بیدار ہو رہے
ہیں بلکہ یہ آثار بھی نظر آتے ہیں جو دھندھلے ہیں مگر امید افزا ہیں کہ یورپ
کا مردہ ضمیر بھی بہت لمبی نیند کے بعد کروٹیں لے رہا ہے میرا فرض ہے کہ
اس موقع پر ہز۔ رائل ہائی نس پرنس• آف ویلز کی آمد کے متعلق بھی کچھ عرض
کردوں ہم ہز رائل ہائینس سے کوئی عناد نہیں رکھتے اور نہ ہی واقعی طور پر
اُن کی کسی قسم کی توہین کرنا چاہتے تھے مگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ حکومت
جس کے تدبر کا اگر صحیح طور پر مجھسے آپ پوچھیں تو دوالہ نکل چکا ہے شاہزادے
کی آمد سے فائدہ اُٹھا کر اپنی ساکھ اور وقار کو دوبارہ قائم کرنے پائے یہی ہماری
غرض ہے ورنہ ہمارا ملک اس وقت تک پرنس کے خیر مقدم میں حصہ لینے میں تامل
کرے گا اور اگر ایسی حالت میں بعض ناگوار حالات پیش آئے اور ان کی وجہ سے

کچھ تعلقات خراب ہوئے تو ان کی تمام ذمہ‌داری جہاں تک میں صحیح طور پر کر سکتا ہوں گورنمنٹ کے اوپر ہے۔ جس میں گورنمنٹ نے دانش اور نہ افسوسناک طور پر بعید اور ایک نہایت ہی غیر موزوں اور نا مناسب طرز اختیار کیا ہے جسکا کوئی موقع نہ تھا حضرت معترضین کہتے ہیں کہ ترک موالات ناکام رہی اور اس دعوے کی دلیل یہ لاتے ہیں کہ سرکاری خطاب یافتہ لوگ نئی کونسلوں کے ممبر اور عدالتوں کے وکلا یہ سب موجو لیکن اسکا جواب تو یہ ہے اگر جو کچھ بھی کیا جا چکا ہے اسکے بعد بھی جواب کی ضرورت محسوس ہوتی ہو تو جہانتک سرکار کا تعلق ہے ہمارے کلکتہ کے وائس چانسلر کا وہ بیان دیکھیں جسمیں اس تحریک کا ذکر کیا اور پھر اس حالت میں جب ہم نے غیر سرکاری مدارس اور طلبا کے لئے قومی مدا کافی تعداد قائم کردی رہے خطاب یافتہ اور ممبران کونسل یہ وہ طبقہ ہے جو طور پر اس قابل نہیں کہ فوراً ہی ہماری آواز کو سن سکے بتاؤ کہ ان لوگوں کی آج کی قوم کے اندر کیا وقعت ہے آج ان اصحاب کی مجھے وہ حضرات معاف فرمائیں جو اسوقت کونسل کے ممبر ہوں اور یہاں رکھتے ہوں کیونکہ میرا ذاتی روئے سخن کسی شخص کی طرف نہیں ہے مگر کہتا ہوں کہ آج ان لوگوں کی جو اب بھی گورنمنٹ کے ساتھ ملکر کام کر خواہ وہ کونسل کے ممبر ہوں یا خطاب یافتہ ہوں انکی وقعت دوسرے درجہ کے کی وقعت سے بھی زیادہ گری ہوئی ہے یہ سچ ہے کہ سوائے چند قابل احترام کے بحیثت ایک طبقہ نے اور بحیثیت ایک گروہ وکلا نے ہماری تحریک قبول کی ہے جیسا کہ ہم جائز طور پر آن سے توقع رکھ سکتے تھے مگر جسوقت پنچائتیں قائم ہونگی جو دوسرے کاموں کی وجہ سے اسوقت تک کافی تعداد میں نہیں ہو سکی ہیں اسیقدر ہمارے قانون پیشہ بھائی عام رائے کے ساتھ ساتھ سرکاری ملازمتوں کا مسئلہ کسی قدر جداگانہ ہے لیکن اگر ان استعفوں کی تعدا جو گذشتہ مہینہ میں دئے گئے ہیں ان استعفوں کی تعداد سے مقابلہ کیا جا پچھلے چند مہینوں میں گذرے تھے تو ہمارے لئے نتائج سے غیر مطمئن ہونے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ہم دیکھتے ہیں نتیجہ ہے اس ذاتی سختی اور جبر کا جو حکومت نے اختیار کیا ہے یہ سچ ہمارے بعض اعتدال پسند بھائی جنکے دلوں میں اس ملک کی جو ہمارا اور انکا یکساں وطن ہے سچی محبت ہے اس کشمکش میں حقیقت کو اچھی طرح نہ سم اور ان اصولوں سے نا آشنا رہکر اور نا واقف رہکر ابتک قوم پرستوں کی

اس جگہ نہیں آئے ہیں جو ان کے لئے مناسب ہے اور جو میں کہتا ہوں اُن کے
لئے خالی بھی ہے مگر ہم محسوس کرتے ہیں کہ اگر حب وطن کا شعلہ انکے دلوں
میں موجود ہے تو وہ بہت جلدی اپنی غلطی کو سمجھیں گے اور اپنے ان
بھائیوں کی جگہ لے لینگے جنکا نام قومی جانبازوں کی فہرست میں نظر آرہا ہے میں اپنے
بیان کو ان حسرتناک واقعات کا ذکر کئے ہوئے بغیر ختم نہیں کر سکتا جو ہر روز
مالا بار میں پیش آرہے ہیں نہ میں اپنے موپلا بھائیوں کی لمبی داستان سے قطع
نظر کر سکتا ہوں اس موقع پر مجھے صاف طور پر بتا دینا چاہیئے اس مسئلے کے
دو ٹکڑے ہیں ایک اس حکومت کے متعلق ہے جو اس ملک میں قائم ہے اور دوسرا
ہندو بھائیوں کے ساتھ موپلا کے تعلق کا سوال ہے پہلی بات یہ ہے کہ جو شہادتیں
اور ثبوت حاصل ہوئے ہیں ان کے اوپر غور کرکے فیصلہ کیا جاوے تو سوائے
اسکے چارہ نہیں کہ ہم سمجھ لیں کہ حکومت خود اس بد امنی کا باعث ہوئی ہے
آپ ان طریقوں کو لیجئے جو اس بد امنی کو روکنے کے لئے تیار کئے گئے تو
ملک میں کوئی بھی سمجھدار ایسا شخص نہ ہوگا جو حکومت کو قابل ملامت نہ قرار
دے جن لوگوں کو امرتسر کے حادثے کے بعد تجربہ ہو گیا وہ اس قسم کے امن کو قائم
رکھینگے جو خوفناک حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں یہ بالکل اتفاق تھا کہ ریلوے
ٹرین میں ساتھ آدمی گھٹ کر ہلاک ہو گئے اور یہ واقع ظاہر ہو گیا ورنہ
یوں تو اور بھی بہت سے ایسے واقعات ہیں جو آج تک روشنی میں نہیں آئے لیکن امید
ہے کہ جتنا زمانہ گزرتا جائیگا اسیقدر اور نئے واقعات آپ تک پہنچتے جائیں گے
اسوقت ہم لوگ مالا بار کے متعلق اس قابل ہونگے کہ اپنی سچی اور صحیح رائے
حقائق کو سامنے رکھ کر قائم کر سکیں جہانتک اُن ہندو بھائیوں کا تعلق ہے جنہیں
جبراً مسلمان بنایا گیا جو ہم اُن ہندو بھائیوں سے پوری ہمدردی رکھتے
ہیں مجھے یقین ہے کہ اس قسم کے چند واقعات تھوڑے سے جاہل شخصوں کا کام ہے اور
یہ کہ میرے دوسرے بھائی اپنے تاسف کے اظہار کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے حضرات
ہمارا ملک سخت تکلیفیں برداشت کررہا ہے لیکن یہ پیشینگوئی نہیں کہ یہ سختیاں اس نئے
دور کا آغاز ہیں جو اس قدیمی روایات کو زندہ کردینگی کہ ہمارا وطن اقوام کی صف میں
اپنی جگہ پائے گا۔

جناب مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی کی تقریر

جناب صدر معزز حاضرین کانگریس میں اسوقت آپ حضرات کے سامنے اُس
تجویز کے متعلق جو آپ کے ملک کے مسلہ لیڈر جناب مہاتما گاندھی صاحب نے

دیا جو کچھ کوتوال نے اس سے کیا یہ ہے کہ گرفتاری کے بعد اس کے کوڑے مارے تو وہ ھنسا اور کہا کہ تمہارے ھاتھ میں طاقت نہیں ہے کہ کوڑے مار سکو وہ ریزولیوشن ہے جو صرف ھندوستان کے لئے نہیں بلکہ دنیا کہ لئے ایک ہدایت ہے اگر آج ھم شانتی اور صبر کے خلاف کوئی کام کرنے لگے اس کے کہ کوئی کام ھو آپسمیں ٹکریں لیں گے کہ ملک برباد ھو جائے گا بڑی قوت کو تباہ کرنے والا ادمی کا استقلال ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ ھماری میں کوئی فرق آتا ہے یہ بھی ایک صورت ہے بہادری کی ہے جو اس ریزولیشن گئی ہے ھارنا آسان ہے مرنا مشکل ہے طاقت رکھتے ھوئے اس طرح مرنا لطف دے گا اور ادھر سے تیر آتا ہے توپ کے گولے نکلتے ھیں بندوق کی گولیاں آ لیکن آپ یہ کہتے ھیں یہ مچھر کی بھنبھنا ھٹ اور کھٹمل کے کاٹنے سے زیادہ ھندوں کے یہاں اواگون کا مسئلہ ہے مسلمانوں کے یہاں لکھا ہے جو کوئی خدا لئے مرتا ہے وہ مرتا نہیں ظالم جانتا ہے کہ ھم نے اس کی گردن کاٹ لی لیکن کی گردن پر بلا رھی جہاں تک میں نے تجربہ کیا گاندھی جی نے روحانیت کی توجہ کی ہے اور اسی کا اثر ہے سارا ملک ان کی آواز پر لبیک کہتا ہے اگر دوسرا شخص ایسا تیار ھو تو دنیا اس کی آواز پر لبیک کہے گی آپ یہ نہ سمجھیں کہ مسلمان ھو کر غیر مسلم کی روحانیت کا اعتراف کرتا ھوں یہ ایک واقعہ کہ وہ اپنی ریاضت سے چونکہ اپنے نفس کو مارتے جاتے ھیں اس کا تجربہ مخالفوں کے بعد آپ کر سکتے ھیں ان کی اپنی رائے اور نیت اور ارادے پر کتنا ہے دوستو احمد آباد نہیں بلکہ سارے ھندوستان میں ان کے لفظوں کو ایک بنا کر اڑانا چاہئے اور ان کو تائید کرنا چاہئے میں ان لفظوں میں ان کی کرتا ھوں ۔

جناب عبدالرحمن غازی صاحب کی تقریر

جناب صدر اور میرے محترم بھائیو اور بہنو جو ریزولیشن آج آپکے مہاتما گاندھی جی نے پیش کیا ہے وہ در اصل ھندوستان کی آزادی کی کرنیوالے ھند و مسلمان سکھوں پارسیوں اور عیسائیوں کا متفقہ ھندوستان کی طرف لارڈ ریڈنگ کی اس دھمکی کا جواب ہے جو کہ انھوں نے اپنی اس تشدد آمیز کے ذریعے سے ھندوستان کی مردانگی ھندوستان کی غیرت ھندوستان کی عزت ھندوستان کی عظمت کو دی ہے ھم دکھانا چاھتے ھین کہ ھم بتیس کڑور کے رھنے والے کسی حکومت کس خاص اقتدار پسند حکومت اور خاص

برطانوی حکومت کے محکوم اور غلام بن کر نہیں رہ سکتے ہم ان کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ دنیا کی نظروں میں وہ ہندوستان کی ہیرو کریسی جسکے ماتحت بزدلانہ پنجاب کے واقعات جلیانوالہ باغ کا قتل عام میانوالی کے خلاف کاروائی اور عراق عرب اور خلافت کے مظالم واقع ہو سکتے ہیں دنیا کے ضمیر کے ساتھ برطانوی گورنمنٹ کی زندگی کے خلاف ہے اس دفتری حکومت کے دن ختم ہو گئے وہ اپنی آخری سانس لے رہی ہے اور یہ ہمارا ریزولیشن ہے جسکے ذریعہ سے ہم آپ لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس میں بھرتی ہو کر نان وائلنٹ طریق پر اس برطانوی اقتدار کو جواس ہندوستان میں قائم ہے ختم کر دیں لارڈریڈنگ برطانوی کے اقتدار کے خطر ناک دوست ہیں میں کہتا ہوں کہ اس اقتدار کے لئے موت کا پیام تھے اب ہم نے دنیا کے سامنے اپنا پوزیشن صحیح طور پر رکھ دیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس ظلم کو نہایت امن اور شانتی اور دیانت کے ساتھ اس ہندوستان سے اٹھا کر دنیا کو دکھا دیں اور اسکو دفن کر دیں۔

جناب حسرت موہانی صاحب کی پہلی تقریر

جناب صدر حاضرین ۔

میں اس وقت آپ کے رو برو جس ریزولیشن کو پیش کرونگا وہ نہیت درجہ اہم ہے اسلئے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ اس کو معمولی ریزولیشن کی طرح قبول نہ کیجئے گا بلکہ نہایت غور و خوض کے ساتھ رائے قائم کیجئے گا ریزولیشن یہ ہے پہلے میں اس کو انگریزی میں پڑھکر سناتا ہوں (انگریزی) اس کے معنی یہ ہیں کہ اس وقت تک جو ریزولیشن کانگریس کریڈ کا ہے اس کی رو سے ہندوستان کا مقصد نیشنل کانگریس کا مقصد صرف سوراج کا حاصل کرنا ہے اس میں لفظ سوراج کی تشرح نہیں کی گئی ہے اب میں یہ ریزولیشن پیش کرتا ہوں کہ سوراج سے ہمارا مطلب کامل آزادی کا ہے میں اس ریزولیشن کو پیش کرنے کے قبل آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ایک سال قبل کی طرف نظر دوڑائیے آپ کو یاد ہو گا کہ جب ناگپور کانگریس میں یہ ریزولیشن پیش کیا گیا تھا اور سوراج کا لفظ داخل کیا گیا تھا تو کہدیا گیا تھا کہ ہم یہ لفظ مبہم شکل میں اسلئے رکھتے ہیں کہ لوگوں کو موقعہ رہے کہ جو معنی چاہیں قرار دے سکیں جو لوگ سوراج کے معنی ود ان دی برٹش امپائر Within the British Empire لیتے ہیں تو بھی فیصلہ ہمارے موافق ہو جائیگا پھر ہم باہر جانے کی کوشش نہ کریں گے لیکن اگر فیصلہ موافق نہ ہوا تو ہم ودھ اوٹ (Without) کی خواہش کرئینگے وہ شرط پوری نہیں ہوئی

جب ایک سال کے اندر خلافت اور پنجاب کے مظالم کے مسئلے طے نہیں ہو
کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے قول کے مطابق آج ایک سال کے بعد یہ نہ کہد
سوراج کے معنی کامل آزادی اور کمپلیٹ انڈ یپنڈنس (plete Independence
کے ھیں -

مہاتما جی نے فرمایا اب موقعہ ہے کہ ہم خلافت اور پنجاب کے
کو حل کرسکیں گے اسلیئے ھمیں جلدی نہ کرنا چاھیئے اسکے دو جو
پہلا جواب یہ تھا کہ خود مہاتماجی نے ایک ھی سال کی مدت قرار دی
اور بار بار کہا تھا کہ ھم سوراج اسی سال میں لینگے یہاں جتنے لوگ آئے
ھیں سب یہ ھی امید لے کر آئے تھے اور سب کے دل میں یہی جوش
کہ ھم احمدآباد اسلئے جاتے ھیں کہ وھاں جاکر ھم اپنی آزادی کا
کر دینگے -

اگر آپ اس وقت آزادی کا اعلان نہیں کر سکتے تو کم از کم ا
ضرور کیجئے کہ اپنے نصب‌العین کو تو صاف کر دیجئے اور کہہ دیجئے کہ اگر
ھم اپنی آزادی کا اعلان نہیں کرتے اگرچہ میری رائے میں یہی ھونا چاھ
کم از کم یہ ضرور ہے کہ ھم اپنے نصب العین کو واضح اور صاف کرلیں -
مہاتما گاندھی صاحب یہ کہینگے کہ پنجاب اور خلافت کے مسئلہ کا فیصلہ
ھمارے موافق ھو سکتا ہے میں کہتا ھوں کہ وقت کا جو سوال تھا اسکا
میں دے چکا کہ وقت گزر گیا ھمارا دعویٰ یہ ہے کہ دونوں مسائل کا
بغیر کامل آزادی نہیں ھو سکتا اس کی وجہ میں بیان کرونگا پنجاب کا فیصلہ
ھوگا مہاتما گاندھی فرماتے ھیں ڈائر اور اڈوائر کی پنشن بند کردی جائے اور
کئے پر پشیمان ھوں تو میں سمجھونگا کہ پنجاب کا فیصلہ ھو گیا لیکن میں
کہ ھم کو کامل آزادی حاصل نہ ھوگی یہ اسوقت ھوگا جب واقعات پنجاب کے
رونما ھونے کا موقع یا امکان نہ رہے جس وقت تک ھم کو کامل آزادی
نہ ھوگی اسوقت تک جو کچھ ڈائر اڈوائر نے کیا ہے ان کے دوسرے بھا
کر سکتے ھیں اور جس کی مثال آپ دیکھ رہے ھیں کہ موپلا لوگوں پر کیا
ھو رھا ہے اس موقع پر حکومت کی جانب سے ایک غلط فہمی پھیلا کر
جا رھا تھا جب وھاں ممکن ہے تو اور ھندوستان میں اسی طرح ھو سکتا ہے
کا فیصلہ یہ ہے کہ اس کا امکان جاتا رہے اور اس قسم کے واقعات پھر نہ ھو
اور یہ جب ھی ھو سکتا ہے کہ ھندوستان کامل طور پر آزاد ھو جائے بعض

کینیڈین فارم آف سلف گورنمنٹ کو پیش نظر رکھکر کہتے ہیں کہ دیکھو کینڈا آزاد ہے آئیر لینڈ کو آزادی کی دھن ہے جسطرح انگریزوں نے ان مقبوضات سے مصالحت کی کوشش کی ہے جہانتک میں نے غور کیا ہے ہندوستان کیلئے کینڈا کی قسم کی آزادی اور کمپلیٹ انڈیپنڈنس (Complete Independence) میں کچھ زیادہ فرق نہ ہو گا انگریز کبھی ہندوستانیوں کو کینیڈین فارم آف سلف گورنمنٹ دینے پر راضی نہ ہونگے جن جن ملکوں کو انہوں نے یہ دیا اسکی دو وجہیں تھیں پہلی وجہ یہ کہ جن ملکوں کو انہوں نے ایسی گورنمنٹ عنایت کی خود ان ملکوں کا بھی فائدہ اسی میں ہے کہ وہ انگریزوں کی ماتحتی سے نکل جائے تو دوسری قومیں ان کو ہضم کرلیں مگر ہندوستان کے لئے ان دونوں باتوں میں کوئی بات موجود نہیں ہندوستان میں ہر قسم کا موسم ہر قسم کی زمین اور ہر قسم کی ضرورت کی چیزیں موجود ہیں ہندوستان اپنی ضروریات زندگی کیلئے دوسرے کا محتاج نہیں اور اس کے لئے اس کا اسمیں کوئی فائدہ نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کا ماتحت رہے کسی کا یہ سمجھ لینا کہ انگریز لوگ ہندوستان کو اس طرح کی سلف گورنمنٹ دیدینگے یہ مشکل ہے سب کا خیال ہے ایسا نہیں ہو سکتا جب میں نے یہ ثابت کردیا کہ کینیڈین فارم آف گورنمنٹ کا ملنا مشکل ہے جب انگریز وہ بھی خوشی سے نہ دینگے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے مقصد کو اعلیٰ درجے پر نہ رکھیں اور کیوں نہ کہیں کہ ہم کامل آزادی کے در پے ہیں حضرات مسئلہ خلافت کے متعلق آپکو معلوم ہے کہ سوراج کا مسئلہ مسلمانوں نے دو حیثیت سے قبول کیا ہے ایک تو عام ہندوستانی کی حیثیت سے اور دوسرے اسلامی حیثیت سے جو مسئلہ خلافت کے متعلق ہے صرف ہندوستان کے لئے کینیڈین فارم آف سلف گورنمنٹ بھی مفید ہو سکتی ہے مگر خلافت سے متعلق سوراج کے ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں یعنی پوری اور کامل آزادی خلافت کا تحفظ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جبتک انگریزوں کی شہنشاہی قوت کو شکست نہ ہو جبتک ایسا نہ ہوگا انگریزوں کے قدم عراق عرب اور جزیرۃالعرب کی سر زمین سے ہٹ نہ سکینگے. اور تمام دنیا انکے اثر سے ہرگز پاک نہ ہو سکے گی اس لئے مسئلہ خلافت کے متعلق سوراج کے صرف ایک معنی ہو سکتے ہیں یعنی کمپلیٹ انڈیپنڈنس کینیڈین فارم آف سلف گورنمنٹ سے مسئلہ خلافت کا فیصلہ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ اس کے خلاف ہوگا کیونکہ اس سے امپیریل ازم کو مدد پہنچیگی جبتک ہندوستان کامل طور پر آزاد نہ ہوگا مہاتما گاندھی جی کا یہ دعویٰ کہ ہم پنجاب اور خلافت کے مسائل حل کرلینگے ہرگز پورا نہ ہو سکے گا جہاں تک میرے مسلمان بھائیوں کا حق ہے ان کا کثیر حصہ سوراج یعنی کامل آزادی کے معنے سمجھنے

لگا ہے کل کے دن خلافت کانفرنس میں اتفاق سے وہ مسئلہ پیش نہ ہو سکا لیکن
اور انہیں حاضرین کا جو جلسہ عام ہوا اسمیں مسلمانوں نے بالاتفاق یہ پاس
کہ سوراج کے معنی کامل آزادی کے ہیں اگر آپ کو یہ سب باتیں منظور
آپ کے بڑے بڑے رہنما جو جیل خانہ میں چلے گئے ان کی بات کو قائم رکھ
تو اس ریزولیوشن کو بالاتفاق منظور فرمائیے جسوقت پنڈت موتی لال نہرو
میں پیش کئے گئے انہوں نے کہا کہ ہم اس عدالت میں پیش کیئے گئے
نے کہا ہم اس عدالت کو تسلیم نہیں کرتے جس وقت سی آر داس جیل
انہوں نے کہا کہ ہم اس حکومت کو تسلیم نہیں کرتے جس وقت علی
پر مقدمہ کراچی میں ہو رہا تھا انہوں نے بھی کہا کہ ہم اس عدالت کو
نہیں کرتے بلکہ شوکت علی نے علی‌الاعلان کہدیا ۳۱ دسمبر کو ہمارا
ہو جائیگا کہ ہم ہندوستانی ری پبلک (Indian Republic) کا اعلان
انفرادی طور پر ہر ایک نے کہہ دیا ہم آزاد ہیں جتنے لوگ یہاں موجو
اگر اکیلے اکیلے اور فرداً فرداً انکی رائے پوچھی جائے تو ہر ایک ان میں
کہیگا کہ ہم آزاد ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہم مجموعی طور پر بھی کہ
کہ ہم آزاد ہیں آج کی تاریخ سے ہم آزاد ہیں اور پورے طور سے آزاد ہیں
تلک کا یہ قول ہمکو خوب یاد ہے کہ آزادی ہمارا پیدائیشی حق ہے اور ہما
ہے کہ ازادی لے کے رہیں میں آخر میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ
شخصیت سے اثر پزیرنہ ہوں مہاتما گاندھی کی اپیل کا آپ پر ضرور اثر ہوگا
سمجھتا ہوں کہ اگر آپ غور فکر سے کام لینگے تو اپنی ذاتی رائے پر مہاتما
اپیل کو بھی ترجیح دینگے -

مولانا حسرت موہانی کی دوسری جوابی تقریر

جناب صدر و حاضرین اگرچہ مہاتما گاندھی کے ارشاد کا جواب دینا بہ
بڑی بات سمجھا جائیگا لیکن فرض کا پہچاننا مجھکو مجبور کرتا ہے کہ جو کہ
بات ہو اسکو آپ کے سامنے علی‌الاعلان پیش کردوں حضرات مہاتما گاندھی نے
تقریر میں جتنا کہا ہے اس میں سب سے بڑی بات یہ پیش کی ہے کہ ہم
طاقت کا پورا اندازہ کرنا چاہیئے اور چونکہ معتدل جماعت کے افراد بھی
سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں اسلئے ہم کو یہ لازم ہے کہ صرف اسی چیز کا
کریں جو مناسب ہو لیکن ہم جو چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم کامل آزادی
نصب‌العین بنالیں اور سمجھ لیں ہم کو آخر کار وہ چیز حاصل کرنا ہے اس کو

کئے بغیر نہ رہیں گے آزادی کامیل کو آئیڈیل بنانے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا اگر فی الحال اس سے کم درجہ کی چیز ملے گی تو ہم نہ لینگے بیشک ہمارا نصب العین وہی رہیگا اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم کچھ چاہتے ہیں اس سے کم ملے گا تو ہم اسے رد کردیں گے ناگپور میں ایک سال پہلے کہا گیا تھا کہ خلافت اور پنجاب کا فیصلہ خاطر خواہ ہو جائیگا تو سوراج برٹش امپائر کے اندر رہیگا ورنہ باہر اسوقت یہ بھی کہا گیا تھا کہ ایک سال کے اندر اس کا فیصلہ کیا جائیگا اب وہ ایک سال گذر گیا پھر انکا فیصلہ کیوں نہیں کیا جاتا اگر نہیں کیا جاتا تو کیا کارنٹی ہے کہ یہ بات یوں ہی ہوتی چلی جائیگی سوراج کا لفظ ایسا مبہم ہے کہ اس غلط فہمی کو سمجھ کر حکومت نے خود لفظ استعمال کرنا شروع کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوراج کے معنی وہ بھی ہو سکتے ہیں جو حکومت انگریزی کی ڈاکو منٹس میں لئے گئے ہیں گورنمنٹی سوراج کے معنی سوا اس کے کچھ نہیں ہو سکتے کہ چند مٹی کے کھلونے ہمارے سامنے پیش کئے جائیں اب کہا جاتا ہے کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس ہوگی اس میں کہا جائیگا کہ پراونشیل آٹانمی لیلو تمام دنیا کو دھوکہ دیا جا رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے لوگ کیا چیخ پکار کر رہے ہیں سوراج انکو مل گیا ریفارم جو انکو دی گئی ہے یہی سوراج ہے بس میں آپ سے درخواست کرونگا کہ سوراج کو اس کے صحیح معنوں میں لیجئے نہ کے اس معنی میں جیسا حکومت کہتی ہے جب تک اس لفظ کی تشریح نہ کردیں گے اسوقت تک ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق اسکا مطلب نکال سکیگا میں نہیں سمجھ سکتا کہ جب ہمارے بڑے بڑے لوگوں نے جو جیل خانہ میں چلے گئے ہیں فرداً فرداً اس کی تشریح کردی کہ ہم اس گورنمنٹ کو تسلیم کرتے ہیں نہ اسکی عدالت کو نہ قانون کو تو ہمکو کیا بات روکتی ہے کہ ہم ایکبار مجموعی طور پر بھی اپنے نصب العین کا اعلان نہ کردیں اور پھر پوری قوت کے ساتھ اس کا دعویٰ کرتے رہیں حضرات قومیں اس طرح بنتی ہیں کہ کسی بڑے شخص کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ عمل کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور دنیا میں چھا جاتا ہے کیا آپ دنیا میں اسکی کوئی مثال بتا سکتے ہیں کہ بغیر کسی نصب العین کے مقرر کئے ہوئے اسپر عمل کیا گیا ہو آپ اس بات کا خیال کیجئے کہ وہ جو لوکمانیہ تلک نے کہا تھا کہ سوراج ہمارا پیدائشی حق ہے کیا یہ بات کسی کے وہم میں بھی آسکتی ہے کہ تلک مہاراج کا مطلب اس سے یہ تھا کہ صرف چند ریفارم ملجائیں میں کہتا ہوں کہ ہماری اعلیٰ خیالی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دنیا پر ثابت کردیں گے کہ ہم ایسے کم حوصلہ نہیں ہیں کہ آزادی

کو اس محدود معنی میں سمجھیں لہذا میں آپ سے درخواست کرونگا کہ
اس امر کے کہ مہاتما گاندھی نے کیا فرمایا ہے آپ اپنے نصب العین
کردیجئے کہ اس کا وقت ہے اگر اسوقت آپ نے اعلان نہ کیا تو آپ کو
ہونا چاہیئے کہ تمام دنیا میں ہماری آبرو میں فرق آجائیگا کیونکہ تمام دنیا میں
ہو چکا ہے کہ ہم اسی سال میں آزادی حاصل کریں گے کیا آپ چاہتے ہیں
مہاتما گاندھی کا یہ قول پورا نہ ہو میں چاہتا ہوں کہ مہاتما گاندھی کی
جو نکلتا ہے وہ پتھر کی لکیر ہو شاید آپ کہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے
سوراج آسمان سے ٹپک پڑیگا میں کہتا ہوں کہ سوراج دوسروں کے ھاتھ میں نہیں
سوراج ہم خود لے سکتے ہیں غور کیجئے کہ اگر آج سے ہر شخص سمجھ
ہم آزاد ہیں تو سوراج حاصل ہو گیا مہاتما گاندھی نے جو کہا تھا کہ
ایک سال میں لے لینگے انہوں نے یہ بھی یہی سمجھا تھا کہ جس وقت
اعلان کردینگے کہ ہم آزاد ہیں آخر میں آپ حضرات سے اپیل کرتا ہوں
کچھ رائے دیں بلا کسی شخص کے ذاتی لحاظ کے دیں ان الفاظ کے ساتھ
حضرات سے رخصت ہوتا ہوں۔

حکیم اجمل خاں صاحب کا آخری لیکچر

ڈیلیگیٹ بھائیو اور بہنو اس سے پہلے کہ کانگریس کا یہ اجلاس
ہومیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ چند الفاظ آپ کے سامنے پیش کروں۔
پہلے میں آپ بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے نہایت گرم
کے ساتھ کانگریس کی تمام کارروائی میں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کرنے
حصہ لیا ہے میں سمجھتا ہوں آپ کے سامنے اس اجلاس میں سب سے زیادہ
ریزولیوشن تھا جسے مہاتما جی نے پیش کیا تھا اور جو خوشی کی بات ہے
بڑی کثرت رائے سے پاس کیا گیا حضرات آپ اچھی طرح جانتے ہیں
ریزولیوشن کو آپ نے پاس کیا ہے اسے قبول کرتے ہوئے آپ ایک ایسی
اس کانگریس کے اجلاس سے لے کر اپنے ساتھ جاتے ہیں جسے پورا کرنے
مجھے امید ہے کہ آپ ہمیشہ آمادہ رہیں گے برادران میں ان بھائیوں کے سامنے
معذرت کرتا ہوں جنہیں میری رولنگ یا بولنے سے روک دینے کی وجہ سے تکلیف
ہو وہ خود اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ وہ ناگوار خدمت ہے جو اس
اجلاسوں کے ذمہ دار اشخاص کو کبھی کبھی ادا کرنی پڑتی ہے۔

حضرات اس موقع پر مجھے دیر تک تقریر کرنی نہیں ھے اسلیئے کہ جب میں نے دوسرے بھائیوں کو تقریر کے لئے وقت کم دیا ھے تو میرا بھی فرض ھے کہ میں خود اپنے لئے بھی وقت کی کمی کو ملحوظ رکھوں لیکن اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر ختم کروں اُن سب بھائی بہنوں کا جنہوں نے عام طور پر احمد آباد کی میزبانی کی دلی شکریہ ادا کروں مسٹر ولب بھائی پٹیل جو رسیپشن کمیٹی کے چیرمین ھیں اور جنھوں نے اپنے فرائض کے ادا کرنے میں پوری مستعدی سے کام لیا ھے سیٹھ کستور بھائی للی بھائی جنہوں نے کانگریس کے موقع پر سودیشی اشیاء کی نمائش کے لئے جگہ دی سیٹھ دینمل بھائی میاں بھائی جنہوں نے کانگریس کے پنڈال کیلئے ایک اچھے موقع پر زمین عنایت فرمائی مسٹر پنڈت جہنوں آپ کے اس ھال اور دوسری چیزوں کا نقشہ تیار کیا مسٹر گچر جنہوں نے مسٹر پنڈت کے تجویز کئے ہوئے نقشوں کے مطابق ان چیزوں کے بنانے کا انتظام اپنے ھاتھ میں لیا ان کے علاوہ میرا فرض ھے کہ میں زنانہ مردانہ رضاکاروں اور ان کے کپتانوں کا دلی جوش کے ساتھ شکریہ ادا کروں جنہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ جیسا کہ آپ حضرات شب و روز دیکھتے رھے ھیں اس بڑی قومی خدمت کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا ھے اس سرد موسم میں جو انتظامات ھماری ان بہنوں اور بھائیوں نے کئے ھیں وہ اس قابل ھیں کہ ھم انہیں ھمیشہ عزت اور محبت کے ساتھ یاد رکھیں اب میں یہاں سے رخصت ھوتے ھوئے دعا کرتا ھوں کہ جس ذمہ داری کا بوجھ ھم آج اس پنڈال سے لے کر باھر نکلتے ھیں خدا تعالیٰ ھمیں توفیق دے کہ اسے پورے کرنے میں کامیاب ھوں (آمین) ۔

نوٹ۔ رسالہ ہجرت از صفحہ ۹ تا صفحہ ۳۲ شیخ قادر بخش کے اصح المطابع لکھنؤ مین چھپا ہے

مجموعہ

رسالۂ ہجرت و رسالہ قربانی گاؤ

یعنی

حضرت مولانا حافظ حاجی محمد قیام الدین عبد الباری لکھنوی فرنگی محلی حفظہ اللہ عن شر ور الغبی و الغوی۔ کے وہ مضامین و خیالات جو اب تک وقتاً فوقتاً مختلف طریقون سے ملک مین شائع ہو چکے ہین

مرتبۂ

جناب مولوی شیخ شاہد علی صاحب ساکن نینا مؤ ضلع بارہ بنکی

مع سہ

چہل حدیث

جسمین ہجرت اور شام و قزوین کے فضائل درج ہین

پہلی مرتبہ نومبر ۱۹۲۰ء مین

جناب مولانا حافظ محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی نے شائع کیا

اور محمد شمس الدین کے اہتمام سے
شمس المطابع لکھنؤ بلوچپورہ مین چھپا

بسم الله الرحمن الرحيم

مسلمانوں نے اپنی موجودہ پریشانی کی حالت میں جن امور کو بطریق اور تشفی قلب کے اختیار کیا ہے اُنمیں سب سے زیادہ با اثر اور فائدہ بخش ہجرت کا سمجھا جاتا ہے مگر جس بے ترتیبی سے اس تحریک کا اجراء کیا وہ بھی محتاج بیان نہیں ہے بعض غیر ذمہ دار لوگوں نے آسکی ابتدا کی اور سربر آوردہ حضرات کے اقوال سے فائدہ اُٹھایا بالخصوص حضرت استاذ مولانا مولوی قیام الدین محمد عبدالباری صاحب قبلہ دام ظلہ فرنگی محلی اور بادشاہ اسلام غازی امان اللہ خانصاحب خلد اللہ ملکہ کے اعلانات و فرامین تحریک کے اشاعة کا خاص ذریعہ ٹہرایا ہے حالانکہ ان سربر آوردگان قوم و اقوال انکے اس بے ہنگام تحریک کے مؤیدنہ تھے لہذا مجھے مناسب معلوم ہوا کہ حضرت مولانا ممدوح دام فیضہ کے جملہ مضامین جو مسئلۂ ہجرت میں تک لکھے گئے ہیں اور شائع ہوئے انکو ایک جگہ جمع کردوں اسپر اپنی سے کوئی تبصرہ لکھنے کی بھی ضرورت نہیں ان جملہ اقوال کو جنکو مولانا مدفیضہ نے قلمبند کیا ہے غور سے دیکھنے والا اچھی طرح انکا مطلب سمجھ اور جو اختلاف سمجھا جاتا ہے اسکو بھی دور کر سکتا ہے بشرطیکہ انصاف سے ملاحظہ کرے -

کمترین شاهد علی عفا

از رساله مسلمان اور هوم رول مرتبهٔ مولوی سلامت الله صاحب مطبوعه
خیرالمطابع لکھنؤ ماه نومبر -

قیام هندوستان کے متعلق هماری کیا رائے ہے

بعض تحریرات میں نظر سے گذرا هے اور بعض لوگوں کی زبان سے بهی
سنا گیا هے که مسلمانان هند با وجودیکه ایک زمانه سے هند آباد هیں مگر آن کا طرز
اور رویه صاف اس امر کو بتا رها هے که وه غیر ملک کے لوگ هیں اور آنهوں نے
جیسا که اگلی قوموں نے توطن اختیار کیا هے ویسا اختیار نهیں کیا هے -

جو لوگ باهر سے آئے هیں وه اپنی شادی و بیاه و تعلقات کو تابه امکان
اپنے اپنے هم وطن اور هم قوموں سے رکهتے هیں اور جو هندی الاصل مسلمان هیں وه
با هم میل جول رکهتے هیں -

اسکا نتیجه یه هے که جو باهر کے لوگ هیں وه رشته ناته اس ملک سے
اسقدر نهیں رکهتے که آنکا شمار اسی ملک کے رهنے والوں میں هو -

اگر وه وقت آیا تو انکو موقع هے که اپنے اپنے ملک میں چلے جائیں اور جو
اصلی باشندے هیں وه اپنے همقوموں سے ملجائینگے -

هم سے کہا جاتا هے که تم لوگ عربی هو اور تم نے اپنے انساب کا
لحاظ رکھا اور تم هندیوں سے نه ملے نه ملنا چاهتے هو -

هم خود کہتے هیں که شعائر اسلامیه کا لحاظ نه رکھا گیا تو همکو
کوئی چاره نهیں بجز اسکے که هم جهاں سے آئے تھے وهیں چلے جائیں -

اگر پھر شوق سیر هند هے تو محمد بن قاسم کے طور پر نئے سرے سے آنا
چاهئے میں اپنے لئے اسکو ممکن بهی سمجهتا هوں اور میرے ایسے اور بهی بہت سے
لوگ هیں جنکو یه آسان هے که عرب کی سر زمین پر بودوباش اختیار کریں میرے
دادا ابو ایوب انصاری کا گھر اسوقت تک زیارتگاه خلائق هے - ابو طلحه انصاری
کا باغ اور بیر حارث کے گرد اگرد کی جو زمین هے وه اس وقت همارے هی قبضه
میں هے مدینه طیبه میں اسکے علاوه بهی املاک هے جسکا تعلق هم لوگوں کی ذات

سے ہے جیسا کہ فرنگی محل لکھنؤ ویسا ہی مدینہ طیبہ ہمارے حقیقی رشتہ دارو
مزارات وہاں بھی ہیں جسطرح کہ یہاں ہیں سب سے بڑھکر جوار رسول
یہاں میسر نہیں ہے -

جب دین کی حفاظت نہ رہی ہو تو ہجرت نہ کی جاوے تو کیا
خصوصاً اس صورت میں جبکہ ہجرت ممکن ہو -

میرے وسائل سے زیادہ دیگر حضرات کے وسائل ہیں کیا یہ ممکن نہیں
کہ سر زمین ہند کو چھوڑ کر کے سر زمین عرب میں قیام ہو -

میں کہتا ہوں کہ یہ آسان ضروری ہے مگر ہمت کے خلاف ہے اور الو
کے منافی ہے وہ لوگ جنکو ہجرت ممکن ہے وہ بھی سمجھ لیں کہ مرابط کا
زیادہ ہے ہم اعلاے کلمۃ اللہ کی غرض سے جبتک اس سر زمین میں رہینگے
مرابط کا حکم رکھیں گے مدینہ طیبہ سے زیادہ کوئی مامن و ملجا مسلمان کا نہیں
مگر اعلاے کلمۃ اللہ اور اشاعتہ دین اتنا اہم امر ہے کہ اہل مدینہ نے اسکو
عزیز مقصد کی غرض سے چھوڑ دیا اور یہ انکی عالی حوصلگی پر دلالت کرتا
ہندوستان جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں بلحاظ احکام اسلامیہ کے معمولی
نہیں رکھتا ہے بلکہ اسکی شرافت دیگر ممالک سے بہت زیادہ ہے وہاں کا
مسلمانوں کیواسطے کم شرف نہیں رکھتا ہے -

یہ وہ ملک ہے جہاں کلمتہ اللہ کو ہم نے رائج کیا ہے اور ہمارے
آ آ کے یہاں سپرد خاک ہوئے ہیں ہمارا آنا نہ تو باد ہوائی تھا کہ خاک
ہوا میں اڑائی جاتی نہ سموم دلوں تھے کہ باعث خزاں ہوتے اور ہم جلائے
بلکہ ہمارا آنا بہار ہندوستان تھا کہ جس نے اس ملک کی مٹی تک کو بزرگی
یہ مٹی ہندوستان کی ہمارے اعلیٰ ترین اکابرو مشاہیر روزگار کی خاک ہے ہم
کیونکر چھوڑ سکتے ہیں -

مسلمانوں نے اس سر زمین کی شادابی میں اپنا خون بہایا ہے اور
سینچا ہے اور اسکی خاک میں خاک ہوئے ہیں نہ بھی نہ جلے جو اس ملک
محبت نہ رکھتے ہوتے -

مسلمان یہاں آئے اور یہاں رہے اور یہاں کی آبادی کا باعث ہوئے اور
بھی ہیں اور ہمیشہ رہینگے -

یہ دلوں سے نکالدیا جائے کہ ہم بیگانہ ہیں اور بیگانہ وار چلے جائینگے ہم بہائیے ہیں اور یہاں رہینگے -

ہمارے بھائی جو ہندی الاصل ہیں ان کو ہم کسیطرح چھوڑ نہیں سکتے ہم نے اپنا تعلق عرب کے خالص خون سے جدا نہیں کیا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہم نے ہندوستان کو عرب سے ملا دیا ہے ہم ہندی بھی ہیں عرب بھی ہیں مسلمان بھی ہیں مگر پہلے مسلمان پھر عرب پھر ہندی اور اسی طور سے ہم رہینگے -

از اخبار قوم جلد ۱ نمبر ۲۱ - ۷ رجب ۳۷ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹ء چہار شنبہ

نقل جزء جواب منجانب حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب دام ظلہم العالی ۱۴ جمادی الاول ۳۷ھ یوم شنبہ نمبر ۱۳۳۹

اس قدر گذارش ہے کہ در صورت مداخلت امور مذہبی واسر مسلم نبذ معاہدہ کی بغرض معاہدہ حاجت نہیں ہے ہدایہ ملاحظہ ہو آخر الامر وہی عدم استطاعت عذر ہو سکتا ہے اور آیۂ واستنصروکم فی الدین پر جو حاشیہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اسکو ملاحظ فرمائیے کہ اس سے حکم مسلمانان ہند روشن ہوتا ہے یہ آیت اگر غیر منسوخ مان لی جائے تو وجوب ہجرت میں کون شے باقی ہے جہانتک قدما کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے آیۂ مذکور منسوخ ہے علامہ سرخسی کی مبسوط ملاحظہ ہو ہم لوگ وجوب ہجرت کا انکار نہیں کرتے مگر وہ ہجرت جسپر یہ آیت دلالت کرتی ہے اُسکے نسخ کے ہم بھی قائل ہیں ایسی حالت میں اس آیت کا لحاظ ہم نہیں کر سکتے مگر حضرات کبار پر حرف زن بھی نہیں ہیں دارالحرب میں قرض کو جائز سمجھتے ہیں جیسا کہ کتب احادیث سے ثابت ہے اور استیلاء کی حالت میں دارالاسلام کے لئے طلب والی مسلم کے مامور ہیں باوجود ان اختلافات کے جدال وقتال کو اسوقت اعانت بمال کو مسلمانان ہند کے اوپر فرض نہیں سمجھتے بوجہ عدم استطاعت نہ بوجۂ معاہدہ -

نقل از جزء جواب خط مولوی خلیل احمد صاحب منجانب حضرت مولانا عبدالباری صاحب مد ظلہ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۳۷ھ

(۲) عرض ہے کہ ہندوستان کے متعلق کوئی قاطع رائے اسوقت تک قائم نہیں ہو سکتی جبتک کہ اسکا تصفیہ نہ ہو جائے کہ دار حرب ہو گیا اور

ملک نصاری میں چلا گیا ورنہ دارالاسلام کے حکم میں ہو کے کوئی معا
شرع صحیح نہیں ہو سکتا ہے مبسوط میں ملاحظہ ہو وان کان طلب ا
ان یترک یحکم فی اهل ملکة بماشاء من قتل وصلب اوغیرہ مالا ینفع فی
لم یجب الی ذلک الی اخرۃ اور اگر دار حرب ہو گیا ہے تو اب یہ دی
کہ اگر ہمنے امان لیکے آنسے دار حرب میں قیام کیا ہے علامۂ سرخسی ارشا
ہیں لانہ ممنوع من التوطن فی دارالحرب اور اگر مسلمان مقہور ہو گئے اور ان
امان دی تو اس امان کی ابقاء ایجاب کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ وہ
مبسوط میں ہے واذا اسلم فی دارالحرب تاجرا او اسیرا او اسلم هناک فامنہ
باطل لانہ مقهور فی ایدیهم ہمارا موجب امان افعال کرنا کوئی اثبات امان کے
دلیل نہیں ہو سکتا ہے ملا محمود عینی تحریر کرتے ہیں فان قلت امنہ محمد بن
قلت لم یصرح لہ با مان فی کلامہ وانها کلمہ فی امر البیع والشراء وال
والاستیناس حتی تمکن من قتلہ مجھے تو تحیراس امر کا ہے کہ معاہدہ کے دو
فریق ثانی مقر نہیں ہے بلکہ عام قانون کی پابندی کرنے والے کے ساتھ
کیا جاتا رہے چاہے وہ معاہدہ ہو یا نہ ہو وہی برتاؤ والیان ملک
مسلمانوں کے ساتھ بھی ہے ۔ جہانتک مجھے علم ہے عدم قدرت مسقط فر
ہے و بس ایسی صورت میں چاہے وہ صلح جائز ہو یا نہ ہو ان
جا سکتی ہے جبکہ خوف ہلاک کا ہو مگر صاحب فتح القدیر تحت قول
ہدایہ الااذ اخاف الہلاک واجب بای طریق یمکن کے لکھتے ہیں وهو تسا
لا یجب رفع الهلاک با جراء کلمة الکفرالخ اسقدر اور عرض ہے کہ اگر معا
بھی لیا جاوے تو استخفاف مسلمین کی صورت میں اسکی پابندی لازم نہیں
شرح مبسوط میں ہے المستا من ملتزم ترک الاستخفاف بالمسلمین فانا ما اعطینا
یستذل المسلم اذ لا یجوز اعطاء الامان علی ہذا اور اسی کتاب میں اور
میں بھی ہے وان اغار وا اهل الحرب الذین فیهم المسمون المستا منون علی
المسلمین فاسرو ذراری المسلمین اذا کانوا یطیقون القتال لا نهم ملکوا ذراری
بالاحراز فهم ظالمون فی استرقا قهم والمستا منون ماضمنوا لهم التقریر علی الظلم فلا
الاقتالهم لاستنقاذ ذراری المسلمین من ایدیهم جہانتک معلوم ہوتا ہے اسیر کا چھڑانا
ہے اور درجہ بدرجہ فرض عین ہوتا جاتا ہے تو اسکے استنقاذ میں امان خارج نہیں
اسیطرح دارالاسلام پر جب کفار حملہ آور ہوں تو دفاع فرض ہو جاتا ہے
اور امان مانع نہیں ہے بوجہ فرض عین ہو جانے کے کہ وہ مطالبہ خدا ہے اسکے مقا
حق نہیں ہے استیمان سے زیادہ قوی حق ملک یمین ہے اور تزوج ہے وہ بھی

هو جاتا هے قادرین پر وجوب متحقق هو جاتا هے اسی طرح یہاں بهی هے اسی واسطے فقہائے کوئی قید نہیں لگائی هے اور مفہوم مخالف کتب فقه میں معتبر هے اسکا قید نه لگانا حکم عام هونے کو کافی هے اس میں شک نہیں که اهلاک نفس بلا ضرورت جائز نہیں هے قانون جن امور کو روکتا هے اُن کو نه کرنے میں هم کو عذر هے جہاں جہاں جتنا جتنا عذر مقبول هے هم پر اسی قدر تخفیف هے اور اکراه بهی اپنے محل پر هے حاصل یه هے که جہاں تک هم لوگ سمجهے هوئے هیں هندوستان دارالاسلام هے اور اُس میں کوئی معاهده واجب العمل نہیں هے جو خلاف اسلام هو اور عدم وجوب قتال بوجه عدم قدرت کے هے هم احکام مرابطین کے لحاظ سے یہاں مقیم هیں اور قانون کے پابند هیں تاکه ضرر نه هو اور قدرت حاصل کرنے کے مکلف هیں که وه شرط اداء واجب هے اگر هم خلاف قانون کرینگے حکومت سے سزا پائیں گے اگر خلاف شرع کرینگے خدا کے گنہگار هوں گے چاهے وه عذاب کرے خلاف قانون کرنے سے جہنم میں هم نه جلیں گے اور اگر بفرض دار حرب هے تو درحقیت معاهده نہیں هوا هے بلکه حکام کی طرف سے امان دی گئی هے جسکے مقتضی کے هم مکلف نہیں هیں اور جو اطاعت هے وه محض برائے حفاظت خود هے یا مخادعت هے یہی سبب هے جو عام طور سے یه دارالامان کہا جاتا هے اور اگر دارالا ستیمان هے که مسلمان امان کے ذریعه سے دار حرب میں هیں تو اس صورت میں اُن پر هجرت فرض هے جب که دیگر مقامات دارالا سلام موجود هیں اور اهل کتاب میں اُس وقت بطور عارضی هجرت کرنے کا حکم معلوم هوتا هے جب که کوئی دار دنیا میں داراسلام نه هو اور دارا ستیلاء سے هجرت کی فرضیت معقول نہیں۔

(۳) عرض هے که فتوی محض سمجهداروں کے لئے هے عام اشاعت کی غرض سے نہیں هے اس واسطے بہت زیاده تصریح کی حاجت نہیں بلکه تصریح سے اجمال بہتر هے ایسی صورت میں جب که مصلحت شرعی اسکی تصریح سے فوت هوتی هے مجهے جناب سے اُمید هے که تهوڑی تکلیف فرما کر بغور میرے معروضه کو ملاخطه فرما کر تسکین کر دیجے - آخر میں نہایت ادب سے معافی کا خوٰاستگار هوں که بہت وقت صرف کرایا هو گا مگر مجهے بڑے مہلکه سے نجات هو جائے گی میں عرض کرتا هوں اگر علمائے متبحرین مجهے صبرو سکون کا فتوی دیں تو خطرات میں نه پڑوں اور عزلت اختیار کر لوں اور حکومت کو بهی دشواری هوتی هے اور اس فقیر عاجز کو بهی مشکلات پیش هوتے هیں اگر خدا کے حکم میں حل

اس دنیاوی دشواری کا ہو تو کاہے کو آسان صورت نہ اختیار کی جاوے
مقصدرضائے الہی ہے و بس فقط -

نقل از اخبار قوم دھلی ۲۲ جمادی الثانی ۳۲ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۱۴ء
یوم دوشنبہ

منجانب حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب قبلہ

مسلمانان ھند میرے نزدیک پابند قانون اگر نہ رہے تو آن کو اٹھانا ہو گی مگر جہنم میں اس کی وجہ سے جلیں اس کو میرا دل قبول نہیں ہے میں حکومت برطانیہ کو بھی اس سے مستغنی سمجھتا ہوں کہ جہنم کے پر حکومت کرے اگر اس کو اپنے اقتدار پر بھروسہ ہے اس واسطے مجھے خدشہ نہیں کہ صاف ظاہر کر دوں کہ نہ تو حکومت کسی معاہدہ کی نہ ہم کو اس معاہدہ کا علم ہے نہ ایسے معاہدہ کی نظیر کتاب اللہ میں نہ رسول اللہ میں فقہ کا کوئی جزئیہ اس کے مطابق ہے محض ہمارا رعیت بسر کرنا معاہدہ نہیں بلکہ عاجزی ہے اور قہرو غلبہ کا باعث ہے اور معاہدہ پامال ہے اور کوئی معاہدہ خلاف شرع واجب العمل نہیں ہے بڑی کعب ابن اشرف یہودی اور محمد بن مسلم انصاری کے درمیان جو عہد ہوا اس سے عہد کا قبول کرنا شرعاً مسلم نہ ہوا ہمارے روز مرہ کی برتاوے کہ وہ بھی معاہدہ نہیں ہو سکتا ابو سفیان نے مدینہ میں پکار کے کہا کہ امان دی مگر اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا اسود کے ماتحت مسلمان برابر اس کی حکومت کے احکام کو تسلیم کرتے رہے مگر وہ شرعی ہوا یہاں تک کہ سازش کر کے بعض نے اس کو ہلاک کرایا جن سے عقود ہوئے تھے اگر ایک دلیل بھی معاہدہ پر ہو تو تسلیم کر لی جائے مجھے تو کوئی دلیل نہیں معلوم ہوتی -

نقل از رسالہ انتظامیہ بابت ماہ جماد ی الثانی ۱۳۳۲ء ہجری
دوسرا مسئلہ دار اسلام اور کفر کا ہے

امام شافعی سے مروی ہے کہ وہ دنیا کو دار واحد سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ غلبہ سے حکم دار ہوتا ہے اگر غلبہ کفر ہے تو دار کفر اسلام ہے تو دار اسلام ہے پھر کبھی ظاہر اسلام کو امن ر غلبہ دوسرے لحاظ سے ہوتا ہے اس لیے دار کفر حقیقۃ دار اسلام کے حکم میں ہو جاتا ہے

یشه که آنحضرت کے وقت میں حقیقه دار کفر تھا مگر ظاهر دار اسلام میں کر دیا گیا اور اس کی جانب هجرت شروع هوئی کبھی اس کے برعکس دار اسلام حقیقه هوتا هے اور ظاهرًا حکم دار حرب میں هو جاتا هے جیسے وه ممالک هیں جہاں بعد دار اسلام هوے کے استیلاے کفار هو گیا هو اور مسلمان وهاں بکثرت رهتے هوں دار اسلام حکمًا و حقیقه دار حرب هو جاتا هے کبھی دار کفر حقیقه و حکمًا دار اسلام هو جاتا هے مگر اسلام کو هر جہت میں رفعت و علو هے اس واسطے دار اسلام هونا آسان هے به نسبت دار کفر کے جو بلده دار اسلام تھا وه محض ظاهری غلبه سے کفار کے دار کفر نہیں هو سکتا جب تک که کوئی حکم احکام اسلام کا وهاں باقی نه رهے اگر ایک حکم بھی وهاں جاری رهے تو وه دار کفر نہیں امام ابو حنیفه اس کے ساتھ قید اور بھی بڑھاتے هیں که اتصال دار حرب سے بھی هو جائے اگر کوئی حکم جاری نه رهے اور اتصال دار حرب سے نه هو تو وه مقام بھی امام صاحب کے نزدیک دار حرب نه هو گا اسی طرح کوئی شخص اپنے ایمان یا امان سے جو اس کے پہلے سے حاصل تھی نه ره سکے جب تک یه شرط فوت نه هوگی اگرچه اتصال دار حرب سے هو جائے اور کوئی حکم بھی احکام اسلامیه سے باقی نه رهے مگر لوگ ایمان و امان سابق کے باعث سکونت رکھ سکتے هوں تو وه مقام بھی دار حرب نه هو گا دار اسلام هو گا اور ملک غیر مسلم وسیر عارض هو گی جو مسلم وهاں آباد هیں وه اعلاء کلمة الله و اعلاء دین کی توقع نه رهیں ورنه وهاں توطن صیحح نه هو گا۔

نقل از خط بنام وایسراے بوقت قید مسٹر محمد علی ۱۳ رمضان المبارک یوم پنجشنبه ۳۷ هجری

اگرچه محبان مذکور کے اس اعلان سے "که همارے مطالبات کی تعمیل نه هونے کی صورت میں ایک اچھے (سچے) مسلمان کو اس کے سوا چاره نہیں که هجرت یا جہاد میں سے کسی ایک بات کو اپنے لئے پسند کرے" موافق نہیں مگر اس قدر ظاهر کرنا بھی لازم سمجھتا هوں که یه کوئی غیر آئینی اعلان نہیں هے۔ رها هجرت کا مسئله تو همارے نزدیک غلط فہمی کے باعث هے برابر مطالبات کرتے رهیں گے جو همارا جہاد هے اور هم اس طرح هجرت نہیں کریں گے جس کی وجه سے هندوستان میں اسلام کی توهین هو باوجود اس کے پھر عرض هے که اگر کوئی شخص ترک وطن کی خواهش کرے تو یه قانون کی خلاف ورزی کیسے هو جاتی هے بہت علماء کبار اور مشائخ کے نزدیک هندوستان سے هجرت فرض هے خصوصاً ان لوگوں کے نزدیک جو

اس ملک کو دار حرب سمجھتے ہیں کیونکہ دار حرب میں توطن ممنوع ہے
حدیث اور قرآن میں مذکور ہے اور علماء نے تصریح کر دی ہے اور بعض آئم
به عہد استیمان رہنے کو جائز سمجھتے ہیں ہم لوگ چونکہ ہندوستان کو د
سمجھتے ہیں اس وجہ سے ہجرت کو فرض نہیں کہتے ہیں ۔

نقل مضمون از تقریر کلکتہ متعلق ہجرت

یہ تجاویز جو صلح کانفرنس ترکی سلطنت کے لئے کر رہی ہے اس کا اثر
اس قدر پڑ رہا ہے کہ ہمارا سکون وطن دشوار ہے ہم ہندوستان کو د
سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے یہاں کا قیام اختیار کیا ہے ورنہ یہاں سے ہجرت
جاتے اس واسطے کہ توطن دار حرب میں ممنوع ہے حدیث شریف میں ہے
من مسلم بین مشرکین اور مبسوط میں علامۂ سرخسی نے صاف لکھ دیا ہے کہ
دار حرب میں ناجائز ہے ہم ہندوستان میں رہتے تھے اور دارالاسلام سمجھتے تھے
واسطے کہ امام ابوحنفیہ کے نزدیک دارالاسلام اس وقت دار حرب ہو سکتا ہے جب
تین شرطیں وہاں موجود ہو جاویں ایک یہ کہ ایمان و امان اول سے بلا روک
آدھی بسر نہ کر سکے جیسا کہ پہلے بسر کرتا تھا حضرت شاہ عبدالعزیز
نے اس شرط کو ثابت کیا ہے دوسرے شعائر اسلامیہ جاری نہ ہوں اس کو
شاہ صاحب نے موجود بتایا ہے تیسرے اتصال دار حرب سے ہو جاوے یہ شرط
اس وقت تک نہیں ہوئی تھی کیونکہ سلطنت اسلامیہ درمیان میں حائل ہے
عراق جس پر انگریزوں کا تسلط ہے آن کے قبضہ میں رہا حجاز پر آن کے زیر اثر
مکہ کی برائے نام حکومت رہی اور انگریزوں کی حکم برداری قائم ہوئی شام فرانس
دیا گیا مصر و فلسطین و مالٹا و درہ دانیال سب انگریزی حکم برداری میں آ
پورا اتصال دار حرب سے ہو جائے گا اس وقت کسی طور پر ہندوستان دارالاسلام
رہے گا اس وقت یہ سب حالت موجود ہو گئی ہے ممکن ہے کہ شرائط صلح
کے نہ ہوں اگر ایسے ہی ہوئے تو سب کے پہلے میں اس ملک سے ہجرت کر
اور قسطنطنیہ میں جا کے اپنے اجداد کرم حضرت ایوب انصاری کے مزار پر پڑا رہوں
اگر خدا نے قبول کیا تو وہیں شہید ہو جاؤں گا ۔

نقل از اخبار خلافت

دهلی بکم مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۱۱ - شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ یوم شنبہ ۳

جلد ۱

مولانا عبدالباری صاحب کا فتویٰ

ہجرت کی اجازت

(تار کے ذریعے)

ہجرت کے متعلق میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ تمام مسلمان جو اپنے ضمیر
ب یا ایمان) کو مطمئن نہیں کر سکتے وہ اب اسلام کے احکام کے متعلق عمل پیرا
ں اور اس ملک سے ہجرت کر کے ایسے مقام پر چلے جائیں جہاں اسلام کی خدمت
ام دینا اور اسلامی قوانین (شرع شریف) کے مطابق عمل کرنا بہتر طریق پر ممکن
-

حریت - دہلی - ۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۳۸ھ

یوم دو شنبہ جلد ۱ نمبر ۱۱

سوال ہجرت

مولانا عبدالباری صاحب کا خط

شعبان ۳۸ھ

فرنگی محل

مکرمی دام مجدہ

السلام علیکم

بعض حضرات نے مسائل ہجرت بذریعہ تار دریافت کئے ہیں اُس کا جواب
دیا گیا ہے مگر مفصل نہیں اس واسطے اس کی تفصیل عرض کرتا ہوں امید ہے
شائع فرما دیجیے -

ہجرت شرعاً دو طریقوں پر مستعمل ہے ایک ہجرت اوصاف سے دوسرے
ن سے -

ہجرت اوصاف سے یہ ہے کہ ممنوعات شرعیہ کو چھوڑ دے اور اوامر کا
ہر یہ ہجرت ہمیشہ تک مشروع ہے دوسرے ہجرت اوطان سے ہے - یہ چند
م کی ہے -

(۱) هجرت مکه سے حبشه کی جانب دو مرتبه هوئی اُس وقت جب ک
داراسلام نہ تھا تو دار شرک سے داراهل کتاب کے جانب هجرت هوئی یا
سے دار عدل کی جانب اور اگر نجاشی کا اسلام مان لیا جائے تو وہ بھی
دارالاسلام کی جانب هوئی -

(۲) هجرت مکهٔ شریف سے جو اُس وقت دارالحرب تھا مدینه طیبه ک
که جو دارالاسلام تھا یه فرض تھی اور فتح مکه کے بعد منسوخ هو گئی
ایمان لائے وہ هجرت کرے تب تو تمام احکام میں مسلمانوں کے شریک
نہیں یہاں تک که توارث وغیرہ میں بھی حق نہیں هوتا هے امام رازی کے بیان
په هجرت اُس وقت پھر فرض هو جائے گی جبکه مسلمانوں کی اگلی حالت
اور سوائے ایک مامن کے کوئی نه هو

(۳) هجرت بادیه نشین کی مدینهٔ طیبه کے جانب یه حقوق میں
حاصل کرنے کے لئے ضروری تھی یه بھی منسوخ هو گئی بلکه حکم هو
جہاں کوئی شخص پیدا هو اور اُس مقام پر نماز وغیرہ ارکان اسلام ادا کر
تو اُس کو هجرت کی ضرورت نہیں هے -

(۴) دار فسق و ظلم سے دار عدل و تقوی کے جانب هجرت هو
زمین سے جہاں گناهوں کی کثرت هو وہ خود مرتکب هو یا دوسرے
مستحب هے -

(۵) دار حرب سے دارالاسلام کے جانب هجرت مستحب هے اور بعض
میں واجب هو جاتی هے بلکه توطن دار حرب میں بلا ضرورت شرعیه حرام
هندوستان کو دارالاسلام سمجھتے هیں اور اعزاز دین اور اعلاے کلمةالله کی
کئے هوئے هیں اس واسطے هجرت فرض نہیں جانتے مگر جب چارہ نه هو
که یا هجرت کریں یا مبتلائے مصیبت رهیں یا استرضاء بالمعصیة کا ار
قیام وطن سے اس قدر خدمت نه کر سکیں جتنی که باهر نکل کر کر سک
ان صورتوں میں هجرت مشروع هے - موجودہ حالت مین هندوستان سے اگر
استعداد لوگ کابل هجرت کریں یا محنتی و جفا کش لوگ ترک وطن
جائیں تو امید هے که اسلام کو فائدہ زائد حاصل هو اور اپنے وطن
خدمت کریں -

(۶) احادیث سے آخر زمانہ میں شام کے جانب ہجرت کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور قزوین و دیلم میں ہجرت و مرابطت کرنے کا ثواب منصوص ہے اور احکام ہجرت کے بوجہ تطویل کے ذکر نہیں کئے گئے فقط

خط بنام غلام محمد عزیز صاحب

مکرمی دام مجدہ   السلام علیکم

معاف فرمائیے کہ فیض آباد جانے کے باعث و دیگر نا گزیر امور پیش آنے کے سبب جواب خط میں جناب کے تاخیر ہوئی - مجھے افسوس ہے کہ اپنے نزدیک میں نے باوجود اس کے کہ نہایت صاف مسائل ہجرت کے تحریر کر دئیے تھے مگر وہ اس امر کا باعث ہوئے کہ آپ کو مزید استفسار کی ضرورت پڑی جواباً عرض ہے -

(۱) مدینہ طیبہ کا دار اسلام ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے متحقق ہوا ہے اور انصار کے وعدہ کر لینے سے کہ وہ اعانت کریں گے اور جگہ دیں گے پہلے ہجرت کا حکم ہوا تھا پہلے فرض نہ تھی پھر بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرض ہو گئی تھی -

(۲) دارالاسلام جہاں غلبہ و تسلط اہل اسلام کا ہو اور شعائر اللہ اور احکام شرعیہ نافذ ہو سکیں -

(۳) دار حرب جہاں شعائر اللہ نافذ نہ ہوئے ہوں اور غلبۂ کفار ہو یہاں قابل لحاظ یہ امر ہے کہ جو ملک دارالاسلام ہو گیا ہے وہ پھر دار حرب ہوتا ہے یا نہیں ایک جماعت علما کی کہتی ہے کہ دارالاسلام کبھی دار حرب نہیں ہو سکتا ہے دوسری جماعت کہتی ہے کہ ہو سکتا ہے مگر اختلاف ہے کہ کب ہو سکتا ہے امام ابو حنفیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ جب امان اول سے لوگ نہ رہ سکیں شعائر اللہ جاری نہ ہو سکیں درمیان میں اس جگہ کے اور دار حرب کے کوئی ملک دارالاسلام کا فاصل نہ ہو بلکہ یہ متصل کر لیا جاوے دار حرب کے تو وہ ملک دار حرب ہو جاوے گا ورنہ نہ ہو گا اور امام محمد وغیرہ کہتے ہیں کہ جب غلبۂ کفار ہو جائے اور شعائر کفر جاری ہوں شعائر اللہ جاری نہ ہو سکیں تو وہ ملک دار حرب ہو جاتا ہے اس میں دو قول ہیں تمام شعائر اللہ مٹ جاویں یا ایک مٹ جاوے ہمارے اکثر علما کے نزدیک ہندوستان نہ تو امام ابو حنفیہ کے قول کے موافق دار حرب ہے نہ

امام محمد کے قول کے موافق دار حرب ہو گیا ہے بلکہ وہ دارالاسلام ہے بحرالرائق بفحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ استیلائے کفار کی صورت میں ملک ظاہراً دار ہو جاتا ہے مگر حقیقۃً دارالاسلام رہتا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس اُن کے ہمرائے علماء کے نزدیک ہندوستان دار حرب ہو گیا ہے اور شعائراللہ باقی رہے جو امور شرعی جاری ہیں وہ اس وجہ سے کہ قانون اُن کے نفاذ کو رکھتا ہے نہ اس وجہ سے کہ شرع کے وہ احکام ہیں اس قول کے موافق ہند ملک نصاری ہے نہ کہ بر قول اول بعض کبار علمائے فرنگی محل کا میلان بھی صاحب کے قول کی طرف ہے مگر میں ابھی تک دار اسلام سمجھتا ہوں۔

(۴) اس وقت دنیا میں کوئی جگہ بھی بالکل مصئون و مامون نہیں ہے۔ جہاں تک نسبتاً دیکھا جاتا ہے کابل کی حکومت سب سے بہتر ہے اور بخارا و کے حالات ابھی معلوم نہیں ہوئے امید ہے کہ وہ کابل سے زائد مصئون و مامون علاوہ اس کے یمن میں بھی حفاظت ایمان ہے اور شام کو بھی ایسا کہتے اناطولیہ کی حالت جیسے پہلے تھی اب بھی ہے غرضیکہ اس طرح ملک میں جہاں محفوظ رہ سکتا ہے خصوصاً جو اتباع شریعت کر کے بسر کرنا چاہے اس کو ان میں خطرہ نہیں ہے۔

(۵) چونکہ ہجرت بر قول اول اکثر علما منسوخ ہے اس واسطے ان صور کو عرض کیا گیا کہ یہ مشروع ہیں اور کل کے نزدیک یہ صورتیں منسوخ داخل نہیں ہیں رہا فرض یا مستحب اس کے متعلق عرض کر دیا گیا ہے کہ نزدیک ہندوستان سے ہجرت فرض نہیں ہے اکراہ کی حالت میں بھی مطلق فرضیت حکم نہیں دیا جا سکتا ہے بلکہ بعض حالات کے تقاضہ سے عدم جواز ہجرت یا ملتو کا حکم معلوم ہوتا ہے اگر ہندوستان دار حرب ہو تو بھی حضرت شاہ صاحب سرہ کی تحقیق کے موافق یہاں سے ہجرت ہر حالت میں فرض نہیں ہے میرے متعلق کچھ ارشاد کیا گیا ہے اس پر غور و فکر کے بعد مشورہ کیا وہ لوگ جن کے پر ان امور میں میں نے تمام مشاغل انجام دئیے وہ مجھے ہجرت سے مانع ہیں اور خود فرض نہیں سمجھتا کہ خواہ مخواہ اُن کے مشوروں کو رد کر دوں ہم کا قیام ہندوستان میں بہ نیت دفاع رہا اور مرابطت کے حکم میں سمجھتے ہیں اس تغیر کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اب زیادہ ہے ہم سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا زائد مفید مسلمانوں کے لئے ہے ورنہ یہ امر آپ باور فرمائیں کہ ہم کو خود اس قدر عافیت نہیں ہے جس قدر دوسرے مقامات بر عافیت ہے بالخصوص مدینہ

میں ہمارے قبضہ کے عمدہ عمدہ مکانات اور ہر قسم کی سہولتیں ہیں ہم یہاں حب وطن یا رامشو کے خیال سے نہیں ہیں ہمارے افعال مستوجب سزا ہیں دائم الحبس بعبور دریائے شور یہاں سے پھر ہمارے لئے جان بچانے کی اس سے زائد بہتر کوئی صورت نہیں کہ ہجرت کر جاویں حکومت ہمارے جانے سے مطمئن ہو جاوے گی اور ہم بھی راحت پاویں گے مگر فائدہ شرعیہ کے لحاظ سے قیام ہے وہ جب تک مدنظر ہے ہم ہجرت نہیں کر سکتے ہیں اسلامی سلطنتوں کے حالات سے اگر آپ واقف ہیں تو کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہاں سہولت زائد ہے اگر ناواقف ہیں تو رائے جلد قائم نہ فرمائیے کابل پر اس قدر اعتماد نہ کیجئے جس کا وہ مستحق نہیں اس قدر عرض ہے کہ رہنمائی ہم سے اگر نہ ہو تو مشورہ تو پہلے کر لیا جاوے اس کے بعد کچھ کیا جاوے ہجرت بہترین مسائل شرعیہ سے ہے اس کو رائیگاں نہ کیا جاوے باقی امور جو کچھ فرمائے گئے ہیں ان سے بحمداللہ ہم لوگ پہلے سے متنبہ ہیں ضرورت ہے کہ انتظام عمل کے ساتھ ہر کام کیا جاوے۔

ہمدم لکھنؤ - ۱۳ مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ

یوم پنجشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۰۷

ہجرت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے استفسار کا

مولانا عبدالباری کی طرف سے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی جناب مولانا ثناءاللہ صاحب - السلام علیکم -

نصوص سے جس قدر اقسام ہجرت مجھے معلوم ہوئے تھے ان کو یک جا ذکر دیا گیا تھا ان میں وہ بھی داخل ہے جس کو جناب نے تحریر کیا ہے جناب نے جس آیت کو لکھا ہے اس میں بھی ظلم کا لفظ ہے اور ظلم و کفر و شرک و معصیت بمقابل عدل کے قرآن شریف میں مستعمل ہیں اس آیت سے فرضیت ہجرت کا ثبوت نہیں ہوتا ہے اور لاچاروں کو دعائے نجات مانگنا اتقاء مسلمین کا ثبوت ہوتا ہے ہم لوگ ہندوستان سے ہجرت کو فرض عین نہیں سمجھتے ہیں بلکہ فرض دفاع کے حصول میں جن لوگوں کو مؤید ہو ان کے واسطے مستحب سمجھتے ہیں ورنہ سرحد پار ہو جانا اور اعداء سے بعید رہنا ہر موقع پر مفید مقصود نہیں ہے فقط -

زمیندار لاهور - ۲۵ - شعبان المعظم ۱۳۳۸ ء هجری مطابق ۱۵ مئی ۱۹۲۰ء

یوم شنبه جلد ۷ نمبر ۲۱

مسئله هجرت اور اس کے متعلقات

مکرمی دام مجدهم - السلام علیکم -

آپ کے اخبار میں مسله هجرت کے ذیل میں هندوستان کے دارالا
دارالحرب هونے کے متعلق کسی صاحب نے اپنی رائے تحریر فرمائی ہے
حرب ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور اخی مکرم مولنا عبدالحی
الله علیه سے استنباط کیا گیا ہے -

ان مسائل شرعیه میں اس وقت اختلافات کا چھیڑنا دانشمدی کے
ہے اسی لئے بلا ضرورت اس تحریر کے بلکه اس قسم کی تمام تحریر ون کے
سے سکوت کو بہتر سمجھتا هوں - البته ازالئه غلط فهمی کے لئے اس قدر عرض
ضروری ہے که هندوستان کا داراسلام یا دار حرب هو جانا مختلف فیه ہے حضر
صاحب نے هندوستان کو دار حرب قرار دیا ہے اور اخی مکرم کی رائے میں یه
داراسلام ہے اس رائے کی تصریح کرتے هوئے آپ فرماتے هیں که هندوستا
امام اعظم کے قول کے رو سے دار حرب ہے اور نه صاحبین هی کا قول اسکے
هونے کی تائید میں پیش کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے یه نه سمجھ لیا جا
مولانا عبدالحی استیلاء غیر مسلم کو قبول کرتے هیں اور هندوستان کو دا
قرار دے کر فرض کئے لیتے هیں که مسلمانوں کے لئے یہاں آسانیاں پیدا
سوال صرف اس قدر ہے که آیا یه ملک اسلامیوں کے ملک سے نکل گیا ہے
اور محض قبضه کی بنا پر غیر مسلموں کی ملک هو گیا ہے یا نہیں -

هم لوگوں کا مسلک یه ہے که هندوستان داراسلام ہے هماری
نہیں نکلا البته قبضه غیر مسلم کا ہے هدارا فرض ہے اپنی ملک پر دو
هو جائیں اور اسی صورت میں همارا قیام یہاں جائز هو سکتا ہے -

یہی وجه ہے که هم هجرت کی فرضیت کے قائل نہیں البته هم
مستحب سمجھتے هیں مگر یه استحباب ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جنکے
کرنے سے هندوستان میں اسلام کو ضرر پہنچے اور اعدائے دین کے لئے
وطن سے آسانیاں پیدا هو جائیں ایسے لوگوں کا هجرت نه کرنا هی افضل

جس قدر حضرات ہجرت کر کے اسلام کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اُن کو لازم ہے کہ ہجرت کریں اور اسلام کو فائدہ پہنچائیں غرض عمل ہجرت اس وقت مقصود بالذات نہیں بلکہ دفاع غیر مسلم اور تحفظ ناموس اسلام مقاصد اصلیہ ہیں یہ مقاصد خواہ ہجرت سے حاصل ہوں خواہ کسی اور عمل سے واجب التحصیل اور لازم التکمیل ہیں۔

مجھے اپنے وعدے کے مطابق جو میں نے فہیم و ہوش مند لوگوں سے کر لیا ہے آخر آن پاس تک اُن کے مشورہ پر عمل کرنا ہے پھر یا شہادت ہو گی یا حصول مقصود ہو گا یا با محل ہجرت کی جا سکتی ہے علمائے صوبۂ متحدہ کے جلسہ میں جو تقریر میں نے اس بارہ میں کی تھی تصریحاً ارسال کرتا ہوں۔

مجھے تمام فرائض دفاع کا انجام دینا اسی وقت سے ضروری معلوم ہوتا ہے مگر جن فرائض کی انجام دہی میں اجتماع کی شرط ہے اُنہیں تنہا ادا کرنا قضیۂ عقل و نقل کے موافق نہیں۔

آخر آن پاس سے میری یہ مراد ہے جب اسلام میں قوت مدافعت نہ رہے یعنے مصطفٰے کمال پاشا اور اُن کے رفقا کی قوت فنا ہو جائے تو اُس وقت مرنا یا بے غیرتی سے جینا باقی رہ جائے گا اُس وقت ہمارا فرض ہو گا کہ جس طرح بھی بن پڑے اُن کی قوت مدافعت کو زندہ کریں لوگوں میں جوش پیدا کریں جو بن پڑے کریں قتل و غارت پر اتر آئیں لوٹ مار مچائیں قطع تعلق سے کام لیں سودیشی کی تحریک میں حصہ لیں ہجرت کر جائیں بیچینی کے اسباب پیدا کریں غرض یہ تمام امور اُس حالت یاس میں ہمارے لئے واجب ہو جائیں گی۔

میں عقلا اور تجربہ کار حضرات کی رائے پر کار بند ہوں اگر چہ مجھے کوئی امر منتظر نہیں معلوم ہوتا ترکی تمام ہو گئی سلطان المعظم قید ہیں قسطنطنیہ سے نکلے ہوئے زمانہ ہوا اب کیا ہے جس کا انتظار کیا جائے ہاں ایک آس ہے جو مصطفٰی کمال پاشا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ایک اور امر جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ عنقریب یہ خبر آنے والی ہے کہ خلیفۃ المسلمین یا تو شہید کر دیے گئے ہیں یا از خود معزول ہو گئے یا قابل نہ رہے اور نہ اس بات کی توقع ہے کہ از سر نو اپنے اقتدار کو حاصل کر سکیں اُس وقت مجھے اندیشہ ہے کہ نا اہلوں سے خلافت کا دعویٰ کرایا جائے گا

زمیندار لاهور - ۲۵ - شعبان المعظم ۱۳۳۸ ء هجری مطابق ۱۵ مئی ۱۹۲۰ء

یوم شنبہ جلد ۷ نمبر ۲۱

مسئلہ هجرت اور اس کے متعلقات

مکرمی دام مجدهم - السلام علیکم -

آپ کے اخبار میں مسلہ هجرت کے ذیل میں هندوستان کے دارالا[...] دارالحرب هونے کے متعلق کسی صاحب نے اپنی رائے تحریر فرمائی ہے [...] حرب ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور اخی مکرم مولنا عبدالحی [...] اللہ علیہ سے استنباط کیا گیا ہے -

ان مسائل شرعیہ میں اس وقت اختلافات کا چھیڑنا دانشمندی کے [...] ہے اسی لئے بلا ضرورت اس تحریر کے بلکہ اس قسم کی تمام تحریر ون کے [...] سے سکوت کو بہتر سمجھتا هوں - البتہ ازالئہ غلط فہمی کے لئے اس قدر عرض [...] ضروری ہے کہ هندوستان کا دارالسلام یا دار حرب هو جانا مختلف فیہ ہے حضر[...] صاحب نے هندوستان کو دار حرب قرار دیا ہے اور اخی مکرم کی رائے میں [...] دارالسلام ہے اس رائے کی تصریح کرتے هوئے آپ فرماتے هیں کہ هندوستان [...] امام اعظم کے قول کے رو سے دار حرب ہے اور نہ صاحبین هی کا قول اسکے [...] هونے کی تائید میں پیش کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جا[...] مولانا عبدالحی استیلاء غیر مسلم کو قبول کرتے هیں اور هندوستان کو [...] قرار دے کر فرض کئے لیتے هیں کہ مسلمانوں کے لئے یہاں آسانیاں پیدا [...] سوال صرف اس قدر ہے کہ آیا یہ ملک اسلامیوں کے ملک سے نکل گیا ہے [...] اور محض قبضہ کی بنا پر غیر مسلموں کی ملک هو گیا ہے یا نہیں -

هم لوگوں کا مسلک یہ ہے کہ هندوستان دارالسلام ہے هماری [...] نہیں نکلا البتہ قبضہ غیر مسلم کا ہے هدارا فرض ہے اپنی ملک پر دو[...] هو جائیں اور اسی صورت میں همارا قیام یہاں جائز هو سکتا ہے -

یہی وجہ ہے کہ هم هجرت کی فرضیت کے قائل نہیں البتہ هم [...] مستحب سمجھتے هیں مگر یہ استحباب اُن لوگوں کے لئے نہیں ہے جنکے [...] کرنے سے هندوستان میں اسلام کو ضرر پہنچے اور اعدائے دین کے لئے [...] وطن سے آسانیاں پیدا هو جائیں ایسے لوگوں کا هجرت نہ کرنا هی افضل [...]

جس قدر حضرات ہجرت کر کے اسلام کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اُن کو لازم ہے کہ ہجرت کریں اور اسلام کو فائدہ پہنچائیں غرض عمل ہجرت اس وقت مقصود بالذات نہیں بلکہ دفاع غیر مسلم اور تحفظ ناموس اسلام مقاصد اصلیہ ہیں یہ مقاصد خواہ ہجرت سے حاصل ہوں خواہ کسی اور عمل سے واجب التحصیل اور لازم التکمیل ہیں -

مجھے اپنے وعدے کے مطابق جو میں نے فہیم و ہوش مند لوگوں سے کر لیا ہے آخر آن پاس تک اُن کے مشورہ پر عمل کرنا ہے پھر یا شہادت ہو گی یا حصول مقصود ہو گا یا با محل ہجرت کی جا سکتی ہے علمائے صوبۂ متحدہ کے جلسہ میں جو تقریر میں نے اس بارہ میں کی تھی تصریحاً ارسال کرتا ہوں -

مجھے تمام فرائض دفاع کا انجام دینا اسی وقت سے ضروری معلوم ہوتا ہے مگر جن فرائض کی انجام دھی میں اجتماع کی شرط ہے اُنہیں تنہا ادا کرنا قضیۂ عقل و نقل کے موافق نہیں -

آخر آن پاس سے میری یہ مراد ہے جب اسلام میں قوت مدافعت نہ رہے یعنے مصطفےٰ کمال پاشا اور اُن کے رفقا کی قوت فنا ہو جائے تو اُس وقت مرنا یا ڈوب مرنا یا غرق سے جینا باقی رہ جائے گا اُس وقت ہمارا فرض ہو گا کہ جس طرح بھی بن پڑے اُن کی قوت مدافعت کو زندہ کریں لوگوں میں جوش پیدا کریں جو بن پڑے کریں قتل و غارت پر اتر آئیں لوٹ مار مچائیں قطع تعلق سے کام لیں سودیشی کی تحریک میں حصہ لیں ہجرت کر جائیں بیچینی کے اسباب پیدا کریں غرض یہ تمام باتیں اُس حالت یاس میں ہمارے لئے واجب ہو جائیں گی -

میں عقلا اور تجربہ کار حضرات کی رائے پر کار بند ہوں اگر چہ مجھے کوئی امر منتظر نہیں معلوم ہوتا ترکی تمام ہو گئی سلطان المعظم قید ہیں قسطنطیہ سے گئے ہوئے زمانہ ہوا اب کیا ہے جس کا انتظار کیا جائے ہاں ایک آس ہے جو مصطفیٰ کمال پاشا وغیرہ کے ساتھ ہے -

ایک اور امر جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ عنقریب یہ خبر آنے والی ہے کہ خلیفۃ المسلمین یا تو شہید کر دیے گئے ہیں یا از خود معزول ہو گئے یا قابل نہ رہے اور نہ اس بات کی توقع ہے کہ از سر نو اپنے اقتدار کو حاصل کر سکیں اُس وقت مجھے اندیشہ ہے کہ نا اہلوں سے خلافت کا دعویٰ کرایا جائے گا

دل گواہی دے رہا ہے کہ مصطفٰے کمال پاشا آل عثمان کے شہزادے
تو با ضابطہ طور پر مسند خلافت پر بٹھا چکے ہیں یا بٹھانے والے ہیں
بھی ضرور مخالفت کی جائے گی یہ امر میرے لئے بہت ہی سوہان روح
رہا ہے -

میں امیر امان اللہ خان فرمانروائے کابل کو دل سے محبوب رکھتا
مگر حق اسلام جسطرح حق شریف حسین پاشا پر غالب آگیا جن سے میرا بہت
رابطۂ و داد تھا یہاں بھی غالب ہو گا اس لئے کہ جب تک سلطان المعظم
یا نظر بند ہیں اُن کے چھڑانے میں کوئی دقیقہ جدو جہد کا دنیائے اسلام کو
نہ رکھنا چاہیے مع ہذا اگر اس وقت آل عثمان میں سے کوئی اور آزاد اور
الاختیار خلیفہ مقرر ہو چکا ہے تو پھر کسی دوسرے امید وار خلافت کو
نہیں کہ اپنی خلافت ثابت کرا سکے عثمانی خلیفہ کے مقابلہ میں اُس کا دعوٰی
منجر بقتل وقتال کیوں نہ ہو لازمی ہے -

اس وقت اگر خلافت آل عثمان سے نکلی تو طوائف الملوکی کا
ہو جائے گا مولائے مغرب سب سے اقدم دعویدار خلافت ہے -

شیخ سنوسی شریف مکہ امام یمن امیر نجد سب شرفائے قریش
انہیں بھی خلافت کی تمنا ہو سکتی ہے امیر فیصل اور امیر عبداللہ شام
میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں - افواہ ہے کہ امیر امان اللہ خان کو بھی سبز باغ
گیا ہے اور اُن کی طاقت بھی سب سے زیادہ ہے -

قول فیصل یہ ہے کہ جب تک سلاطین آل عثمان میں سے باقاعدہ
مل سکے امت اسلامیہ کا اجماع کسی دوسرے کی خلافت پر نہیں ہو سکتا
شریف عبداللہ کے بیان کی تردید کر دی ہے مگر امیر امان اللہ خان غازی کا
کھٹکا لگا ہوا ہے امید ہے کہ آپ نے بھی اسکا کوئی حل سوچا ہو
مطلع فرمائیے زمیندار کے لئے اس قدر عرض ہے وللآخرۃ خیرلک من
والسلام -

فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ فرنگی محل لکھنؤ ۲۱ شعبان ۱۳۳۸ھ

ہمدم لکھنؤ ۲۲ مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ

یوم یکشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۱۶

مسئلہ ھجرت اور مولانا عبدالباری صاحب

مکرمی دام مجدھم - السلام علیکم

اس وقت ھم لوگوں کو نہایت حزم و احتیاط سے حالت حاضرہ پر رائے قائم کرنا ھے اس کے باعث جلسہ طلب کیا جانا تجویز ھوا ھے اور انتظام کیا جا رھا ھے ان اھم واقعات کے رونما ھونے کے بعد شخصیات کی جانب التفات کم کر دینا لازم ھے اخباروں کے مضامین موافق و مخالف ھیں آن سے تعرض نے وقت ھے مگر لاچاری سے یہ امر فوراً شائع کرنا ضروری ھے کہ میرے خطوط دیر میں اور برے طریقہ سے بند کئے ھوئے ملتے ھیں ظن غالب ھے کہ سنسر ھوتے ھیں کیا اچھا ھو کہ مسلمان آزادی سے اپنے خیالات میرے خطوط میں نہ ظاھر کریں کیوں کہ اس سے فضول نقصان کا اندیشہ ھے -

گذشتہ چند روز کے اندر جو خطوط میرے پاس آئے ھیں آن میں سے کچھ خطوط سب وشتم کے ھیں اور بعض متضاد آئین رکھتے ھیں مثلاً ایک صاحب فرماتے ھیں کہ تم نے ھجرت کا فتویٰ اس واسطے دیا ھے کہ خود کابل چلے جاؤ اور ھم سب کو مصائب میں چھوڑ دو ھرگز تم کو ھجرت نہ کرنی چاھیے دوسرے صاحب فرماتے ھیں کہ تم نے کلکتہ میں کہا تھا کہ یہ ملک دارالحرب ھے اور میں اول شخص ھوں کہ ھجرت کر جاؤں گا اس وعدہ کے مطابق جلد ھجرت کرو یہ مطالبات تو بالکل صحیح ھیں مگر بعض ایسے تحریکات کا ذکر جو امکان سے باھر ھیں نہایت خطرناک ھے خصوصاً کاتب کے لئے اس واسطے مجھے صاف عرض کرنا ھے کہ خطوط میں سمجھ کر مضامین لکھے جائیں اور خطرناک امور لکھ کر پتہ و نشان بھی بتا دینا دانشمندی سے بعید ھے -

میں نے جو کچھ کیا اور کہا وہ خدا کے احکام تھے انپر کاربند ھوں اور رھونگا میں ھندوستان کو اصلاً دارلاسلام سمجھتا ھوں اگرچہ حکومت کو ذمی یا معاھد نہیں سمجھتا بلکہ متسلط سمجھتا ھوں ایسی صورت میں بظاھر دار حرب کے احکام جاری ھوتے ھیں بصورت لاچاری میں نے ھندوستان سے نکل جانے کا ارادہ

مصمم کرلیا تھا جیسا کہ کلکتہ میں ظاہر کیا تھا مگر معتمدین نے مجھے باز
میرے نزدیک یہاں سے ہجرت فرض عین نہیں ہے اور نہ مقصود بالذات
فرض دفاع کی تکمیل کیلئے کی جا سکتی ہے اسواسطے ان لوگوں کو جو
کرنا چاہتے ہیں روکنے کا حق نہیں اور جو نہیں کرتے ان پر خدا نے
کیا ہے میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا مگر اپنے مشیروں کی رائے کے باعث
فسخ کیا اگرچہ ہجرت میں مجھے زیادہ سہولت ہے بہ نسبت قیام ہند کے میں کشش
کو خصوصاً مجتمع حملہ کی صورت میں غیر مفید سمجھتا ہوں سوائے اسکے
سے دفاع کو فائدہ بخش جانتا ہوں۔

مجھے بدظن نہ کیجئے ابھی تک خدا کے فضل سے میرا قلب قوی
کوئی رائے بدلی ہے نہ کسی سے متاثر ہوا ہوں واقعی حالت یہ ہے کہ اک
کا پابند ہوں انسے تجاویز نہیں کر سکتا ۔

میں تمام امور میں ابھی کوئی صاف بیان بھی نہیں دے سکتا جبتک
مشورت نہو جائے میں نے انفرادی فرض تبلیغ انجام دیدیا ہے اب جو فرائض
انمیں اجتماع کے اور اسباب مہیا ہونے کی ضرورت ہے اور اہل الرائے سیاست دان
کی امید دلانے کی حاجت ہے کہ کون صورت موصل مطلوب ہے اسواسطے
انکی مشورت کا پابند ہوں اور میرے لئے یہی حکم الٰہی ہے فقط ۔

سودیشی، عدم تعاون اور ہجرت

مولانا عبدالباری صاحب کا اعلان

(زمیندار کے نام خاص تار)

لکھنؤ ۱۷ جون چند شریر آدمیوں اور اسلام کے دشمنوں نے چھوٹی
ایک اشتہار شایع کرنیکی سازش کی تھی" جسمیں میری اور دیگر خادمان
طرف سے چند اعلانات کئے گئے تھے اُن اعلانات سے ہمیں مطلق کوئی
اور اگرچہ سازش کا انکشاف کلی طور پر ہوچکا ہے لیکن تا ہم اندیشہ
عامۃ الناس دھوکہ نہ کہائیں ۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جو فیصلے
کے گذشتہ جلسہ میں علمائے کرام کے ساتھ مشورہ کرنیکے بعد کیئے گئے
کا اعلان کردوں کیونکہ میرا آئندہ نظام عمل انہی فیصلوں پر مبنی ہوگا۔

(۱) سودیشی تحریک کی اشاعت مذہبی نقطۂخیال سے لازمی ولابدی قرار دی گئی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے دشمنان اسلام کو سخت اقتصادی نقصان پہونچیگا۔

(۲) خلافت کمیٹی کے ہدایات کے ماتحت تحریک عدم تعاون کو ترقی دی جائیگی۔

(۳) اگرچہ ہجرت فرض عین نہیں ہے لیکن آخری تدبیر کے طور پر اسے بھی اختیار کیا جا سکتا ہے ان امور کے علاوہ فی‌الحال اور کسی تحریک کو ہماری طرف سے نہ سمجھا جائے۔

(عبدالباری فرنگی محل لکھنؤ)

نقل جزء تحریر حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب از اخبار کانگریس

۲۰ جولائی ۱۹۲۰ء

علمائے اسلام جواب دیں

علاوہ اسکے مسئلہ ہجرت ہے کہ اسکو میں مستحب سمجھتا ہوں سوائے ان لوگوں کے لئے جو اس ملک میں زیادہ خدمت دین انجام دےسکتے ہیں اور احکام شریعت پر عمل کرنیکی قدرت رکھتے ہیں اسمیں بھی اگر افراط و تفریط ہو تو اس سے [illegible]گہ کیا جاؤں۔

ہمدم لکھنؤ - ۳ - اگست ۱۹۲۰ء مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۳۸ ہجری

یوم سہ شنبہ جلد ۵ نمبر ۱۷۴

ہجرت پر احکام شرعی

ذیل میں ہم جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی اور مرلانا ابوالکلام صاحب آزاد کی دو نہایت اہم تحریریں ایک ساتھ درج کرتے ہیں۔

جناب مولانا عبدالباری صاحب کا مضمون دو ٹکڑوں سے مرکب ہے جنمیں سے ایک قریباً دو ماہ پہلے اور دوسرا کوئی دو ہفتہ قبل ہمکو بھیجا گیا تھا۔ افسوس کہ طوالت کے باعث ہمیں ابتک انکی اشاعت کا موقع نہ ملا۔ دوسرے اس اثنا میں مسلمانان ہند کی مسلسل چیخ پکار اور ہندوستانی وفد خلافت کی سر گرم جدوجہد

سے ترکی شرائط صلح میں اہل اسلام کے جذبات کے موافق ترمیم ہونے کی ا
بندھی رہی ۔ لیکن وہ امید جہانتک اتحادی دول عظمی کی نیت اور ارادوں
ہے قریب قریب شکست ہو چکی ہے اور اہل اسلام پر انکی مذہبی پابندی
ہونے لگی ہیں جن کے بابت جناب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ایڈیٹر البلا
نے بھی عوام کی رہنمائی کے لیے اپنے خیالات ایک چوورقہ میں شائع کیے
ایک مستقل رسالہ بھی مضمون ہجرت پر لکھا ہے ۔ ہم نے مولانا ابوالکلام
آزاد کے چوورقہ میں سے وہ ضروری حصہ اقتباس کر لیا ہے جس میں انھوں نے
موجودہ میں ہجرت کو اہل اسلام کے لیے ضروری ٹھہرایا ہے ۔ بہرحال
عبدالباری صاحب اور مولانا ابوالکلام صاحب کی وہ تحریریں حسب ذیل ہیں

مضمون مولانا عبدالباری صاحب

مکرمی دام مجدہ اسلام علیکم ۔

اس عرصہ میں کثیرالتعداد خطوط میرے نام آئے ہیں جن میں تین مسا
متعلق دریافت حکم کیا گیا ہے اس واسطے بذریعہ اخبار ہمدم مختصراً عرض
میں جو حکم خدا سمجھتا ہوں وہ بتائے دیتا ہوں ۔ پہلا مسئلہ ہجرت کا ہے
حج کا ۔ تیسرا نان کو آپریشن کا ۔

(۱) ہجرت کے بارے میں مفصل ایک تحریر آپ کے نام لکھ چکا ہوں اگر
ہو تو اس کو طبع کر دیجیے (اس تحریر کے اہم اقتباسات آگے دیے جا
ایڈیٹر ہمدم) ۔

اس کے متعلق مختصراً عرض ہے کہ ہجرت اس وقت ہندوستان سے فرض عین
اور نہ میں نے کبھی ایسا کہا ہے ۔ کلکتہ میں اپنے ہجرت کا ارادہ اس شرط
جبکہ اتصال دار حرب اصلی سے کلیتہً اس ملک کا ہو جائے باوجود اس کے
کانفرنس کا تصفیہ احکام اسلامیہ کے خلاف ہے مگر عرب کی آزادی کے باعث
مذکور نہیں ہوا ہے اس واسطے فرضیت کا حکم میں نہیں دے سکتا ہوں ۔
رائے اہل مشورت خود ہجرت کر سکتا ہوں اور اس کی کوئی وجہ بھی نہیں
بلا فائدہ کچھ کیا جائے ۔ علما نے بھی ہجرت کو فرض عین نہیں بتایا
ہجرت حقوق عباد کے ہوتے ہوئے صحیح نہیں ہے ۔ والدین کی مرضی
ہجرت نہیں جائز ہے ۔ اس ہجرت کا حکم یہ نہیں ہے کہ کبھی پھر واپس
نہ ہو بلکہ وطن واپس آنا بھی جائز ہے ۔ اس ہجرت کا خواہ مخواہ مقصد

که کوئی خطره هندوستان پر هو بلکه یه هجرت دار معصیت سے دار عدل کے جانب
ھے جس کا مقصود ظاهری یه ھے که اپنے اعمال درست کرے جو یہاں نه کر سکتا هو
اور اپنی بنی نوع کو فائده پہنچائے اور خدا کی عبادت اور احکام اسلامیه کی
پیروی پورے طور پر کر سکے اس کے علاوه جو مقصد هو مهاجرین کی نیت پر ھے
انما الا عمال بالنیات (یہاں سے مولانا کی پہلی تحریر کا ضروری حصه دیا جاتا ھے)
میں هندوستان کو اصلادار اسلام سمجھتا هوں مجموعه فتادی حضرت اخی المعظم مولانا
عبدالحی رحمة الله علیه کی جلد ثانی میں ھے استفتا هندوستان جہاں تک عمل داری
انگریزوں کی ھے دارالحرب ھے یا نہیں اور اگر ھے تو صرف مطابق مذهب صاحبین
کے یا بر طریق مذهب ابو حنیفه کے بھی بینوا و تو جروا ۔ هوالمصوب ۔ هندوستان
دارالحرب نہیں ھے بلکه دارالاسلام ھے چنانچه ان عبارات فقہیه سے واضع هوتا ھے (اس کے
بعد عبارات فقه لکھی هیں) ان عبارات سے اور ان کی امثال سے واضح ھے که دار حرب
هونے میں داراسلام کی شرط یه ھے که احکام کفر علے سبیل الاشهاد جاری هوں اور
احکام اسلام بالکلیه موقوف کر دئیے جائیں اور شعائراسلام و ضروریات دین میں کفار
مداخلت کرنے لگیں اور یه شرط اتفاقی ھے اور امام ابو حنیفه نے اس کے سوا اور بھی
دو شرطیں زائد کی هیں ایک یه که اس بلده میں اور دارالحرب میں کوئی بلده مملکت
اهل اسلام کا باقی نه رهے دوسری یه که امان اول مرتفع هو جائے اور به امان کفار
نوبت اقامت کی آئے اورظاهر ھے که بلاد هندوستان میں یه مقصود ھے اس وجه سے
که شعائراسلام میں هنوز حکام کی طرف سے مداخلت و ممانعت نہیں ھے اور اگرچه
اکثر قضاة کفار هیں اور احکام خلاف اسلام جاری کرتے هیں مگر بہت سے انقیاد
فتاویٰ اهل اسلام کا بھی کرتے هیں اور موافق شرع فیصله کرتے هیں پس یه بلا د
دارالحرب نه هوں گے نه بمذهب امام نه بمذهب صاحبین و الله اعام حرره الراجی عفو ربه
فتوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوزالله عن ذنبه الجلی والخفی ۔ اسی جلد میں اسی
مضمون کا بعبارت عربی فتویٰ ھے ۔ ما تقولون فی الملک الانجر یزاهی دارالحرب ام لا
هوالمصوب الصحیح انه دارالاسلام ولم تصله دارالحرب الی الآن کما یظهر من هذه العبارات
اس کے بعد عبارات فقہیه ذکر فرمائے هیں) اگرچه حکمت (یعنی سلطنت انگریزی) کو ذمی
رعایائے اهل اسلام) یا معاهد (خواه بعهد ذمه هو یا بعهد استیمان جس کے وه بھی مقر نہیں
هیں) نہیں سمجھتا هوں بلکه متسلط سمجھتا هوں (کیونکه اپنی طاقت سے انهوں نے استیلاء
کر لیا ھے) ایسی صورت استیلاء و تسلط) میں بظاهر (بوجه انگریزوں کے احکام جاری هونے
کے دارالحرب کے احکام جاری هوتے هیں (جیسا که بحر کی عبارت سے مفهوم هوتا ھے

قلت فی زماننا بعد فتنةالتترصارت هذهالولایاتالتیغلبواعلیها واجروا احکامهم فیها
وماوراءالنهرو خراسان و نحوهاصارت دارالحرب فیالمظاهر یه فقهاے حنفیه کی عبار
مولانا صدیق حسن خان صاحب اپنے رساله .... میں لکھتے هیں (سو
و دوم ـ دربلاد هندوستان که حربیان برطانیه وغیره مثلاً برآن قابض شده اند
گردیده الی آخره ـ جواب این سوال محتوی بر چند حکم است یکے حکم
کفار برآن مستولی شده اند و آن بلده از بلادا سلام بود ابن حجر مکی در تح
وغیره گفته که این بلده باقی بر حکم خود است در صورت دارالحرب باشد و د
دارالاسلام لقوله علیهالسلام الاسلام یعلو ولا یعلے ولقوله تعالی انالارضلله یو
من یشاء و چون ایں شهر دارالاسلام است استنقاذ آن از ایدی کفار بمناصفه و
تضیق بر کفره بهر ممکن فرض و حق باشدالیٰ آخره بقدر حاجت) هجرت کے فر
هونے کی صورت وهی هے که جب امور دین کو هم ادا نه کر سکیں بخا
حدیث هے لا هجرة بعدالفتح ولکن جهاد و نیة واذا استنفر تم فانفروا اور عینی لکھ
قالالطیبی کلمة لکن تقتضی مخالفة ما بعد ها لما قبلهاالیالمفارقة عنالاوطان المسما
المطلقة انقطعت لکن المفارقة بسبب الجهاد باقیة مدی الدهر و کذا المفارقة بسب
خالصةلله عز و جل کطلبالعلم و الفرار لدینه انتهے اور عسقلانی تحت حدیث
(کانالمومنون یفراحدهم بدینهالیالله و رسوله مخافة ان یفتن علیه فاما الیوم فقد ا
الاسلام والیوم یقدر به حیث شاء ولکن جهادونیة) کے لکھتے هیں اشارت عائشة
شرعیة الهجرة و ان سببها خوف الفتنة والحکم یدو رمع علةفمقتضاه ان من قدر ع
الله فی ای مضع اتفق لم تجب علیه الهجرة منه والا و و جبت ومن ثم قال الماو
قدرعلے اظهارالدین فی بلد من بلاد الکفرفقد صارت البلد به دارالاسلام فالاقامة فیه
من الرحلة منها لما یترجی من دخول غیره فی الاسلام حضرت شاه عبدالعزیز
هندوستان کے دار حرب هونے کے قائل هیں اس پر بهی هجرت کو واجب
هیں اس واسطے اُن لوگوں کو جو هجرت کرنا چاهتے هیں (ایسی حالت
دفاع باهر جا کر زائد متوقع هو یا وه یقین خواه ظن غالب سے سمجھتے هیں
کے امور دیں میں خلل پڑ گیا هے تو فرضاً وه هجرت کر رهے هیں ورنه استحبا
هو گی هر حالت میں) روکنے کا حق نهیں هے جو نهیں کرتے (خصوصاً ان
غالب هے که فرض دفاع بقدر وسعت یهاں سے زائد انجام پائے گا یا امور
دے سکتے هیں) اُن پر خدا نے جبر نهیں کیا هے (فرض یا واجب نهیں هے)
اپنا اراده ظاهر کیا تها (وه بهی مشروط) مگر اپنے مشیروں کی رائے کے باعث

...ع کر دیا (کیونکہ فرض نہیں تھی) اگرچہ ھجرت میں مجھے زیادہ سہولت ہے بہ
...ت قیام ھند کے (خصوصاً حضرت مدینہ علی صاحبہا الف الف الصلواۃ والسلام میں)
...ت و خون کو خصوصاً مجتمع حملہ کی صورت میں جیسا کہ لشکر کرتا ہے) غیر
...ید سمجھتا ہوں (کیونکہ اس کے اسباب مجتمع نہیں اگرچہ قادرین پر فرض ہے غیر
...درین پر فرض نہیں بد سگالی کی غرض سے کر سکتے ہیں اس کا ضرر ہو گا) سوائے
...س کے ہر طریقہ سے دفاع کو فائدہ بخش جانتا ہوں خواہ وہ گاندھی صاحب کے
...روہ کے موافق ہو یا دیگر صورتوں سے جو جس سے بن پڑ سکتا ہے وہ کرے اس پر
...ی فرض ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ نماز قیام قعود رکوع سجود سے ہو یا صرف
...ود یا اضطجاع سے حرکت سے یا اشارہ سے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہر شخص
...طریقہ سے نماز پڑھے بلکہ اپنی قدرت دیکھ لے حسن ظن کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو
...ے یا لیٹے یا اشارہ سے پڑھتا دیکھے تو اس کو معذور سمجھے نہ یہ کہ اس کی نیت
...س کے فعل پر حملہ کرے اگر عالم فقیر ہو تو اس کا فرض صرف یہ ہے کہ غنی
...ے کہے کہ تم پر زکواۃ فرض ہے باوجود اس کے اگر ایک پہلو تہی کرے تو
...سرا بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔

فقیر محمد عبدالباری

(یہاں مولانا کی سابق تحریر کے اقتباسات ختم ہوئے۔ ایڈیٹر ہمدم)
...وٹ۔ اس کے بعد مولوی ابوالکلام آزاد صاحب کا مضمون ہمدم میں تھا جو چھوڑ
...یا گیا ۱۲ جامع عفی عنہ

مسئلہ ھجرت

مولانا عبدالباری صاحب کا برقی پیغام

لکھنو ۳۱ - جولائی میں نے ہر مسلمان کو ھجرت کرنے کا حکم نہیں دیا
...کابل کے حالات ھی اجازت دیتے ہیں کہ بغیر کامل غور و خوض کے ھجرت کی جائے
...ے ابھی ھجرت کی فرضیت کا یقین نہیں لہذا حقوق و فرائض کی بجا آوری اور والدین
...ی اجازت لازمی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہ ! السلام علیکم

دربارۂ ہجرت میری اور مولانا محمود حسن صاحب و دیگر علمائے
ایک ہی رائے ہے کہ بالفعل ہجرت فرض عین نہیں ہے اور حقوق
ہیں ۔ بدوں اجازت والدین ہجرت نہ کرنا چاہیئے ۔ مولانا ابوالکلام صاحب
جو گفتگو ہوئی تھی اُس سے میں اپنا موافق سمجھتا تھا ۔ جو تحریر اُن کی
ہے اور جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے اُس کے دیکھنے سے لفظی اختلاف کا
اگرچہ ہم فرض عین نہ ہونے کے اور وہ وجوب کے قائل ہیں مگر وجوب
وہ بھی کرتے ہیں اور ہم بھی اُس صورت میں جبکہ ہجرت کسی فرض کی
مقدمہ ہو تو اُس کو ہم بھی فرض سمجھتے ہیں خصوصاً اُس شخص کے
ہندوستان میں اپنا فرض انجام نہ دے سکتا ہو ۔ ہم بھی دفاع و جہاد کے
ترک موالات کو ضروری سمجھتے ہیں اور وہ بھی ترک موالات کو مسلمانان
لئے لازم بتاتے ہیں ۔ لہٰذا بغیر سمجھے بوجھے ہجرت کا ارادہ نہ کر
خدا کے احکام واضح ہیں اور جس طرح اقیموا الصلواۃ واتوا الزکوۃ ہے
وخذو ہم واحصرو ہم و اقعدوالهم کل مرصد وارد ہوا ہے اور جس
صلواۃ و احکام نماز مجمل ہیں اور اُن میں اختلاف آرا ہے اُسی طرح جہاد
و ہجرت ہے کہ اُس کی تفاصیل احادیث و اقوال صحابہ و فقہاء امت سے
ہیں حکم ہجرت میں میرا بیان واضح ہے چاہے کوئی اُس کو خلاف رائے
باعث واضح نہ کہے میرا مقصود یہ ہے کہ ہجرت کوئی مطلوب بالذات
ہے بلکہ حب الوطن من الایمان مشہور ہے ترک وطن کرنا کسی غرض سے
اور اس غرض سے حکم بھی بدلتا ہے اگر غرض فرض ہے تو ہجرت بھی
غرض سب کو شامل ہے تو ہجرت بھی عام ہے اور فرض عین ہے اور غرض
تو ہجرت بھی واجب ہر شخص پر نہیں ہے ۔ اگر غرض مستحب ہے تو
مستحب ہے ۔ ہندوستان سے مطلقاً ہجرت کر جانے کو میں اسلام کی کمزوری
سمجھتا ہوں اس واسطے نہ تمام لوگوں پر ہجرت میں فرض سمجھتا ہوں
یہ نیت کرنا کہ ہجرت کر جاوں گا ضروری سمجھتا ہوں بلکہ اپنے قیام

ت اسلام لازمی سمجھتا ہوں جب تک کہ یہ ملک دارحرب نہ ہو جائے اسی
ر میں نے کلکتہ کی تقریر میں ہجرت کا ارادہ ظاہر کیا تھا مگر بعد مشورت اُس
ہ کو بالفعل ملتوی کیا ہے - مجھے اس میں بھی تامل ہے کہ جب واجب
ب ہے تو سوائے اُس شخص کے کہ جو راہ نہ جانتا ہو زاد راہ نہ رکھتا ہو سب کو
ت کرنا چاہئے اگرچہ فوراً فرض نہیں ہے تا ہم قبل ہجرت کے وہ مر جاوے گا
گنہگار ہو گا - واجب کہنے کے بعد بہت سے استثنا کی گنجائش نہیں ہے زمانۂ
ت اقران میں ایک ضعیف مالدار نے یہ کہہ کر ہجرت کی تھی کہ زاد راہ پر
قدرت حاصل ہے لیکن اتفاق سے راستہ میں مر گیا اس واسطے واجب اختیاری
نا یا فائدہ بخش حضرات کو مستثنا کرنا میرے علم میں نہیں ہے نہ بیعت ہجرت کا
الفرار میں مسنون ہونا میری نظر سے گذرا ہے البتہ دارھجرت میں جو بقصد ہجرت
تو اُس سے بیعت لینا ثابت ہوتا ہے ہر شخص پر وہ بھی لازمی نہیں ہے -

نقل از ہمدم - ۸ - ستمبر ۱۹۲۰ء یوم چہار شنبہ

مسئلہ ہجرت پر مولانا عبدالباری صاحب کے خیالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

رمی دام مجدہ ! السلام علیکم -

نقاد صاحب کا مضمون ہجرت کے بارہ میں میں نے دیکھا اُس میں میرا جو
کرہ ہے اس کو تو میں ایک معمولی شے سمجھتا ہوں اور اس طرف اعتنا کرنا
چھوڑ دیا ہے مگر محرکین ہجرت پر عموماً اور مولوی ظفر علی خان صاحب
خصوصاً موجودہ حالت ہجرت پر الزام دیا گیا ہے چونکہ حکم ہجرت ایسے
مین سے مشتبہ ہو رہا ہے اس واسطے مجھے اس مضمون سے تعرض کرنا پڑا
چہ خالق الکار کے باعث دل مطمئن نہیں ہے - مسئلہ ہجرت کے متعلق جو کچھ
نے لکھا ہے بعض احباب اس کو جمع کر کے شائع کرنے والے ہیں جس سے ہر
ص دیکھ سکتا ہے کہ مجھ پر اس ہجرت کی ذمہ داری کس حد تک ہے میں نہ
رت کو فرض عین سمجھتا ہوں نہ منسوخ بلکہ جس غرض سے ہجرت کی جاوے
سا حکم اس کے لئے ہے اس وجہ سے جو ہجرت ہوگی اور بعض لوگوں نے
کی تحریک کی ان کی نیت اگر بخیر ہے تو ایسی صورت میں مجھے اُن کے اس عمل
کسی قسم کا اعتراض مناسب نہیں معلوم ہوتا -

میں نے جس قدر امور سنے ہیں ان میں سے ایک انزام میرے اور
باقی مشترک ہیں اس واسطے پہلے اسی کو ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں
مسئلہ ظاہر نہیں کیا اور ہجرت کو فرض یا واجب نہیں کہا میں کہتا ہوں
بھی وہی ہے جو میں نے کہا ہجرت میں تفصیل ہے کوئی ایک حکم نہیں
شخص اس کو واجب علی العین کہے یہ اس کی رائے ہے قران و حدیث واقوال
اس کی سند مجھے نہیں ملی ہے مجھے اپنے مسلک پر یقین ہے اس واسطے
حکم الہی ظاہر کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کیا ہے مجھے واجب
بعد کوئی استثناء بھی صحیح نہیں معلوم ہوتا سوائے اس استثناء کے کہ
شریف میں خود ہے وہ اس قدر ہے لایجدون حیلة ولایھتدون سبیلا میں وا
العین کہنے کے بعد پھر بہت بڑی دشواری سمجھتا ہوں چاہے ہجرت
واجب ہو یا بالتراخی ہر حال میں جو ایسی حالت میں مر جاوے کا سوا
مستثناۃ کردہ گنہگار ترک ہجرت کا ہو گا چاہے فائدہ مند ہو یا اس کے
ضرر یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے اب جو الزامات مشترک ہیں میں ان
کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اس تحریک کی موجودہ حالت
کس حد تک حق بجانب ہوں یہ مسئلہ خالص شرعی ہے اس واسطے
کرتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ میری رائے کے موافق یہ ہجرت نہیں
بھی میں کوئی سقم شرعی ہجرت میں نہیں پاتا ۔ کہا جاتا ہے کہ بغیر
ہجرت ہے میں اس کو انفرادی عمل سمجھتا ہوں اس واسطے یہ شرط
ہے ہجرت منفرداً بھی ہوئی ہے اور مجتمعاً بھی ہوئی ہے انتظام قائم
لئے بعض حضرات کا خیال ہے کہ ہجرت کی بیعت لینا ضروری تھا اور یہ
مسنون ہے مجھے اس قول سے بالکل اختلاف ہے میں کہتا ہوں جسکا
بیعت کر لے نا جائز بھی نہیں ہے اور سنت بھی نہیں ہے بیعت ہجرت
صرف اس قدر ہے کہ چند ایسے لوگ جو بارا دہ ہجرت مدینہ طیبہ
اس وقت ہجرت فرض تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت لی
جب فرضیت ہجرت منسوخ ہو گئی تو بیعت لینا بھی اس پر ترک کر
آپ نے مکہ معظمہ میں کسی سے بیعت ہجرت لی نہ قبل فرضیت ہجرت
بیعت لی ۔ اب ہندوستان میں بیعت ہجرت لینا دارالفرار میں بیعت لینا ہے
مجھے نہیں ملتا ہاں اگر امیر امان اللہ خان صاحب سے لوگ کابل میں بیعت
تو مناسب سنت ہوسکتا ہے اگر چہ بوجہ عدم فرضیت کے اسکی ضرورت

کہا جاتا ہے کہ اس ھجرت کے ذیل میں بہت سے بدنیت ھجرت کر گئے میں کہتا ہوں کہ یہ کوئی عجب بات نہیں ہے جب زمان سعادت نبوتہ میں ایسا ھوا تو پھر اس وقت میں ھونا کوئی بڑی بات نہیں ہے مہاجرام قیس کی حدیث اکثر کتب حدیث کی شروع میں لکھی جاتی ہے انما لکل امرء مانوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی الدنیا یعیبھا اوامراۃ یتزوجھا فھجرتہ لی ماھا جرالیہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ محتاج اور لاچار لوگ ھجرت کر گئے جن کا بار اٹھانا کابل والوں کو مشکل ہو گیا میں کہتا ہوں کہ یہ بھی نئی بات نہیں ہے مہاجرین کے فقر اختیاری کا وصف قرآن میں مذکور ہے ارشاد فرمایا ہے وللفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم الی اخرہ اور کابل کی بے مائگی بھی انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد نہیں ہے یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصہ اسی امر کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ میں نے یا کسی نے کب کہا ہے کہ ھجرت چاہیے بغرض دفاع ہو کابل ھی کی طرف کی جاوے میری تحریروں میں تو ھجرت شام و قزوین اور دیگر مقامات کا بھی ذکر ہے میں نے چند اربعینیات حدیث کے جمع کیے ھیں اس میں احادیث خیرالانام فی فضائل الھجرۃ الی الشام ایک اربعین ہے اور دوسری الاربعین فی قزوین ہے اس کو ملاخطہ کرنا چاھیئے یہ بھی کوئی الزام کی بات نہیں کہ لوگ ھجرت کر گئے تھے واپس آ رہے ھیں اس واسطے کہ ایسا بھی خیر القرون میں ھوا ہے اقلی بغیتی کی حدیث مشہور ہے پھر بھی عرض ہے کہ اگر وہ لوگ جو بغرض جہاد ھجرت کر گئے تھے اگر انہوں نے اپنا مقصد حاصل ہوتے نہیں دیکھا تو واپس چلے آئے اس میں کونسا حرج ھوا موجودہ حالت کی ھجرت اور اس غرض سے ایسی نہیں کہ اس میں رجوع الی الوطن ناجائز ہو جس طرح تحصیل علم کی غرض سے جو ھجرت کرے اس کو ترک وطن لازم نہیں بلکہ اس کو تو وطن واپس ھونا ھی ضروری ہے میں اگرچہ انتظام ھجرت کو اس وقت ضروری سمجھتا ھوں اور ابتدا سے محرکین ھجرت کو اس کی طرف توجہ دلا رہا ھوں اور اس وقت کابل کی جانب کثیر التعداد غیر مستطیع لوگوں کی ھجرت کو مناسب نہیں سمجھتا ھوں باوجود اسکے جس طرح ھجرت ھو گئی اس کو بھی خلاف شرع نہیں سمجھتا اور محرکین کو الزام نہیں دیتا ھوں خدا وند عالم نے وعدہ فرمایا ہے ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ جس شخص نے خدا کی راہ میں گھر چھوڑا اور ھجرت کی وہ زمین میں نخل ھجرت کو پا لے گا اور اس کو وسعت ہو گی اس تحریر سے یہ مطلب نہیں ہے کہ لوک بغیر سمجھے

بوجھے ہجرت کر جاویں بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو اس اہم عل
ہلکا کرنا چاہتا ہے اس کو تنبیہ ہے اپنے مقصد کو کسی دوسرے طور پر
کرنا زائد اچھا ہے یہ نسبت اسکے کہ مخلصین پر نکتہ چینی کر کے ان کی
کی جائے میں اس مشق کے لئے حاضر ہوں مگر محرکین ہجرت جن کے ارادے
درست اور نیت ان کی خالص تھی وہ ملزم نہ ٹھہرائے جائیں ۔ کیونکہ جو
انہوں نے کیا وہ وہ جذبۂ مذہبی سے کیا والسلام فقط ۔ فقیر محمد عبدالباری عفا لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً اومصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہ ! السلام علیکم

وما ابرئ نفسی ان النفس لا مارۃ بالسوء نص تنزیل ہے ۔ میں اپنی نسبت
خطا کا قائل ہوں یہ لوگوں کا حسن ظن ہے کہ میرے قول پر اعتبار زیادہ کرتے
میری عرض ہے کہ انظرالی ماقال ولاتنظرالی من قال پر عمل کیا جائے جس کی
پر اعتماد ہو اس کے قول کو ماننے میں خود ایک عامی مقلد ہوں تصریحات
کا پابند ہوں اسی وجہ سے میرے مستندات اکثر فقہیات سے تعلق رکھتے ہیں۔

مگر یہ مسئلہ (ہجرت) ما بہ الامتیاز مقلد و غیر مقلد کا نہیں ہے اور اس
اختلاف نہ کہیے بلکہ خلاف کہنا چاہیے ایسے ہی مسئلہ دارحرب کا ہے کہ وہ
تقلید سے تعلق نہیں رکھتا ہے ۔ غیر مقلد علما بھی ایسے ہیں جو ہندوستان
دارحرب نہیں قرار دیتے ہیں نواب صدیق حسن خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔
ہندوستان عموما و ریاسات اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دارالحرب نیست بناء
ذلک ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ اذلیس فلیس و ہر کہ ہندوستان
او دارالحرب ست ہجرت نزد وے واجب باشد امامع ذلک اخذ ربا از حربی جائز
بنا برور ودنصوص صحیحہ قطعیۂ قرآنیہ و حدیثہ بر حرمت آن و روایات فقہیہ
مبنی برظن و قیاس است مصادم آن نخواہد بوداینجا معلوم شد کہ نتیجۂ اختلاف
اہل علم در دارالحرب و دارالاسلام بودن ہندوستان و جوب و عدم وجوب
است نہ جواز و عدم جواز اخذ ربا از مردم از انجا بر تقدیر وجوب ہجرت
دار حرب بداراسلام حدیث لاہجرۃ بعدالفتح را جواب است کہ درحل

سوالات مشکله ذکر کرده ایم فراجعه و فی الحال مختار و فتویٰ
مشاهیر فقہائے حنفیۂ هند مثل علمائے دهلی ورا مپور و بھوپال و جزآن همیں است
که مملکت هند خصوصاً ریاسات اسلامیه آن دارالاسلام است۔ نه دارالحرب بعض
معاصرین نوشته اند الاحتیاطان نجعل هذه البلاد دارالاسلام وان کانت السلاطین فی الظاهر هؤلاء
الشیاطین واللہ علم ۔ اور مولانا محمد قاسم صاحب رحمة اللہ علیه دیو بند کے استاذالاساتذه
ایما فرماتے هیں که هجرت بغرض جہاد مفروض ہے تحت آیت شریف والذین
امنوولم یهاجروامالکم من ولایتهم آلایه اس آیت سے معلوم هوتا ہے که جو لوگ
دارالحرب سے باوجود ضرورت جہاد هجرت نہیں کریں وه لوگ ایک وجه سے
کفار کے حکم میں هیں انتہی ۔ کل زمانه اخبار میں هجرت کے باره میں مولانا محمود
حسن صاحب کا جواب دیکھا ہے وه نقل کیا جاتا ہے موقع و محل کے لحاظ سے
نہایت مناسب ہے آس کو تصفیه سمجھے آئینده یه سلسله بحث میں نه کروں گا ۔

الجواب ۔ مخدوم و مکرم بنده جناب خلیفه صاحب مدفیوضکم ۔ احقر
محمود تسلیم مسنون کے بعد عرض رسا ہے جناب کا والا نامه ایسے وقت پہنچا که
بنده سہارنپور گنگوه وغیره گیا تها وهاں سے کل واپس آیا تو جناب کا گرامی نامه
بنده کو ملا مگر یه سب جانتے هیں که هجرت کی فضیلت اور خوبی تو هر وقت
مسلمه ہے اس پرآشوب حالت میں حالات موجوده اور آئنده کا لحاظ کر کے اس میں
شک نہیں که اس استحباب اور استحسان میں هر طرف سے تاکید و جوب محسوس
هوتاہے جو اهل همت کے عمل کرنے کے لئے بالکل کافی ہے اب اس میں خواه مخواه
فرضیت و عدم فرضیت کا مباحثه اور منازعت کرنا انہیں لوگوں کا جو حیله جو طبائع
رکھتے هیں کام ہے ۔ اور ایک اور حق کو روکنا چاهتے هیں ۔ البته یه بات ضرور
ہے که اهل تحقیق کو چند جوانب ملحوظ رکھنا ضروری ہے اول دارالحرب که
جس سے هجرت کریں اس کو غور سے ملاحظه کرنا دوسرے جس دارالاسلام میں
جانا چاهتے هوں اس کے احوال پر نظر کرنا ۔ تیسرے جو هجرت کریں ان کے
حالات کو پیش نظر رکھنا کیونکه حالات بیحد مختلف هیں خلاصه یه ہے که یه
وقت پریشانی کا ہے اور اهل اسلام کی آزمائش کا ۔

اس اهل اسلام جان نه چرائیں اللہ کے واسطے هجرت کریں یا یہیں ره کر
کسی مفید کام میں سعی کریں اس ضروری وقت کو فضول بحث و مباحثه میں صرف
نه کریں ۔ هجرت ضروری ہے تو ایسی ضروری نہیں که نه والدین کی اجازت کی
حاجت هو اور نه اهل و عیال کے کفاف کی اور جمله اهل اسلام کو علی الفور

هجرت لازم ہی کر دی جائے - اور مستحب ہے تو ایسی مستحب بھی نہیں
اہل ہند بے حس و حرکت ہو کر آرام و اطمینان سے اس دارالکفر میں
پسار کر سوتے رہیں - بلکہ فرض ہے کہ ہر شخص اپنی ہمت اور وسعت
تائید دین کے لئے مال اور جان سے کوشش کرے خواہ یہاں رہے یا
جاوے - واللہ الموفق اکابر اور عمائد اسلام پر علی الخصوص واجب ہے
ہمت کریں اور عوام کو ہمت بندھائیں اور جو شخص جس کام کے لائق
کو اس کام میں لگائیں اور بحث و اختلافات جس کا منشاء نفسانیت ہے اس
سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں اور العلم حجاب الاکبر کے مصداق نہ بنیں
حالات موجودہ پر نظر کر کے جو مناسب اور حق سمجھا ہے جناب کی خد
پیش کر دیا - باقی عبارات کتب جن کو ہمارے علما نے اپنے قول کی مؤ
کر اپنے استدلا لات میں پیش فرمائی ہیں ان کا مطلب اہل علم جو سمجھ رہے
میں مجھے کچھ عرض کرنے کی حاجت نہیں میں نے فقط یہ عرض کیا ہ
فرض ہے یا مستحب - قابل غور یہ ہے کہ ہم کو اس حالت میں کیا کرنا

گر قبول آفتد زہے عزو شرف

احقر اس خاص وقت میں ایسے منازعت کو نہایت منحوس ا
سمجھتا ہے -

۲۱ ذی الحجۃ ۱۳۳۸ھ
یوم سہ شنبہ

فقط والسلام
بندۂ محمود عفی

تـمـت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامد او مصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہم - اسلام علیکم -

گائے کی قربانی کے متعلق طرح طرح کے خیالات ظاہر کیے جا رہے ہیں - میرے ار کے عجیب عجیب معانی پیدا ہو رہے ہیں میں نے خود اس کی وضاحت کر دی اور آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے بھی اس کو صاف کر دیا .س کے بعد چاہیے تھا کہ جو شبہات کیے جا رہے ہیں نہ کیے جاتے مگر برخلاف اس کے تحریر سے اور زبانی بھی اس کے بابت استفسارات ہو رہے ہیں اس واسطے بیان واضح عرض کرتا ہوں - گائے کی قربانی کے بارہ میں موید الاسلام کی گذشتہ کارروائیاں شاہد ہیں کہ ہم لوگ کیا رائے رکھتے ہیں مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہیں چھوڑ سکتے ہیں میں نے اپنی طرف سے کبھی گائے کی قربانی نہیں کی ہے اپنے اعزہ کی طرف سے کرتا رہا ہوں اور یہی طریقہ مسنون ہے میرے محلے میں مجموعی طور پر شہر کے سب جگہوں سے زیادہ گائے کی قربانی بطور اضحیہ کے ہوتی ہے۔

میں نے نہ تو اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے نہ اپنے ہم مذہب لوگوں کا کہ وہ قربانی نہ کریں گے نہ وعدہ کیا ہے نہ کسی کو مشورہ دیا ہے نہ فتویٰ ہے بلکہ طور اثر اتحاد کے تخمینی طور پر ایک، رائے ظاہر کی ہے وہ بھی خدا کی مشیت پر محمول رکھا ہے میرا خیال ہے کہ اگر اتحاد قائم رہا اور اسی طرح رواداری مذہبی ہوئی تو گائے کی قربانی میں اھمیت باقی نہ رہے گی از خود موقوف ہو جائے گی - مذہبی طور پر جو شے محرک ہے وہ اس کا پرستش ہونا اور قربانی نہ کیے جانے پر اصرار ہونا ہے یہ بات جاتی رہے تو گائے کی قربانی میں کوئی اھمیت باقی نہیں رہتی ہے بلکہ سات آدمیوں کا ایک گائے کرنا اتنا افضل نہیں جتنا فی کس قربانی کرنا ہے اقتصادی لحاظ سے تحمل کی صورتیں اگر نکل آئیں تو بھی قربانی گائے کی اہم نہیں رہتی ہے - اب برادران ہنود کی مرضی پرھے کہ اگر وہ قربانی گائے کی موقوف کرانا چاہتے ہیں تو ایسی مکافات کر دیں کہ از خود مسلمان گائے کی قربانی ترک کر دیں یہ امر مشکل نہیں ہے اگر چند سمجھدار اشخاص فریقین کے جمع ہو جائیں اور اقتصادی

طور پر غور کر لیں تو بآسانی وہ صورت طے ہو سکتی ہے جس کے اختیار کر
کی قربانی چھوٹ سکتی ہے مجھے اکثر اہل الرائے حضرات نے ایسی صورتیں
اطلاع دی ہے بعض اہل علم مسئلہ سود کو پیش کرتے ہیں بعض زبان
تعلیمی سہولتوں کو بعض بوقت مراسم اہل اسلام سنکھ و پوجا وغیرہ کو
ہیں مگر میں اسے مشورے کے بعد طے کرنا پسند کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ
مذہب کے اندر رہ کے اتحاد کو مستحکم و مضبوط کر لیں خدا سے اس کی
ہے کہ وہ اتحاد کی تمام صورتیں آسان کرنے والا ہے سرکاری ضرورت کے
مقام دم زدن نہیں سمجھتا ہوں ۔

آمور مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مگر خدا کی قدرت سے وہ بھی باہر نہیں ہے اللہ کی مشیت آس پر ہو
والسلام ۔

فقیر محمد قیام الدین عبدالباری عفااللہ عنہ

نقل از اخبار آفتاب لاہور از تقریر آل انڈیا خلافت کانفرنس دہلی مطابق

۳ - دسمبر ۱۹۱۹ع

ایک بات کا ذکر ضروری ہے حضرات مسئلہ قربانی کے متعلق انہو
خیالات مجھ پر ظاہر کیے میں مسئلہ گاؤ کشی بہت اچھی طرح سمجھے ہوئے ہ
گاندھی صاحب کے کہنے سے قربانی گاؤ ترک نہیں کی بلکہ خود بڑے غو
کے بعد چھوڑی اگر مجھ سے مہاتما جی کہتے بھی تو میں ہرگز نہ
مذہب کا پابند ہو کر آن کی عظمت کرتا ہوں مسلمان رہ کر اتحاد پیدا
کوئی نقص نہیں ہم وطنی کا خیال لازم ہے ان کے اخلاق نے یہ بات میرے
پیدا کر دی ۔ سوال یہ ہے کہ ہم مسلمان اور سچے مسلمان رہ کر ہندوؤں
رکھ سکتے ہیں یا نہیں ۔ میں کہوں گا کہ یقیناً موجودہ مشکل زمانہ میں
کی ہمدردی کو خرق عادت سمجھتا ہوں اور ہندوؤں میں اس کی جو نظیر دی
ہے وہ مہاتما گاندھی کی ذات ہے کانپور میں مجھ سے کسی نے کہا کہ اگر
مقصد میں کامیاب ہوئے تو گائے کی قربانی چھٹ جائے گی گویا یہ
موجودہ ہمدردی محض گائے کی قربانی چھڑانے کے لیے ہے میں نے آن سے

زبان سے نکالنے کی بات نہیں ہے ۔ بتدریج خود بخود چھوٹ جائے گی ۔ میں کہتا ہوں جو لوگ گائے پر کٹ مرتے ہیں اُن کو خیال نہیں آتا کہ گائے خلیفۃ المسلمین کے مقابل کیا وقعت رکھتی ہے خلیفۃ المسلمین کے لیے تو قربان نہیں ہوتے ۔

نقل از اخبار کانگریس دھلی ۱۵ - جنوری ۱۹۲۰ء مطابق ۲۲ - ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ یوم پنجشنبہ جلد ۳ نمبر ۱۳ سہارنپور میں ھندو و مسلم کا اجتماع

اور

مولانا عبدالباری صاحب کی تقریر

قربانی گاؤ ۔

مجھ سے گاندھی صاحب نے یا کسی ھندو نے گائے کی قربانی ترک کرنے کی خواہش نہیں کی مگر میں دلی اتحاد کرنے کی غرض سے اُن کی دل آزاری کو پسند نہیں کرتا ہوں مسلمانوں کی سیاسی جماعت اور ملکی رھنماؤں نے مسلم لیگ میں قربانی گائے یوم الاضحٰی میں کمی کرنے کی راہ منظور کی ہے ۔ مجھے اپنے مسلمان بھائیوں سے کہنا ہے کہ یہ بہت مناسب ہے اگر ممکن ہو تو افضل اختیار کیجیے اضحیہ میں کسی ایک جانور قربانی کیجیے جس سے ثواب زائد ہو مسلمانوں کو شعار مذھبی کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ میں نے بارہا کہا اور پھر کہتا ہوں کہ خلیفۃ المسلمین جس مرتبہ کا شعار دین ہے اُس کے لحاظ سے میں قربانی گائے کو قربان کر سکتا ہوں ۔ اس میں شک نہیں ہے بعض ناواقف مسائل شرعیہ سے اُس کو زیادہ اھمیت دیتے ہیں میں جانتا ہوں روکنے سے اُس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے ۔ میں نے اپنے اکابر کے فتوے تعلق سے دیکھے ہیں مگر پھر بھی مسلمانوں کے لیے ممکن ہے کہ اضحیۃ میں گائے کی قربانی کے بجائے دوسرے جانور قربانی کریں ۔

بلکہ بعض صورتوں میں تو دوسرے جانوروں کی قربانی متعین ہو جاتی ہے ساتھ ہی اس کے میں برادران ھنود سے عرض کرتا ہوں کہ اتحاد خلوص سے ہو گائے کی قربانی میں بہت ضد و شدت اُس کے حکم کو بدل دیتی ہے شعار مذھبی برقرار رکھنے کے باعث ضروری ہو جاتی ہے بعض غریب لوگ نفلاً اُس کو ادا کرتے ہیں اُن کو استطاعت بکری کی قربانی کی نہیں ہے اُن پر جبر نہ کرنا چاہیے ۔ ہم کو یقین ہے کہ برادران وطن ہم سے کوئی معاوضہ ہمارے ساتھ ہمدردی کا خصوصاً مسئلہ خلافت میں ہمارے نہیں چاہتے نہ اُن کے اخلاص کا یہ عوض ہے کہ ہم اُن کو اجیر فرض

کر کے آن کا بدلہ دیں ہمارے دل میں آن کے اخلاص نے گھر کر لیا ہے
آن کو ہمارے مشکلات مدنظر رکھنا چاہیے۔ ہم دل سے آن سے متحد ہونا چاہ
پہلے مسلمان ہیں پھر ہندوستانی اس واسطے ہم یقین دلاتے ہیں کہ حدود
اندر رہ کر ہم جو امر ہندوؤں کی مرضی کے موافق کر سکتے ہیں اس کے لیے
گائے کی قربانی بقر عید کے دن کبھی کبھی ہوتی ہے اگر ہندو مستعد ہو
ہم آن کے ساتھ شریک ہو کر کمسریٹ کی قربانی رکوانے میں ہر طرح
کرنے کو آمادہ ہیں میں تو اس کو بھی ایک جہاد سمجھتا ہوں کہ اقتصا
اعدائے دین کو اس سے پہنچے گا ورنہ چند غریب مسلمان بھائیوں سے اگر قربا
دی گئی تو کوئی بڑی بات نہیں ہے مجھے صاف کہہ دینا ہے کہ میں
مذہب کے مقابلہ کی صورت میں مذہب کو مقدم سمجھتا ہوں جبکہ حیلہ شرع
کر کے بھی قانون کی موافقت نہیں کر سکتا ۔ مجھے معلوم ہے کہ برطانیہ
وزرا اور ہم لاچاری سے ایک دوسرے کی مزاحمت کر رہے ہیں آن کی موت
یات ہماری موت آن کی حیات ہے کون اپنی موت دوسرے کی حیات کے لیے
کرے گا مگر ہم بھی مجبور ہیں کہ شرع کے پابند ہر گز کسی ایسے
منظور نہیں کرنے دیں گے جو مذہبی احکام کے خلاف ہو ہم کو توقع ہے
حضرات جس طرح ہم سے ملنے آئے ہیں اسی طرح مساعی اسلامیہ میں معین
ہوں گے اور سب متحد ہو کر کام کریں گے ۔ مجھے بڑی مسرت ہے کہ
مسلمانوں کا اتحاد ہو گیا میں اس کے برقرار رہنے کا ہمیشہ ساعی رہوں گا
فریقین کی بہبودی ہے اب مجھے معاف کیجیے کہ میں تقریر کا عادی نہیں ہوں

نقل از ہمدم مطابق ۲۰ فروری ۱۹۲۰ ء ۔ نقل تحریر اصلاحی

دستخط شدہ ہر دو فریق

مسلمانان بمبئی کا یہ جلسہ مسلم لیگ کے سفارشی ریزولیوشن متعلق
گاؤ کی اصلاح کے لیے جس سے کہ عام مسلمانوں میں مذہبی نقطۂ خیال سے
بیچینی و تشویش ہو گئی ہے یہ تجویز پیش کرتا ہے بقر عید میں گائے کی
مسلمانوں کے مذہبی شعائر اللہ میں داخل ہے اسکے روکنے کا کسی کو حق
حاصل نہیں ہے ہندو بھائیوں کو روزانہ ذبح پر نظر کرتے ہوئے مسلمان
مذہبی سالانہ قربانی کو باعث دلشکنی تصور نہ کرنا چاہیے ۔ (نوٹ مولانا
مجھے اس سے اتفاق ہے ۔

مسلمانوں کو بھی ہند و مسلمانوں کے اتحاد پر نظر رکھتے ہوے اپنی مذھبی قربانی کو اس خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کرنا چاھیے جس سے ھندوؤں کا دل نہ دکھے (نوٹ مولانا صاحب) اس سے بھی اتفاق ھے -

روزانہ گاؤ کشی پر نظر رکھتے ہوئے جو مسلمانان ھند ھند وناداں بھائیوں کے ھاتھ سے مظالم و مصائب اٹھاتے چلے آئے ھیں - ھندو لیڈروں ونیشنل کانگرس کو اھل ھنود کی ایسی ناجائز حرکات کو روکنے کے لیے دل و جان سے کوشش کرنا چاھیے اور مسلمانوں کو ایسی بلائے ناگہانی سے جنکا اکثر موقع قربانی پر مسلمانوں کے سر پر نزول ھوا کرتا ھے آئندہ کے لیے محفوظ ھونے کا اطمینان دلانا چاھیے تاکہ ھندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق میں تفرقہ نہ پڑے (نوٹ مولانا صاحب) اس سے بھی اتفاق ھے -

ھندو یا مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مذھبی امور یا مراسم مذھبی میں جزوی یا کلی اشارۃً یا کنائیتہً بالکل کسی قسم کے دخل دینے کی ھرگز ھرگز کوشش نہ کرنی چاھیے تاکہ اتحاد مابین ھندو و مسلمانان ھند قائم رھے - مولانا نے ذیل کا مضمون بڑھایا ھے جس سے لفظاً لفظاً مجھے بھی اتفاق ھے- وھو ھذا -

”میں بحیثیت مذھبی خدمت کے مجبور ھوں کہ رواسم شرک کے مٹانے میں اور اس میں دخل دینے میں کوئی موقعہ فروگذاشت نہیں کر سکتا چاھے ھندو مسلم اتحاد رھے یا نہ رھے ھندو مسلم اتحاد واسطے فوائد اسلام ھے نہ کہ واسطے تخریب اسلام،، (جزاک اللہ نعم الجزاء) تمدنی معاملات میں ھندو مسلمانوں کے ایک ھونے کی اشد ضرورت جس کو سب محسوس کرتے ھیں تب ھی پوری ھو سکتی ھے کہ معاملات مذھبی میں کسی قسم کی کسی طرف سے دست اندازی نہ کیجاے (نوٹ مولانا صاحب) مجھے پورا اتفاق ھے -

فقیر شاہ عبدالحلیم بہاری مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۲۰ء فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ -

نقل خط حضرت مولانا مولوی عبدالباری صاحب مدظلہ العالی

مکرمی دام مجدۃ ! السلام علیکم -

آپ نے مسئلہ قربانی گائے کے بارہ میں حضرت ابی مولانا الحاج محمد عبدالوھاب حضرت اخی فخرالمتاخرین مولانا محمد عبدالحی رحمہم اللہ کے احکام کی طرف توجہ

دلائی ہے لہذا عرض ہے کہ جو مسلک میں نے اختیار کیا ہے وہ اُن لوگ
خلاف نہیں ہے میرا مقصد یہ ہے کہ گاے کی قربانی واجب نہیں ہے مباح ہے
افضل دوسرے جانوروں کی قربانی ہے - جو شخص حلت قربانی ولحم کا اعتقا
ہوا ترک قربانی کرے تو اُس کو اختیار ہے اور محض فتنہ و فساد کے ڈ
قربانی گاے نہ کرنا چاہیے - ہاں ہندو اگر قربانی گاے کو جبر سے چھڑوانا
تو پھر اُس کو قائم کرنے کی پوری فکر کی جاوے اُنکے جبر سے یہ شعار
ترک نہ کرنا چاہیے میرے نزدیک تو ذبح بقر مطلقاً ایک امر ہے اور اُنہ
قربانی بقر مخصوص ہے جو شخص مطلقاً گاے کی قربانی کی ممانعت نہ کرے
اضحیہ میں مستطیع کو افضل قربانی کرنیکا مشورہ دے وہ شعائر اسلام میں رخ
نہیں سمجھا جائیگا میں نے از خود قربانی چھوڑ دی اور مجھے ترک قربانی میں
دینی بھی پیش نظر ہے اور انما الا عمال بالنیات حدیث صحیح قریب متواتر
تعجب ہے کہ پڑھے لکھے لوگ مجھ پر اس قسم کے الزامات دیتے ہیں
فرمایئے فتاویٰ حضرت اخی معظم مولانا عبدالحی رحمتہ اللہ علیہ امر اول
قربانی مباح ہے - آگے جس قدر جوابات آتے ہیں اُن سب سے اس دعوے
ہوتا ہے امر دوم گاے کی قربانی سے دوسرے جانور کی قربانی افضل ہے -
(نمبر ۲۶۵) صفحہ ۲۸۲) قربانی اونٹ کی بہتر ہے یا گاؤ کی بینواو توجروا - ہو
اونٹ کی بہتر ہے واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی عفوربہ القوی ابوالحسنات
تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی -

محمد عبدالحی ابوالحسنات

الجواب صحیح واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد عبدالوہاب عفا اللہ عنہ -

محمد عبدالوہاب

(جلد دوم کتاب الاضحیہ فتاویٰ مولانا عبدالحی رحمتہ اللہ علیہ مطبوعہ
یوسفی پریس ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ھ)

امر سوم جو شخص باعتقاد حلت قربانی نہ کرے نہ گوشت کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے

استفتاء - چہ می فرمایند علماے دین و مفتیان شرع متین اندریں مواد
بحدیث و قرآن و اجتہاد و راے خود پنجم در عرب باوجودیکہ بقر مو

چرا قربانی نمیکنند ششم اگر قربانی بقر نکند آیا فتوری بدین اسلام راه می یابد یا نه و قربانی گاؤ یا استعمال لحمش از ارکان دین است و فرض و واجب یا چه هشتم بحالت اور ادو وظائف و نمازے که براے حصول دعا میکنند بخصوص وجه ترک گوشت بقر چیست - بینوا و توجروا -

جواب - سوال پنجم

قربانی نکردن ایشان بروز عید الضحیٰ صرف امریست عادی شان نه شرعی در بعض بلا و دیگر هم رواج قربانی بقر نیست مثل بعض بلا د دکن پس عدم ذبح شان دلیل بر کراهت یا عدم حلت ذبح بقر باوجود ثبوت جو ازش از قرآن و اخبار نبویه و آثار صحابه و اجماع فقهاے امت محمدیه نمی تواند شد -

جواب - سوال ششم

نه قربانی کردن گاؤ باعث فتورے نیست لیکن بخیال عظمتش و عدم جوازش و حلتش اگر ترک قربانی آن خواهد کرد البته در اسلام همچو کس فتورے خواهد گشت -

جواب - سوال هشتم

این ترک مبنی بعظمت و عدم جوازش نیست بلکه مبنی ست به تجارب مشائخ و الله اعلم حرره الراجی عفوربه القوی ابو الحسنات محمد عبدالحی تجاوز الله عن ذنبه الجلی و الخفی -

(فتاوی مولانا عبدالحی رحمته الله علیه جلد دوم کتاب الاضحیه مطبوعه یوسفی پریس ماه ذی الحجه ۱۳۳۰ هجری)

امر چهارم به نیت فتنه و فساد قربانی گاے نه کرنا چاهیے

استفتاء - کیا فرماتے هیں علماے مذهب حنفیه اس باره میں که گاؤ کشی کوئی ایسا امر هے جس کے نه کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج هو جاتا هے یا اگر کوئی شخص معتقد اباحت ذبح هو مگر کوئی گاؤ آسنے ذبح نه کی هو یا گاؤ کا گوشت نه کھایا هو هر چند که اکل اس کا جائز جانتا هے تو اس کے اسلام میں کچھ فرق نه آئے گا اور وه کامل مسلمان رهیگا گاؤ کشی کوئی واجب فعل هے که جس کا تارک گنہگار هوتا هے یا اگر کوئی شخص گاؤ کشی نه کرے صرف اباحت ذبح کا دل سے معتقد هو تو وه گنہگار نه هوگا جهاں بلاوجه اس فعل کے ارتکاب

سے شوران فتنہ و فساد ہو اور مورث ضرر اہل اسلام ہو اور کوئی فائدہ اس
مرتب نہ ہو اور عمل داری اہل اسلام بھی نہ ہو تو وہاں بلاوجہ اگر اس
کوئی باز رہے تو جائز ہے یا کہ بلا سبب اسی حالت میں بقصد اثارۃ فتنہ
ارتکاب اس فعل کا واجب ہے -

ہوالمصوب - گاؤ کشی واجب نہیں تارک اس کا گنہگار نہ ہوگا
شخص معتقد اباحت ہو اور گوشت اس کا نہ کھاتا ہو اور نہ ذبح کرتا ہو
اسلام میں فرق نہیں آئیگا ہاں جو گاؤ کو معظم سمجھ کر ذبح نہ کرتا ہو یا
ذبح کو برا سمجھتا ہو اس کے اسلام میں فتور ہوگا اور بقصد اثارۃ فتنہ کے
نہیں چاہیے بلکہ ایسے مقام پر کہ جہاں فتنہ کا ظن غالب ہو باوجود سلا
کے احتراز اولی ہے واللہ اعلم حررہ الراجی عفور بہ القوی ابوالحسنات محمد
تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی -

محمد عبدالحی ابو

امر پنجم ہندؤں کے روکنے سے نہ رکنا چاہیے

استفتاء - سوال حضرات علما سے کہ جن کے مواہیر اس پرچہ میں
استفسار ہے کہ اس جواب میں آپ کی مراد اس جملہ سے کہ بقصد اثارت فتنہ کے
نہیں چاہیے بلکہ ایسے مقام پر کہ جہاں فتنہ کا ظن غالب ہو باوجود سلا
کے احتراز اولی ہے کیا مراد ہے آیا یہ مراد ہے کہ ابتدائے فتنہ اہل اسلام
سے نہ ہو یعنی جہاں عمل داری ہنود کی ہو اور گائے ذبح نہ ہوتی
مسلمان بقصد فتنہ انگیزی گاؤ کشی نہ کریں یا یہ کہ بلاد ہندوستان وغیرہ
جہاں ہمیشہ سے اہل اسلام گائے ذبح کرتے چلے آئے اور اس ذبح کرنے
ان کو مقصود فتنہ انگیزی نہیں ہوئی بلکہ اجرائے حکم شریعت اب اگر کوئی
ان بلاد میں گائے ذبح کرے اور ہندو بنظر تعصب مذہبی کے اس کو منع
وہ مسلمان اس سے باز رہے بتفصیل ارشاد ہو کہ ایسی صورت میں اہل اسلام
گاؤ کشی اولی ہے یا کیا - بینواو تو جروا -

ہوالمصوب - گائے ذبح کرنا شرعاً اگرچہ فعل مباح ہے واجب نہیں
مباح نہیں کہ کسی زمانہ خاص یا کسی بلدۂ خاص میں اس کا رواج ہو اور
زمانہ یا دوسرے بلدہ میں نہ ہو بلکہ یہ ایک طریقہ قدیمہ ہے زمان آنحضرت
علیہ وسلم و تابعین و جملہ سلف صالحین سے تمام بلاد وامصارمیں اور

پر اجماع و اتفاق ہے تمام اھل اسلام کا ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود
روکیں اور بنظر تعصب مذھبی منع کریں تو مسلمانوں کو اُس سے باز رھنا نہیں درست
ہے بلکہ ھر گہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کی ابطال میں کوشش کریں اھل اسلام پر
واجب ہے کہ اُس کے ابقاء و اجرامیں سعی کریں اور اگر ہنود کے کہنے سے اس فعل
کو چھوڑیں گے تو گنہگار ہوں گے اور مقصود اُس جملہ میں جو جواب سابق میں
مرقوم ہے یہ ہے کہ بقصد برانگیختہ کرنے فتنہ و فساد کے گاؤ کشی نہ چاھیے مثلاً
جہاں عمل داری ہنود کی ہو اور گائے وھاں ذبح نہ ھوتی ھو وھاں مسلمان بقصد
ایذاء مردم آزاری خواہ مخواہ گائے ذبح کریں یا عیدالضحیٰ میں کسی ھندو کے مکان
کے قریب جا کے بایں خیال ذبح کریں کہ فتنہ قائم ھوے ایسی صورتونکا ارتکاب
نہ چاھیے بلکہ ایسی حالت میں ترک اولی ہے اور بلاد ہندوستان وغیرہ جہاں ہمیشہ
سے گئے ذبح ھوتی ہے اور مقصود اھل اسلام اس سے فتنہ انگیزی نہیں ہے بلکہ
ابقائے شریعت قدیمہ ہے ایسی حالت میں اگر ہنود منع کریں تو ترک اُس کا اولی
نہیں بلکہ اُس کے ابقاء میں سعی واجب و لازم ہے۔ واللہ اعلمُ حررہ الراجی عفو ربہ
القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی ۔

محمد عبدالحی ابوالحسنات

هوالمصوب ۔ فی الوقع جن بلاد میں رواج گاؤ کشی بے قصد فتنہ و فساد کے
جاری رھا اور اب کوئی قوم ہنود سے مانع ہے اُن بلاد میں مسلمانوں کو رسم گاؤ کشی
کے باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے اور مراد اس فقرۂ مسئول عنہا سے یہ ہے کہ
جہاں عمل داری اور ریاست خاص ہنود کی ہے اور گاؤ کشی وھاں زینہار نہیں
ہوتی اُس جگہ پر باعلان گاؤ کشی کرنا بنظر قیام فتنہ اولی نہیں ہے نہ یہ بات کہ
مطلقاً اولویت گاؤ کشی کی ھر جگہ سے جاتی رہے بلکہ جن بلاد میں ہنود کو تشدد
بابارۂ گاؤ کشی نہ تھا اور اب کیا جاتا ہے وھاں گاؤ کشی کا ترک اولی نہیں ہے واللہ
اعلم حررہ الفقیر محمد عبدالوھاب عفا اللہ عنہ ۔

محمد عبدالوھاب

(فتاویٰ مولانا عبدالحی رحمۃاللہ علیہ جلد دوم کتاب الاضحیہ مطبوعہ یوسفی پریس
فرنگی محل ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ھجری)

استفتاء ۔ کیا فرماتے ھیں علمائے دین و مفتیان شرع متعین اس مسئلہ میں اگر
کوئی مسلمان عیدالضحیٰ میں گائے کی قربانی کرنا چاھے یا دوسرے ایام میں واسطے

کھانے گوشت کے گائے ذبح کرنا چاہے اور ہنود بوجہ تعصب مذہبی یا
کے یا بنظر توہین اسلام کے اُس قربانی یا ذبح کو روکنا چاہیں تو اُس
اُس مسلمان کو از روئے شرع شریف کے گائے کی قربانی سے یا گائے کے ذبح
چاہیے یا کیا کرنا چاہیے - اگر اُس روک ٹوک میں از جانب ہنود فساد
احتمال ہو مگر اُس فساد کا دفعیہ بذریعہ حکام ملک ممکن ہو تو صرف بہ
مذکور کے قربانی اور ذبح سے گائے کے باز آنا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے- یہ ا
کہ اونٹ ان ملکوں میں بہت کم دستیاب ہوتے ہیں اگر کسی کو دستیاب
تو بہت قیمت دینے سے ہوتے ہیں اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ آج کل کے
سات عدد بھیڑی یا خصی کی قیمت بہ لحاظ تعداد ایک گائے کے زیادہ ہو
اس حالت میں اگر کوئی مسلمان بہ لحاظ کفایت بعوض سات قربانی کے
قربانی کرنا چاہے اور ہنود بنظر تعصب مذہبی کے یہ کہیں کہ تم گائے
کرو جس طرح سے ممکن ہوے تم اونٹ خواہ بھیڑی یا خصی قربانی کرو
کی اس مزاحمت کو مان لینا مسلمان پر واجب ہے یا نہیں - بینوا و تو جروا۔

جواب اس فتویٰ کا بزبان اُردو عام فہم لکھنا چاہیے -

هوالمصوب - از انجا که گائے کے ذبح کرنے کا جواز قران و
ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے زمانہ آنحضرت صلی اللہ
آلہ وسلم میں اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس کو ذبح
اُس کے گوشت کے حلال ہونے پر اور ذبح کے جائز ہونے پر خواہ بروز
کسی اور روز ہو اتفاق ہے تمام مسلمانوں کا کوئی مسلمان اس کے جواز او
شبہہ نہیں کرتا ہے بناء علیہ جب کوئی مسلمان عید الضحی کے روز خواہ کو
گائے ذبح کرے اور کوئی ہندو بنظر اپنے مذہب کے اُس کو روکے تو
باز آنا نہیں درست ہے اور ہندو کی ممانعت کو جو مبنی ہے اُن کے اعتقاد باطل
کر لینا نہیں جائز ہے ہماری شریعت میں گائے کی بنسبت اور جانوروں کی کچھ
نہیں بلکہ یہ مثل اور جانوروں کے جواز ذبح میں ہے جو شخص اس کی تعظ
کرے اُس کے اسلام میں فتور ہے پس ہنود کی ممانعت تسلیم کرنا موجب
باطل کی تقویت اور ترویج کا ہوگا اور کسی طرح شرعاً جائز نہیں ہے اور ا
کرنا اگرچہ گائے سے اولیٰ ہے مگر کوئی شخص اس پر مجبور نہیں
علی الخصوص جب ہنود بغرض تعصب مذہبی اہل اسلام کو گاؤ کشی سے

اور کہیں کہ خواہ مخواہ اونٹ یا بکری ذبح کرو ایسے وقت میں ہنود کے قول کو مسلمان پر مان لینا واجب نہیں بلکہ مسلمانوں کو ضرور ہے کہ اس قول ہنود کو تسلیم نہ کریں اور گاؤ کشی کے طریقہ کو کہ اہل اسلام کا طریقہ قدیمہ ہے ترک نہ کریں اور اس منازعت میں اگر احتمال فساد کا ہنود کی طرف سے ہو تو اُس کو بذریعہ حاکم وقت دفع کرانا واجب ہے اور بہ خوف فساد ہنود کے گائے کے ذبح کرنے سے رکنا نہیں چاہیے واللہ اعلم حررہ الراجی عفور بہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوزاللہ عن ذنبہ الجلی والخفی -

(محمد عبدالحی ابوالحسنات)

فی الحقیقۃ قربانی گائے کی ملت اسلامیہ میں شعار اسلام سے واقع ہوئی ہے اُس کا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہنود موجب معصیت ہے بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سعی و کوشش لازم ہے واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد عبدالوہاب عفااللہ عنہ

(محمد عبدالوہاب)

(فتاوی مولانا عبدالحی رحمۃاللہ علیہ مطبوعہ یوسفی پریس ماہ ذالحجہ ۱۳۳۰ھ جلد دوم کتاب الاضحیہ)

نقل از خطبہ صدارت حضرت مولانا قیام‌الدین محمد عبدالباری صاحب مد ظلہ بابت جلسہ انجمن علماء صوبہ متحدہ

۱۳ - رجب ۱۳۳۸ھ بمقام کانپور

اگر ترک اضحیۂ بقر کا اعلان کیا تو اُس کی نیت بخیر تھی کہ میں صاف ظاہر کر دوں کہ رواسم شرک میں شرکت مسلمانوں کی نا ممکن ہے میں ہندو مسلم اتحاد کے بدلے ہندو ہندو کا اتحاد کرا دوں گا اگر خدا نخواستہ شرک کی رسم میں شرکت ہو جائے یہ بڑی بات نہیں نہ فائدہ مند ہے میں صاف عرض کرتا ہوں کہ ہم ہندو مسلم اتحاد کی غرض سے نہ تشقہ لگا سکتے ہیں نہ اُن کی قبروں کی زیارت کر سکتے ہیں نہ اُن کے بتوں کی تعظیم کر سکتے ہیں ہاں معاشرتی امور میں اُن کے ساتھ خلوص کا برتاؤ ہم پر لازم ہے مساجد میں دخول چاہے جائز ہو مگر بھلا نہیں معلوم ہوتا ہے میں نے کبھی وعدہ نہیں کیا کہ تمام لوگوں سے گائے کی قربانی بند ہو جائے کی اسواسطے کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے اس کا وعدہ دھوکے کے مترادف ہے میں کسی قوم کو دھوکہ دینا نہیں چاہتا ہوں میں برادران وطن کو

آن کی ہمدردی کی اجرت دے کر آن کے مرتبہ کو گھٹانا نہیں چاہتا
عقلائے ہند سے اس کی توقع بھی نہیں ہے کہ مجھے حدود اسلام سے باہر
ہیں یا بدلہ لے کے اپنی عزت و حمیت کو گنوانا چاہتے ہیں وہ بہادر
مصیبت کے وقت خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے ہم کو اپنا دلی دوست
ہے نہ ہمارے لفظی شکر گذاری کی محتاج ہے ہم نے صاف کہہ دیا ہے
اگر روکیں تو مسئلہ بدل جاتا ہے -

نقل‌جز و تحریر حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب مطبوعہ اخبار کانگریس

۲۰ - جولائی ۱۹۲۰ء

علمائے اسلام اس کا جواب دیں

" میں نے اتحاد ہنود میں کوئی فعل خلاف شرع روا نہیں رکھا نہ
راضی ہوں قربانی گائے اختیاری شے سمجھ کر اسسال نہیں کی میں ہندؤں کے
یا آن کی محض خوشامد سے ترک قربانی گائے کو ممنوع سمجھتا ہوں باوجود
اتحاد کو جس میں فرض دفاع ادا ہو سکتا ہے روا رکھتا ہوں اس کے ممنوع
کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے اگر کوئی وجہ ہو تو اس سے
کیا جاؤں "

نقل از اخبار خلافت دہلی ۸ - اگست ۱۹۲۰ء

مطابق ۱۵-۲۲ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ یوم یکشنبہ جلد ۱ نمبر ۱۵

فریضہ قربانی

مولانا عبدالباری صاحب کا برقی پیغام

لکھنؤ ۳۱ - جولائی - قربانی بذاۃ فرض ہے اور اعانت خلافت بھی واجب
اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مسلمان خلافت کی حمایت میں قربانی چھوڑ
چاہیے کہ اس فرض کو حسب معمول ادا کریں اور گوشت اور کھال کو
میں لائیں جو پہلے سے چلا آتا ہے -

نقل از اخبار زمیندار لاہور - ۱۹ - ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۵ - اگست ۱۹۲۰

یوم پنجشنبہ جلد ۷ نمبر ۵۸

مولانا عبدالباری اور قربانی بقر

لکھنؤ - ۳ - اگست - مولانا عبدالباری صاحب نے حسب ذیل
اخبارات میں بغرض اشاعت روانہ کیا ہے -

اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے جو میرے پیام مرسلۂ سندھ خلافت کانفرنس کے متعلق عوام میں پھیل گئی ہے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ عید قربان کے موقع پر مسئلہ گاؤ کشی کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ میں آئندہ گائے کی قربانی نہیں دوں گا اور میری یہ خواہش ہے کہ عامۃالمسلمین میرا اتباع کریں اُن لوگوں کو جو اس کے مخالف ہیں میں یہ کہوں گا کہ ہمارا مذہب قیمتی اور لذیذ قربانی چاہتا ہے گائے کا جزو اس میں شامل نہیں ہے چنانچ اس اطلاع کو میں بغرض اشاعت مسلمانان ہند کی اطلاع کے لئے بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میری یہ خواہش ہے کہ مسلمان اس سال عید قربان کے موقع پر قربانی دیں اور یہ ہر گز نہ کریں کہ قربانی دینے کے بجائے اس روپیہ کو خلافت فنڈ میں جمع کر دیں ۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحب کا تار

اور

گاؤ کشی

آخری خلافت کانفرنس میں گاؤ کشی کے متعلق میرے پیام سے غلط فہمی دور کرنے کے لئے مجھے یہ کہنا ہے کہ میں آئندہ عیدالاضحیٰ میں گائے کی قربانی نہ کروں گا اور میری خواہش ہے کہ دوسرے مسلمان بھی اس کا تتبع کریں جو لوگ اس اصول کے مخالف ہیں اُن سے ہم کو یہ کہنا ہے کہ ہمارا مذہب قیمتی و نفیس قربانی کا طلبگار ہے اور گائیں جو قربانی دی جاتیں ہیں تو وہ اس قسم میں داخل نہیں ہیں حال میں جو مضمون میں نے اخباروں میں شائع کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو آئندہ عیدالاضحیٰ میں قربانی کرنا چاہیے نہ یہ کہ اُس کے بدلے میں اتنی ہی رقم خلافت فنڈ میں بھیجی جائے ۔

نقل از اخبار ہمدم مطبوعہ ۲۴ - اگست ۱۹۲۰ء

گیا ۔ میں قربانی گاؤ کو جبراً روکنے کی کوشش ۔ (بذریعۂ خاص تار برائے ہمدم)

جناب مولانا علی سجاد صاحب گیا سے ۲۱ - اگست کو تار دیتے ہیں کہ ہندو زمینداروں کے عملہ والے یہاں غریب مسلمان کاشتکاران و رعایا کو زبر دستی گائے کی قربانی روکنے کی دھمکی دے رہے ہیں ۔ کوئی اور جانور (بوجہ کمیابی و گرانی قیمت) وہ مہیا نہیں کر سکتے ۔

جناب مولانا عبدالباری صاحب کے یہ امر دلنشین ہونا چاہیے کہ
اقوال کا کیا نا جائز استعمال کیا جا رہا ہے - کیا مولانائے محترم پبلک
فرمائیں گے کہ جب شعائر و مراسم دینی کو جبراً روکا جائے تو اسلام
دیتا ہے -

کیا مہاتما گاندی جی اور مالوی جی اپنے ہم مذہبوں سے کہیں
وہ اس معاملے میں مداخلت نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں بروے احکام دین
کو قربانی گاؤ مجبوراً کرنا پڑیگی -

یہ خط جناب مولانا عبدالباری صاحب کی خدمت میں بھیجا جا رہا
آپ کا جواب کل کے پرچہ میں شائع ہو سکے گا - لیکن مولانائے محترم اس سے
تحریروں اور تقریروں میں اس کی صراحت فرما چکے ہیں کہ مسلمانوں کو
اپنے ہندو بھائیوں کی دلجوئی کا خیال کر کے قربانی گاؤ ترک کر دینا چاہیے
جہاں ایسی دقتیں حائل ہوں جن کی طرف مولانا علی سجاد صاحب نے اپنے تار
کیا ہے وہاں موافق حالات پیدا ہونے تک قربانی ہوے دینی چاہیے اور ہندو
مسلمانوں کی اس مذہبی رسم میں کوئی مداخلت نہ کرنی چاہیے ورنہ یقیناً
گاؤ پر مجبور ہو جائیں گے جیسے کہ حکیم اجمل خان صاحب نے بھی اپنی
ہندوؤں سے اپیل کی ہے -

ایڈ

بی اماں کا خطبۂ صدارت—۱۹۲۰ء

۳۰ - دسمبر ۱۹۲۱ء کو احمد آباد میں آل انڈیا لیڈیز کانفرنس ہوئی تھی جس کی صدارت بی اماں والدہ علی برادران نے کی تھی - صدر کی حیثیت سے انہوں نے جو خطبہ پڑھا تھا اس کے اقتباسات یہاں دئے جاتے ہیں پیاری بہنو ، ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم خدا کے ساتھ سچے رہیں اور اپنے عقیدوں پر مضبوط و استوار وہ شخص جو خدا کے ساتھ وفادار نہ ہو کبھی بھی کسی گورنمنٹ کے ساتھ جسے انسان نے قائم کیا ہو وفادار نہیں رہ سکتا اس کے بعد اس کی ضرورت ہے کہ ہم آپس کے مابین اتحاد و اتفاق پیدا کریں تجربے نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ ہمارے اس ملک میں جو مختلف قومیں اور فرقے آباد ہیں ان میں اتحاد و اتفاق کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے اور جس وقت تک ہندوؤں مسلمانوں سکھوں اور پارسیوں میں کامل اتحاد و اتفاق نہ ہو ہم ملک کو آزاد نہیں کرا سکتے اور نہ پرامن و باعزت زندگی بسر کر سکتے ہیں تاریخ سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے دور حکومت میں بھی ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے لیکن جس وقت برطانوی تجار ہندوستان میں اپنی تجارتی مہم پر آئے اس وقت انہوں نے یہ معلوم کیا کہ ان کی کامیابی کا انحصار ہماری پھوٹ اور تفریق پر ہے چنانچہ جس وقت سے بیرونی حکومت یہاں قائم ہوئی ہے ہماری قوم نہایت تیزی کے ساتھ تباہی و بربادی کے سمندر میں غرق ہوتی چلی جا رہی ہے ہم عیش پسندی اور کاہلی کی زندگی بسر کر رہے ہیں جو دوسروں نے ہمارے لئے مہیا کی ہیں اور ہم نے یورپ کی اچھی عادتوں کے مقابلہ میں بری عادتیں سیکھی ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے یورپ کی اچھی عادتوں کے مقابلہ میں بری عادتیں سیکھی ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہم خداوندی قوانین اور اپنے ملکی مطالبات سے بہت جلد لا پرواہ ہو گئے خدائے قادر و توانا ، جسے زندہ رکھنا چاہے اسے خواہ کتنا ہی زہر دیا جاوے لیکن وہ نہیں مر سکتا جس روز گورنمنٹ نے ہندوستان کو رولٹ ایکٹ پنجاب کی خون ریزی اور خلافت کی تقسیم کا تجزیہ کر کے دیا تھا وہی دن بیداری اور ہندوستان کی بحالی کا وقت تھا ہندوستان کو یہ معلوم ہو گیا اس کا علاج غیر ہمدرد برطانوی ڈاکٹر کے پاس نہیں ہے بلکہ خود اس کے پاس ہے اور اب ہم خود ہی جد و جہد کر کے

اس کی کوشش کر رہے ہیں جن مختلف امراض کا ہم شکار ہو رہے ہیں آپ
نجات دلائیں۔

بہنو خداوندی قانون مردوں عورتوں پر یکساں اثر ڈالتے ہیں قومیں
عورتوں پر مشتمل ہوتی ہیں اور جو فرائض مردوں پر عائد ہوتے ہیں ان
بھی مستثنیٰ نہیں ہیں ہندوستان کی یہ انتہائی بد نصیبی ہے کہ اس کی
پسندی اور آرام طلبی کی زیادہ عادی ہو گئی ہیں اور آنہوں نے اپنے آپ
حب‌الوطنی کے فرائض سے علیحدہ کر لیا ہے زمانہ موجود کے تاریخ پڑھنے
اس بارے میں بہت زیادہ شک و شبہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا نور جہاں چاند
لکشمی بائی آف جھانسی زیب النسا اهلیا بائی پاربتی ہندوستان میں پیدا ہوئی
خداوند عالم کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نسل میں مسز گاندھی
نائڈو انسویابائی سرلا دیوی چودھرانی بیگم محمد علی بیگم انصاری بیگم خواجہ
موھانی بیگم کچلو ہم ایسی خواتین موجود ہیں جو اپنی ہمت و جذبات
اور عزم و استقلال میں شہرہ آفاق ہیں اور جنہوں نے سچائی اور ملک کے لئے
قربانیاں کی ہیں اور مجھے اس کا پورا اطمینان ہے کہ ہندوستان کا آئندہ مورخ
گاندھی اور دیگر لیڈران کے ساتھ ان خواتین کا نام لکھنا نہ بھولے گا جن کا
اوپر ذکر کیا ہے پیاری بہنو تمہارے درمیان میں سیتا اور حضرت زینب کے
قدم پر چلنے والی خواتین موجود ہیں جن کے شوھر یا شہید کر دئیے گئے
قید خانوں میں ڈال دئیے گئے ہیں تمہارے درمیان میں حضرت بی‌بی فاطمہ زہرا
تعالیٰ عنہ اور کنسکا کے نقوش قدم پر چلنے والی خواتین موجود ہیں جن کے
بچوں نے اپنے کو دھرم اور ملک کی قربان گاہ پر خوشی خوشی بھینٹ چڑھا

اپنے کو والنٹیروں کی حیثیت سے بھرتی کرانے کے متعلق میں یہ کہ
ہوں کہ اب اس کا وقت آ گیا ہے کہ وہ ہر مرد اور عورت جس میں ذرہ
اور خودداری ہے اسے اپنے آپ کو خدا وند تعالیٰ کی فوج کا سپاہی سمجھ
ہم ہندوستانیوں میں کا ہر مرد اور عورت والنٹیر ہے خواہ مصلحت اور
ہونے یا نہ ہونے کی وجہ سے تم معاہدہ پر دستخط نہ کر سکو۔

میں تم پر زور ڈال کر کہتی ہوں کہ پروردگارعالم کے سوا کسی
ڈرو لیکن اسی کے ساتھ اپنے کسی وقتی خیال سے مرعوب بھی نہ ہونے دو

لک کی حالت اب بہت زیادہ نازک ہے اور اسی کے ساتھ ہمارا فرض بھی کچھ کم
نازک نہیں ہے قید خانوں سے خوف نہ کھاؤ لیکن اس کے ساتھ اپنی مذہبی اور
سوشل زندگیوں کی ذمہ داریوں کو بھی فراموش نہ کرو میں تمہیں نصیحت کروں گی
کہ جذبات کو مشتعل کر کے اپنی گرفتاری کا سبب نہ پیدا کرو لیکن اسی کے
ساتھ جب وہ پیش آئے تو اس سے بھاگو بھی نہیں وہ تمہاری جرأت اور بے خودی کے
یک قدرتی نتیجہ کے طور پر وقوع میں آئے گی تمہیں قرآن پاک اور شاستر کے احکامات
کا پابند رہنا چاهیئے یاد رکھو کہ جب ہمارے کل مرد جیل خانوں میں چلے جائینگے
تو اسی وقت آزادی کے پھریرے کو اڑتے ہوئے دیکھ لو گے -

مولانا عبدالماجد بدایونی کا ارشاد (۱۹۲۱ء)

سوراج اور خلافت اور رولٹ بل

دوستو ، آج ہم ہندوستان میں ترکی بھائیوں کے لیے غمگین ہیں
مقدسہ کے زوال اقتدار کے لیے نالاں ہیں مگر میں پوچھتا ہوں ہمارا خالی نالہ
آن کو یا ہم کو کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور کیا ہم فقط کانفرنس کر
فرض کو انجام دے سکتے ہیں جو ہم پر خلافت کی تباہی اور جزیرۂ
خدا نخواستہ بربادی کے وقت میں عائد ہو رہا ہو ؟

سوال یہ ہے کہ آخر ہم کیا کریں بھائیو اس کے جواب میں کوئی
افزا تقریر نہیں کرنا چاہتا اور نہ یہ وقت جذبات ابھارنے اور ہیجان پھیلانے
بلکہ نیک جذبات کے ساتھ خموش اور مطمئن طریقہ سے کام کرنے کا وقت ہے
نصاب عمل مقرر و مشخص کر لینے کا زمانہ ہے پہلے آپ کو ترک موالات کی
کو کامیاب بنانا چاہئیے اور حکومت سے ترک تعلقات کرکے آخرکار اعلان
کر دینا چاہئیے اور آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہونا چاہیئے کہ خلافت
خدمت انجام دینے کے لیے عہد اور بیعت دے مجمع نے پکارا ہم عہد دینے
ٹھہرو جلدی نہ کرو میں جو کہتا ہوں اس کو مان لو اور سمجھ لو کہ جب
کے لیے اٹھوگے تو تمہاری راہ میں ہزاروں ٹھوکریں آئیں گی اور سیکڑوں
کو ٹھوکے دیں گی سنو تم قید بھی کئے جاؤ گے اور تم میں سے بہت
بھی ممکن ہے دی جائے گی اور تمہاری جائیدادیں بھی ضبط ہوں گی اور تم
سے سخت تعزیریں بھی دی جائیں گی اگر ان تمام مصائب کو سوچ کر عہد
تو اب خدا کو حاضر و ناظر جان کر اقرار دو اور بیعت لاؤ مجمع نے
تیار ہیں ''اللہ ہماری مدد کرے ہاں بھائیو میں بھی دعا کرتا ہوں کہ
مجھے تمہیں ثبات و صبر و استقلال بخشے آمین میں کہ رہا تھا کہ حفاظت
خدمت ہم پر لازم ہے جس کے ایے ہم کو حصول آزادی کی کوشش کرنا
اس مقام پر شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ حصول آزادی کی کوشش
خلافت سے کیا واسطہ''؟

اس کو مختصر طور پر سمجھ لیجئے اور ہندو دوستوں سے بھی التماس ہے ۔کہ
وہ بھی غور سے سنیں۔ میں کہتا ہوں سوراج ہمارا مسئلہ ہے اور خلافت سے ہندوؤں کا
قدیم تعلق ہے اول تو آزادی حاصل کرنا ہی ہر زندہ قوم کا نصب‌العین ہے دوسرے
مسلمانوں کو تو مذہباً ایسا کرنا فرض ہے کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے کافر کی غلامی
سے آزاد ہو جائیں اور خصوصیت کے ساتھ آج کل تو خدمت خلافت کا انحصار حصول
آزادی پر ہے کہ جب تک ہم خود آزاد نہ ہو جائیں گے اس وقت تک دوسرے
بھائیوں کو آزادی نہیں دلوا سکتے باقی رہا میرا یہ دعوا کہ ہندوؤں کا تعلق
خلافت سے بہت قدیم ہے اس کے لیے صرف ایک روایت تحفتہ المجاہدین کی پیش کرتا
ہوں ملبار کے راجہ نے خلافت سید نا ابوبکر صدیق کے زمانے میں ایک وفد بھیجا۔تھا
کہ ہندوستان و خلافت کا علاقہ قائم ہو یہ میں نے اس واسطے عرض کیا کہ جو
لوگ سوراج کی جدو جہد صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص رکھتے ہیں وہ بھی
صحیح دماغ نہیں رکھتے بے شک مذہبی طور پر مسلمانوں کو خلافت کے ساتھ ایک
امتیاز اور ناگزیز وابستگی ہے مگر اس وقت سیاسی نہج سے ہر ہندو بھی مجبور ہے
کہ وہ خلافت کے لیے جدوجہد کرے ایسا کرنے میں وہ مسلمان پر کوئی
احسان نہیں کرتا اور نہ مسلمان ہندوؤں کی مدد کے محتاج ہیں بلکہ ہندوؤں کی
سلامتی بھی اسی میں ہے کہ خلافت عثمانیہ برقرار رہے حالات بتا چکے اور مشاہدا
بھی دے گیا کہ ہندوستان میں امن امان سے کوئی ہندو اور مسلمان بسر نہیں
کر سکتا جس وقت مسلمان ہندوستان میں ذلیل ہوئے تو کیا ہندو بچ جائیں گے
اور اس وقت سے بہتر کہ خلافت کی سبب سب ہندو مسلمان متفق ہیں کیا کوئی
دوسرا ایسا وقت ہندو بھی پالیں گے کہ ملکی حقوق اور پنجاب کے خون کا انصاف
اور سوراج و ہوم رول حاصل کرلیں گے جس میں سیاسی مصلحت ہے ہندو کو مجبور
مسئلہ خلافت کی جدو جہد میں اتنا ہی حصہ لینا ہے جتنا مسلمان لے رہے ہیں
اور ہر مسلمان کو حصول سوراج کے لیے اس قدر سعی کرنا ہے جتنی ہندو کر رہے
ہیں دوستو میں تمہارے علاقہ کرناٹک جنوبی ہند کے ہندوؤں میں خاص جوش مسئلہ
خلافت کے ساتھ اچھی دلچسپی اور علمی دلچسپی دیکھ کر بہت خوش ہوں اور یہاں کے
ہندو مسلمان کے تعلق کی خوشگواری معلوم کرکے نہایت مخطوط ہو رہا ہوں اور اس کو
ملک کی آزادی کے لیے نیک فال سمجھتا ہوں خدا ہماری تمہاری دعا پوری کرے

رولٹ بل

یہی وہ خونی داستان ہے جسے لکھتے وقت ہر حساس انسان کا دل کا... ہے اور یہی وہ جابرانہ قانون ہے جس کے متعلق وزیر ہند کو سات سمندر... ہوئے کہنا پڑا کہ ہندوستان میں ہر چار طرف اس کی مخالفت ہوئی قانون... نظر سے اس مردم کش اور ظالمانہ نتائج سے مملو قانون کی خرابیاں ہند... مدبرین و مقننین نے ایسے واضح طریقہ سے ظاہر کر دیں اور اس درجہ مدلل... طرز سے اس کی لغویت کا بیان دے دیا کہ کسی ذی عمل کو اس سے ا... ہو سکتا مگر جو لوگ یہ جل دیتے ہوں کہ مسلمانوں سے کہیں یہ ق... ہندوؤں کے لیے اور ستیا گرہ و مقاومت مجھول کے ہدم بنیان کے واسطے بنایا جا... اور ہندوؤں کو یوں پرچائیں کہ تم کیوں مخالفت کرتے ہو یہ تو مسا... لیئے ہے اور تقسیم مستقر و ممالک خلافت (خدانخواستہ) کے وقت ان کو شکنہ... جکڑنے کے لیے بنایا گیا ہے اس متلون المزاج ذلیل الحرکات دنی الطبع ارکان... سے کیا امیدیں ہو سکتی ہیں کہ وہ نفس مسئلہ کی اہمیت و عظمت ... کرے اور اس کے متعدی و بربادی افزا نتائج پر غور و فکر سے کام لے... ممبران کو نسل سر سنکران نائر مسٹر محمد علی جناح پنڈت مالوی جی مسٹر بی ا... مظہر الحق کے مستعفی ہونے پھر ملکی لیڈر گاندھی جی کے گرفتار اور ملک... ہڑتال ہونے پر دہلی ، امرت سر ، لاہور ، قصور ، احمد آباد ، ویرم گانوں... سیلاب غارت گری امنڈنے کی صورت میں ظاہر ہوئے -

ان فسادات کے نتاج و واقعات کی ایک ضروری توضیح کی ضرورت ہے تا... بیان ایک تذکرہ ہائلہ کے لیے اتمام پذیر ہو جائے اور یہ تاریخی مواد یک... جس سے آنے والی نسلیں ہند کی مظلومی و بے کسی کی یاد تازہ رکھیں او... حکمران قوم کی یہ بربریت و درندگی تاریخی مظالم کا عنوان بن کر عبرت و... درس دیا کرے -

مقامات مذکورہ پر جو مجالس رولٹ بل کی مخالفت آئینی جوش و ... ساتھ اجتماعی صورت میں ہوئیں ان پر مندرجہ ذیل وحشیانہ مظالم ہوئے -

(۱) نہتے مجمع پر فیر -

(۲) دہلی کے معزز اشخاص کو اسپیشل کانسٹیبل بنا کر ان کی تو...

(۳) امن پسند رعایا کو حربی حربوں سے مقابلے کی دھمکی ۔

(۴) ڈاکٹر سیتاپال اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی گرفتاری ۔

(۵) گولیاں چلانا ۔

(۶) بے باکی سے میلے کے دن امرت سر کے جلیاں والا باغ میں جنرل ڈائر کا گولیاں چلا کر خود ان کے بیان کے مطابق پانچ سو کا ھلاک اور پندرہ سو کا زخمی کرنا باوجودیکہ یہ مجمع نہتا تھا ۔

(۷) زخمی و مقتول ظلم رسیدوں کو طبی مدد نہ دینا ۔

(۸) پیٹ کے بل چلنے کا حکم دینا ۔

(۹) سر بازار تازیانے لگانا ۔

(۱۰) گولیاں چلانا ۔

(۱۱) مارشل لا کے اعلان سے پہلے اس پر عمل درآمد ۔

(۱۲) حکام کو سلام نہ کرنے کے حکم میں سزا دینا ۔

(۱۳) لاھور میں پھر ۱۱ اور ۱۶ اپریل کو گولیاں تیسری بار چلانا ۔

(۱۴) چودھری رام بھجوت لالہ ھرکشن لال وغیرہ کا گرفتار کیا جانا ۔

(۱۵) دو سو ستائیس پر مقدمہ چلانا جس میں سے ۲۶ کو صرف بید لگانا اور بقیہ کو سزا دینا ۔

(۱۶) سناتن دھرم کالج کے پانچ سو طلبا کو گرفتار کرکے ۳ میل تک دھوپ میں دوڑانا ۔

(۱۷) کثیر التعداد طلبا کو سزا دینا ۔

(۱۸) غربا کے امدد پانے کے لنگر*خانوں کو بند کر دینا ۔

(۱۹) لاھور کی شاھی مسجد میں گوروں کا سخت توھین آمیز افعال کرنا پھر مسجد کا بند کر دینا ۔

(۲۰) شہر میں ھوائی جہازوں کا گھانا ۔

(۲۱) پنجرے میں آدمیوں کو بند کرنا ۔

(۲۲) زمین پر سر ٹیک کر چلنے کا حکم دینا ۔

(۲۳) بازاری عورتوں کے سامنے شرفا کو مارنا ۔

(۲۴) تمام آبادی کے سرداروں کو ننگا کرنا ۔

(۲۵) پبلک پھانسی کھڑی کرنا ۔

(۲۶) پولیس کی مرتبہ فہرست پر بلا تحقیق گرفتاریاں ۔

(۲۷) ضمانت پر رھائی نہ دینا ۔

(۲۸) گرفتار شدہ اشخاص کو ھتکڑیاں ، بیڑیاں پہنے دو میل تک با
پھرانا ۔

(۲۹) ان سب کا خلاصہ و عطرفتنہ مارشل لا کا پنجاب کے مقامات م
جاری ھونا حسب بیان ڈاکٹر ستیا پال ۔

(۳۰) ھاتھ پاؤں باندھ کر انگارے ھتھیلیوں پر رکھنا ۔

(۳۱) تکلیف ضرب بید سے بے ھوش ھو جانے والے بچوں کو ھوش
پھر تکلیف دینا کنوئیں میں گرے ھوئے کو نکال کر مارنا ۔

یہ مختصر اشارات ان واقعات و فسادات کے ھیں جن کو رولٹ بل ک
تجویز نے برپا کیا اور نہ صرف ھندوستان بلکہ دنیا کی تاریخ میں ایک ای
اور وحشیانہ مظالم کا باب قائم کیا جس کو آنے والی نسلیں سن کر سہم
گی اور آن کو یہ فیصلہ دینا مشکل ھوگا کہ یہ انسانوں اور وہ بھی مدعیا
تعلیم یافتہ انسانوں کا کام تھا یا خون خوار اور مردم کش درندوں کا ای
احکام جن کے یہ کارنامے اور انسان کشی کے واقعات ھیں نہ صرف رعایا بلکہ
و حکومت کے بھی دشمن ھیں اور ان کی جڑ کو کھوکھلا کرنے والے ھوئے
کو ایسی ذلیل حرکتیں اور خلاف انسانیت فطرتیں عہد حکومت کو بدنام و
دیتی ھیں ایسے وقت میں ان سے بالا حکام و شاہ کا فرض ھونا چاھیئے کہ وہ ا
سے پوچھے کہ یہ افعال کیسے ھیں اور انسانیت کے حقیر سے حقیر مرتبہ
دور اور پھر وہ بالا ذمہ دار ان مملکت مثلاً وائسرائے بہادر تدبر کریں او
بتائیں کہ اس پر انہوں نے کیا کیا اور کہاں تک سیاست ملکی کے منصفا
کو بلا لحاظ رنگ و قومیت برتا ، افسوس ،

فتوی شاه عبدالعزیز دهلوی (۱۲۳۹ھ) متعلق دارالحرب

اوائے عزیزی صفحه ۱۶

سوال دارالسلام دارالحرب شود یانه ؟ **جواب** در کتب معتبره اکثر همیں روایت
ختیار کرده که دارالاسلام دارالحرب تواند شد بشروط ثلاثه در درالمختارمی
و یسدلا تصیر دارالاسلام دارالحرب الا بامور ثلثة با جرا' الاحکام اهل الشرک و باتصالها
دارالحرب و بان لایبقیٰ فیها مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علیٰ نفسه و
دارالحرب تصیر دارالاسلام با جراء احکام اهل الاسلام فیها انتهیٰ و درکافی می نویسدان
مراد بدارالاسلام بلاد یجری فیها حکم امام المسلمین و یکون تحت قهره و بدارالحرب
بلاد یجری فیها عظیمها و تکون قهره انتهیٰ دریں شهر حکم امام المسلمین اصلا جاری
نیست و حکم روساء نصاریٰ بے دغدغه جاری است و مراداز اجراء احکام کفر اینست
که در مقد ملک داری و بندو بست رعایا واخذ خراج و باج و عشور اموال تجارت
سیاست قطاع الطریق و سراق و فصل خصومات و سزاے جنایات کفار بطور خود
حاکم باشند آرے اگر بعضے احکام اسلام را مثل جمعه و عیدین و اذان و ذبح بقر
عرض نه کنند نکرده باشد لیکن اصل الاصول ایں چیزها نزد ایشان هجا و هد راست
زیراکه مساجد را بے تکلف هدم می نمایند و هیچ مسلمان یا ذمی بغیر استیمان ایشان
دریں شهر و در نواح آں نمی تواند آمد برائے منفعت خود واردین و مسافرین و تجار
را مما نعت نمی نمایند اعیان دیگر مثل شجاع الملک و ولایتی بیگم بغیر حکم ایشان دریں
بلاد داخل نمی توانند شد و ازیں شهر تا کلکته عمل نصاریٰ مقدرست آرے در چپ
و راست مثل حیدرآباد و لکهنو و رامپور احکام خود جاری نه کرده اند بسبب مصالحه
و اطاعت مالکان آں ملک - وازروے احادیث و تتبع سیرت صحابه کرام و خلفاے
عظام همیں مفهوم می شود زیراکه در عهد حضرت صدیق اکبر ملک بنی یربوع را حکم
دارالحرب دادند باوجودیکه مسلمانان دراں بلاد موجود بودند و علیٰ هذالقیاس در عهد
خلفائے کرام همیں طریق سلوک بود بلکه در عهد حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم
فدک و خیبر را حکم دارالحرب فرمودند حالانکه تجار اهل اسلام بلکه بعضے سکنه
آنجا نیز دراں مکانات دروادی القری مشرف با سلام بودند و فدک و خیبر را کمال
اتصال بود با مدینه منوره -

(اردو ترجمہ)

فتاوائے عزیزی جلد اول صفحہ ۳۵

سوال۔ دارالاسلام دارالحرب ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ معتبر کتابوں میں اکثر یہی روایت مختار ہے کہ جب تین شر
جائیں تو دارالاسلام دارالحرب ہو جاتا ہے درلمختار میں ہے لا تصیر دا
دارالحرب الا بامور ثلثۃ باجراء احکام اھل الشرک و باتصالھا بدارالحرب وبان
فیھا مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علیٰ نفسہ و دارالحرب تصیر دارالاسلام
احکام الاسلام فیھا انتہیٰ۔ یعنی دارالاسلام دارالحرب نہیں ہو سکتا مگر
امور پائے جاویں—وہاں مشرکین کے احکام جاری ہو جاویں اور دارالاسلام
سے مل جائے اور وہاں کوئی مسلمان باقی نہ رہے اور نہ وہاں کوئی ایسا
رہ جائے جو پہلے مسلمانوں سے پناہ لے کر رہا ہو اور اب بھی اسی پناہ کی
ہو اور دارالحرب اس حالت میں دارالاسلام ہو جاتا ہے کہ اہل اسلام کے
اس میں جاری ہو جائیں اور کافی میں لکھا ہے۔ ان المراد بدارالاسلام
فیھا حکم امام المسلمین و یکون تحت قھرہ و بدارالحرب بلاد یجری فیھا امر
و تکون تحت انتہیٰ۔ یعنی دارالاسلام سے مراد وہ شہر ہیں جن میں
حکم جاری ہو اور وہ شہر اس کے زیر حکومت ہو اور دارالحرب سے وہ
ہیں جن میں ان شہروں کے سردار کا حکم جاری ہو اور اس کے زیر حکو
یہ کافی کی عبارت کا ترجمہ ہے اس شہر میں مسلمانوں کے امام کا حکم
نہیں نصاری کے حکام کا حکم بے دغدغہ جاری ہے اور احکام کفر کے
سے یہ مراد ہے کہ مقدمات انتظام سلطنت و بند و بست رعایا و تحصیل خر
و عشر اموال تجارت میں حکام بطور خود حاکم ہوں اور ڈاکوؤں اور چور
اور رعایا کے باہمی معاملات اور جرموں کی سزا کے مقدمات میں کفار کا
ہو اگرچہ بعض احکام اسلام مثلاً جمعہ و عیدین و اذان و گاؤ کشی میں
نہ کریں لیکن ان چیزوں کا اصل اصول ان کے نزدیک بے فائدہ ہے
مسجدوں کو بے تکلف منہدم کرتے ہیں جب تک یہ اجازت نہ دیویں
اور کافر ذمی ان اطراف میں نہیں آ سکتا مصلحتاً واردین اور مسافرین اور
مخالفت نہیں کرتے دوسرے امراء مثلاً شجاع الملک اور ولایتی بیگم بلا
کے شہروں میں نہیں آ سکتے اور اس شہر سے کلکتہ تک ہر جگہ نصاریٰ کا
البتہ اپنے بائیں مثلاً حیدرآباد، لکھنو اور رامپور میں ان کا حکم جاری

ں مقامات کے والیان ملک نے ان سے صلح کر لی اور ان کی فرمان برداری منظور
کر لی اور احادیث اور صحابہ کرام اور خلفاے عظام کی رائے سے ایسا ہی مفہوم
ہوتا ہے کیونکہ حضرت صدیق اکبر کے زمانے میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ
ی یربوع دارالحرب ہے حالانکہ جمعہ اور عیدین اور اذان اس جگہ جاری تھا مگر
وہاں کے لوگوں کو حکم زکوۃ سے انکار تھا اور ایسا ہی خیبر اس کے اطراف
جوانب کے بارہ میں یہ حکم تھا کہ دارالحرب ہے حالانکہ ان شہروں میں مسلمان بھی
ہے - علیٰ ھذالقیاس خلفاے کرام کے زمانے میں بھی یہی طریقہ جاری رہا بلکہ
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے زمانے میں یہ حکم فرمایا تھا کہ
فدک اور خیبر دارالحرب ہے حالانکہ ان مقامات میں اہل اسلام کے تجار بلکہ وہاں کے
بعض باشندے بھی وادی قریٰ میں مسلمان تھے اور فدک وخیبر مدینہ منورہ سے
ت متصل تھا -

مکتوب شاہ عبدالعزیز بابت دارالحرب

مکتوبات شاہ عبدالعزیز رح (فارسی متن) صفحہ ۲۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام عبدالرحمان و برادران

فضائل مراتب گرامی قدر اخون زادہ عبدالرحمان معہ برادران سلمہم
از فقیر عبدالعزیز بعد سلام مسنون اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند کہ الحمد
والمسوئل من جنابہ الکریم ان یفعنا ایاکم ۔ رقمہ کریمہ ایشان رسید ۔ و عافیت
شکر الہی بجا آوردہ شد انشاءاللہ تعالیٰ رسالہ معہودہ بر دکان محمد صالح رسانیدہ
برادر صاحب بزرگ شاہ محمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ دربلدہ لکھنؤ چھاؤنی نواب محمد
می باشد بخیریت اند اکثر خطوط ایشان می آیند خاطر جمع دارند دیگر بہ
خیریت است مگر عمل کفار غلبہ آنہا دریں بلاد و انسداد طرق معاش مسلمین
زمرہ فقرا و علما بسیار بے مزہ می دارد حق تعالیٰ غلبہ اسلام و انفتاح ابواب
ظاہر و باطن نصیب فرماید زیادہ بجز دعائے خیر چہ نویسد والسلام ۔

(۲) فضائل ما بہ آں اخوند زادہ عبدالرحمن و دیگر فرزندان
مرحوم سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر عبدالعزیز بعد سلام مسنون الاسلام مکشوف
صحیفہ ایشاں رسید مرقوم بود کہ چند مرتبہ خطوط فرستادہ اند و جواب آں
بایں جانب تا حال خطے نرسیدہ بود والا چہ امکان است در تحریر و جواب
می کردیم کہ ہمیں خط بدست ہرکارہ رسید بلکہ ایں جانب را تفکر و
طرف آں برادران دینی می ماند کہ کجا ہستند و چہ طورے باشند کیے
حال ایشاں بلشد تا حال در نخوردہ و دریں خط ایشاں از تفصیل احوال
نہ بود بنا بر آں انتظار خاطر ہنوز باقی ماند فقیر را درحق خود ہا داعی
نمایند و انچہ از سوے اعتقاد اغنیا و نواباں آں دیار نوشتہ بودند فی الواقع
چنیں شنیدہ می شود حسبنا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

که ملک که غلبه جاٹ و مرهٹه راه داده و صورت اسلام که سابق بود اگرچه خالی از
معنی بود بر هم خودره انواع ایذا بجمیع خصوصاً باهل علم و صلاح از طرف ایشان
میرسد بنا بر آن قصد مصمم می شود که طرفے هجرت باید کرد و مجمع اهل اسلام
حالا در ملک هندوستان غیر از آن مکان بنظرے لیکن به جهت شنیدن سوء اعتقاد
مردم آند با درین مقدمه توقف می نمایم و چارو نا چار تا حال دارالحرب اقامت گزیده
ایم - اگر نوبت باضطرار رسید بے اختیار شده شاید بهمان طرف برسیم و این اعتقادات
فسق اغنیا و آنجا رفع سازیم لکن الهدایةوالضلال بیدالله تعالیٰ فقیر سابق در رد این
تهمت رساله هم نوشته است انشاالله‌تعالئی نقل آن متعاقب فرستاده خواهد شد و برادر
صاحب کلاں حضرت شاه محمد صاحب هنوز در لکهنؤ توقف دارند خطوط ایشان اکثر می
آیند و خیریت ایشان دریافت می شود بالفعل از چند ماه همراه نواب افضل خان برادر
نواب نجیب الدوله مرحوم می باشند و نواب افضل خان خدمت هم می کنند بخریت
اند خاطر جمع باید داشت و نام جمیع فرزندان حاجی صاحب حاجی محمد سعید
جیو البته علمی قلمی بائید نمود که در اوقات دعا به تعیین اسما یاد کرده شود
الله تبارک و تعالیٰ همه را توفیق حسنات و مرضیات خود عنایت فرما ید و از مکروهات
ظاهره و باطنه محفوظ دارد اخون زاده میاں عبدالله خود سابق ملاقات کرده اند و
از نام ایشان واقفیت تمام است لیکن دیگر برادران نه ملاقات کرده اند نه از نام ایشان
واقف ایم البته اطلاع بائید داد زیاده بخیر دعائے خیر ظاهر و باطن چه نویسد از طرف
میاں رفیع الدین و میاں عبدالقادر و میاں عبدالغنی هر سه برادران فقیر سلام و دعائے
خیر مطالعه نمایند بست و یکم ربیع‌الثانی -

اردو ترجمه

مکتوبات شاہ عبدالعزیز دهلوی رح صفحه ۳۰۶

فضائل مراتب و گرامی قدر اخون زادہ عبدالرحمان اور ان کے بھائیوں کو
(اللہ برتر انہیں سلامت رکھے) فقیر عبدالعزیز کی طرف سے بعد سلام شوق معلوم ہو
کہ عافیت ہونے پر خدا کا شکر ہے - اور اس کی درگاہ کرم میں درخواست ہے کہ
ہمیں اور تمہیں معاف کرے آپ کا گرامی نامہ ملا اور خیریت معلوم ہوئی - خدا کا
شکر ادا کیا - رسالہ مذکور انشاالله تعالیٰ محمد صالح کی دکان پر بھیج دیا جاوے گا
بڑے بھائی صاحب شاہ محمد صاحب سلمهم الله تعالیٰ لکھنؤ شہر میں محمد افضل خان کی
چھاؤنی میں رہتے ہیں اور خیریت سے ہیں ان کے اکثر خطوط آتے ہیں اطمینان رکھئے

اور ہر طرح سے خیریت ہے مگر کافروں کا غلبہ اور ان کی کارروائیوں سے
کے ذرائع معاش خصوصاً علما اور فقرا کے گروہ کے مسدود ہیں اور زندگی
خدائے تعالیٰ اسلام کو غلبہ اور ظاہری اور باطنی مرحمت فرمائے دعائے خیر
اور کیا لکھوں۔

والسلام

(۲) فضائل مآبان عزیزالقدر اخون زادہ میاں عبدالرحمن و دیگر
حاجی صاحب مرحوم سلمہ اللہ تعالیٰ کو فقیر عبدالعزیز کی طرف سے بعد سلا
واضح ہو کہ آپ کا خط ملا اس میں لکھا ہے کہ چند بار خط بھیجے گئے لیکن
نہ ملا۔ ادھر تو اس وقت تک کوئی خط نہ پہنچا ورنہ کیسے ممکن تھا کہ
میں قصور ہوتا یا کاہلی سے کام لیا جاتا یہی خط ہرکارہ کے ذریعہ سے پہنچا
مجھے خود آپ برادران دینی کی طرف سے فکرو تردد تھا کہ کہاں ہیں اور کیسے
اور کوئی شخص ایسا نہ ملا جو آپ کے حالات سے واقف ہوتا۔ اور اس خط
اپنا حال تفصیل سے نہیں لکھا ہے لہذا انتظار ابھی باقی ہے اور فقیر کو اپنا
خیال کریں اور اس ملک کے نوابوں اور امیروں کی بد اعتقاد کی بابت لکھا ہے
ھی سننے میں آیا ہے۔ اللہ ہمیں کافی ہے اور سب سے اچھا کارساز ہے اس
بزرگ و برتر کے سوا کسی کو قوت اور توانائی نہیں ہے۔ اس ملک میں
جاٹ اور مرھٹوں کو غلبہ حاصل ہوا اسلام کی ظاہری صورت جو پہلے
مردہ تھی حقیقت سے خالی تھی بگڑ گئی اور مسلمانوں کو عام طور پر اور
زاھدوں کو خاص کر طرح طرح کی تکلیف ایسی پہنچی ہے لہذا یہاں سے
ارادہ ہے اور ہندوستان میں اس ملک کے سوا کہیں مسلمانوں کا مجمع نہیں
اس ملک کے لوگوں کی خرابی اعتقاد کو سن کر اس معاملے میں دیر کر
اور مجبوراً اس وقت تک دارالحرب میں قیام اختیار کیا ہے اگر پریشانی
ہوئی مجبوراً اسی طرف پہنچیں گے اور وہاں کے امرا کے فاسد عقیدوں کو دور
لیکن ہدایت اور گمراہی لا مذہبی کے ہاتھ نہیں ہیں۔ فقیر نے گذشتہ زمانے
تہمت کے رد میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس کی نقل بعد میں بھیج
گی اور بڑے بھائی صاحب شاہ محمد صاحب اب تک لکھنؤ میں ٹھہرے
کے خطوط اکثر آتے ہیں اور خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے اس وقت چند
افضل خاں برادر نجیب الدولہ مرحوم کے ساتھ رہتے ہیں اور نواب افضل

ی کرتے ہیں خیریت سے ہیں اطمینان رکھئے حاجی محمد سعید جیو کے سب لڑکوں
ے نام تحریر فرمائیے تا کہ دعا کے وقت نام لے کر دعا کی جاوے اللہ بر تر سب کو
ی اور رضائے الہی کی توفیق عطا فرماے اور ظاہری و باطنی مکروہات سے محفوظ
کے اخون زادہ یہاں خود پہلے مل چکے ہیں اور ان کے نام سے پوری واقفیت ہے
ور دوسرے بھائیوں سے نہ ہی ملاقات ہوئی اور نہ نام معلوم ہوئے ۔ ضرور اطلاع
یجئے ۔ ظاہری اور باطنی دعائے خیر کے سوا کیا لکھوں میرے تینوں بھائی میاں
یع الدین و میاں عبدالقادر اور میاں عبدالغنی دعا کہتے ہیں - ۲۱ ربیع الثانی -

علمائے سندھ کا فتویٰ دارالرب

(۱)

وما ذکرہ عن صدر الاسلام ابی السیر فی سیر الاصل ایضاً ان دار
لا یصیر دارالحرب مالم تبطل جمیع مابہ صارت دار الاسلام فمعناہ ان لا تصیر
علیہا بکو نہا دارا لحرب بعد ما کانت دارا لاسلام الاوان یکون جریان احکام
فیہا باطلاً بان جرت فیہا احکام اھل الکفر بعد ان کان احکام الاسلام جاریۃ فیہا
یکون تحقق بلدۃ من بلاد الاسلام المسلمین بینہا و بین دارالحرب باطلاً بان
متا خمۃ بدیار اھل الحرب لیس بینہا و بین دیار اھل الحرب بلدۃ بلاد
بحیث یصل المدد من المسلمین حین الحاقبہ الیہا و ان یکون بقاء مسلم او
بالامان الاول تاطلاً بان لم یبق مسلم اوذمی فیہا آمنا با مان المسلمین تبل
الکافرین فالمنصف الذی لا اسوۃ حسنۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الانصاف بطلان جمیع ھذہ الامور الثلاثہ فی جودپور نکیف یکون دارالاسلام و
من یقال صارت دار حرب - ۱۲

نقل من رسالہ نش الحلاوی المعارف العلوم تصنیف مخدوم المخادیم -
العارف باللہ تعالیٰ مولانا المخدوم ابراھیم التقوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز -

صدرالاسلام ابوالسیر سے سیرالاصل میں جو کچھ ذکر کیا گیا
دارالاسلام ، دارالحرب نہیں ھوتا جب تک وہ چیز باطل ھوئے جو دارالا
رواج پذیر تھی - اس کا مطلب یہ ھے کہ دارالحرب کے احکام نافذ نہیں
دارالاسلام کے بعد مگر جب وھاں اسلام کے احکام کا جاری ھونا باطل ھو
اھل کفر کے احکام جاری ھو جائیں اور جب کہ اس سے پہلے اسلام کے احکام
تھے - اور کسی شہر کا اسلامی بلاد سے تحقق نہیں ھوتا کہ دارالحرب اور
کے شہروں کے درمیان کوئی شہر مسلمانوں کا نہیں ھے - اس حیثیت سے
مسلمانوں کو ضرورت پڑے تو وھاں سے مدد آسکے - اور یہ کہ مسلمان
کی زندگی پہلی امان کی بنیاد پر باطل ھو جائے - یعنی مسلم یا ذمی مسلمانوں
کی بنیاد پر مامون نہ رھیں جیسے کہ کافروں کے غلبے سے پہلے تھے - پس

کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے وہ اپنی انصاف کی آنکھوں سے ان تینوں امور کا باطل ہونا جودھپور میں دیکھ سکتا ہے پس وہ کیونکہ دارالاسلام رہے گا اور کون سا امر مانع ہے کہ اس کو دارالحرب نہ کہا جائے۔

یہ نقل ہے رسالہ نشرالحاوی سے کہ جو مخدوم مولانا ابراہیم تقوی کی تصنیف ہے۔

(۲)

ولا یخفی ان ما نحن فیہ من دیار السندھ و نحوھا بعد ما ظہرت الغلبۃ فیہا لکفار الفرنج قد صارت دیار حرب بلاریب ولھذا قال الفاضل العلامۃ المخدوم محمد ٹھٹھائی رحمۃ اللہ تعالیٰ فی رسالۃ المولفہ فی دیار کچھ ما لفظ ثم مازالت المسلمون متوطون فی دارالحرب مع اقامۃ الصلوات وسائر وظائف الطاعات فھا وجد من اھل الشرک الا استحسانھم وقد غلب الفرنج وغیر ھم من الکفرۃ علی اکثر دیارالاسلام شرقا وغربا فما سمعنا ھم یمنعون من اقامۃ الصلوات بالجماعات ومن الجمع والاعیاد لکن مع ذالک لما کان اھل کل ملۃ یسعی فی اعلاء دینہ و ترویج ملۃ صارت الغلبۃ والاشتہار لاحکامھم والعزۃ فی تلک البلاد لدینھم وانعکس احوال اکثر المسلمین وا انقمع حکم المومنین والعیاذ باللہ تعالیٰ مفارت دیار حرب ربنا لا تجعلنا فتنۃ للظالمین ۔

انتھی تحریر المخدوم الٹھٹھائی بحروفہ ۱۲ ۔

اور یہ مخفی نہ رہنا چاہیے کہ سندھ اور اس کے قرب و جوار کے جن شہروں میں ہم رہتے ہیں اور ان میں فرنگی کافروں کا قبضہ ہو گیا ہے اور یہ بھی یقینہ دارالحرب ہو گئے ہیں اور اس لیے فاضل غلام مخدوم محمد ٹھٹھائی رحمۃاللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں جو دیار کچھ کے متعلق لکھا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں :

''مسلمان دیار حرب میں قیام فرما ہیں جبکہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور عبادت الٰہی کے جملہ فرائض انجام دیتے ہیں اور یہ کہ اہل شرک نے اچھا کیا ہے یہ انہیں کہا ہے اور جب فرنگی کافر ان کے اکثر شہروں پر غالب ہوئے ہیں جو مشرق اور مغرب میں ہیں تو ہم نے نہیں سنا کہ وہ نماز با جماعت سے روکتے ہوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز ادا کرنے سے روکتے ہوں لیکن باوجود اس کے ہر صاحب مذہب یہ چاہتا ہے کہ اس

کا دین سر بلند ہو اور اس کی ملت رواج پائے تو اس موقع پر شہرت ان کے احکام کی ہوتی ہے اور ان شہروں میں عزت ان کی ہے اور اکثر مسلمانوں کے حالات خراب ہو گئے ہیں۔ اور حکم گڑبڑ میں آ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ میں رکھے، دیار حرب ہو گئے ہیں۔ اے پروردگار ہمیں ظالموں کی آزمائش نہ ڈالنا۔

مخدوم ٹھٹھائی کی تحریر ان کے حروف میں ختم ہوئی۔

(۳)

نقل تحریر میاں عبدالرسول چوٹیاری علیہ الرحمۃ

مخدوم صاحب مولانا مخدوم ابراهیم تتوی مولداً و الهاندوی مرتباً میاں عبدالرسول چوٹیاری واری لکیوآہ تھمنجھا معلوم ٹوٹیحا تہ ھی ملک آہ ء موں حضرا تن سر ھندین دام ارشاد ھم جناب حاجی میاں عبدالرحمان صاحب رو برو سوتہ سندھ دار حرب آہ ء ھندو چھوکر مٹارین یہ مسلمان ٹیو سیئن کھترا حال ٹیا افیس م ي ٹا مقدمان فیصل کن ي ٹا جج نبیرین جی انگریز ٹا و ھاریا آھن سي ذسو فیصلا ي ٹاٹین جی ھوند مخدوم مرحوم مولانا عثمان قدس سرہ ھی واقعا ذتاتہ ھرگز ھوند کین چیانجه ھن ملک کی دارالاسلام والسلام۔

مخدوم صاحب مولانا مخدوم ابراهیم ٹھٹھوی مولداً اور مانلوی مرحوم عبدالرسول چوٹیاری والے (دونوں) نے لکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک دارالحرب ہے اور میں نے حضرات سرھندی ہم سے جناب حاجی میاں عبدالرحمان صاحب کے روبرو سنا ہے کہ سندھ دارالحرب اور سادات کے پاس جو ھندو لڑکا مٹیاری میں مسلمان ہوا اس وقت کیا حال اور دفتروں میں کیسے مقدمے فیصل کیے جاتے ہیں۔ جج کیسے فیصلے کرتے کہ انگریزوں نے قاضی بنا کے بٹھا دیے ہیں ان کو دیکھیے کہ فیصلے کیسے ہیں اگر مخدوم مرحوم مولانا مخدوم عثمان قدس سرہ نے یہ واقعات دیکھے ہرگز اس ملک کو دارالاسلام نہ کہتے۔ ھذا والسلام۔

(۳)

ء مولانا المخدوم المبرور المخدوم عبدالرحيم التتوی فرمائيدا هوا ته هان تاهن
ـ ﮐﻲ ﻫﻮﻧﺪ دار حرب چئجي ء تحرير علمائن هندوستانين جی نگر م آهين سي ڏسو ته
گز هوند سڏڪي دارالسلام ڪين چئو ۱۲ -

مولانا مخدوم مبرور مخدوم عبدالرحيم تتوی فرماتے تھے که اب تو اس ملک
دارالحرب کہنا چاهیئے اور جو تحریریں علمائے هند کی نگر(ٹهٹه) میں موجود هیں
وه دیکھو تو هرگز سندھ کو دارالاسلام نه کهو - پس

حرره الفقير عبدالرحيم ساکن کوٹ عالم عفی عنه

اکابر صادق پور کی ضبط شدہ جائداد منقو[illegible]
و غیر منقولہ کی تفصیل

جائداد منقولہ

(۱) الٰہی بخش[1]

		پائی	آنے	
(۱)	مچھرٹہ کی دکان سے جو قیمت داخل ہوئی	۰	۰	[illegible]
(۲)	نگرہ تھانے کے مکان کی تخمینی قیمت	۰	۰	[illegible]
(۳)	اسباب مکان	۰	۰	[illegible]
(۴)	دکان سے نقدی جو ملی	۰	٦	[illegible]
(۵)	ایک ھنڈی ترھٹ کے مجسٹریٹ سے	۰	۲	[illegible]
(٦)	دوکان جو قرق ہوئی	۹	۹	[illegible]
(۷)	مظفر پور کی دوکان	۰	۰	[illegible]
(۸)	قرضے کی تخمینی رقم جو بقایا تھی	۰	۰	[illegible]
	میزان	۹	۱	[illegible]

(۲) حسینی عظیم آبادی[2]

		پائی	آنے	
(۱)	قیمت مکان واقع محلہ کنواں کھوہ	۰	۰	[illegible]
(۲)	کرایہ مکان	۰	۰	[illegible]
	میزان	۰	۰	[illegible]

۱ - الٰہی بخش بن کریم بخش، ساکن پٹنہ مولوی احمد اللہ کا مختار [illegible]
بھی کاروبار تھا، انبالہ کے مقدمہ میں سزا یاب ہوا مگر ثابت قدم نہ رہ [illegible]
گواہ بن گیا (تواریخ عجیب (کالا پانی) ص ۲۲٦

۲۔ حسینی ولد سیکھو ساکن عظیم آباد ، انبالہ کے مقدمے میں ماخوذ ، تھا ۔
سال قید بھگتی ۔ (ملاحظہ ہو تواریخ عجیب (کالا پانی) از مولوی محمد جعفر مولوی
اللہ کا مختار تھا تھانیسری (مرتبہ محمد ایوب قادری) (کراچی ۱۹۶۲) ص ۲۳۹ - ۲۳۲

مولوی عبدالرحیم

(۱) ۔ کتابوں وغیرہ کی قیمت جو صادق پور کے دیوان خانے سے ملیں	۱۵	۰	۰
(۲) ۔ گھر کا فرنیچر	۲۵	۰	۰
(۳) ۔ یکے اور گھوڑے کی قیمت	۵۴	۰	۰
(۴) ۔ سونے اور چاندی کے زیورات	۴۸	۰	۰
(۵) ۔ نقد	۳۳	۳	۰
(۶) ۔ فرخ آبادی اور مرشد آبادی روپے	۳	۰	۰
(۷) ۔ گھورکھپوری پیسے	۳	۷	۰
(۸) ۔ زنان خانے کے اسباب کی قیمت	۱۰	۰	۰
(۹) ۔ مولوی فرحت حسین کی دوسری بیوی بخش کے گھر سے	۲۰	۰	۰
(۱۰) ۔ شیخ ہدایت اللہ کے گھر سے (چچا زاد بھائی)	۱۰	۰	۰
(۱۱) ۔ محمد حسین کے گھر سے (چچا زاد بھائی)	۱۰	۰	۰
میزان	۲۳۱	۱۰	۰

مولوی یحییٰ علی

(۱) ۔ زنان خانے کی دوسری منزل سے سامان	۲۵	۰	۰
(۲) ۔ زنانے حصے سے (سامان)	۱۰	۰	۰
(۳) ۔ ذاتی مکان سے (سامان)	۱۰	۰	۰
(۴) ۔ زیورات	۸۰۰	۰	۰
(۵) ۔ چاندی کی گھڑی	۲۰	۰	۰
(۶) ۔ رقم بینک	۵۰۰	۰	۰
میزان	۶۳۵	۰	۰

۱ - انباله کے مقدمه ۱۸۶۵ء میں ماخوذ ہوئے - سید احمد شہید
کے خاص رکن اور صادق پور کے مختار رئیس اور عالم تھے جس
دریائے شور کی سزا ہوئی ۱۸۸۲ء میں رہا ہو کر آئے ۱۹۲۲ء میں
(ملاحظه تواریخ عجیب کالا پانی) ص۲۳۸—۲۴۰

۲ - مولوی احمد الله صادق پوری کے چھوٹے بھائی تھے، انبالہ
میں ماخوذ ہوئے - سید احمد شہید کی تحریک کے خاص رکن تھے
جس داوم بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی اور انڈمان ہی میں
انتقال ہوا (تواریخ عجیب کالا پانی) ص ۲۶۵

(۵) مولوی احمدالله

(۱) - کتابیں وغیرہ	[illegible]	۰	۰
(۲) - فرنیچر	[illegible]	۰	۰
(۳) - دیوان خانے کا اسباب اور کتابیں	[illegible]	۰	۰
(۴) - فرنیچر	[illegible]	۰	۰
(۵) - پارچه جات	[illegible]	۰	۰
(۶) - شال وغیرہ	[illegible]	۰	۰
(۷) - نقدی اور چودہ نوٹ	[illegible]	۰	۰
(۸) - ذاتی مکان سے سامان	[illegible]	۰	۰
(۹) - زنان خانے سے سامان	[illegible]	۰	۰
(۱۰) - پالکی گھڑی ، گھوڑا	[illegible]	۱۵	۳
(۱۱) - نقدی عدالت فوجداری	[illegible]	۱۱	۳
میزان	[illegible]	۱۰	۳

جائیداد غیر منقوله

(۱) مولوی عبدالرحیم

(۱) - گدھنا ، اصلی پیم پور ، جمنی اور ڈھیکلی
پرگنه منیر

(۲) - سگرام پور ، پرگنه منیر

(۳) - دینال پور تریپنی و دینال پور بکٹ پور پرگنہ بھیم پور	۱۲۹۰	۰	۰
(۴) - سعد اللہ پور پرگنہ بھیم پور	۱۲۵	۰	۰
(۵) - بہادر چک پرگنہ شاھجہان پور و معافی صادق پور وغیرہ	۲۶۷	۰	۰
(۶) - افضل پور سرور وغیرہ	۵۹۲	۰	۰
(۷) - زمین صادق پور سگرن اور ملکی ٹولہ پرگنہ عظیم آباد	۳۲۸	۰	۰
(۸) - زمین واقع محلہ پتھری	۲۳	۰	۰
(۹) - زمین واقع ملکی ٹولہ	۵۳	۰	۰
(۱۰) - زمین واقع بلوچ پور	۱۰	۰	۰
(۱۱) - مکانات کا کرایہ واقع دوول منڈی	۸	۰	۰
(۱۲) - بھگوان پور رائے سین	۰	۰	۰
(۱۳) - اوجھا پرگنہ برال	۰	۰	۰

(۲) مولوی یحیٰی علی

(۱) - رسول پور بجنپی پرگنہ منیر	۶۲۵۰	۰	۰
(۲) - چک عزیز وغیرہ	۱۳۵	۰	۰
(۳) - ملکانہ رسول پور	۱۲۵	۰	۰
(۴) - کنجن پور	۱۳۵	۰	۰
(۵) - اشکری چک	۷۵۶	۰	۰
(۶) - آمدنی مزروعہ زمین واقع کھجوریانہ	۳۳	۰	۰
(۷) - کوٹھیوں کا کرایہ واقع عالم گنج	۹	۸	۰
(۸) - کرایہ واقع زمین صادق پور	۱۱۶	۰	۰
(۹) - کرایہ زمین و مکان واقع صادق پور	۱۲	۸	۰

(۱۴) ۔ آمدنی تالاب	۔	۔	۹
(۱۵) ۔ ملکانہ عسکری چک	۔	۸	۱۳
(۱۶) ۔ نذرانہ ریاست	۔	۔	۱۲۵
(۱۷) ۔ اصطبل و پالکی خانہ	۔	۔	۔
(۱۸) ۔ مکان مسکونہ	۔	۔	۔
(۱۹) ۔ مکان مسکونہ وجیہہ‌النساء (همشیرہ)	۔	۔	۔
(۲۰) ۔ مکان مسکونہ جمیل‌النساء (همشیرہ)	۔	۔	۔
(۲۱) ۔ آمدنی مسماۃ جمیل‌النساء	۔	۔	۔
میزان (ہر سہ جائیداد)	۔	۔	۷۷۹۲۸

۱ ۔ مولوی احمد اللہ بن مولوی الہی بخش ، سید احمد شہید کی تحریک کے خاص رکن اورصادق پور کے ممتاز عالم و رئیس تھے پٹنہ میں ۱۸۶۵ء میں حکومت برطانیہ نے سازش کا مقدمہ چلایا اس میں یہ ماخوذ ہوئے عبور دریائے شور کی سزا ہوئی اور وہیں ۱۲ نومبر ۱۸۸۱ء کو ان کا انتقال ہوا (ملاحظہ ہو تواریخ عجیب (کالا پانی) ص ۲۲۲ — ۲۲۴)

لوٹ : جائیداد کی قیمتون کا یہ تخمینہ گورنمنٹ نے لگایا ہے ظاہر ہے کہ اصل قیمت تو کہیں زیادہ ہوگی بعض عنوان کی قیمت اس میں شامل بھی نہیں ہے ۔ یہ معلوم نہ ہو سکا یہ کل جائیداد کتنے میں نیلام ہوئی صرف مولوی عبدالرحیم کی غیر منقولہ جائیداد جو گورنمنٹ کے تخمینے کے مطابق گیارہ ہزار پانسو دو روپے (۱۱۵۰۲) کی تھی وہ صرف ایک ہزار تین سو چونسٹھ (۱۳۶۴) میں ٹھکانے لگی اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لاکھوں کی جائیداد کوڑیوں کے مول نیلام کر دی گئی ۔

(١٠) - آمدنی درخت کهجور واقع کهجوریاں کلاں و خورد

(١١) - درخت کهجور

(١٢) - کرایه خندق واقع کهجوریا

(١٣) - ملکانه موضع عسکری چک

(١٤) - ذاتی مکان

(١٥) - اصطبل و پالکی خانه واقع صادق پور

(١٦) - مکان مسکونه مسماة وجیهه‌النساء همشیره (یحییٰ علی)

(١٧) - مکان مسکونه مسماة جمیل‌النساء

---

(٣) مولوی احمد الله[1]

(١) - بهوئے پرگنه بسوک (نصف حصه)

(٢) - رسول پور پرگنه منیر

(٣) - پرشنکر نوریته وغیره

(٤) - ملکانه رسول پور

(٥) - چک عزیز وغیره

(٦) - کنجن پور پرگنه بلیا

(٧) - عسکری چک

(٨) - لگان مزروعه زمین واقع صادق پور (دو بیگه)

(٩) - لگان مزروعه زمین واقع جمنی باغ

(١٠) - لگان مزروعه زمین واقع صادق پور

(١١) - کرایه زمین و مکان صادق پور

(١٢) - گیاره درخت کهجور کی آمدنی

(١٣) - تین درختوں کی آمدنی جو رهن رکهی گئی

متفقہ فتویٰ

علماء ہند

''تم مسلمان جو ایک زمانے میں اللہ اور اُس کے دین برحق کے لئے سب کر سکتے تھے ۔ کیا اب اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ اُس کے احکام اُس کے غافل بندوں تک پہنچا دو ۔ تم کو آرام نہیں لینا چاھئے ۔ جب تک کم از کم دس مسلمانوں تک یہ احکام نہ پہنچا دو جو اس رسالہ میں درج ھیں ۔ اور چاھئے کہ ان میں سے ھر ایک وصیت کرو کہ اسی طرح دس آدمیوں تک پہنچا دے ۔

فلیبلغ الشاھد الغائب فان الشاھد عسیٰ ان یبلغ من ھو ادعی له منه''

جس کو منشی مشتاق احمد نے شہر میرٹھ محلہ کوٹلہ سے شائع کیا

—o—

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ھیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مفصلہ ذیل میں

۱ ۔ موالات کا کیا مفہوم ھے اور شرعاً اعدائے دین و اسلام سے کن کی موالات حرام اور ترک موالات واجب ھے اور جو شخص واقف ھونے کے بعد موالات رکھے اس کا شرعاً کیا حکم ھے ۔

۲ ۔ کیا گورنمنٹ ھند کی کونسلوں کی ممبری ، پیشه وکالت و ملازمت وغیرہ سرکاری یا نیم سرکاری کالجوں اور اسکولوں میں تعلیم کرنا یا بچوں کو تعلیم دلانا گورنمنٹ سے تعلیم میں امداد (گرانٹ) لینا ۔ آنریری مجسٹریٹی ، خطابات ، عطیه گورنمنٹ قبول و منظور بھی موالات میں داخل ھیں ۔

۳ ۔ گورنمنٹ کی فوجی اور غیر فوجی ملازمتیں جن سے نظام حکومت قائم و محکم رہتا ھو کیا حالت موجودہ میں مسلمانوں پر حرام ھیں ۔

۴ ۔ انگریزی مال کا استعمال جس سے انگریزی قوم کو قوت حاصل ھے کیا حالت موجودہ میں ممنوع ھے ۔

۵ - کیا غیر مسلم جو دشمنی پر آمادہ نہ ہو اس سے تمدنی اتحاد اور اس سے کسی معاملے میں استعانت شرعاً جائز ہے۔

۶ - کیا غیر مسلم کے مشورۂ نیک کو کسی دینی مقصود کے لئے قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا جو بظاہر ایک غیر مسلم کی اتباع و پیروی سمجھی جاتی ہے، شرعاً جائز ہے۔

ہر سوال کا جواب نمبر وار نہایت واضح اور مختصر لیکن مدلل ہونا چاہئے

بینوا وتوجروا

الجواب هوالموفق للصواب

جواب نمبر ۱ - لفظ موالات محاورۂ عرب واصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و مناصرۃ (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے تمام کتب تفاسیر میں اس کی تشریح و توضیح موجود ہے اور اعدائے دین سے موالات باعتبار دونوں معنی کے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنان اسلام سے مطلقاً موالات رکھنے سے منع فرمایا ہے ظاہراً ہو یا باطناً بالاجرت ہو یا بلا اجرت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انما ینھکم اللہ عن الذین قاتلو کم فی الدین و اخر جو کم من دیار کم وظاھر وا علی اخرا جکم ان تو لواھم و من یتولھم فاولئک ھم الظالمون۔ (سورہ ممتحنہ) **ترجمہ:**- جن کافروں نے دین کے معاملے میں تم سے قتال کیا تم کو اپنے ممالک سے بے دخل کر دیا اور تمہارے اخراج و بے دخل کرنے میں مدد دی۔ ان سے دوستی اور باھمی امداد کرنے سے خدا تم کو روکتا ہے اور جو لوگ ایسے کفار سے موالات رکھیں وہ سب ظالم ہیں جو مسلمان باوجود واقفیت اس مسئلہ کے ان سے موالات رکھے سخت گناہگار اور بہالفاظ قرآن کریم ظالم ہوگا۔ اللہ جل جلالہ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے:-

یاایھاالذین آمنو لاتتخذو الیھود والنصریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ه ومن یتولھم منکم فانه منھم ه ان اللہ لایھدی القوم الظالمین ه

ترجمہ:- اے مسلمانو! یہود و نصاریٰ (دشمنان دین) کو دوست اور مدد گار نہ بناؤ وہ لوگ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور مدد گار ہیں۔ تم میں جو شخص ان کو دوست اور مدد گار بنائے گا اس زمرے میں محسوب ہوگا کیونکہ اللہ پاک قوم ظالم کو نور ہدایت نہیں بخشتا ہے۔

موالات کفار کے متعلق شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کا
مفصل فتویٰ ہے جس کے بعض فقرات یہ ہیں -

''درباب موالات کفار انچہ فقہا نوشتہ اند تفصیلے می خواہد
عین العلم واحیاء العلوم مطالعہ فرمودہ باشند حاصلش آنکہ
بہ معنی دوستی اگر من جہت الدین بآنہا متحقق شود بالاجماع
باعتبار دنیا اگر اختیاری این شخص است پس حرام است بمعنی
اسبابہا حرام و حکم موالات بمعنی مناونت ومناصرۃ پس منہی است
مقرر وھوان الاعانتہ علی الکفر والمعصیتہ اتفاقا - لقولہ تعالیٰ
علی الاثم والعدوان - این معاونت گا ہے باجرت می باشد
رادر عرف چاکری می گویند و گاھے بے اجرت می باشد و
و کمک می گویند و حکم ہر دو قسم واحد است یعنی اگر
خواھند کہ بامسلما نے قتال کنند یا ملکے یا بلدے از اہل اسلام
نمائیند نوکری آنہا حرام و مدد و کمک نیز حرام بلکہ کفر
و اگر باھم قتال کنند یا برائے جمع مال و بندوبست ملک
سابق در تصرف خود دارند مسلماں را نوکر گیرند نظر بظاہر
اباحت است قیاساً علی سائر الاجارات مثال الخیاطتہ و التجارۃ
کیف وقدثبت عن الا کابر انھم آجروا انفسھم من المشرکین
عندالتعمق آں ہم خالی از حرمت نباشد خصوصاً دریں زمانہ
چاکری این ھا سیما روشناساں راخیلے موجب مفاسد دینی
واقل مفاسد مداھنت است و نہ اسکار برا فاعیل منکرہ ایشاں و
و خیر خواھی ایشاں و تکثیر سواد و تقویت و شوکت و
ایشاں و خداوند و صاحب و قبلہ گفتن و اظہار محبت مفرط
غیر ذالک -

جواب نمبر ۲ - یہ ساری چیزیں معاملات میں داخل ہیں کیونکہ ان امور
حکومت کے ساتھ محبت پیدا ہوتی ہے اور باطناً امداد بھی
بر حکم ترک موالات ان سب امور سے علیحدگی واجب اور
موالات کے علاوہ دیگر مفاسد کی بنا پر بھی ان سب
مسلمانوں پر واجب - اس اجمال کی مجملاً تفصیل یہ ہے -

ترک کونسل کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) کونسل قانونی ہو یا انتظامی ۔ اس کا مقصد نظام حکومت کا استحکام و انصرام ہے جو کھلم کھلا حکومت کی معاونت ہے ۔

(ب) کونسل میں اکثر غیر شرعی قانون وضع کئے جاتے ہیں جن کی تحریک یا تائید یا اس پر سکوت باوجود قدرت مخالفت کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ و ان لم یستطع فبلسانہ و ان لم یستطع فبقلبہ۔ مگر مسلم ممبران کونسل یہ سب کچھ کرتے ہیں جس کے شواھد واقعات ماضیہ اور خود موجودہ قوانین کا نفاذ ہے ۔

(ج) کونسل میں قوم انگریزی بھی ہوتی ہے جو ظالم و دشمن دین ہے اور اسی قوم کے ساتھ اعزازی نشست شرعاً حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تقعد بعد الزکریٰ مع القوم الظالمین ۔ **ترجمہ :-** پس یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مل کر نہ بیٹھ ۔

(د) کونسل میں ممبران کے لئے حکومت کی وفاداری و اطاعت شعاری و بہی خواہی کی قسم کھانا بھی ضروری ہے اور حالت موجودہ میں اپنی خوشی اور اختیار سے حکومت کی وفاداری اطاعت شعاری وبہی خواہی مسلمانوں پر حرام ہے اس لئے وفاداری کی قسم شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے ۔

پیشہ قانون کے حرام ہونے کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) قانون پیشہ اصحاب حکومت کے نصف نظام یعنی شعبہ انتظامی کو قائم رکھنے والے ہیں اور اس کے قوانین کو عملاً نافذ کراتے ہیں جو حکومت کی بہت بڑی مدد ہے جس کی حرمت ثابت ہو چکی ہے ۔

(ب) حکومت کے اکثر قوانین دیوانی و فوجداری خلاف قانون شرع ہیں جن کی ترویج اور اس پر عمل کرنا قانون پیشہ اصحاب کا خاص کام ہے جو سرا سر معصیت ہے ۔

(ج) قانون پیشه اکثر اوقات قصداً محض التزام پیشه کی
مظلوموں کے خلاف اور ظالموں کی موافقت میں کام کرنے
سرا سر ظلم اور تائید معصیت ھے۔

(د) مقدمه کو قانونی دائرے میں لانے کے لئے قصداً جھوٹ
تعلیم و ترغیب جو ایک سخت جرم ھے - اکثر وکلا عظ
کی وجه سے حکم خدا چھوڑنے پر مجبور ھوتے ھیں او
کرتے ھیں -

سرکاری یا نیم سرکاری مدرسوں ، کالجوں ، اسکولوں میں ترک
تعلیم کے وجوه حسب ذیل ھیں :-

(الف) اس تعلیم سے مقصود حکومت کی ملازمت یا قانونی پیشه
جو داخل موالات محرمه ھے -

(ب) علاوه مفسده مذکوره مروجه تعلیم و تربیت مستلزم دیگر
حب دنیا حب جاه هوا پرستی احکام شرعیه سے بے اعتنائی
وغیره ھے اور سب چیزیں حرام ھیں - پس باصول اسباب
معصية اس تعلیم و تعلم سے علیحدگی واجب -

(ج) اسکولوں ، کالجوں کی تعلیم موجب ترک - فرض عین ہے
علم دین بقدر ضرورت جس کا جاننا ھر مسلمان پر فرض ہے
تعلیم کے ھوتے ھوے عادتاً غیر ممکن ھے -

(د) مدارس اسلامیه عربیه میں جو که زیر اثر حکومت ھیں (خواه
حکومت کے ھوں یا حکومت کی تھوڑی امداد ھو) علا
مذکوره ایک خاص مفسده یه ھے که طلب و تحصیل علو
دنیا کے لئے ھوتی ھے جو شرعاً حرام ھے - اسی طرح ایسے
مدرسین کی ملازمت بھی ، که یه خود معصية علی
نعوذ

قبول امداد (گرانٹ یا ایڈ) کے حرام ھونے کے متعدد وجوه

(الف) یه معامله اسباب موالات سے ھے جو حالت موجوده میں
(ب) تعلیم کا اصل مطلب فوت ھو جاتا ھے جس سے مقاصد

پیدا ہوتے ہیں اس لئے باصول المفضی الی المعصیة معصیة یہ قبول امداد حرام -

(ج) شدت غلظت جو دشمنان اسلام کے ساتھ رکھنا واجب ہے وہ قبول امداد سے باقی نہیں رہتی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے یاایھاالنبی جاھد الکفار و المنافقین واغلظ علیھم (الخ سورۂ براۃ) **ترجمہ :-** اے نبی کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد اور ان پر سختی کرو -

بعض مشرکین کے ھدایا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واپس کرنا اسی پر محمول ہے جیسا کہ فتاوئ عالم گیریہ میں مصرح ہے -

آنریری مجسٹریٹی و اعزازی عہدے بوجوہ ذیل حرام ھیں :-

(الف) ان عہدوں سے گورنمنٹ ھند کی مدد ھوتی ہے جو شرعاً حرام ہے -

(ب) اس سے گورنمنٹ ھند کے قوانین (جو بالکل مخالف شرع ھیں) کے مطابق فیصلہ کرنا ھوتا ہے جو شرعاً حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فالئک ھم الظالمون یعنی غیر شرعی فیصلہ کرنے والے ظالم ھیں -

(ج) ان عہدوں کی وجہ سے بسا اوقات مداھنت فی الدین کرنی پڑتی ہے -

خطابات گورنمنٹ کے رکھنا بوجوہ ذیل حرام ھیں :-

(الف) خطابات اسباب و زرائع موالات محترمہ ھیں اس لئے اس کا رکھنا موالات کے حکم میں داخل ہے -

(ب) اصحاب خطابات کو حکام (دشمنان دین) سے میل جول ان کی تعظیم و تکریم ضرور کرنی پڑتی ہے جو حرام ہے -

(ج) اصحاب خطابات اعدائے دین سے عزت و جاہ کے طالب ھوتے ھیں جو شرعاً مذموم ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعاً ہ (سورۂ نسا) یعنی کیا لوگ کفار کے نزدیک عزت چاہتے ھیں حالانکہ کل عزت اللہ تعالے کے اختیار میں ہے -

(د) خطاب یافتہ خواہ کتنا ھی روزہ نماز کا پابند ھو - شدت علی المعاندین اس میں باقی نہیں رہتی جو ایک دینی فرض ہے جیسا کہ گذرا -

جواب نمبر ۳ - گورنمنٹ کی جملہ ملازمتیں جن سے اس کی اعانت ہوتی ہے
بالخصوص پولیس اور فوجی ملازمت یہ بدترین معصیت ہے
مسلمان بھائیوں پر گولیاں چلانی پڑتی ہیں اللہ تعالے فرماتا ہے
مومنا متعمداً فجزاء ہ جہنم خالداً فیہا (سورۂ نسا) یعنی جو
مسلمان کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کرے گا وہ جہنم
عذاب دیا جائے گا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
من حمل السلاح علینا فلیس منا - مبسوط امام سرخی جلد
کہ اگر کافر بادشاہ پر کسی دوسرے کافر بادشاہ نے
تو ایسی صورت میں مسلم رعایا کا اپنے کافر بادشاہ کی طرف
کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے شرک و کفر کی شوکت
ہوگی - جسکی اعانت حرام ہے انتہی -

جواب نمبر ۴ - بیشک دشمنان اسلام (انگریزی قوم) کے مال خریدنا - یا
بیچنا جس سے ان کو قوت حاصل ہو ممنوع و ناجائز ہے
کرام حربی اقوام کے ہاتھ اسلحہ کی بیع کو ناجائز کہتے ہیں
ہیں کہ یہ حکم اسلحہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ
کہ جن اشیاء سے دشمنوں کو قوت حاصل ہو ان سب کی
ہے مثلاً لوہا وغیرہ پس بنظر تعلیل مذکور انگریزی
ایک دینی و مذہبی امر ہے کیونکہ موجودہ زمانے میں
کو جو قوت تجارت سے حاصل ہوتی ہے وہ اس قوت سے
ہے جو نفس بیع سدید سے حاصل ہوتی ہے مگر جن چیزوں
متعذر ہو اور دیگر مقاصد ملی میں بغیر ان کے چارۂ کار
کا استعمال بقدر ضرورت جائز ہے باصول من ابتلی ببلیتین
اور الضرورت تبیح المحذورات -

جواب نمبر ۵ - بیشک ایسے غیر مسلم سے جو مسلمانوں سے برسر پیکار
و تمدنی ربط و اتحاد شرعاً جائز ہے ان کے ساتھ عدل و
اور برو احسان مناسب - اللہ تعالے فرماتا ہے لاینہکم اللہ
یقاتلوکم فی الدین و لم یخرجوکم من دیارکم
وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین ہ **ترجمہ :-** حق تعالے
کافروں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرنے سے منع نہیں

نے تمہارے ساتھ مذہبی لڑائی نہیں لڑی - اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا بے شک خدا تعالے انصاف کرے۔والوں کو دوست رکھتا ھے - لیکن فرط جوش اتحاد میں مسلمانوں کو کوئی ایسا امر نہیں کرنا چاھیئے جو غیر مشروع ھو ورنہ ایسا اتحاد جس سے دیگر مفاسد پیدا ھوں ناجائز ھے - ان امور میں فقه کا ایک قاعدہ کلیه همیشه ملحوظ رکھنا چاھئے داءالمفاسد اولی من جلب المصالح اذاتعارضت مصلحة و مفسدة قدم رفع المفسدة غالباً لان اعتناء الشر بالمنهیات اشد من اعتنائه بالماسورات (الاشباه والنفائر) یعنی مصلحتوں کی رعایت کے اعتبار سے مفاسد کا رفع کرنا اولی ھے اور جب کوئی مصحلت اور مفسدہ متعارض ھو تو اکثر دفع مفسدہ کو ترجیح ھوتی ھے اس لئے کہ منہیات سے روکنے کی طرف شرع کی توجه زیادہ ھے - باعتبار توجه بالماموراات کے - اور ایسے غیر مسلم سے مذہبی امور میں مدد لینا شرعاً جائز ھے اور کتب فقه کے ابواب غنائم میں یه مسئله بصراحت مذکور ھے و نیز رسول الله صلی الله علیه وسلم نے غزوہ خیبر میں یہود کے مقابله میں بعض دیگر یہود سے مددلی - غزوۂ حنین میں صفوان بن امیه مشرک سے مدلی - والتفصیل فی فتح القدیر وغیرہ -

نمبر ۹ - کسی غیر مسلم کا مشورہ نیک جو اغراض و مصالح شریعت کے منافی نه ھو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا جائز ھے اور یه درحقیقت خدا و رسول کے احکام کی پیروی ھے - فقہاے کرام نے بوقت جہاد دشمنوں پر حمله کرنے میں مشرکین کی رهنمائی کو جائز لکھا ھے اور رسول الله صلی الله وعلیه وسلم نے فرمایا حکمت مومن کی گم شدہ چیز ھے جہاں پائے لے لے - اس میں تخصیص نہیں ھے - ھاں مشرکانه خواھشات کا اتباع نا جائز اور حرام ھے الله تعالے فرماتا ھے - ولئن اتبعت اھواء ھم من بعد ماجاءک من العلم انک اذالمن الظالمین ہ مگر یه واضح رھے که بحق مسلم کسی غیر مسلم کی سیادت کلی ھو یا جزئی ھرگز جائز نہیں - الله تعالیٰ فرماتا ھے لن یجعل الله للکفرین علی المومنین سبیلا ہ والتفصیل فی التفسیرات الاحمدیة للملاجیون وغیرھا فقط و الله اعلم بالصواب ابوالمحاسن محمد سجاد کان الله ناظم جمیته علماے بہار -

الجواب صحیح فقیر محمد عبدالقدیر قادری بدایونی—خلیل الرحمان
احمد علی جوالا پور

الجواب صحیح عبدالحلیم الصدیقی بھوپالی - احقر مظہرالدین
الجواب صحیح حکیم ابو تراب محمد عبدالحق مالک و
والجماعت امرتسر

محمد سلامت‌اللہ انصاری فرنگی محلی لکھنوی
بسم‌اللہ الرحمن الرحیم نشر و تعمیل احکام شرعیہ
کے لیے ضروری ہے جس کو فاضل مجیب نے
دیا جزاہ اللہ خیر خیرالجزا فقط عبدالماجد القادری
ناظم انجمن علمائے صوبہ متحدہ

الجواب صحیح سید عزیزالرحمان دھلوی
الجواب صحیح محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ مدرس مدرسہ امینیہ
الجواب صحیح محمد داؤد غزنوی امرتسری
الجواب صحیح محمد ریاست حسین مہتم و مدرس اول مدرسہ
بریلی
الجواب حق صریح لاریب فیہ سید محمد آل نبی غفرلہ فرخ آباد
الجواب صحیح احقر محمد صدیق عفا اللہ عنہ نجیب آبادی
الجواب صحیح ابراہیم عفی عنہ کراچی سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیا و مسلماً
فتوؤں پر دستخط کرنے کا عادی نہیں ہوں
سعادت سے معذور ہونے کے باوجود ضروری
کہ اس مسئلہ سے جس پر علمائے کرام کے
مجھے اتفاق ہے بلکہ مجھ پر اس کی تعمیل
فقیر محمد عبدالباری لکھنوی

الجواب صواب لاریب فیہ حررہ سعید احمد صدر مدرس
پانی پت و مہتمم مدرسہ رفاہ المسلمین
محمد ابراھیم منگوری

الجواب صحیح سلیمان سندھ

اصاب من اجاب اثیم عبدالکریم غفرلہ سیوھاروی

الجواب صحیح سید مغیث الدین مدرسہ حنفیہ صوفیہ اجمیر شریف

المجیب مصیب حمید الدین الحسینی مدرس مدرسہ عربیہ گلاوٹھی ـ ضلع بلند شہر

الجواب صحیح فقیر عاصی محمد امین گوجرانوالہ

اصاب المجیب عبدالعزیز عثمانی ساکن گڑھی حبیب اللہ خاں ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی

الجواب صحیح سعید احمد مدرس اول مدرسہ سراج العلوم سنبھل ضلع مراد آباد

صح الجواب واللہ اعلم بالحق والصواب حررہ محمد عظیم غفرلہ اللہ الکریم فرنگی محل

الجواب صحیح سلطان حسین سنبھلی

الامر کما قالو اوانا العبد محمد ابوالقاسم بنارسی ـ نجم الدین احمد بدایونی

الجواب صحیح ابو نصر منظر حسین الدنولوی، ندوی

اصاب من اجاب احقر الزمن ھادی حسن مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم شاہ نور سہارن پور

الجواب صحیح حررہ فقیر محمد ابوالعلاء فصیحی حنفی غازی پور

الجواب صحیح سخاوت الانبیا سلہٹی

الجواب صحیح اناالراجی الی رحمۃ ربالغنی سید محمد عیسیٰ الغزنوی مدرس حدیث ـ مدرسہ اسلامیہ صادق گنج ریاست بہاولپور

الجواب حق محمد خلیل غفرلہ کیرانوی

الجواب حق فقیر حبیب الرحمان عفا اللہ عنہ لدھیانوی

الجواب حق محمد طاہر صدیقی دیو بندی

الجواب حق تسلط کفار کا دفع کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے ھذا ھوالحق محمد عبدالمجید حیدر آبادی

الجواب صحیح محی الدین عفا اللہ عنہ اجمیری
الجواب صحیح بندہ غلام قادر مہتمم مدرسہ منچن آباد ریاست بھاولپور
الجواب صحیح محمد حفیظ اللہ عفی عنہ لدھیانوی
الجواب حق محبوب الٰہی سندالوی الحال ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور
الجواب صحیح احقر محمد عبدالرحیم غفرلہ - دھلی
الجواب الصحیح خادم الدین القدیم محمد مبین سند یافتہ دارالعلوم دیوبند
قد اصاب من اجاب خادم العلما سلطان محمود گجراتی مدرس مدرسہ ...
دھلی

الجواب صحیح بندہ عزیز عفی عنہ بقلم خود - مراد آباد
الجواب صحیح بندہ محمد عبدالعزیز عفا اللہ عنہ گوجرانوالہ
الجواب صحیح محمد رئیس الدین دھلوی
الجواب صحیح عبدالسلام بقلم خود (غفرلہ) از قصبہ نرولی ضلع مراد...
الجواب صحیح و المجیب نجیح عبدالتواب علی گڑھی
الجواب صحیح ابو محمد احمد عفی عنہ مسجد صوفی لاھور
الجواب صحیح سید محمد اویس عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح احقر محمد احسن کان اللہ لہ مدرس مدرسہ فیض عام میو...
الجواب صحیح احقرالزمن سید طاھر حسن عفی عنہ شاھی امام عید گ...
الجواب صحیح نسیم احمد عفی اللہ عنہ امام مسجد سنہری دھلی
الجواب صحیح فقیر عبداللہ سرھندی عفی عنہ ضلع حیدر آباد سندھ
الجواب صحیح رونق علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم ...

الجواب صحیح ابو احمد محمد اسحاق شہر بھاگپور
الجواب صحیح محمد ابراھیم بھاگلپوری
الجواب صحیح محمد ایوب بقلم خود - پانی پتی
الجواب صحیح فقیر مہدی غلام ابراھیم نقشبندی مجددی یزدانی ...

الجواب صحیح عبدالجبار عفی عنہ میرٹھی مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم - پھاٹک حبش خاں دھلی

الجواب حق صریح محمد مبین خطیب دیوبند

الجواب صحیح ظہور محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ رحمانیہ روڑکی

الجواب صحیح محمد اشفاق تھانہ بھونوی واعظ انجمن ہدایت الاسلام دھلی

الجواب صحیح عاجز - محمد عبدالقیوم عرف منظور احمد عفی عنہ

الجواب صحیح عبدالجلیل بقلم خود ممبر اشاعۃ اسلام لاھور

الجواب صحیح سید محمد داؤد توحید نصیر آباد ضلع اجمیر

الجواب صحیح محمد عمر مونگیری

واللہ درالمجیب نثار احمد عفا اللہ عنہ خلف مولانا احمد حسن صاحب مرحوم کانپوری

الجواب صحیح محمد عبدالکافی عفی عنہ الہ آبادی

الجواب صحیح محمد خدا بخش مظفر پوری

الجواب صحیح عقیل الرحمان ندوی

المجیب مصیب محمد فرخند علی مدرس اول مدرسہ خیریہ سہسرام

من اجاب فقط اصاب جمیل احمد اسرائیلی منتظم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سنبھل ضلع مراد آباد

لقد اصاب من اجاب ابوالفتح محمد عبدالشکور البہاری کل جوابات صدر بموجب اصول شریعت صحیح و درست ہیں خداوند تعالیٰ سب برادران اسلام کو توفیق عمل عطا فرمائے غلام محمد ھوشیار پوری

الجواب صواب بندہ محمد ابراھیم عفی عنہٗ بلیاوی مدرس دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح محمد عماد الدین شیر کوٹی مقیم دیوبند

الجواب صحیح عزیزالرحمان عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۴ ربیع الاول ۳۹ھ محمد احمد مہتمم مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح حبیب الرحمان دیوبندی عثمانی

الجواب صیحح حسین احمد غفرلہ مدرس حرم محترم نبوی علی صاحبہا
والسلام ۔ مقیم دیوبند

المجیب مصیب ابوالمحامد نثار احمد الانصاری عفا اللہ عنہ کرنپوری

ذالک کذالک محمد اعزاز علی غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح عبدالوحید عفی عنہ موالاۃ تونصوص قرآنیہ ے م
اور مزید تفصیل اس کی حافظ ابن تیمیہ رح ک
اقتضاء الصراط المستقیم میں موجود ہے ۔ محمد انور عا
معلم دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح فقیر اصغر حسین عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد رسول خاں عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد سعداللہ عفا اللہ عنہ کرنپوری

الجواب صحیح محمد ادریس عفا اللہ عنہ معین المدرسین مدرسہ عالیہ
دیوبند

یا ایھاالذین آمنوا لا تتخذو ابطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا
عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم و تخفی صدورھم اکبر
کان اللہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین ۔ صدر مدرس
عالیہ عربیہ امروھہ

الجواب صحیح احمد شیر عفی عنہ مدرس دیوبند

الجواب صحیح محفوظ علی عفی عنہ معین المدرسین مدرسہ دیوبند
غفرلہ ساکن سیوھارہ ضلع بجنور

اصاب من اجاب ابوالمکارم محمد حفظ الرحمان سیوھاروی ۔ قال اللہ
تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۔ محمد یلیین
مدرس اول مدرسہ اشاعت العلوم سرائے خام ور
عبدالغفور سیوھاروی

قال اللہ تعالیٰ لا تتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین و م
ذالک فلیس من اللہ شی ع۔ اس قسم کے یعنی ترک موالات کے بارے میں

... تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اس وقت جو عیسائی قوم اسلام کا مقابلہ کر رہی ہے
... میں کفر اور تقابل کی دونوں صفتیں موجود ہیں لہٰذا مسلمانوں کا شرعی حیثیت
... فرض ہے کہ ترک موالات کر کر اور ہر ایسی تدبیر جس سے دشمن کو
... پہنچے اس سے اجتناب اور اس کا دفعیہ ضروری ہے ۔ احقر سید محمد غفرلہ
... مدرسہ عالیہ عربیہ امروھہ خلف فاضل علامہ حضرت مولانا سید احمد حسن
... محدث امروھی قدس سرہ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمد عبدالرحمان غفرلہ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی ۔

موالات کفار کے ساتھ قطعاً حرام ہے نصوص شرعیہ اس پر شاھد ھیں ۔
... ہمیشہ اس کی تعلیم کی اور قرآن کریم اس کی تعلیم کرتا ہے ۔ موالات کے
... جس قدر ھیں وہ سب حرام ھیں ۔ خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ ۔ احقر
... احمد حسن غفرلہ ۔

الجواب صحیح فخرالدین احمد غفرلہ مدرس مدرسہ مسجد شاھی مراد آباد ۔

والجواب حق ابوالعلیٰ محمد شاہ خاں باشندہ سرائے ترین سنبھل ضلع مرادآباد
حامد حسن بقلم خود مدرس مدرسہ اسلامیہ نٹھور ضلع بجنور بے
شک یہی ہونا لازم ہے۔ احقر عبداللہ مقیم مدرسہ رحمانیہ مراد آباد

الجواب صحیح حمداللہ عفی عنہ پانی پتی

الجواب حق الحق احق ان یتبع بندہ محمد حیات غفرلہ مدرس شاھی مسجد
... آباد عبدالجلیل عفی عنہ خلف جناب مولوی حکیم ابراھیم خاں صاحب مرحوم
... - محمد ہدایت علی عفی عنہ محمد ظہور علی عفی عنہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم
... جھراون ضلع مراد آباد

الجواب صحیح عزیز گل غفرلہ ۔ کا کاخیل

الجواب صحیح احمد سعید غفرلہ منتظم جمعیۃ علمائے ھند ۔

ترک موالات کا مسئلہ ایسا روشن ہو گیا ہے کہ اب اس میں مزید تحریر
... ضرورت باقی نہیں رہی اور حیلہ جو نفوس تو خدائے قدیر کے احکام کو
... علیہم السلام سے سن کر تاویلات ھی کرتے رہے مسلمان اپنے مذھب کو حاضر
... کے ترک موالات پر عمل فرمائیں ۔

واعدوا لھم ما استطعتم پر نظر فرما کر یہ غور فرمائیں کہ اس وقت بجز
... موالات کے دشمنان دین کے ساتھ ہم کیا کر سکتے ھیں اور یہ بھی ظاھر ہے

کہ اپنی دیسی اشیا کو رواج دینے میں علاوہ اس کے کہ دشمنوں کا ...
اپنے ملک کا کس قدر نفع ہے مسلمان اس وقت قوت اسلامی سے کام لیں۔
وساوس میں مبتلا نہ ہوں واللہ الموفق : بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفی ...
جمعیۃ علمائے مراد آباد

جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں ترک موالات کا فیصلہ بسلسلہ ... کانفرنس و اجلاس مسلم لیگ و اجلاس خاص آل انڈیا نیشنل کانگریس

جمعیت علمائے ہند کا بھی ایک غیر معمولی اجلاس ۶ ستمبر ... کلکتہ میں منعقد ہوا تھا جس میں تمام اقطاع ہندوستان کے علما موجود تھے ... میں ترک موالات کے متعلق ایک تجویز منظور کی گئی اور اسی تجویز پر ... جو اس اجلاس میں شریک تھے دستخط کرانا تجویز ہوا۔ رات کو ایک ... دستخط کرانے کی کاروائی شروع ہوئی۔ اُدھر حضرات میزبانوں نے کھانا کھا... تقاضا کیا۔ چونکہ وقت بہت زیادہ گزر چکا تھا اس لیے اور زیادہ تاخیر ... تھا اس وجہ سے تمام علمائے حاضرین کے دستخط نہ ہو سکے تاہم جن علما ... ہو گئے تھے ان کو مع نقل تجویز شائع کرنا مناسب معلوم ہوا

نقل تجویز منظور شدہ اجلاس کلکتہ

جمعیۃ علمائے ہند کا یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ چونکہ ترکی ... صلح کرنے میں دول یورپ نے صریح طور پر نا انصافی کی ہے اور اسلامی ... پامال کیا ہے اور وزرائے برطانیہ نے اپنے صاف و صریح وعدوں ... خلاف ورزی کی ہے اور خلافت کے اقتدار کو زائل کرنے میں خلیفۃ ... مذہبی طاقت کی بیخکنی کرنے میں اسلام کے ساتھ صریح طور پر مذہبی ... ثبوت دیا ہے اس لیے مسلمانوں پر بحیثیت متبع اسلام ہونے کے لازم ہو گیا ... ان اعدائے اسلام سے ترک موالات کریں۔

محرک مولانا ابوالکلام آزاد — **موید** مولانا عبدالصمد مقتدری ...
موید مولانا مظہر الدین صاحب — ،، محمد عبدالقیوم عرف نور احمد ...

دستخط علمائے کرام

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس اعلیٰ مدرسہ امینیہ دھلی — حاجی محمد۔ مقام سونڈا ضلع ...

ریاست علی عفی عنہ شاہجہان پوری
مسکین ابوالحبیب مثہل شاہ عفی عنہ
فقیر شمس الدین احمد سندھی
محمد عبداللہ خاں مصری

احمد حسین مقیم محلہ دین بازار ضلع
جہلال گوڑی
غلام مصطفیٰ غفرلہ فرخ آبادی
محمد سلامت اللہ انصاری فرنگی محلی
لکھنوی ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
عبدالغفور غفرلہ پشاوری
محمد ابو یوسف اصفہانی عفی عنہ
عبدالغنی چاٹ گامی
ابوالحسن محمد سجاد کان اللہ لہ
حکیم محمد حسین خاں بنارسی
محمد ابوالقاسم بنارسی
حامی جان محمد غفرلہ
محمد نورالحق اسلام آبادی
خادم الانبیا سلہٹی
ابوالکمال محمد اعتماد حسین امام و
قاضی بانکی پور
مرتع الرحمان اسلام آبادی
محمد عبدالکریم نواکھالوی
محمد فیض الحسن غفرلہ

محمد عبدالجلیل غفرلہ

بندہ لقاء اللہ عثمانی
محمد لطف الرحمان غفرلہ ضلع ۲۴ پرگنہ۔
علی احمد عظیم پوری ؒچاٹ گامی
ابوالحسن شاہ تاج محمد عفی عنہ امروٹ
(سندھ)
عبدالصمد غفرلہ بدایونی

ابوالفضل محمد منیر الدین الغوری دیناجپوری
فقیر نورالدین

فقیر محمد عبدالماجد القادری بدایونی
ابوالغنیٰ محمد آل نبی غفرلہ فرخ آبادی
سید محمد خلیل الرحمان
نصیر احمد
عبداللہ
فقیر آزاد سبحانی
محمد صابر
عبدالسمیع
بندہ محمد وجیہہ اللہ خاں غفرلہ المنان
محمد عبدالعلیم غفرلہ سندیبی نوا کھالوی

محمد فیض الحسن سلہٹی
حافظ محمود عرب
خادم العلما محمد عبدالحامد قادری مدرسہ
قادری بدایوں
محمد عبدالخالق مورائی

حبیب الرحمان مدرس مدرسہ فیض الغربا گنارہ

خاکسار شمس الدین احمد سندھی

محمدعبدالرزاق سہسرامی

محمد ریاست حسین عفی عنہ مدرس و مہتمم مدرسہ رحمانیہ رائے پور

سید محمد راحت حسین بہاری

بشیر احمد غفرلہ ساکن سیوہارہ ضلع بجنور بقلم خود

ایک دلگداز عرضداشت

مسلمانو! ایک سچے مسلمان کے لیئے خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں - دنیا بے ثبات ہے - اس کی لذت چند روزہ - اس کا مال و اسباب ناپائدار اس کی عزت و ذلت فانی ہے قیامت کے دن میں خدائے قدوس کے سامنے پیشی ہونی ہے اسلام کی عزت کا خدا تعالیٰ ہے لیکن عالم اسباب میں اس کی ذمہداری مسلمانوں کے سر پر ہے پس روز قیامت ہولناک احوال - اور خدائے قدوس کے مواخذے اور سوال - اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خیال پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرو کہ اسلام آہ - غریب اسلام کی عزت اور خلیفہ" المسلمین آہ بے بس خلیفہ" المسلمین کے ناموس کی حفاظت تمہارے بہترین فرائض میں ہے یا نہیں جمعیۃ علمائے ہند کا فتوی تمہارے سامنے ہے اور آسانی آواز تم کو دین کی خدمت کے لیئے بلا رہی ہے مبارک ہیں وہ سعید روحیں جو خدائی احکام کے سامنے گردن جھکائیں اور انصار اور مہاجرین کی پیروی کر کے دونوں جہان میں سرخروئی حاصل کریں -

محمد کفایت اللہ غفرلہ نائب صدر جمعیہ" علمائے ہند دھلی -

...لیانو۔ اور یہ اوراق غور و انصاف سے ایک نگاہ دیکھ لو پھر تمہارا
ایمان جو بتائے۔

بحمدہ تعالیٰ

حالات دائرہ پر دو ضروری فتوے

پہلا فتویٰ دربارۂ معاملت مجردہ کہ سوائے مرتد ہر کافر سے جائز ہے

دوسرا فتویٰ بنام تاریخی

المحجة الموتمنه فی آیته الممتحنه

۱۳ ھ ۳۹

(1)اس میں دونوں آیہ کریمہ سورۂ ممتحنہ کا نہایت نفیس و جلیل بیان ہے اس فتوے کے سوا کہیں نہ ملے گا (2)اور اس بارے میں ائمہ حنفیہ کا مسلک اور یہ کہ موالات مطلقاً کسی کافر سے جائز نہیں۔ (4)اور یہ کہ وداد و اتحاد جو ہنود سے منایا جاتا ہے اور ان سے استعانت اور انہیں معاہد و حلیف بنانا ان کا مساجد میں لے جانا۔ خصوصاً واعظ بنا کر۔ یہ سب حرام قطعی ہے۔ ... استعانت کی وہ تحقیق جلیل کہ اسی فتوے کا خاصہ ہے نیز ترک تعاون و ... مدارس پر اجمالی کافی بحث۔

از افادات

مجدد مائتہ حاضرہ موید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ

امام اہل سنت متع اللہ المسلمین

بطول بقائہم

بار دوم

مطبع حسنی بریلی میں چھپا

باہتمام مولوی حسنین رضا خاں صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ مرسلہ مولوی حاکم علی صاحب بی اے حنفی نقشبندی مجد

پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کافروں اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ تول
فرمایا ہے مگر ابوالکلام زبردستی تولی کے معنی معاملت اور ترک مو
ترک معاملت ''نان کواپریشن'' قرار دیتے ہیں اور یہ صریح زبردستی
اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کے ساتھ کی جا رہی ہے مذکور نے ۲۰ اکتو
کی جنرل کونسل کی کمیٹی میں تشریف لا کر اطلاق یہ کر دیا کہ
اسلامیہ کالج لاہور کی سرکاری امداد بند نہ کی جائے اور یونیورسٹی سے
الحاق نہ کیا جائے تب تک انگریزوں سے ترک معالات نہیں ہو سکتی
کالج کے لڑکوں کو فتویٰ دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالج چھ
لہٰذا اس طرح سے کالج میں بے چینی پھیلا دی کہ پھر پڑھائی کا سخت
شروع ہو گیا علامہ مذکور کا فتویٰ غلط ہے - یونیورسٹی کے ساتھ ال
رہنے سے معاملت قائم رہتی ہے نہ کہ موالات جس کے معنی محبت کے
کام کے جو کہ معاملت کے معنی ہیں - مذکور کی اس زبردستی سے
تباہ ہو رہے ہیں - مذکور مولوی محمودالحسن صاحب تو دیو بندی
ہیں زبردستی فتویٰ اپنے مدعا کے مطابق دیتے ہیں - لہٰذا میں فتویٰ
یونیورسٹی کے ساتھ الحاق اور امداد لینا جائز ہے میرے فتوے کی
اصحاب سے کرائیں جو دیو بندی نہیں مثلاً موید ملت طاہرہ حضرت مو
شاہ احمد رضا خاں قادری صاحب بریلوی علاقہ روھیلکھنڈ اور مولوی
صاحب تھانوی ممالک مغربی و شمالی -

نقل خط مولوی صاحب آقائے نامدار موید ملت طاہرہ مولانا و بالفضل اولانا
رضا خان صاحب دام ظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پشت ہذا پر کا
کے لئے ارسال کر کے التجا کرتا ہوں کہ دوسری نقل کی پشت پر اس کی تصحیح
مند کے نام بواپسی ڈاک اگر ممکن ہوسکے یا کم از کم دوسرے روز بھیجدیویں -
کی جنرل کونسل کا اجلاس بروز اتوار بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۲۰ ء منعقد ہونا ہے اس
ہے دیوبندیوں اور نیچرلوں نے مسلمانوں کے تباہ کرنے میں کوئی تامل نہیں
گاندھی کے ساتھ موالات قائم کر لی ہے اور مسلمانوں کے کاموں میں روڑا اٹکانے
اور عالم حنفیہ کو ان کے ہاتھوں سے بچائیں اور عنداللہ ماجور ہوویں - نیازمند دعا
بی اے موتی بازار لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۰ ء -

الجواب

موالات و مجرد معاملت میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔ دینی معاملات جس [illegible]ین پر ضرر نہ ہو سوا مرتدین مثل وھابیہ دیو بندیہ و امثالہمؑ کے کسی سے [illegible] نہیں ۔ ذمی تو معاملت میں مثل مسلم ہے ۔ [1] الہم مالنا و علیہم ما علینا اور [illegible] ذمی سے بھی خرید و فروخت اجارہ استیجار ہبہ و استیہاب بشر وطہا ۔ جائیز [illegible] مطلقاً ہر مال کا کہ مسلمان کے حق میں مقدم ہو اور بیچنا ہر چیز کا جس [illegible] اعانت حرب یا اہانت اسلام نہ ہو اسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلاف [illegible] نہ ہو اس کی جائیز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اس کا استعلا نہ ہو [illegible] امور میں اجرت پر اس سے کام لینا یا اس کا کام کرنا بمصلحت شرعی ہدیہ [illegible] جس میں کسی رسم کفر کا اعزاز نہ ہو اس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین [illegible] انتراض نہ ہو حتیٰ کہ کتابیہ سے نکاح کرنا بھی فی نفسہ حلال ہے وہ صلح کی [illegible] جھکیں تو مصالحت کرنا ۔ مگر وہ صلح کو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال ۔ یوں ہی ایک حد تک معاہدہ و موادعت کرنا بھی اور جو جائیز [illegible] کر لیا اس کی وفا فرض ہے اور غدر حرام ۔ الیٰ غیر ذالک من الاحکام ۔ در مختار [illegible] میں ہے [2] والمرتد تحبس ابداً و لا تجالس ولا تواکل حتیٰ تسلم ولا تقتل اھ قلت و ھو [illegible] فمنہا تبلی ولا تفنی و قد شملت المرء فی اعصارنا و امصارنا لا متناع القتل [illegible] میں ہے [3] اذا اخرج للتجارة الی الارض العدو بامان فان کان امراً لا یخاف علیہ منہ

جواب خط مولوی صاحب ۔ مکرم کرم فرما جناب مولوی حاکم علی صاحب بی اے سلمہم ۔ بعد [illegible] ہدیہ مسنونہ کل گیارہ بجے آپ کا فتویٰ آیا اس وقت سے شب کے بارہ بجے تک اہم ضروریات [illegible] ایک حرف لکھنے کی فرصت نہ ہوئی آج صبح بعد وظائف یہ جواب عطا فرمایا مطبوعہ فتاویٰ [illegible] ڈاک سے مرسل ہے اور مولیٰ تعالیٰ آپ کو پہنچ جائے کونسل کے وقت پر [illegible] مطلع فرمائیں والسلام فقیر مصطفےٰ رضا قادری نوری عفی عنہ ۱۵ صفر مظفر ۱۳۳۹ ھ ۔

[1] [illegible] کے لئے ہے جو ہمارے لئے ان پر ہے جو ہم پر یعنی دینوی منافع میں ہماری طرح ان کو بھی [illegible] دیا جائے گا اور دینوی مواخذہ ان پر بھی وہی ہوگا جو ایک مسلمان پر کیا جائے گا ۔

[2] [illegible] مرتد دائم الحبس کی جائے گی اور نہ اس کے پاس کوئی بیٹھے نہ اس کے ساتھ کوئی [illegible] کھائے یہاں تک کہ وہ اسلام لائے اور قتل نہ کی جائے گی ۔ میں کہتا ہوں یہی ان احکام کا [illegible] سے ہے نہ وہ باقی چھوڑی جاتی ہے اور فنا نہیں کی جاتی اور اب اس ملک میں یہ سب مرتد [illegible] کو بھی شامل ہو گیا کہ قتل نہیں کیا جا سکتا ۱۲ ۔

[3] [illegible] دشمن کے شہر کو امان لے کر تجارت کے لئے جاوے ۔ اگر معاملہ ایسا ہو کہ اس پر اوس [illegible] نہیں اور وہ کافر عہد پورا کرنے میں مشہور ہو اور آسے وہاں جانے میں نفع ہو تو [illegible] ۱۲ ۔

وکا نوافیما یوفون بالعہد یعرفون بذالک ولہ فی ذالک منفعة فلاباس۔ [1] اذا ار
ان یدخل بدار الحرب بالا مان للتجارة لم یمنع ذالک اذا ارا د حمل الا
فی الجر فی السفینة"۔

اسی میں ہے [2] قال محمد لاباس بان یحمل المسلم الی اہل الحرب ماشاء الا
والسلاح فان کان خزا من ابریشم وثیاباً رقاقا من القزفلاباس بادخالھا الیھم
بادخال الصفر ولشبہ الیھملان ھذا لایستعمل للاح۔

اسی میں ہے لایمنع من ادخال البغال والحمیر والثور والبعیر۔

فتاوائے امام طاہر بخاری میں ہے۔ مسلم آجر نفسہ من مجوسی لاباس

ھدایہ میں ہے۔ [4] من ارسل اجیرالہ مجو سیاً اوخادماً فاشتری لحم
اشتریتہ من یہودی اونصرانی اومسلم وسعہ اکلہ درمختار میں ہے۔ [5] الکافر یجوز
القضا فیحکم بین اہل الذمة ذکر الزیاعی فی التحکیم۔ محیط میں ہے۔
مابعثہ ملک العدو من الھدیة الی امیر جیش المسلمین اوالی الاکبر و ھو مع
فانہ لاباس بقبولھا و یصیر فیئا للمسلمین لہ منعة و لوکان اھدی الی احد من
المسلمین لیس لہ منعہ یختص ھوبھا۔ اسی میں ہے۔ [7] لو ان عسکرا من ال

---

۱ - جب مسلمان دارالحرب میں امان لے کر جانا چاہے تو اس سے منع نہ کیا جائے گا اور بعد
کچھ اسباب دریائی سفر میں ان کی طرف کشتی میں لیجائے ۱۲ -
۲ - امام محمد نے فرمایا مسلمان جو مال تجارت چاہے حربیوں کی طرف لے جا سکتا ہے مگر گھوڑ
ہتھیار—تو اگر ریشمی ڈوپٹے یا دیبا کے پتیل کپڑے ہوں تو انھیں ان کی طرف لے جانے
نہیں اور تانبا اورجست ان کی طرف لیجانے میں مضائقہ نہیں کہ ان سے ہتھیار نہیں بنتے
۳ - مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو ھرج نہیں ۱۲ -
۴ - جس نے اپنا نوکر یا غلام مجوسی بازار کو بھیجا اس نے گوشت خریدا اور کہا میں نے
یا نصرانی یا مسلمان سے خریدا ہے اسے اس کے کھانے کی گنجائش ہے (معاملات میں
قول مقبول ہے) -
۵ - بادشاہ اسلام اگر کسی کافر کو قاضی بنائے کہ ذمی کافروں کے مقدمے فیصل کرے تو
ایسے زیاعی نے باب تحکیم میں ذکر کیا -
٦ - امام محمد نے فرمایا دشمنوں کا بادشاہ جو ھدیہ مسلمانوں کے سپہ سالار یا خلیفہ حاضر
بھیجے اس کے قبول میں حرج نہیں - تو وہ سب مسلمانوں کے لئے ملک مشترکہ ہو
یوں ھی جب ان کا بادشاہ مسلمانوں کے کسی فوجی سردار کو ھدیہ بھیجے جس کے
ھو اور اگر کسی اسلامی سردار کو بھیجا جس کے پاس اس وقت فوج نہیں تو یہ ھدیہ
سردار کی ملک ھوگا -
۷ - اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ھو اور سردار لشکر کچھ ھدیہ
بادشاہ کو بھیجے اس میں حرج نہیں اور یوں ھی اگر سرحدوں کا سردار دشمنوں کے
کوئی ھدیہ بھیجے اور دشمنوں کا بادشاہ اسے ھدیہ بھیجے -

دخلو دارالحرب فاهداے امیرهم الی ملک العدو هدیة فلاباس به و کذا لک لو ان امیرا شعود اهدے الی ملک العدو هدیة و اهداے ملک العدوالیه هدیة ۔

1 وقال الله تعالے والمحصنت من المؤمنات والمحصنت من الذین او تو الکتب من قبلکم ازا اتیتموهن اجورهن و تمام تحققه فی فتاونا ۔

وقال تعالے و ان جنحوا للسلم فاجنح لها ۔ وقال تعالی الا الذین عامه تم من المشرکین ثم لم ینقصو کم شیئا ولم یظهرو علیکم احداً فاتمو الیهم عهد هم الی مدتهم ان الله یحب المتقین وقال الله تعالے ۔ واوفو بالعهد ان العهد کان مسئولا ہ عنه صلی الله تعالے علیه وسلم الصلح جائز بین المسلمین الاصلحاً احل حراما اوحرم حلا لا وقال صلی الله تعالے علیه وسلم لا تغدروا ۔

وہ الحاق و اخذ امداد اگر نه کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط ۔ نه اس کی طرف منجر تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنه ضرور ناجائز و حرام هوگا مگر یه عدم جواز اس شرط یا لازم کے سبب سے هوگا ۔ نه بر بنائے تحریم مطلق ۔ معاملت جس کے لئے شرع میں اصلا اصل نہیں اور خود ان مانعین کے طرز عمل ان کے کذب دعوے پر شاهد ۔ ریل ۔ تار ۔ ڈاک سے تمتع کیا معاملت نہیں ۔ فرق یه هے که اخذ امداد میں مال لینا هے اور ان کے استعمال میں دینا ۔

عجب که مقاطعت میں مال دینا حلال هو اور لینا حرام ۔ اس کا یه جواب دیا جاتا هے ۔ که ریل ۔ تار ۔ ڈاک همارے هی ملک میں همارے هی روپے سے بنے هیں ۔ سبحان الله امداد تعلیم کا روپیه کیا انگلستان سے آتا هے ۔ وہ بھی یہیں کا هے ۔ تو حاصل وهی ٹھرا که مقاطعت میں اپنے مال سے نفع پهنچانا مشروع اور خود نفع لینا ممنوع ۔ اس آلٹی عقل کا کیا علاج ۔ مگر قوم سے کیا شکایت جس نے نه صرف شریعت بلکه نفس اسلام کو پلٹ دیا ۔ مشرکین سے و داد بله اتحاد بلکه غلامی و انقیاد فرض کیا ۔ خوشنودی هنود کے لئے شعار اسلام بند اور شعار

1 ۔ الله تعالیٰ نے فرمایا هے اور حلال هیں تمهارے لئے پارسا عورتیں ایمان والیوں میں سے اور ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ۔ جب تم ان کے مہر دو ۔ اور اس مسئله کی پوری تحقیق همارے فتاویٰ میں هے اور وہ اگر صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف میل کرو ۔ سب کافروں کو قتل کرو مگر وہ مشرک جن سے تمهارا معاهده هو پھر انهوں نے تمهارے حق میں کوئی تقصیر نه کی اور تم پر کسی کو مدد نه دی تو ان کا عهد ٹهری هوئی مدت تک پورا کر دو بے شک الله پرهیز گاروں کو دوست رکهتا هے عهد پورا کرو بے شک عهد پوچھا جاے گا ۔ اور نبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سے روایت هے مسلمانوں میں صلح جائز هے مگر وہ صلح جو کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرے ۔ اور نبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے فرمایا بد عهدی نه کرو ۔

کفر کا ہاتھوں پر علم بلند ۔ مشرکین کی جے پکارنا ان کی حمد کے نعرے
انہیں اپنی اُس حاجت دینی میں جسے نہ صرف فرض بلکہ مدار ایمان ٹھہرا
یہاں تک کہ اس میں شریک نہ ہونے والے پر حکم کفر لگاتے ہیں اپنا
ہادی بنانا مساجد میں مشرک کو لیجا کر مسلمانوں سے اونچا کھڑا کرکے
مسلمین ٹھہرانا مشرک کی ٹکٹی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ میں لے جانا
اس کی ماتم گاہ بنانا اس کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار لگا
وغیرہ ناگفتہ بہ افعال موجب کفر و مورث ضلال ۔ یہاں تک کہ صاف
کہ اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کرا تو اپنے خدا کو راضی کر لوگے
لکھ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا
دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا ۔ صاف لکھ دیا
نے قرآن و حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دی یہ ہے موالات یہ
یہ ہیں کفریات یہ ہیں ضلال تام ۔ فسبحان مقلب القلوب و الابصار و لاحول

مہر

الا باللہ الواحد القہار و اللہ تعالے اعلم (دستخط) فقیر احمد رضا خاں غفرلہ۔
جواب امام اہل سنت عین حق ہے ۔ کلام الامام ۔ امام الکلام دیوبندیوں
استصواب حق مگر تھانوی صاحب کا استثناء عجب العجاب یہ سر و سرغنہ
ہیں ۔ افعی راکشتن و بچہ اش رانگاہ داشتن کا حال معلوم ۔ نہ کہ بچگاں کشتن
گزاشتن ۔ و اللہ تعالے اعلم فقیر مصطفے رضا قادری نوری سہتم دار الافتائے اہل
جماعت بریلی ۱۴ صفر ۱۳۳۹ ھ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسئلہ از لاہور بڑی بساط لکڑ ہارا اکبری منڈی مسئولہ چودھری عزیزالرحمٰن
صاحب بی اے سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول لائل پور

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۹ ھ

جناب حضرت قبلہ و کعبہ مجدد دوران حضرت احمد رضا خاں صاحب
تعالے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بعد حمد و صلوۃ واضح رائے عالی

حضور کا فتویٰ جو مسٹر حاکم علی صاحب بی اے پروفیسر ریاضی اسلامیہ کالج لاهور
کے خط کے جواب میں حضور نے ارسال فرمایا پڑھ کر خاکسار کو بڑی حیرت هوئی
کیونکہ خاکسار آنحضور کو جیسا کہ لاکھوں کروڑوں پنجاب و هندوستان کے سنت و
الجماعت مجدد وقت مانتے هیں اس زمانے کا مجدد مانتا هے اور جب سے هوش سنبهالا اسی
عقیدے پر بفضل خدا رها هے جس پر آپ اور دیگر بزرگان قوم و علمائے کرام هیں یا
هوتے آئے هیں لیکن اس فتوے کو دیکھ کر میرےدل میں بڑا اضطراب پیدا هوا هے ۔
اور میں نے یہ جرأت کی هے کہ جناب سے مفصل طور پر دریافت کروں کہ ایسے
زمانہ میں جب کہ مسلمانوں پر هر طرف سے حملے هو رهے هیں اندرونی و بیرونی دشمن
اسلام کو تباہ کرنے پر تلے هوئے هیں اور مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کفار کی مدد
سے باغیوں (شریف مکہ) نے چھین لئے هیں اور جزیرة العرب (جدہ ۔ عدن وغیرہ)* میں
اپنا قدم جمائے بیٹھے هیں اور خلافت ریزہ ریزہ کی گئی هے اور ایک بڑی سلطنت کا
وزیر اعظم اپنی تقریر میں صاف کھلے الفاظ میں بر ملا کہتا هے کہ یہ لڑائی جو عراق
وعرب میں مسلمانوں سے هوئی مذهبی لڑائی تھی اور اب هم نے بیت المقدس ان کی
گندگی سے پاک کر دیا هے وغیرہ وغیرہ ۔ غرض کہ ایسے وقت جب کہ اعداء اللہ
نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخ کنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا
عراق فلسطین اور شام جن کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خون کی
ندیاں بہا کر فتح کیا تھا پھر کفار کی حریفانہ حوصلہ مندیوں کی جولاں گاہ بن
گئے هیں ۔ خلیفة المسلمین دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر بے دست و پا هو چکا هے ۔
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے اپنے گھروں (تھریس سمرنا وغیرہ) اور زرخیز
علاقوں سے زبردستی نکالے جا رهے هیں اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ کر لیا جاتا
هے اور مسلمانوں کے علما قرآنی احکام ڈرتے ڈرتے بتاتے هیں جہاد کا تو نام هی منہ پر
لانا بس قیامت هے کیا ایسے وقت میں اسلامی حمیت و غیرت یہ چاهتی هے کہ کوئی
نہ کوئی ایسا مسئلہ نکل آئے جس سے انگریز افسر خوش هو جائیں اور مسلمان تباہ
هو جائیں ۔

٭

مسٹر حاکم علی نے ایک پالیسی سے انگریز پرنسپل اور دوسرے انگریز
افسروں اور غدار مسلمانوں کو خوش کرنے کے واسطے حضور سے ایک عجیب طرز میں
فتویٰ پوچھا اور حضور نے اس کے مضمون کے مطابق صحیح صحیح فیصلہ جواب
میں بھیج دیا ۔ یہ بالکل درست هے کہ موالات و مجرد معاملت میں زمین آسمان کا فرق
هے لیکن دین کا نقصان کرکے دنیوی معاملت کہاں تک جائز هے حضور نے بہت

سی شرائط سے مشروط کرکے گول مول جواب عنایت فرمایا ہے لیکن اس وقت
ہے ایسے فتوے کی جو صاف لفظوں میں حالات حاضرہ پر نظر کرکے بغیر
شرائط کے لکھا جائے تاکہ ہر ایک عالم و جاہل جو آپ کا پیرو ہے فوراً
جان لے کہ اس کے واسطے اب ایسا کرنا ضروری ہے حالات حاضرہ حضور پر
روشن ہیں اور کچھ تھوڑے سے میں نے اوپر بیان کئے ہیں -

کیا مسلمانوں کا بھرتی ہو کر فوج میں مسلمانوں کو ان کے گھروں
نکالنے اور غلام بنانے کے لئے جانا - اور دوسرے کارکنوں کا ان کی امداد کے لئے
و عرب و شام وغیرہ میں ملازم گورنمنٹ ہو کر جانا جائز ہے ؟ اگر جائز
پھر آپ جیسے بزرگ کیوں چپ چاپ بیٹھے ہیں - کیوں نہیں ایسے فتوے شائع
اور اظہار حق میں دینوی طاقت سے کیوں ڈرتے ہیں - موجودہ وقت کھینچ
کفار سے تعلق رکھنے اور ان کی اعانت کرنے کے جواز ثابت کرنے کا
بلکہ سینہ سپر ہو کر بے خوف و خطر لوگوں کو صراط مستقیم بتانے کا ہے -

حضور نے جو لکھا ہے کہ الحاق اور اخذ امداد جائز ہے اگر کسی
خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ ہو - عالی جاہا - گورنمنٹ
اسکولوں اور کالجوں کو دیتی ہے وہ خاص اغراض کو مد نظر رکھ کر دی
اور میرا خیال ہے کہ حضور کو سب حال روشن ہوگا لیکن اگر اس
ناواقفیت ہو تو میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو امداد میں اس قسم کی شرط
ہوتی ہے کہ کالج کا پرنسپل اور ایک دو پروفیسر انگریز ہوں دوسرے مقرر
پڑھائے جائیں جن میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خلاف اسلام باتیں ہوتی
بعض میں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ
ہوے ہوتے ہیں - تیسرے دینی تعلیم لازمی نہیں - کوئی پڑھے یا نہ پڑھے -
دینی تعلیم پڑھائی جائے خاص وقت سے زیادہ نہ دیا جائے کیونکہ یونیورسٹی
کی لئے چار گھنٹے وقت ضرور خرچ ہو اگر چار گھنٹے سے کم ہوگا تو امداد
گی - پھر جو استاد دینیات پڑھائے گا اس کی امداد نہیں دی جائے گی -
مضمون ضرور طالب علم کو لینے چاہئیں ورنہ امتحان میں نہیں شامل
ڈرل وغیرہ اور کھیلوں کی طرف دیکھو جن میں ہر ایک طالب علم
ضروری ہوتا ہے آج کل جو نئی ڈرل سکھائی جا رہی ہے اس میں عجیب
باتیں جاری کی جا رہی ہیں - امداد لینے اور الحاق یونیورسٹی سے رکھنے
ضروری ہے کہ وہی ڈرل تمام اسکولوں میں کرائی جائے -

کھیلوں میں آپ دیکھتے ھیں کہ عجیب بے پردہ لباس پہنایا جاتا ھے۔ فٹ بال
ماکی میں جو نیکر پہنے جاتے ھیں ٹخنوں سے اوپر تک ننگا رکھتے ھیں غرض کہ۔
غرض کروں اسی الحاق اور امداد کی خاطر معلمیں و متعلمیّن کی یہی کوشش
ھے کہ قرآن شریف و دینیات کا جو گھنٹہ رکھا ھوا ھے اس میں بھی انگریزی
سبق یاد کرا دوں کیونکہ انسپکٹر نے انگریزی تو سنی ھے۔ قرآن شریف تو نہیں
۔ جماعتوں میں جو ترقی دی جاتی ھے اس میں بھی اسی بات کا خیال رکھا
تا ھے۔

انگریزی۔ لڑکا جانتا ھے یا نہیں۔ قرآن شریف خواہ ناظرہ بھی نہ پڑھ سکتا
ہو۔ نماز کا ایک حرف نہ جانتا ہو لیکن دسویں اور ایف اے اور بی اے پاس کرتا
چلا جائے گا۔ یہ میں اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہاں ھوں دوسرے
کالجوں اور اسکولوں سے ھمیں کوئی تعلق نہیں۔ یہ سب کس واسطے ہو رہا ھے
اسی واسطے کہ ہم یونیورسٹی سے الحاق رکھنا چاھتے ھیں اور سرکاری امداد لینا
چاہتے ھیں۔ اگر یہ خیال نہ ہو تو بالکل حالت بدل جاے طالب علم پکے مسلمان بن
جائیں۔ ان میں حمیت و غیرت مذھبی پیدا ھو جاے ان کے اخلاق درست ھو جائیں
دہریت اور دھریت کا اثر ان کے دلوں سے دور ھو جاے انگریزوں کی غلامی سے آزاد
ہو جائیں۔ لباس اور فیشن وغیرہ ھر بات میں تقلید نصاریٰ کر رھے ھیں اس سے چھوٹ
جائیں۔ غرض کہ ھزاروں طرح کی برکات حاصل کریں۔ میرا کچھ لکھنا چھوٹا منہ
بڑی بات ھے۔ حضور پر سب حال روشن ھے میں حضور سے یہ فتویٰ مانگتا ھوں۔
اپنے مہربانی جواب با صواب سے خاکسار کو مشکور و ممنون فرما کر عند اللہ
ماجور ھوں۔

کیا فرماتے ھیں علمائے دین اس بارے میں کہ حالات حاضرہ پر نظر کرتے
ہوئے گورنمنٹ سے ترک موالات (عدم تعاون) کرنا اسلامی حکم ھے یا نہیں ھے اور
گورنمنٹ سے اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کو امداد لینی اور یونیورسٹی سے الحاق
رکھنا بحالت موجودہ حالات چاھئے یا نہیں۔ جواب با صواب سے عند اللہ ماجور اور عندالناس
مشکور ھوں فقط و السلام۔

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کرم فرما سلمہ۔ و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ رب عز و جل فرماتا
ہے۔ فبشر عبادہ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھدھم اللہ واولئک
ھم اولوالالباب۔ خوشخبری دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنتے ھیں پھر سب

میں بہتر کی پیروی کرتے ھیں - یہی لوگ ھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ھدای
اور یہی عقل والے ھیں من وتو کی کیا حقیقت انبیائے کرام علیہم الصلوۃ
کے ساتھ معاندین کے چند طریقے رھے ھیں - اول سرے سے بات نہ
لاتسمعو الھذا القرآن و الغوافیہ لعلکم تغلبون ہ یہ قرآن سنو ھی نہیں اور اس
کرو شاید تم غالب آؤ دوم منکر مکا برانہ تکذیت کا منھ کھول دینا ان انتم لا
تم تو نہیں مگر جھوٹے ، سوم ھدایت کو معلل بالغرض بنانا کہ ان ھذا
اس میں تو ضرور کچھ مطلب ھے چہارم حق کا باطل سے معارضہ کرنا ویج
کفروا بالباطل لید حضوا بہ الحق یتخذو آیاتی وما انذروا ھزوا ہ کافر باطل
جھگڑتے ھیں کہ اس سے حق کو زائل کر دیں اور انھوں نے میری آیتوں اور ڈرا
ھنسی بنا لیا ھے مسلمان پر فرض کہ ان سب طرق باطلہ سے پرھیز کرے ا
عامل ھو جو راستہ پہلی آیت بشارت میں اُس کے رب نے بتایا ھر تعصب و
سے خالی الذھن ھو کر کان لگا کر بات سنے اگر انصافاً حق پاے اتباع ک
بار گاہ عزت سے ھدایت و دانشمندی کا خطاب ملے ورنہ پھینک دینا تو
اختیار میں ھے - واللہ الھادی و ولی الا یادی -

(۱) ۱۰ محرم ۱۳۳۹ ھ کو بنارس کچی باغ سے یہ سوال آیا
اسلامیہ عربیہ جس میں پچیس سال سے گورنمنٹ مدارس کے اقسام اور ان
کے لئے احکام سے امداد ماھوار ایک سو روپیہ مقرر ھے جس میں کتب فقہ
و قرآن کی تعلیم ھوتی ھے - ممبران خلافت کمیٹی نے تجویز کیا کہ امدا
چاھئے پس استفسار ھے کہ یہ امداد لینا جائز ھے یا نہیں مدرسہ ھذا میں سو
دینیات کے ایک حرف کسی غیر ملت و غیر زبان کی تعلیم نہیں ھوتی فقط"
جواب مطلق جواز ھوتا مگر پھر بھی احتیاطاً شکل شرط میں دیا گیا کہ "
وہ مدرسہ صرف دینیات کا ھے اور امداد کی بنا پر انگریزی وغیرہ اس میں
کی گئی تو اس کے لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں تعلیم دینیات کو جو
تھی اس کا بند کرنا محض بے وجہ ھے واللہ تعالیٰ اعلم - ۲۲ صفر ۳۹ ھ کو
سبز بازار سے یہ سوال آیا " ایک ایسے صوبہ میں جس کی قریباً پچاسی
اسلامی کاشتکاروں پر مشتمل ھے جس کے سالانہ محاصل کا ایک حصہ تعلیم
ذیل وصول کر کے حصہ رسدی مدارس مروجہ امدادیہ کو تقسیم
اس سے استفادہ جائز ھے یا نا جائز خصوصاً ایسے مدارس کے لئے جو
اھتمام کے ماتحت جاری ھیں جن کی دینی تعلیم پر ارباب حکومت کسی

ہوں ہوئے اور جن کے نصاب تعلیم کا سرکاری حصہ مروجہ تعلیم بھی خفیف سے خفیف شائبہ موانع شرعیہ سے جزعاً و کلاً پاک ہے فقط ،، اس کا جواب یہ دیا ۰ گیا " جو مدارس ہر طرح سے خالص اسلامی ہوں اور ان میں وھابیت* نیچریت وغیر ھا کا دخل نہ ہو ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے ایسے مدارس کے لئے گورنمنٹ اگر اپنے پاس سے امداد کرتی لینا جائز تھا نہ کہ جب وہ امداد بھی رعایا ہی کے مال سے ہے واللہ تعالیٰ اعلم ندوہ کو بھی گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے اس پر ایسے قیود نہ تھے جو آپ نے ذکر کئے اور ضرور کچھ مدارس وہ بھی ہیں جن پر امداد امور خلاف شرع سے مقید یا ان کی طرف منجر ہو بلا شبہ ناجائز ہے اگرچہ صرف اسی قدر کہ کھیل میں بے ستری یا خلاف حیا و مخرب اخلاق باتوں کی شرط ہو خصوصاً وہ صورت جو آپ نے بیان کی کہ نصاب میں وہ کتابیں مقرر ہوں جن میں خلاف اسلام باتیں ہیں حتی کہ معاذ اللہ توہین شان رسالت اس کی حرمت درکنار کفر نقد وقت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مولوی حاکم علی صاحب کی تحریر میں کوئی تفصیل نہ تھی لہذا یہ جواب دینا ضرور ہوا " وہ الحاق و اخذ امداد اگر کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف منجر تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور نا جائز و حرام ہوگا ،، یہ جواب دونوں صورتوں کو حاوی اور نا قابل تبدیل ہے۔ حالات حاضرہ سے اس کی کسی مشق میں تغیر نہ ہوا نہ یہاں کوئی جواب مطلق بلا شرط ہو سکتا ہے۔

(۲) انگریزوں کی تقلید و فیشن وغیرہ سے آزادی اور دھریت و نیچریت سے نجات بہت دل خوش کن کلمات ہیں خدا ایسا ہی کرے مگر یہ صرف ترک امداد و الحاق سے حاصل نہیں ہو سکتے اس آگ کے بجھانے سے ملیں گے جو سید احمد خان نے لگائی اور اب تک بہت لیڈروں میں اس کی لپٹیں مشتعل ہیں۔ انگریزی اور وہ بے سود و تضیع اوقات تعلیمیں جن سے کچھ کام دین تو دین دنیا میں بھی نہیں آتا جو صرف اس لئے رکھی گئیں ہیں۔ کہ لڑکے این و آں و مہمات میں مشغول ہو کر دین سے غافل* رہیں کہ ان میں حمیّت دینی کا مادہ ہی پیدا نہ ہو وہ یہ جانیں ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہمارا دین کیا۔ جیسا کہ عام طور پر مشہور و معہود ہے جب تک یہ نہ چھوڑی جائیں اور تعلیم و تکمیل عقائد حقہ و علوم دینیہ کی طرف باگیں نہ موڑی جائیں دھریت و نیچریت کی بیخ کنی نا ممکن ہے کیا لیڈر اس میں ساعی ہیں ہرگز نہیں۔ صرف امداد و الحاق ترک کراتے ہیں جو ظاہری تعلق ہیں اور تعلیمات کے گہرے تعلقات نہ چھڑاتے ہیں نہ چھوٹیں گے

کیا یہی نہیں وہ لوگ ھیں جن سے پوچھا جاتا کہ صاحبزادوں کو قرآن نہ
تو جواب دیتے کیا ان سے سوم کے چنے پڑھوانا ھیں خیالات بدل گئے
انھوں نے انگریزی کے سوا اور کو رزاق سمجھ لیا کیا اب یہ جواب نہ دیں
پرانے علوم سیکھ کر کیا کھائیں - اب آنھیں شبلی کے شعر بھول گئے :-

ستارے ھیں اب نئی چمک کے — وہ ٹھاٹھ بدل گئے فلک کے
اب صورت ملک و دیں نئی ھے — افلاک نئے - زمیں نئی ہے
سب بھول گئے ھیں ماسبق کو — گردوں نے الٹ دیا ورق کو
قائم جو وہ انجمن نہیں ھے — اس نقد کا اب چلن نہیں ہے
القصہ یہ بات کی تھی تسلیم — یعنی کہ علوم نو کی تعلیم
تدبیر شفا جو ھے تو یہ ھے — اس دکھ کی دوا جو ھے تو یہ ہے
تقویم کہن سے ھاتھ اٹھائیں — تہذیب کے دائرے میں آئیں
سیکھیں وہ مطالب نو آئیں — یورپ میں جو ھو رہے ھیں تلقیں
وہ گنج گران دانش فن — وہ فلسفۂ جدید یکسر
کپلر کی وہ نکتہ آفرینی — نیوٹن کے مسائل نجوم

اور بغرض غلط ایسا ھو بھی تو اکثر لیڈر کہ انھیں تعلیمات فارغہ کے بل
بنے تو کس مصرف کے رھیں گے جب وہ مردود یہ خود مطرود کیا
شعر حالی ان کا ترجمان حال نہ ھوگا :

جو کوئی قلی ھو تو کچھ کام آئے مگر ان کو کس مد میں کوئی کھپائے

(۳) نصارا کی یہ غلامی کہ پیر نیچر نے تھامی لیڈر جس کے
شاکی ھیں اور دل سے پرانے حامی اس کے نتائج تشبہ وضع و تحقیر شرع
دھریت و فروغ نیچریت کے مطابق نہ تھے بلکہ التزامی اب اگر بعد
آنکھیں کھلیں اور اسے چھوڑنا چاھتے ھیں مبارک ھو - اور خدا سچ کرے
لائے مگر بعد انصاف وہ غلامی ادھوری تھی سید احمد خاں نے کسی
نصرانی کو امور دین میں صراحتاً اپنا امام و پیشوا نہ لکھا تھا آپ
کی تمام عمر کو چرچ یا صلیب پر نثار کرنا نہ کہا تھا کسی پادری
میں مسلمانوں کا واعظ و ھادی نہ بتایا تھا نصرانیت کی رضا کو خدا کی رضا
پادری کو نبی بالقوہ نہ بتایا تھا اور اب مشرکین کی پوری غلامی

ن کے ساتھ یه سب کچھ اور ان سے بہت زائد کیا جا رها هے ۔ یه کون سا دین ے نصاریٰ کی ادھوری اجتناب اور مشرکین کی پوری میں غرقاب فرمن المطرو وقف تحت المیزاب ع

چلتے پرنالے کے نیچے ٹھہرے مینھ سے بھاگ کر ۔

(۳) موالات مطلقاً هر کافر هر مشرک سے حرام هے اگرچه ذمی مطیع اسلام هو اگرچه اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریب هو ۔ قال تعالیٰ ۔ [1]لا تجد قوما یومنون لله والیوم الاخر یوادون من عاد الله و رسوله ولو کانوا اباء هم اوا خوانهم او عشیر تهم حتیٰ که صوریه کو بھی شرع ٹھرا نے حقیقه کے حکم میں رکھا قال تعالیٰ [2]یا یها الذین آمنو لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودة وقدکفروا بما جاء کم من الحق یه موالات قطعاً حقیقة نه تھی که نزول آیه کریمه دوباره سیدنا حاطب بن ابی بلتعه احد اصحاب البدر رضی الله تعالیٰ عنه وعنهم هے[3] کما فی صحیح البخاری و مسلم ۔ تفسیر علامه ابو مسعود میں هے [4]فیه زجر شدید للمومنین عن اظهار صورة الموا لاة لهم وان لم تکن موالاة فی الحقیقه" مگر صوریه ضروریه خصوصاً به اکراه قال تعالیٰ [5]الا ان تتقوا منهم تقة و قال تعالیٰ [6]الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان ۔ اور معاملت مجرده سوائے مرتدین هر کافر سے جائز هے ۔ جبکه اُس میں نه کوئی اعانت کفر یا معصیت هو نه اضرار اسلام و شریعت ۔ ورنه ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام هے چه جاے که کافر ۔ قال تعالیٰ [6]ولا تعا ونوا علی الاثم والعدوان ۔ غیر قوموں کے ساتھ جواز معاملت کی مجمل تفصیل اُس فتوے میں آپ ملاحظه فرما چکے

---

۱ ۔ تو نه پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے هیں الله اور قیامت پر که دوستی کریں الله و رسول کے مخالفوں سے اگرچه وه ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے هوں ۱۲ ۔

۲ ۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نه بناؤ تم ان کی طرف محبت کی نگاه ڈالتے هو اور وه اس حق سے کفر کر رهے هیں جو تمھارے پاس آیا ۔

۳ ۔ جیسا که صحیح بخاری میں هے ۱۲ ۔

۴ ۔ اس آیه کریمه میں مسلمانوں کو سخت جھڑکی هے اس بات سے که کافروں سے وه بات کریں جو ظاهر محبت هو اگرچه حقیقت میں دوستی نه هو ۱۲ ۔

* مذهب امام محمد رضی الله تعالیٰ اعنه* کتاب الآثار میں فرماتے هیں۔ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال لتاجر یختلف الی ارض الحرب انه لاباس بذلک مالم یحمل الیهم سلاحا او کراعا او سبیا قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفه یعنی همیں امام اعظم نے امام حماد بن ابی سلیمان سے ۔ انهوں نے امام ابراهیم نخعی سے خبر دی که تجارت کے لئے دارالحرب میں تاجر کی آمدو رفت میں حرج نهیں جب تک ان کی طرف هتھیار یا گھوڑے یا قیدی نه لے جائے یهی قول امام اعظم کا هے ۔ ... کے بعد کی عبارت ترشی هوئی هے (دیکھئیے اصل کتاب کے صفحه ۱۵ کا حاشیه)۔

۵ ۔ مگر یه که تمهیں ان سے واقعی پورا ڈر هو ۔

۶ ۔ گناه وظلم پر ایک دوسرے کی مدد نه کرو ۔

ھیں ھر معاملت کے ساتھ وہ قید لگا دی ہے جس کے بعد نقصان دین کا احتمال
انِ احکام شرعیہ کو بھی حالات دائرہ نے کچھ نہ بدلا نہ یہ شریعت بدلنے والی
لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ہ [1]

(۵) اور انصاف ۔ اس میں کون سی کھینچ تان ہے ۔ جتنی بات کہ
صاف صریح احکام شرعیہ و جزئیات منصوصہ ھیں ۔ کھینچ تان کر احکام شرع
تفسیر کا وقت خادم شرع کے لیے نہ اب ہے نہ کبھی تھا نہ کبھی ھو ۔ ھاں
گاندھی کے لیئے نہ صرف کھینچ تان بلکہ کلام الٰہی و احکام الٰہی کو یکسر
کر کے فرضیت موالات کفار بناھنے کا وقت ہے ۔ مسجد میں کسی دبے ذمی کے
خواری کے ساتھ آنے کے جواز کا اختلافی مسئلہ نکالیں اور مشرک کو بروجہ
مسجد میں لے جانا اور مسلمانوں کا واعظ و ھادی بنانا مسند سید عالم صلی اللہ علیہ
وسلم پر جانا اس پر ڈھالیں دبے ھوے ملتجی بے قابو کافر سے کوئی بالائی خدمت
خود ۔ بکتر عاریت لینے کے جواز کا مسئلہ دکھائیں اور اس سے خود غرض
خونخوار مشرکوں کے دامن پکڑنا اور ان کے سایہ میں پناہ لینا ان صریح
کی رائے پر اپنے آپ کو سپرد کر دینا منائیں ۔ کفار معاھدین یا بعض کے
قتال بالذات عاجزین کے کچھ مالی سلوک کی رخصت والی آیت سنائیں اور اے
مشرکین سخت اعدائے اسلام و مسلمین کے ساتھ اتحاد وداد بلکہ غلامی و
نہ صرف رخصت بلکہ اعظم فرضیت کی دلیل بنائیں ان سب کا بیان بعونہ تعالیٰ
ہے ۔ آپ انصاف کر لیں گے کس نے کھینچ تان کی حاشا نہ صرف کھینچ
کمال جسارت سے احکام الٰہیہ کایا پلٹ کر کے قرآن و حدیث کی عمر بت پرستی
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

(۶) اور تعلیم دین کے لیے گورنمنٹ سے امداد قبول کرنا ۔ جو
شرع سے مشروط نہ اس کی طرف منجر ھو ۔ یہ تو نفع بے غائلہ ہے جس کی
شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں ۔ دین پر قائم رھو مگر دین میں زیادت
کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ
سلاطین کفار کے ھدایا قبول نہ فرمائے ؟۔

جو وجوہ شناعت آپ نے ان مدارس میں لکھیں کہ امور مخالف اسلام
توھین حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم داخل نصاب ہے

---

[1] ۔ باطل نہیں آ سکتا نہ اس کے آگے نہ اس کے پیچھے سے اتارا ھوا ہے حکمت والے
کئے کا ۱۲ ۔

ہو اس قسم کے اسکول یا کالج ہوں ان میں نہ فقط اخذ امداد بلکہ تعلیم و تعلم سب
رام قطعی ۔ بلکہ مستلزم کفر ہے ۔

آپ فرماتے ہیں یہ میں اسلامیہ سکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں
ور غیر اسلامیہ کا کیا پوچھنا مگر افسوس اور سخت افسوس یہ کہ آپ کو جتنے
لڈر دکھائی دیں گے وہ اور ان کے بازو اور ان کے ہم زبان عام طور پر انھیں اسکولوں
کالجوں کے کاسہ لیس ملیں گے انمیں سے بڑی بڑی ڈگریاں ایم اے ۔ بی اے کی پائے
ہوئے ہوں گے ۔ کیا اس وقت تک ان میں یہ خباثتیں نہ تھیں ضرور تھیں مگر ان
لیمون کو مقبول اور منظور تھیں اور اب بھی جو آنکھ کھلی تو صرف ایک گوشہ
نگریزوں کی طرف اور وہ بھی شریعت پر زیادت کے ساتھ کہ ان سے مجرد معاملت بھی
رام قطعی ۔ بلکہ کفر اور مشرکوں کی طرف کی پہلے سے بھی زیادہ پٹ ہو گئی کہ
ن سے وداد و اتحاد واجب ۔ بلکہ ان کی غلامی و انقیاد فرض ۔ انھیں راضی کر لیا تو
خدا کو راضی کر لیا تو ثابت ہوا کہ اسلام ان حضرات کو نہ جب مد نظر تھا
ورنہ ایسی مخرب دین تعلیموں سے بھاگتے نہ اب مد نظر ہے ۔ ورنہ مشرکوں کے اتحاد
و انقیاد کے فتنے نہ جاگتے ۔ع

نہ آغاز بہتر نہ انجام اچھا

حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

(ے) ترک معاملت کو ترک موالات بنا کر قرآن عظیم کی آیتیں کہ ترک
موالات میں ہیں سوجھیں ۔ مگر فتوائے مسٹر گاندھی سے ان سب میں استثنائے مشرکین
...ھر نکلی ۔ کہ آیتیں اگرچہ عام ہیں مگر ہندوؤں کے بارے میں نہیں ۔ ہندو تو
تبدیل اسلام ہیں ۔ آیتیں تو صرف نصاریٰ کے بارے میں ہیں نہ کل نصاریٰ فقط انگریز ۔
انگریز بھی کل تک ان کے مورد نہ تھے حالات حاضرہ سے ہوئے ۔ ایسی ترمیم
شریعت و تغیر احکام و تبدیل اسلام کا نام خیرخواہی اسلام رکھا ہے ترک موالات
...میں قرآن عظیم نے ایک دو ۔ دس بیس جگہ تاکید شدید پر اکتفا نہ فرمائی بلکہ
...ما بجا کان کھول کھول کر تعلیم حق سنائی اور اس پر تنبیہہ فرما دی کہ ۔
...کم الایت ان کنتم تعقلون ۔ کہ ہم نے تمھارے لیے دو آیتیں صاف کھول دی
اگر تمھیں عقل ہو ۔ مگر توبہ کہاں عقل اور کہاں کان ۔ سب تو وداد ہنود پر
...لا جرم ان سب سے ہندوؤں کا استثنا کرنے کے لیے بڑے بڑے آزاد لیڈروں نے
قرآن عظیم میں تحریفیں کیں آیات میں پیوند جوڑے ۔ پیش خویش واحد قہار کو
...دیں ان کی تفصیل گزارش ہو تو دفتر طویل نگارش ہو ۔ ایک آیہ کریمہ

کے بیان پر اقتصار کروں گا کہ وھی ان سب چھوٹے بڑے لیڈروں کی نقل عق
آیہ کریمہ ممتحنہ لاینھکم اللہ الایہ۔ اس میں اکثر اھل تاویل جن میں سلط
سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ھیں فرماتے ھیں اس سے
خزاعہ ھیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک
تھا رب عزو جل نے فرمایا ان کی مدت عہد تک ان سے بعض نیک سلوک
ممانعت نہیں۔ امام مجاھد تلمیذ اکبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
کی تفسیر بھی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس ھی سمجھی جاتی ھے۔ فرماتے
سے مراد وہ مسلمان ھیں جنھوں نے مکہ مکرمہ سے ابھی ھجرت نہ کی
رب عزوجل فرماتا ھے ان کے ساتھ نیک سلوک منع نہیں۔ بعض نے
کہا مراد کافروں کی عورتیں اور بچے ھیں جنھیں لڑنے کی قابلیت نہ
قول اکثر کی حجت حدیث بخاری و مسلم و احمد و کثیرین ھے کہ سیدہ
ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ان کی والدہ قتیلہ بحالت کفر آئی
ھدایا لائی انھوں نے نہ اس کے ھدیے قبول کیے نہ آنے دیا کہ نہ
جب تک سرکار سے اذن نہ ملے تم میرے پاس نہیں آ سکتیں حضور میں عرض
پر یہ آیہ کریمہ اتری کہ ان سے ممانعت نہیں۔ یہ واقعہ زمانہ صلح و معاہدہ
خصوصاً یہ تو ماں کا معاملہ تھا ماں باپ کے لیے مطلقاً ارشاد ھے وصاحبھما
معروفا دنیوی معاملوں میں ان کے ساتھ اچھی طرح رہ۔ ظاھر ھے کہ قول
پر تو آیہ کریمہ کو کفار سے تعلق ھی نہیں۔ خاص مسلمانوں کے بارے
نہ اب وہ کسی طرح قابل نسخ۔

اور قول سوم یعنی ارادہ نسا و صبیان پر بھی اگر منسوخ نہ ھو
ھنود کو نافع نہیں کہ یہ جن سے وداد و اتحاد منا رھے ھیں عورتیں اور
قول اول پر بھی کہ آیت اھل عہد و ذمہ کے لیئے ھے یہی قول اکثر
آیہ کریمہ میں نسخ ماننے کی کوئی حاجت نہیں لا جرم اکثر اھل تاویل
مانتے ھیں اور اسی پر ھمارے ائمہ حنفیہ نے اعتماد فرمایا کہ آیہ لا ینھکم
ذمہ و آیۂ ینھکم اللہ حربیوں کے بارے میں ھے اسی بنا پر ھدایہ و درر و
معتمدہ میں فرمایا کافر ذمی کے لیے وصیت جائز ھے اور حربی کے لیے
آیہ لا ینھکم اللہ نے ذمی کے ساتھ احسان جائز فرمایا اور آیہ انما ینھکم
کے ساتھ احسان حرام۔ عبارت ھدایہ یہ ھے [1]یجوز ان یوصی المسلم

۱ - جائز ھے کہ مسلمان (ذمی) کافر کے لئے وصیت کرے اور کافر مسلمان کے لئے اول
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ھے اللہ تعالیٰ تمھیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین

المسلم فالاول لقوله تعالیٰ لا ینهکم الله عن الذین لم یقاتلو کم فی الدین الایه ـ والثانی لانهم بعد الذمة ساو والمسلمین فی المعاملات ولهذا جاز التبرع من الجانبین فی حالة الحیاة فکذا بعد الممات و فی الجامع الصغیر الوصیه" لاهل الحرب باطله" لقوله تعالیٰ انما ینهکم الله عن الذین قاتلو کم فی الدین الایه" ـ کافر سے خاص ذمی مراد ہے بدلیل قوله انهم بعقد الذمه" ـ لہذا امام اکمل نے عنایه میں اس کی شرح یوں فرمائی وصیه" المسلم للکافر الذمی و عکسها جائزة ـ امام اتقانی نے غایه" البیان میں فرمایا ـ اراد بالکافر الذمی لان الحربی لا تجوزله الوصیه" علی ماتبین ایسا ہی جوہر نیره و مستصفیٰ میں ہے کفایه میں فرمایا ـ [3]اراد به الذمی بدلیل التعلیل و روایه" الجامع الصغیر ان الوصیه" لاهل الحرب باطله" ـ اسی کو وافی و کنز و تنویر وغیرها متون میں یوں تعبیر فرمایا ـ [4]یجوز ان یوصی المسلم للذمی و بالعکس تفسیر احمدی میں ہے ـ والحاصل ان الایه" الاولیٰ انکانت فی الذمی والثانیه" فی الحربی کما هو الظاهر و علیه الاکثرون کان دالا علیٰ جواز الاحسان الی الذمی دون الحربی ولهذا تمسک صاحب الهدایه" فی باب الوصیه" ان الوصیه" للذمی جائزة دون الحربی لانه نوع احسان والهذا حتی قال فی باب الزکوة ان الصدقه" الغائله" یجوز اعطاؤ ها للذمی دون الحربی ـ نهایه

پہلی آیت تک اور دوم اس لئے کہ وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے اسی لئے زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ مالی نیک سلوک کر سکتا ہے تو یوں ہی بعد موت بھی اور جامع الصغیر میں ہے حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے ـ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تم کو ان سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین میں لڑے آخر آیت تک ۱۲ ـ

یہاں سے بعض مفتیان اجہل کی جہالت شدید ظاہر ہوئی جنہوں نے عبارت ہدایہ کو مشرکین ہند پر جاریا طرفہ یہ کہ اپنی ہی نقل کردہ عبارت نہ سوجھی لانهم بعقدالذمة سوجھی کیوں نہیں [illegible] کو دھوکے دینے کی ٹہرائی ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنه ـ

مسلمان کا کافر ذمی کے لئے وصیت کرنا اور اس کا عکس جائز ہے ـ

عبارت ہدایہ میں کافر سے ذمی مراد ہے اس لئے کہ حربی کے لئے وصیت جائز نہیں جیسا کہ عنقریب بیان کریں گے ۱۲ ـ

صاحب ہدایہ نے کافر سے ذمی مراد لیا ہے ایک تو ان کی دلیل اس پر گواہ ہے کہ فرمایا وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں برابر ہو گئے دوسرے جامع صغیر کی روایت کہ حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے ـ

جائز ہے کہ مسلمان ذمی کے لئے وصیت کرے اور اس کا عکس بھی ـ

حاصل یہ کہ پہلی آیت جس میں نیک سلوک کی رخصت ہے اگر دربارۂ ذمی ہو اور دوسری جس میں ممانعت ہے دربارۂ حربی جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور یہی مذہب اکثر ائمہ ہے تو آیتیں دلیل ہوں گی کہ ذمی کے ساتھ نیک سلوک جائز ہے اور حربی کے ساتھ حرام ـ و لہذا صاحب ہدایہ نے باب الوصیته میں انہیں آیتوں کی سند سے فرمایا کہ ذمی کے لئے وصیت جائز ہے کہ وہ ایک طرح کا احسان ہے اور اسی کے سبب باب الزکاۃ میں فرمایا کہ نفل صدقہ ذمی کو دینا حلال ہے اور حربی کو دینا حرام ۱۲ ـ

امام سغناقی و غایۃ البیان امام اتقانی و بحرالرائق و غنیہ علامہ شرنبلالی معد
[1] للبحر صح دفع غیر الذکوۃ الی الذمی لقولہ تعالیٰ لا ینھکم اللہ عن الذین لم
فی الدین الایتہ وقید بالذمی لان جمیع الصدقات فرضنا کانت او واجباً
لا تجوز للحربی اتفاقاً کما فی غایۃ البیان لقولہ تعالیٰ انما ینھکم اللہ عن الذین
فشمل المستا من و قد صرح بہ فی النھیۃ یتبیین الحقائق امام زیلعی پھر فتح
سید اظہری میں ہے [2]لا یجوز دفع الزکوۃ الی ذمی و یجوز لقولہ تعالیٰ لا ینھکم اللہ
عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین صرف الصدقات الیھم بخلاف الحربی المستامن
لا یجوز دفع الصدقۃ الیہ لقولہ تعالیٰ انما ینھکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین
علیٰ ان فقراء اھل الحرب خرجوا من عموم الفقراء - جوہر نیرہ میں ہے - الخ
الوصیۃ الذمی ولم تجز للحربی لقولہ تعالیٰ لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم
و لم یخرجوکم من دیارکم ان تبرو ھم ثم قال انما ینھکم اللہ عن الذین
فی الدین الایہ - کافی میں ہے [4]یجوز ان یدفع غیر الزکوۃ الی ذمی و قال ابو
والشافعی لا یجوزکا الزکوۃ ولنا قولہ تعالیٰ لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم
ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم - فتح القدیر میں ہے والفقراء فی الکتاب
منہ الحربی بالاجماع مستندین الی قولہ تعالیٰ انما ینھکم اللہ عن الذین قاتلوکم
عنایہ و معراج الدرایہ و محیط برھانی و جویٰ زادہ و شرنبلالی و بدائع و سیر کبیر
کی عبارتیں عنقریب آتی ہیں - یہ ہے مسلک ائمہ حنفیہ جسے حنفی بنتے والے

---

١ - زکاۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے تمہیں اللہ ان سے منع نہیں
فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑے ذمی کی قید اس لئے لگائی کہ حربی کے لئے
حرام ہیں فرض ہوں یا واجب یا نفل جیسا کہ غایتہ البیان میں ہے اللہ عزوجل
اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑے حربی کو مطلق رکھا تو
کو بھی شامل ہوا جو سلطان اسلام سے پناہ لے کر دارالاسلام میں آیا اسے بھی
صدقہ دینا جائز نہیں - اور نہایہ میں اس کی صاف تصریح ہے ١٢ -

٢ - ذمی کو زکوۃ دینا تو جائز نہیں اور باقی صدقات دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
تمہیں ان سے روکتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور ائمہ امت کا اجماع ہے
میں جو صدقات فقرا کے لئے بتائے حربی فقیر ان سے خارج ہیں ١٢ -

٣ - خاص ذمی کے لئے وصیت جائز اور حربی کے لئے حرام اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ
ہے تمہیں ان سے نیک سلوک کو منع نہیں فرمایا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور
سے نہ نکالا پھر فرمایا اللہ تمہیں ان سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے ١٢ -

٤ - زکاۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتا ہے اور امام ابو یوسف و امام شافعی کے
صدقات بھی ذمی کو نہیں دے سکتا جیسے زکاۃ ہماری دلیل اللہ عزوجل کا ارشاد
تمہیں ان سے منع نہیں فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑے ١٢ -

٥ - قرآن عظیم میں فقرا کا لفظ عام ہے باجماع امت حربی اس سے خارج ہیں اجماع کی سند
کا ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑے ١٢ -

[illegible] و نسخ کی دیوار سے مارتے ہیں اور اس سے حربی مشرکوں کے ساتھ نرا احسان
[illegible] بلکہ وداد و اتحاد بگھارتے ہیں۔ [1]یحرفونه من بعد ما عقلوه و هم یعلمون .
[illegible] کریمہ میں ایک قول یہ ہے کہ مطلق کفار مراد ہیں جو مسلمانوں سے نہ لڑے ان
[illegible] نزدیک وہ ضرور آیات قتال و غلظت سے منسوخ ہے۔ اجلہ ائمہ تابعین مثل امام
[illegible] بن ابی رباح استاذ امام اعظم ابو حنفیه جن کی نسبت امام اعظم فرماتے ہیں مارأیت
[illegible] من عطاء میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا و عبدالرحمان بن زید بن مسلم
[illegible] امیر المومنین عمر فاروق اعظم وقتادہ تلمیذ خاص حضرت انس خادم خاص حضور
[illegible] عالم صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالٰی عنہم نے اس کے منسوخ ہونے کی تصریح
[illegible]۔ جلالین شریف میں بتایا کہ یہی اصح ہے، تفسیر کبیر میں ہے۔ [2]اختلفوا فی المراد
[illegible] الذین لم یقاتلوکم قالا کثر علی انهم اهل العهد الذین عاهدوا رسول الله صلی الله تعالٰی
[illegible] وسلم علی ترک القتال والمظاهرة فی العدواة وهم خزاعة كانوا عاهد الرسول علی
[illegible] لا یقاتلوه ولا یخرجوه قام الرسول علیه الصلوة والسلام بالبر والوفاء الی مدة اجلهم
[illegible] قول ابن عباس والمقاتلین والکلبی و قال مجاهد الذین آمنوا بمكة والمهاجروا و قیل
[illegible] النساء والصبیان و عن عبدالله بن الزبیر انها نزلت فی اسما بنت ابی بکر قدمت امها قتیلة
[illegible] وهی مشركة بهدایا فلم تقبلها ولم تأذن لها خول فامرها النبی صلی الله تعالٰی علیه
[illegible] ان تدخلها وتقبل منها وتكرمها و تحسن الیها وقیل الایة فی المشرکین و قال
[illegible] نسخها آیة القتال۔ صحیح مسلم شریف میں اسما بنت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما

---

1 - [illegible] دیدہ و دانستہ بات سمجھ کر اس کی جگہ سے پھیرتے ہیں۔

2 - اس میں اختلاف ہوا کہ وہ جو تم سے دین میں نہ لڑے ان سے کون لوگ مراد ہیں اکثر
[illegible] اس پر ہیں کہ ان سے اہل عہد مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ
[illegible] سے عہد کیا تھا کہ نہ حضور سے لڑیں گے نہ دشمن کی مدد کریں گے اور وہ نبی خزاعہ
[illegible] انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ لڑیں گے نہ مسلمانوں کو
[illegible] مکہ معظمہ سے نکالیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ ان کے ساتھ نیک سلوک
[illegible] اور ان کا عہد مدت موعود تک پورا کریں حضرت عبداللہ بن عباس و مقاتل بن حیان
[illegible] مقاتل بن سلیمان و محمد بن سائب کلبی کا یہی قول ہے اور امام مجاهد نے فرمایا وہ مسلمانان
[illegible] مراد ہیں جنہوں نے ہجرت نہ کی تھی اور بعض نے کہا عورتیں اور بچے مراد ہیں
[illegible] بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیہ کریمہ حضرت اسما بنت صدیق
[illegible] کے بارے میں اتری ان کی ماں قتیلہ بحالت کفر ان کے پاس کچھ ہدیئے لیکر
[illegible] انہوں نے نہ ہدیئے قبول کئے نہ آنے کی اجازت دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ
[illegible] اور اس کے ہدیئے قبول کریں اور اس کی خاطر اور اس کے ساتھ نیک سلوک
[illegible] اور بعض نے کہا آیت دوبارۂ مشرکین ہے قتادہ نے کہا وہ آیت جہاد سے
منسوخ ہو گئی۔ ۱۲

سے ھے ۔ [1]اقدمت علی امی وھی مشرکة فی عہد قریش اذعاھد ھم فاستفتیت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت قدمت علی امی وھی راغبة افاصل امی قال نعم
جمل قرطبی سے ہے ۔ [2]ھی مخصوصة بالذین آمنو ولم یھا جروا ۔ وقیل یعنی
والصبیان لا نھم من یقاتل فاذن اللہ فی برھم حکاہ بعض الفسرین و قال اکثر اہل
ھی محکمة وا حجتوا بان اسما بنت ابی بکر سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسہاحین قدمت علیھا مشرکة قال نعم اخرجہ البخاری و مسلم اھ تفسیر درمنثور
[3] اخرج ابن حمید و ابن المنذر عن مجاھد فی قولہ لا ینھکم اللہ عن الذین لم
الایہ قال ان تستغفروا لھم و تبروھم و تقسطوا الیھم ھم الذین آمنو بمکة ولم
اھ تفسیر جامع البیان میں بہ سند صحیح ھے ۔ حدثنی [4]یونس قال اخبرنا ابن
قال قال ابن زید وسألتہ عن قول اللہ عزوجل لا ینھکم اللہ الایة فقال ھذا قد نسخہ
القتال ۔ تفسیر در منثور میں ھے ۔ اخرج [5]ابو داؤد فی تاریخہ و ابن المنذر
لا ینھکم اللہ الایة نسختھا اقتلو المشرکین حیث وجد تموھم ۔ اسی میں ہے
ابن حاتم و ابو الشیخ عن مقاتل فی قولہ تعالیٰ و قاتلو المشرکین کافة نسخت
ھذہ الایة کل آیة فیھا رخصة تفسیر ارشاد العقل السلیم میں زیر آیۂ کریمہ

---

۱ ۔ میری ماں کہ مشرک تھی اس زمانہ میں کافروں سے معاھدہ تھا ۔ میرے پاس آئی میں نے
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس
کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں فرمایا ھاں اپنی ماں سے نیک سلوک کر
۲ ۔ یہ آیت خاص ھے ان کے بارے میں جو ایمان لائے اور ھجرت نہ کی اور بعض نے کہا
عورتیں اور بچے مراد ھیں اس لئے کہ وہ لڑنے کے قابل نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے
نیک سلوک کی اجازت دی اسے بعض مفسرین نے نقل کیا ھے اور اکثر اھل علم
آیت محکم ھے اوراس سے سند لائے کہ اسماءبنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ
سے سوال کیا ۔ کیا میں اپنی ماں سے کچھ سلوک کروں جب وہ ان کے پاس
آئی تھیں فرمایا ھاں ۔ اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ۔ ۱۲
۳ ۔ عبدبن حمید اور ابن المنذر نے امام مجاھد سے تفسیر کریمہ لا ینھکم میں روایت کی
آیت یہ ھیں کہ اللہ تمھیں منع نہیں فرماتا کہ تم ان کی مغفرت کی دعا کرو اور
سلوک و انصاف کا برتاؤ برتو اس سے مراد کون لوگ ھیں وہ جو مکہ میں ایمان لائے
ھجرت کی ۔ ۱۲
۴ ۔ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی کہ مجھ کو ابن وھب نے خبر دی کہ جب میں نے
سے آیۂ کریمہ لاینھکم اللہ کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ منسوخ ھے حکم
نسخ فرما دیا ۔ ۱۲
۵ ۔ ابوداؤد نے اپنی تاریخ اور ابن المنذر نے تفسیر میں قتادہ سے روایت کی آیۂ کریمہ
کو اس آیت نے منسوخ فرمادیا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو ۔ ۱۲ کہ اللہ
۶ ۔ ابن ابی حاتم و ابوالشیخ نے اپنی تفسیروں میں مقاتل سے روایت کی
ارشاد نے کہ مشرکوں سے قتال کرو اس سے پہلے جتنی آیتوں میں کچھ رخصت
منسوخ فرمادیں ۔

...الكفار والمنافقين و اغلظ عليهم ہے ۔ قالؒ عطا نسخت [1]هذه الاية كل شئ من
...والصفح تفسير عناية القاضی میں زیر آیۂ کریمہ لا ینهكم الله ہے ۔ [2]هذه الاية
...بقوله تعالیٰ اقتلو المشركين الاية تفسير خطيب شربینی پھر فتوحات
...میں ہے كان هذا الحكم وهو جواز موالاة الكفار الذين لم يقاتلوا فی
...الاسلام عندالموادعة و ترک الامم بالقتال ثم نسخ بقوله تعالیٰ فاقتلو المشركين
...وجد تمو هم جلالین شریف میں ہے [3] هذا قبل الامر بجهادهم اسی کے خطبے
...ہے [4] هذا تكملة تفسير القرآن الكريم الذى الفه الامام جلال الدين المحلی على نمط
...ذكر مايفهم به كلام الله تعالیٰ والا حتهال على ارجح الا قوال جمل میں ہے
...الاقتصار على ارجح الا قوال ۔ زرقانی علی المواهب میں ہے [6] الجلال قدالتزم
...الاقتصار على الاصح تنبیہ ضروری یہ آیہ کریمہ کہ یہاں علما و ائمہ نے بیان ناسخ
...نے تلاوت کی کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور اس مضمون کی اور آیات
...عبارات هدایہ و غیر ها قریب آنے والیاں کہ جہاد میں پہل واجب ہے ان
...بعض سلاطین اسلام عساکر اسلام اصحاب خزائن و اسلحه و استطاعت سے ہے نہ
...کے غیر سے ۔ قال الله تعالیٰ [7] لا يكلف الله نفساً الا وسعها وقال تعالیٰ [8] لا يكلف
...نفسا الا ما آتيها ، وقال تعالیٰ [9] لاتلقوا بايد يكم الى التهلكه ۔ مجتبیٰ و جامع الرموزو

...امام عطا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کافروں کے ساتھ معافی و درگذر کی جتنی اجازتیں تھیں سب
...اس آیت کریمہ نے منسوخ فرما دیں ۔
...ہے اس جاہل مفتی کی جہالت ظاہر ہو گئی جس نے آئیہ لا ینهكم کو کہا کہ واغلظ
...علیہم سے اس کو کسی نے منسوخ نہیں بتایا ۔ ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ ۔
...آیت اللہ عزوجل کے اس ارشاد سے منسوخ ہے کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ تلوار کے
...گھاٹ اتار دو ۔ ۱۲

...حکم کہ جو کفار مسلمانوں سے نہ لڑے ان کے ساتھ کچھ نیک سلوک کیا جائے ابتدا
...میں تھا کہ لڑائی موقوف تھی اور جہاد کا حکم تھا پھر یہ حکم اس آیۂ کریمہ سے منسوخ ہو
...گیا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ گردن مارو ۔ ۱۲
...اجازت اس وقت تک تھی کہ جہاد کا حکم نہیں ہوا تھا ۔ ۱۲
...امام جلال الدین محلی کی تفسیر کا تکملہ اسیؒ کے انداز پر ہے کہ اتنی بات بیان کی جائے جس
...سے کلام اللہ سمجھ میں آجائے اور جو قول سب سے راجح ہے اس پر اعتماد کیا جائے ۔
...میں صرف وہ قول بیان کریں گے جو سب سے راجح ہے ۔ ۱۲
...جلال نے التزام فرمایا ہے کہ صرف وہ قول لکھیں گے جو سب سے زیادہ صحیح ہے ۔ ۱۲
...اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر ۔ ۱۲
...اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کی جس قدر استطاعت اسے دی ہے ۔ ۱۲
...اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو ۔ ۱۲

ردالمختار میں ہے ۔ [1] یجب علی الامام ان یبعث سریة الی دار الحرب کل
وعلی الرعیة اعانته الا اذا اخذا الخراج فان لم یبعث کان کل‌الاثم علیه
غلب علی ظنه انه یکافهم والا فلا یباح قتالهم خصوصاً ہندوستان میں
اگر دس مسلمان ایک مشرک کو قتل کریں تو معاذ اللہ دسوں کو پھانسی
جگہ مسلمانوں پر جہاد فرض بتانے والا شریعت پر مفتری اور مسلمانوں کا
ہمارا مقصود اس قدر تھا کہ کریمہ ممتحنہ اگر جملہ مشرکین غیر محاربین کو
تو ضرور منسوخ ہے ۔ وہ بحمد اللہ بروجہ احسن ثابت ہو گیا وانا اقول و
اگر وہ اکابر تابعین اس کے نسخ کی تصریح اور یہ امام جلیل اس کی ترجیح
نہ فرماتے تو قرآن عظیم خود شاھد تھا کہ آیۂ لاینھٰکم اگرچہ جملہ
محاربین پر بالفعل عام ہے تو قطعاً منسوخ ہے ممتحنہ کا نزول سورۂ برات
ہے تصریح ائمہ نہ ہوتی تو خود اس کی آیات کریمہ بتا رہی ہیں کہ
نزول تک مکہ معظمہ قبضہ کفار میں تھا اور سورۂ توبہ شریف کے ارشاد
رہے ہیں کہ اس کا نزول بعد فتح بلد الحرام و تسلط تام دین اسلام کے
سورۂ برات میں ارشاد فرمایا ۔ یآ یھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم
جھنم وبئس المصیر ۔ اے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد فرمایئے اور ان
سختی سے پیش آیئے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ اور وہ کیا ہی بری جگہ
پھر اسی سورت میں ارشاد فرمایا ۔ یایھا الذین‌امنوا‌قاتلو الذین یلونکم
ولیجدو افیکم غلظة ۔ اے ایمان والو اپنے پاس کے کافروں سے لڑو اور چاہئے
کہ وہ تم میں درشتی پائیں یہ حکم بھی جمیع کفار کو عام ہے حکمت
پہلے پاس والوں کو زیر کیا جائے جب وہاں اسلام کا تسلط ہو جائے
اس سے نزدیک ہیں وہ پاس والے ہوے وہ زیر ہو جائیں تو اب جو
ہیں ۔ یوں ہی یہ سلسلہ شرقاً غرباً منتہائے زمین تک پہنچے اور بحمد اللہ
ہوا ۔ اور بعونہ تعالیٰ ایسا ہی بروجہ اتم و اکمل زمانہ امام مہدی
تعالیٰ عنہ میں ہونے والا ہے ۔ [2] حتیٰ لاتکون فتنة ویکون الدین کلہ
نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد ہوا کفار پر درشتی کرو ۔ مومنوں
ہوا کافروں پر سختی کرو اس میں نہ کوئی تقسیم ہے نہ تردید نہ تخصیص

---

۱ ۔ سلطان اعظم اسلام پر فرض ہے کہ ہر سال ایک یا دو بار دار الحرب پر لشکر
پر اس کی مدد فرض ہے اگر اس نے ان سے خراج نہ لیا ہو تو سلطان اگر
سارا گناہ اسی کے سر ہے یہ سب اس صورت میں ہے کہ اسے غالب گمان
کافروں سے کم نہ رہے گا ورنہ اسے ان سے لڑائی کی پہل جائز نہیں ۔ ۱۲
۲ ۔ یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے ۔ ۱۲

هر عاقل جانتا ہے کہ نیک سلوک اور سختی و درشتی باهم متنافی هیں - پہلے
نیک سلوک کی اجازت تھی اب درشتی و سختی کا حکم هوا تو وہ اجازت ضرور
منسوخ هو گئی اجماع امت ہے کہ جہاد کفار محاربین بالفعل سے مخصوص نہیں -
مدافعانہ و جارحانہ قطعاً دونوں طرح کا حکم ہے اجازت کا مدافعانہ میں حصر پہلے
تھا - پھر قطعاً منسوخ هو گیا - مبسوط امام شمس الائمہ سرخی و کفایہ و عنایہ
و تبیین بحرالرائق و ردالمحتار وغیرها میں ہے واللفظ للبا برق [1]قوله تعالیٰ فان
قاتلوکم فاقتلوهم منسوخ بيانه ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كان فى
الابتداء مامورا بالصفح والاعراض عن المشركين بقوله فاصفح الصفح الجميل و اعرض
عن المشركين الا ية ثم امر بالدعاء الى الدين بالموعظة والمجادلة بالا حسن بقوله
تعالیٰ ادع الى سبيل ربك بالحكمة الاية ثم اذا كانت البداءة منهم بقوله تعالیٰ اذن
للذين يقاتلون الاية و بقوله تعالیٰ فان قاتلو كم فاقتلوهم ثم امر بالقتال ابتداء
فى بعض الازمان بقوله تعالیٰ فاذا انسلخ الا شهر الحرام فاقتلو المشركين الايه ثم امر
بالبداءة بالقتال مطلقاً فى الازمان كلهاوفى الاماكن باسرها فقال تعالیٰ و قاتلوهم حتیٰ
لا تكون فتنة الاية قاتلو الذين لايؤ منون بالله وبا ليوم الاخر الايه كنز میں ہے
[2]الجهاد فرض كفاية ابتداء بحرالرائق میں ہے مفید لافترضه [3]وان لم يبدؤنا للمعمولات
وقوله تعالیٰ فان قاتلو كم فاقتلو هم فمنسوخ - هدایہ میں ہے [4]قتال الكفار واجب
وان لم يبدؤا للمعمولات فتح القدير میں ہے [5]صريح قوله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم

---

[1] یہ ارشاد کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو ان کو قتل کرو منسوخ ہے بیان اس کا یہ ہے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ابتدا میں یہ حکم تھا کہ مشرکوں سے درگذر اور رو گردانی
فرمائیں ارشاد تھا اچھی طرح درگذر کرو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو - پھر حضور کو حکم
ہوا کہ سمجھانے اور خوبی کے ساتھ دلیل قائم فرمانے سے دین کی طرف بلاؤ نیز ارشاد تھا
اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ پھر اجازت فرمائی گئی کہ ان کی طرف سے قتال
کی ابتدا ہو تو لڑو ارشاد تھا کہ جن سے قتال کیا جائے انہیں پروانگی ہے اور ارشاد تھا کہ
اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو پھر بعض اوقات ابتداء قتال کا حکم هوا ارشاد فرمایا
جب حرمت والے مهینے نکل جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو پھر مطلقاً ابتدا بالقتال کا حکم هوا
سب زمانوں میں اور سب مکانوں میں ارشاد هوا - ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے
اور فرمایا ان سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے - ۱۲

[2] جہاد کی پہل کرنا فرض کفایہ ہے - ۱۲

[3] یہ عبارت فائدہ دیتی ہے کہ جہاد فرض ہے اگرچہ کافر پہل نہ کریں کہ آیتیں عام هیں
اور وہ جو فرمایا تھا کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کر دو وہ منسوخ ہے - ۱۲

[4] کافروں سے لڑنا واجب ہے اگرچہ وہ پہل نہ کریں کہ احکام عام هیں - ۱۲

[5] صحیحین وغیرهما میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاف ارشاد - مجھے حکم هوا کہ لوگوں
سے قتال فرماؤں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں ادنیٰ غور سے واجب فرمایا ہے کہ ان سے

فی الصحیحین وغیر ھما امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لااله الاالله یو
ھم باذنی تامل اھ اقول و کذا قوله تعالیٰ قاتلو ھم حتی لاتکون فتنة ویکو
کله لله ابتدیته ثم فی العنایة رأیته کما تقدم نیز اس میں زیر حدیث [1] رأی
علیه وسلم امرأة مقتولة فقال ھاه ماکانت ھذه تقاتل ہے [2]الحدیث صحیح
الشیخین فقد علل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم القتل بالمقاتلة فثبت ان المع
فلزم قتل ماکان مظنةله بخلاف مالیس ایاہ ۔ ھرادنی خادم فقه جانتا ہے
مقابل ذمی ہے نه که خاص محارب بالفعل ھدایه وغیرھا کی عبارات اھ
آیت قطعاً تمام حربیوں کو شامل خواہ بالفعل مصدر قتال ہوئے ھوں یا
معاھدین کا استثنا ضروریات دین سے ہے جس پر نصوص قاطعه ناطق او
مسلمین میں ایسا مرتکز که اصلا محتاج ذکر نہیں یوں ھی حکم جہاد وقتا
سے اصحاب قول سوم کو بھی یہاں گنجائش اجماع و اتفاق ہے که معاھد
محل جہاد ھی نہیں تو کلمۂ جاھدوا وقاتلو سے ان کی طرف ذھن نه جائیگا
میں ہے [3]وما الظن الا ان حرمه قتل النساء والصبیان اجماع ۔ غرض معا
و نساء و صبیان کو نص قتال ابتداء ھی شامل نه ھو که تخصیص کی
بحر الرائق میں ہے نفس النص ابتداء لم یتعلق به لا نه مقید بمن یحت
تعالیٰ و قاتلو المشرکین کافة الایه فلم تدخل المراة باقی تحقیق عنقریب
انشا الله تعالیٰ بالجمله آیه کریمه میں دو قول ھیں ۔ ایک قول اکثر اھ
که سب کفار غیر محار بین بالفعل مراد نہیں بلکه خاص اھل عہد و
و زنان یا غیر مہاجر مسلمان ۔ اس تقدیر پر آیه کریمه مشرکین ھند کو
اتحاد و داد منایا جا رہا ہے کسی طرح شامل ھی نہیں ھو سکتی که

قتال کی پہل کریں ۔ فتح القدیر کی عبارت تمام ھوئی اور میں کہتا ھوں یوں
ارشاد که ان سے لڑو یہاں تک که کوئی فتنه نه رہے اور سارا دین الله ھی کے
ع۔ مبسوط امام شمس الائمه سرخی میں ہے لا تخرج بنیتھم من ان تکون صالحة
الایشتغلون بالمحاربة کالمشتغلین بالتجارة والحرافة منھم بخلاف النساء والصبیان
بالفعل نه لڑیں ان کے بدن کی بناوٹ تو لڑنے کے قابل ہے جیسے ان کے سوداگر
بخلاف زنان و اطفال ۔ ١٢ منه غفرله ۔
١ ۔ نبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے ایک عورت مقتول دیکھی تو فرمایا ایه
قابل نه تھی ۔ ١٢
٢ ۔ یه حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے تو نبی صلی الله علیه وسلم نے
قتل کی علت قتال ہے تو ثابت ھوا که قتل وھی کیا جائے گا جو لڑنے کا
لڑنے کے قابل سمجھا جائے شریعت میں اس کا قتل لازم ھو ابخلاف اس کے جو
ھی نه ھو ۔ ١٢
٣ ۔ گمان اس کے سوا کسی طرف نہیں جاتا که عورتوں اور بچوں کا قتل حرام ھونے پر

ہیں نہ مومنین، بلکہ نہ مسلمان۔ دوسرا قول بعض کہ سب مشرکین غیر محاربین
کا محل مراد تھے اس طور پر وہ اولاً یقیناً منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا
ضلالت و گمراہی۔ کیا کوئی روا رکھے گا کہ شراب پیئے اور کافروں کو بیٹیاں دے
اور اپنی بہن سے نکاح کرے ع کہ بعہد قدیم نابودست۔ لیڈر بننے والوں کا یہ
ستم عظیم ہے کہ ہندوؤں کو شامل کرنا لیا۔ قول ثانی سے۔ اور غیر منسوخ
ہونا لیا۔ قول اول سے۔ جمع بین المتناقضین کر کے بے چارے جاہلوں کو دھوکے
دیے ہیں۔

ثانیاً اگر بہ فرض باطل ان کی یہ شتر گربگی مان بھی لی جائے تو عام مشرکین
ہند کو لم یقاتلوکم فی الدین کا مصداق ماننا ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ لینا ہے۔
کیا وہ ہم سے دین پر نہ لڑے۔ کیا قربانی گاؤ پر ان کے سخت ظالمانہ فساد پرانے پڑ گئے
کیا کٹارپور وآرہ اور کہاں کہاں کے ناپاک و ہولناک مظالم جو ابھی تازے
ہیں دلوں سے محو ہو گئے۔ بے گناہ مسلمان نہایت سختی سے ذبح کیے گئے۔ مٹی کا
تیل ڈال کر جلائے گئے۔ ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں، قرآن کریم کے پاک
اوراق پھاڑے اور جلائے اور ایسی ہی وہ باتیں جن کا نام لینے سے کلیجہ منہ کو
آئے۔ الا لعنة اللہ علی الظالمین . الا لعنة اللہ علی الظالمین . اب کوئی درد رسیدہ
مسلمان ان لیڈروں سے یہ کہہ سکتا ہے یا نہیں کہ اے اسٹیجوں پر مسلمان بننے والو
ہمدردی اسلام کا ظاہری تانا تننے والو کچھ حیا کا نام باقی ہے تو ہندوؤں کی گنگا
میں ڈوب مرو۔ اسلام و مسلمین و مساجد و قرآن پر یہ ظلم توڑنے والے کیا یہی
تمہارے بھائی تمہارے چہیتے تمہارے پیارے تمہارے سردار تمہارے پیشوا تمہارے
مددگار تمہارے غمگسار مشرکین ہند نہیں جن کے ہاتھ آج تم بکے جاتے ہو۔ جن کی

یہاں سے اس فتوائے جاہلانہ کا حال کھل گیا جس میں عبارت مذکورہ جمل قال اکثر اہل
التاویل ھی محکمة اور عبارت روح فتح الرحمن نسختها فاقتلو المشرکین والا کثر علی انها غیر
منسوخة سے استناد کرکے آیہ کریمہ کا قول اکثر میں غیر منسوخ ہونا بتا کر آسے ہندوؤں پر
جمایا اب یہ کون کہے کہ قول اکثر پر کسی طرح ہندو اس میں داخل نہیں اور قول دیگر
پر لفظ اگر داخل ہوسکتے تو یقیناً منسوخ ہے۔ ۱۲ حشمت علی عفی عنہ۔

اس تحریر کو خوب محفوظ رکھنا چاہئے کہ اس سے آن مفتیان اجہل کی جہالت بلکہ عیاری
و چالاکی خوب روشن ہوتی ہے جنہوں نے کہا ہندوستان کے عام ہندو اہل اسلام سے مقاتلہ
فی الدین نہیں کرتے اور عامہ نصاریٰ مقاتلہ فی الدین کے مرتکب و معاون ہیں طرفہ فطرت
یہ کہ جانب نصاریٰ میں معاون کا لفظ بڑھا لیا کہ عامہ نصاریٰ پر جا سکیں اور جانب
مشرکین ہند کی عبارت حاشیہ ترشی ہوئی ہے)۔
اللہ کی لعنت ظالموں پر۔

ہے مناتے جن کی غلامی کے گیت گاتے ہو - اُف اُف اُف - تف تف تف
جامع المنافقین والکفرین فی جھنم جمیعا - اور بے ایمان پکا بے ایمان ہو
واحد قہار کو یکسر بیٹھ دے کر کہے کہ یہ ملعون ظالم تو بعض بعض
بعض بعض کفار نے کئے اس سے سب تو - قاتلوکم فی الدین - نہیں و
بد عقلو بد منشو - کوئی قوم ساری کی ساری نہیں لڑتی کفار زمانہ رسالت جز
حکم ہوا - فاقتلوھم حیث ثقفتموھم - انہیں جہاں پاؤ قتل کرو اور
و قاتلو المشرکین کافۃ کما یقاتلوکم کافۃ سب مشرکوں سے لڑو جیسے کہ
لڑتے ہیں کیا ان کا ہر ہر فرد میدان جنگ میں آیا تھا - لڑائی دیکھی
اگر جو لڑے ان کی خاص کوئی ذاتی غرض ہے جس میں ساری قوم شریک
وہ لڑائی خاص انہیں کی طرف منسوب ہو گی جو اس کے مرتکب ہوئے۔

مثلاً کسی گاؤں کے دھرے مینڈھے پر بعض لوگوں سے جنگ
انہیں کی ہے نہ تمام قوم کی اور اگر لڑائی مذہبی ہے تو ان سب اہل مذہب
کہ باقی دامے درمے قلمے قدمے معین ہوں گے اور کچھ نہ ہو تو راضی ہوں
اپنے مذہب کی فتح ہو تو خوش ہوں گے اور دوسرے کی ہو تو رنجیدہ
قال تعالیٰ [2]ان تصبکم حسنۃ تسؤھم و ان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا - تو
محاربین بالفعل ہیں خواہ ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے -

یہ قربانی گاؤ کا مسئلہ ایسا ہی ہے کون سا ہندو ہے جس کے دل
کا نام سن کر آگ نہیں لگتی - کون سی ہندو زبان ہے جو گئو رکشا کی
جپتی کون سا شہر ہے جہاں اس کی سبھا یا اس کے ارکان یا اس میں چندہ
نہیں - کیا یہ مقدس بے گناہوں کے خون یہ پاک مساجد کی شہادتیں یہ
کی اہانتیں انہیں ناپاک رکھشاوں انہیں مجموعی سفاک سبھاوں کے
سہی ع ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے اب جس شہر جس قصبہ میں جس
چاہو آزما دیکھو اپنی مذہبی قربانی کے لیئے گائے بچھاڑو اس وقت یہی
پسلی کے نکلے - یہی تمہارے سگے بھائی - یہی تمہارے منہ بولے بزرگ یہی
یہی تمہارے پیشوا تمہاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں -

ان متفرقات کا جمع کرنا بھی جہنم میں ڈالئے وہ جو آج تمام
نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشاہ باطن ہے

۱ - بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکھٹا کرے گا - ۱۲
۲ - اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگے اور اگر تمہیں برائی پہنچے تو اس پر شاد

…ی نہ کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی گاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے
…چھڑا دیں گے اب بھی کوئی شک رہا کہ تمام مشرکین ہندو دین میں ہم سے محارب
…یں پھر انھیں لم یقاتلوکم فی الدین میں داخل کرنا کیا نری بے حیائی ہے یا صریح
…ے ایمانی بھی ؟ محاربہ مذہبی ، ہر قوم کا اس بات پر ہوتا ہے جسے وہ اپنے دین کی
…رو سے زشت و منکر جانے اسی کے ازالہ کے لیے لڑائی ہوتی ہے اور ازالہ منکر تین
…سم ہے موقع ہو تو ہاتھ سے ورنہ زبان سے ورنہ دل سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
…رماتے ہیں۔ [1]من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع
…بقلبہ۔ یہ تینوں صورتیں ازالہ و تعبیر کی ہیں اور یہ سب اہل محاربہ سے محاربہ ہی
…ہیں بالفعل ہتھیار اٹھانا شرط نہیں جس کا ثبوت اوپر گذرا اور اگر یہی ٹھہری کہ
…اگرچہ لڑائی سردار قوم اور تمام افراد قوم کی رضا سے ہو مگر قاتلوکم فی الدین میں
…صرف وہی داخل ہوں گے جنھوں نے میدان میں ہتھیار اٹھائے تو ذرا انگریزوں کے
…ساتھ اپنے بائیکاٹ کا مزاج پوچھ لیجیئے کیا ہر انگریز ترکوں کے ساتھ میدان جنگ میں
…گیا تھا ہرگز نہیں۔ لاکھوں یا شاید کروڑوں ہوں جنھوں نے اس میدان کی صورت
…تک نہ دیکھی خصوصاً ہندوستان میں سول کے انگریز تو یہ سب لم یقاتلوکم فی الدین
…ہوئے اور تمہارا یہ ترک تعاون کا عام مسئلہ تمہارے ہی منہ سخت جھوٹا اور شریعت
…پر افترا ٹھہرا۔ مقاطعہ کرو تو انہیں معدود سے کرو جو میدان میں ترکوں سے لڑے
…ہوں۔

…نے فروعت محکم آمد نے اصول   شرم بادت از خداؤ۔ وز رسول

…**تنبیہ جلیل اقول** ایہ کریمہ و قاتلو المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ کہ
…جس ہم نے تلاوت کی قطعاً اپنی ہر وجہ ہر پہلو پر لیڈران عنود پس روان ہنود
…پر رشدید ہے۔ ان کا مزعوم دو فقرے ہیں اول یہ کہ ہنود میں مقاتل فی الدین
…صرف وہی ہیں جنھوں نے وہ مظالم کیئے تو مقاتل نہیں مگر مقاتل بالفعل جس نے
…ہتھیار اٹھایا اور قتال کو آیا تاکہ عامہ ہنود کو قاتلوکم فی الدین سے بچا لیں۔
…دوم یہ کہ جو مقاتل بالفعل نہیں اُس سے اظہار عداوت فرض نہیں تاکہ بہ زور زبان ان سے
…وداد و اتحاد کی راہ نکالیں۔ اب ایہ کریمہ میں چار احتمال ہیں۔ اول دونوں کافۃ
…مسلمانوں سے حال ہوں یعنی تم سب مسلمان مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم سب
…سے لڑتے ہیں۔ دوم دونوں مشرکین سے حال ہوں یعنی سب مشرکین سے لڑو جس
…طرح وہ تم میں…

[1] تم میں جو کوئی کچھ خلاف شرع بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے رد کرے پھر اگر نہ ہو سکے تو زبان سے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے۔ ۱۲

طرح وہ سب تم سے لڑتے ھیں - سوم پہلا کافۃ مشرکین سے حال ھوا - او
مومنین سے یعنی تم بھی سب مشرکین سے لڑو جس طرح وہ تم سے لڑتے ھیں
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ھے - چہارم اس کا عکس یع
مسلمان مشرکوں سے لڑیں جس طرح سب مشرک مسلمانوں سے لڑتے ھیں - ک
اسی کو ترجیح دی اور لباب میں اسی پر اقتصار کیا اور امام نسفی نے چاروں
کا اشعار کیا مفاتیح الغیب میں ھے - فی قولہ تعالیٰ [1]کافۃ قولان الاول ان یکو
قاتلوھم باجمعکم مجتمعین علی قتالھم کما انھم یقاتلونکم علی ھذہ الصفۃ یرید
وتناصروا علی ذالک ولا تخاذلوا ولا تقطا طعوا وکونوا عباداللہ مجتمعین متو
مقاتلۃ الاعداء والثانی قال ابن عباس قاتلوھم بکلمتھم ولا تخابو بعضھم بترک
کما انھم یستحلون قتال جمعیکم والقول الاول اقرب حتی یصح قیاس احد الجانبین ع
خازن میں ھے [2]یعنی قاتلو المشرکین باجمعکم مجتمعین علی قتالھم کما انھم
علی ھذہ الصفۃ - مدارک میں ھے [3]کافۃ حال من الفاعل اوالمفعول - اس احتمال
پر آیہ کریمہ کے دونوں جملے لیڈروں کے پہلے فقرے کا رد ھیں ظاھر ھے ک
مشرک میدان میں نہ آئے سب نے ھتھیار نہ اٹھائے بلکہ کچھ ساعی تھے کچھ
کچھ راضی اور آیت میں فرمایا کہ وہ سب تم سے لڑتے ھیں تو معلوم ھوا ک
اقسام مقاتل فی الدین ھیں یوں ھی قطعاً تمام ھنود کہ منشا مظالم گئو رکھشا
اس میں سب شریک پھر مسلمانوں کو فرمایا تم سب لڑو اگر قتال قتال بالید
ھو تو جہاد مطلقاً فرض عین ھو جائے اور یہ بالاجماع باطل ھے نیز اس تقدیر
حکم صحابہ کرام سے آج تک کبھی بجا نہ لایا گیا کون سے دن دنیا کے
مسلمان ھتھیار لے کر میدان میں آئے تو معاذ اللہ صحابۂ کرام و جمیع امت ک
ضلالت و معصیت پر ھوا اور اول سے بڑھ کر باطل و کفر ھائل ھے لا م

---

۱ - ارشاد الٰہی کافۃ میں دو قول ھیں -
اول - مراد یہ ھے تم سب ان کے قتال پر اتفاق کرکے اُن سے لڑو جس طرح وہ تم سے
لڑتے ھیں فرماتا ھے قتال مشرکین میں سب آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو
دوسرے کو بے یار نہ چھوڑو باھم علاقہ قطع کرو اور سب اللہ کے بندے ھو جاؤ
کے قتال پر یک دل و یک رائے ھو کر -
دوم - ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا - کہ سب مشرکوں سے لڑو اور ان میں کسی سے
قتال میں محاربہ نہ کرو جس طرح وہ تم سب سے قتال روا رکھتے ھیں اور پہلا قول
قریب ھے تا کہ ایک فریق کا دوسرے پر قیاس صحیح ھو - ۱۲
۲ - یعنی سب مل کر قتال مشرکین پر متفق الرائے ھو کر اُن سے لڑو جس طرح وہ تم سے
لڑتے ھیں - ۱۲
۳ - کافۃ فاعل سے حال ھے خواہ مفعول سے - ۱۲

معاونت و رضا کو عام ہے اب بے شک اس کا حکم شامل جملہ اہل اسلام ہے اسی طرح احتمال اول پر آیہ کریمہ کے دونوں جملے فقرۂ اولی کا رد ہیں - پہلے کا ابھی بیان ہوا اور دوسرا یوں کہ جب مشرکین سب مسلمانوں سے مقاتل ہیں تو سب مسلمان مشرکوں کے مقاتل کہ مفاعلۃ جانبین سے ہے اور وہ نہیں مگر اسی طور پر کہ عمل و معاون و راضی سب مقاتل ہوں بعینہ اسی تقریر سے احتمال دوم و سوم بھی جیسا کہ فہیم پر مخفی نہیں - **بالجملہ** ہر پہلو پر آیہ کریمہ کا ہر جملہ ان کے فقرۂ اولی کا رد ہے اور احتمال دوم و سوم پر آیہ کریمہ کا پہلا جملہ لیڈروں کے فقرۂ دوم کا بھی رد ہے کہ عام فرمایا گیا سب مشرکوں سے قتال کرو اور قتل و قتال بڑھ کر اور اظہار عداوت کیا ہے تو ثابت ہوا کہ مشرک مقاتل بالید ہو یا نہ ہو ہر ایک سے اظہار عداوت فرض اور وداد و اتحاد حرام - [1]قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاہ بل نقذف بالحق علی الباطل فید مغہ فاذا ھوزاھق ولکم الویل مما تصفون .

تنبیہہ دوم اقول یہاں سے روشن ہوا کہ آیۂ ممتحنہ میں قول اکثر ہی ارجح واضح ہے - لم یقاتلوکم فی الدین- وہی ہو سکتے ہیں جو اہل عہدو ذمہ ہیں کیا ان کے عہد نے صراحتاً انہیں مقاتلین سے جدا کر لیا تھا - [2]والصریح یفوق الدلالۃ باقی تمام حربی کفار مقاتل فی الدین اگرچہ ہتھیار نہ اٹھائے ہوں - قول آخر کے اصح ہونے کی وجہ یہی ہوتی کہ لفظ عام ہے اور جب ثابت ہوا کہ وہ اہل عہد و ذمہ ہی پر صادق ہے تو حربیوں کی تعمیم ناموجہ ہے - یوں ہیں نسا و صبیان سے تخصیص کی وجہ نہیں اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا ورنہ صرف صلہ مادر و پدر یا غایت درجہ صلۂ رحم کی اجازت نکلے نہ جملہ نسا و صبیان کو تعمیم مقبول کہ اگرچہ وہ حکم قتال سے مستثنٰی ہیں مگر حکم غلظت سے مستثنٰی نہیں - اہل عہد و ذمہ کی بھی عورتیں ان کے حکم میں رہیں گے اور غیر معاہد حربیوں کے زنان و اطفال ان کے حکم میں قال تعالٰی ذکر اوانثٰی بعضکم من بعض مرد عورت ایک دوسرے سے ہے - صحاح ستہ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے زنان و صبیان کفار کے بارے میں فرمایا ہم منہم وہ انہیں میں سے ہیں ولہذا ہمارے ائمہ کرام نے حربی کو صدقہ نافلہ دینے کی ممانعت سے ان کی عورتوں

---

1 - کہو حق آیا باطل کا دم ٹوٹا بیشک باطل دم توڑنے ہی کو تھا بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں کہ وہ باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے جبھی وہ فنا ہو جاتا ہے اور تمہارے لئے خرابی ہے ان باتوں سے جو بناتے ہو - ۱۲

2 - صریح دلالت پر مرجح ہے - ۱۲

بچوں کسی کو مستثنیٰ نہ فرمایا حکم عام دیا - (۱) جامع الصغیر امام محمد و (۲)
و (۳) درر و (۴) غایہ و (۵) کفایہ و (۶) جوہرہ و (۷) مستصفی پھر (۸)
و (۹) غایۃ البیان و (۱۰) فتح القدیر و (۱۱) بحرالرائق و (۱۲) کافی و (۱۳)
و (۱۴) تفسیر احمدی و (۱۵) فتح اللہ المعین و (۱۶) غنیہ ذوی الاحکام کتب
کی عبارتیں اوپر گزریں - (۱۷) معراج الدرایہ میں ہے - [1]اصلۃ لایکون برا الشرع
یجز التطوع الیہ (۱۸) عنایہ امام اکمل میں ہے - [2]التصدق علیہم مرحمۃ
مواساۃ وھی منافیۃ لمقتضی الایۃ (۱۹) امام برہان الدین صاحب ذخیرہ نے
علامہ جوی زادہ (۲۰) علامہ شرنبلالی نے غنیہ میں فرمایا - [3]لا یجوز للمسلم
بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ائمہ کی نظر ایسی ہی غائر و دقیقہ رس ہے، جب کبھی
کی جاتی ہے جو انھوں نے تحقیق فرمایا وہی گل کھلتا ہے ھکذا ینبغی التحقیق
تعالیٰ ولی التوفیق -

تنبیہ سوم مستامن کے بارے میں عبارات مختلف آئیں کثیر روایات
میں مطلقاً حربی سے نیک سلوک کی ممانعت ہے جس میں مستامن بھی داخل اور
تبیین و بحرالرائق و ابوالسعود کی عبارات میں اُس سے ممانعت کی صاف تصریح
لیکن بعض روایات سے اُس کے لیے رخصت ثابت فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے -
بان یصل الرجل المسلم المشرک قریباً کان او بعیداً محارباً کان اوذمیاً و ارا
المستامن واما اذا کان غیر المستامن فلا ینبغی للمسلم ان لصلہ بشیء کذا
امام ملک العلما نے بدایع میں مستامن کے لیے وصیت کا جواز مبسوط سے نقل
فرمایا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عدم جواز مروی ہوا اور یہی روایت
ائمہ کے قول سے موافق تر ہے کہ وہ مستامن کے لیے صدقات حرام فرماتے
ہی وصیت بھی - پھر فرمایا بعض نے کہا اُس کے لیے جواز و عدم جواز
ہمارے اصحاب سے دو روایتیں ہیں - تو وصیت بھی انھیں دونوں روایتوں

---

۱ - حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں اس لئے اُسے نفل خیرات دینا بھی حرام ہے

۲ - انھیں خیرات دینا ان پر ایک طرح کی مہربانی اور ان کی غمخواری ہے اور یہ حکم قرآن
خلاف ہے -

۳ - حربی کے ساتھ نیک سلوک مسلمان کو حرام ہے -

۴ - کوئی حرج نہیں کہ مسلمان مشرک سے کوئی مالی سلوک کرے خواہ رشتہ دار
حربی ہو یا ذمی - حربی سے مستامن مراد لیا اور اگر حربی مستامن ہو تو مسلمان
نہیں کہ اس کے ساتھ کوئی سلوک کرے ایسا ہی محیط میں ہے - ۱۲

عبارت یہ ہے ۔ شرائط وصیت باعتبار موصی لہ میں فرمایا ۔ [1]و منها ان لایکون حربیا غیر مستأمن فان کان لا تصح الوصیة له من مسلم اوذمی وان کان مستا منا ذکر فی الاصل انه یجوز لانه فی عهدنا فاشبه الذمی و روی عن ابی حنیفة رضی الله تعالٰی عنه انه لا یجوز و هذه الروایة یقول اصحابنار حمهم الله تعالٰی اشبه فانهم قالو الا یجوز صرف الکفارة والنذر و صدقة الفطر والا ضحیة الی المستأمن و یجوز صرفها الی الذمی لانا نهینا عن براهل الذمة لقوله تعالٰی لاینهکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین وقیل ان فی التبرع علیه فی حال الحیاة بالصدقة والهبة روایتین عن اصحابنا فالوصیة له علی تلک الروایتین ایضاً ۔ اس پر تمام کلام و نقض و ابرام ردالمحتار پر ہمارے حاشیہ جدالممتار میں مذکور جس سے اطالت کی یہاں حاجت نہیں سیر کبیر سے حربی کے لیے وصیت کا جواز نقل کیا گیا مگر اس میں حربی فی دارہ کے لیے تصریح ہے محیط ۔ پھر شیخی زادہ نے اس کی عبارت یہ نقل کی ۔ [2]لواوصی مسلم لحربی والحربی فی دارالحرب لا یجوز فان خرج الحربی الموصی له الی دارالاسلام بامان و اراد اخذ وصیة لم یکن له من ذالک شئی وان اجازت الورثة لان الوصیة وقعت بصفة البطلان فلا تعمل اجازة الورثة فیها ۔

اقول ہاں فی دارہ کی قید اور سیاق کلام سے مستامن کے لیے جواز نکلتا ہے مگر لا یخفٰی وبه اندفع ایراد المحیط ثم نتائج الافکار علیهم تو یہ اسی توفیق کی طرف مشیر جو علامہ مولی خسرو نے درر میں کی اور تنویر نے اسے متن میں لیا مستامن کے لیے صحیح اور غیر مستامن کے لیے ناجائز درر میں اسے بحث طلب ٹھرایا حالانکہ

---

1 ایک شرط جواز وصیت کی یہ ہے کہ حربی غیر مستامن نہ ہو ایسا ہو تو اس کے لئے وصیت باطل ہے ۔ مسلمان کرے خواہ ذمی اور اگر حربی مستامن ہو تو امام محمد نے مبسوط میں ذکر فرمایا کہ جائز ہے اس لئے کہ وہ بھی ہمارے معاہدے میں ہے تو ذمی سا ہوا اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حربی مستامن کے لئے بھی وصیت جائز نہیں اور یہی روایت ہمارے ائمہ کے قول سے زیادہ موافق ہے اس لئے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حربی مستامن کو بھی نذرو کفارہ و صدقہ فطر و قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں اور ذمی کو جائز ہے اس لیے کہ ذمیوں کے ساتھ احسان کی ہمیں ممانعت فرمائی گئی اللہ تعالٰی فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں اور کہا گیا کہ زندگی میں حربی مستامن کو کچھ خیرات دینے میں ہمارے ائمہ سے دو روایتیں ہیں تو اس کے لئے وصیت بھی انہیں دو روایتوں پر رہے گی ۔ ۱۲

2 اگر مسلمان نے کسی حربی کے لئے وصیت کی اور حربی دارالحرب میں تھا جائز نہیں ۔ پھر اگر وہ حربی کہ جس کے لئے وصیت تھی امان لے کر دارالاسلام میں آئے اور اپنی وصیت لینا چاہے اسے اس میں سے کچھ نہ ملے گا اگرچہ وارث اجازت بھی دیدیں کہ وصیت سرے سے باطل واقع ہوئی تو وارثوں کی اجازت اس میں کیا کام دے گی ۔ ۱۲

منصوص ہے ، وہی ہدایہ جس سے گزرا کہ حربی کے لیے وصیت باطل کی
کہ مستامن کے لیے صحیح باب وصیۃ الذمی میں فرمایا ۔ [1]اذا دخل الحر
بامان وصی له مسلم بوصیة جاز لانه مادام فی دار الاسلام فهوفی المعا
الذمی ۔

اقول اور یہی مفاد کریمتین ممتحنہ ہے کہ معاہد کے لیے رخص
معاہد سے ممانعت اور مستامن بھی مثل ذمی معاہد ہے اگرچہ اس کا عہد
کما تقدم عن البدایع والهدایة ۔

اور وصیت و صدقہ میں فرق کی کوئی وجہ نہیں کہ دونوں
خصوصاً کریمہ لاینهکم الله کا نزول ہی دربارہ مستامن ہوا تو ایسی تخ
اصل سبب کی نفی کر دے کیونکہ روا ہو جس طرح شرح سیر کبیر کا
ہرگونہ حربی کے لیے جواز کا موہم ہے کیونکر مقبول ہو سکتا ہے
انما ینهکم الله کا صاف منافی ہے اور یہ کہنا کہ اس میں موالات سے مما
صلہ سے اقول محض بے معنی ہے موالات ہر کافر سے قطعاً حرام ہے اگرچہ
اگر صلہ ہر حربی کے لیے بھی جائز ہو تو فریقین میں فرق کیا رہا حالانک
نزول کریمتین اثبات فرق کے لیے تو قطعا کریمہ ثانیہ میں صلہ ہی
فرمایا اور اسی سے منع کیا لا جرم اس کی صحیح تاویل وہی ہے جو
ہندیہ سے گزری کہ حربی سے مستامن یعنی معاہد مراد ہے لا جرم اسی
تاتار خانیہ سے ہے ۔ [2]ذکر الامام رکن الاسلام علی السغدی اذا کان حربیا ف
و کان الحال حال صلة و مسالمة فلا باس بان یصیله اس تحقیق سے عبارات
ہو گئی جس میں حربی کے لیے مطلقاً ممانعت ہے جیسے ارشاد جامع صغیر و
ان میں حربی غیر معاہد مراد ہے لا جرم کافی پھر درر پھر نتائج الافکا
جامع صغیر یوں نقل کیا ۔ [3]الوصیته للحربی وهو فی دارهم باطلة لانها

---

۱ - جب حربی امان لے کر دارالاسلام میں آئے اور اس وقت مسلمان اس کے لئے کچھ
تو جائز ہے ۔ اس لئے کہ وہ جب تک دارالاسلام میں ہے معاملات میں بمنزلہ ذمی

ع۱ تعریض بباقی ردالمحتار - ۱۲ منہ غفرلہ ۔

ع۲ تعریض بباقی التفاسیر منہ غفرلہ ۔

ع۳ اسیر معالم و خازن و کبیر و تفسیر ابن عباس کے نصوص ابھی گزرے ۔

۲ - امام رکن الاسلام علی سغدی نے فرمایا جب حربی دارالحرب میں ہو اور وہ وقت
التوا سے جنگ کا وقت ہو تو اس سے کسی مالی سلوک میں حرج نہیں - ۱۲

۳ - حربی کہ دارالحرب میں ہو اس کے لئے وصیت باطل ہے اس لئے کہ وہ احسان و
ہے اور حربی کے ساتھ نیک سلوک سے ہمیں منع فرمایا گیا کہ اللہ عزوجل
تمھیں ان سے منع کرتا ہے جو دین میں تم سے لڑے - ۱۲

یا عن برمن یقاتلنا لقوله تعالیٰ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین جامع
ریر شریف کے متعدد نسخے حاضر، اس کی عبارت صرف اس قدر ہے ۔ [1]الوصیۃ لاھل
حرب باطلۃ اور یہی اس سے ھدایہ متن ھدایہ میں منقول نہ اس میں تعلیل ہے نہ لفظ
وی دارھم، ضرور یہ بعض شروح جامع کی عبارت ہے جسے کافی نے حسب عادت علما جامع
ی طرف نسبت فرمایا تو شارح نے اطلاق جامع کو غیر مستامن پر حمل کیا اور جن
یں مطلق جواز ہے جسے عبارت شرح سیر کبیر جس کو محیط نے اُسی عادت کی بنا پر
یر کبیر کی طرف نسبت کیا اُن میں مستامن و معاھد مقصود جس طرح خود محیط نے
صریح کی کہ [2]اراد بالمحارب المستامن اسی طرح عبارت موطائے امام محمد [3]لا باس
الھدیۃ الی المشرک المحارب مالم یھدالیہ سلاح اودرع وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ
ن فقہائنا وصیت بھی ھدیہ ھی ہے کہ تملیک عین مجاناً ہے اور امام محمد جامع صغیر
یں صاف فرما چکے کہ ان کے لیئے وصیت باطل۔ تو ھدیہ کیسے جائز ہو سکتا ہے مگر
یں فرق ہے کہ معاھد کے لیئے جائز اور غیر معاھد کے لیے ناجائز جس طرح خود
امام نے سیر کبیر میں اشعار فرمایا اور کتاب الاصل میں ارشاد امام نے تو بالکل
کشف حجاب فرما دیا کہ فرمایا حربی کے لیے باطل پھر فرمایا مستامن کے لیے جائز
والمحتار میں ہے نص محمد فی الاصل علی عدم جواز الوصیۃ للحربی صریحاً بدایع امام
ک العلما سے گزرا وان کان مستامنا ذکر فی الاصل انہ یجوز خانیہ امام فقیہ النفس
ے [4]اوصی مسلم لحربی مستامن بثلث مالہ ذکر فی الاصل انہ یجوز وقیل ھذا
محمد وعن ابی حنیفۃ فی روایۃ لا تجوز وان لم یکن مستامناً لا تجوز فی قولھم رھا
سرخسی میں یہ استدلال کہ قحط مکہ معظمہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ والہ وسلم نے پانسو اشرفیاں ابو سفین و صفوان بن امیہ کو عطا فرمائیں کہ
اہل مکہ پر تقسیم کریں اقول واقعہ عین کے لیے عموم نہیں ہوتا ممکن کہ وہ
صلح و معاھدہ ہو معہذا ابو سفین و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مؤلفۃ

حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے - ۱۲
علامہ ... کہ ناوقع فی [illegible] زکاۃ من عزوہ لمحمد فی السیر الکبیر فقدا بان الصواب فی الوصایا نا قلا عن
علامہ ... زادہ ان مرادھم ماذکر فی شرح السیرالکبیر للسرخسی - ۱۲ منہ غفرلہ ۔
حربی سے مستامن مراد لیا - ۱۲
حربی مشرک کو ھدیہ دینے میں حرج نہیں جب تک ھتھیار یا زرہ کا بھیجنا نہ ہو اور یہی قول
امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہا کا ہے - ۱۲
... مسلمان نے حربی مستامن کے لئے اپنے تہائی مال کی وصیت کی مبسوط میں فرمایا یہ جائز ہے
... گیا یہ قول امام محمد کا ہے اور امام اعظم سے ایک روایت میں ہے کہ جائز نہیں اور
... مستامن نہو تو بالا تفاق ناجائز ہے - ۱۲

القلوب سے تھے ممکن کہ اس مد سے عطا فرمائی ہوں پھر بھی وہ عبارات
جن میں مستامن کے لیئے بھی عدم جواز کا صریح ارشاد ہے یوں ہیں و
غیر معاہد کے لیے بھی جواز ان کا مفاد ہے ہندیہ میں محیط سے ہے ا
من المسلمین دخلوا دارالحرب فاهدی امیرهم الی ملک العدو هدیة فلا باس
کہ فے وہی مال ہے کہ کافر سے بے لڑے قہراً لیا جائے اور لڑ کر لیں
اور ایام معاہدہ کے ہدایا قہرا نہیں شرح سیر کبیر میں ہے [2]لووادع الا
اهل الحرب سنة علی مال دفعوه الیه جاز لو خیرالمسلمین ثم هذا المال لیس
غنیمة حتی لا بخمس ولکنه کالخراج یوضع فی بیت المال لان الغنیمة اسم
بایجاف الخیل والرکاب والفئی اسم لما یرجع من اموالهم الی یدینا بطریق ال
یُرجع الینا بطریق المراضاة ۔ خیالات لیڈران کا قلع قمع آس توفیق انیق ہی
یہ دونوں قسمیں آن پر اشد ہیں ان کے دونوں مزعوم کا سخت تر رد ہو
نے حربی معاہد کے ساتھ بھی ذرا سا سلوک مالی حرام فرمایا آن کے فقیر
بھیک دینا تک گناہ بتایا اور لیڈروں نے نا معاہد مشرکوں سے وداد و ا
بلکہ ان کی غلامی و انقیاد کا کلنک لگایا قسم دوم نے خود محارب
حربیوں کو ہدیہ دینا لینا جائز ٹہرایا ۔ لیڈروں کے مطلقاً ترک تعاون کی
دربار جلایا خیر انہیں اسی طرح ہر طرف کی ضرب و جرح ورد و طرح
جانب باگ موڑیے فاقول سلوک مالی تین طرح ہے مرحمت ، مکرمت ، مکیدت
کہ محض آسے نفع دینا خیر پہنچانا مقصود ہو یہ مستامن و معاہد کے لئے
ہے امان و معاہدہ کف ضرر کے لیئے ہے نہ کہ اعداء اللہ کو بالقصد ایصا
واسطے دوم یہ مصلحت اسلام و مسلمین کے لیئے محاربانہ چال ہو یہ حربی
واسطے بھی جائز کہ حقیقت بروصلہ سے اسے علاقہ نہیں سوم یہ کہ اپنی ذا
مثل مکافات احسان و لحاظ رحم کے لیئے کچھ مالی سلوک یہ معاہد سے جائز
سے ممنوع ۔

---

۱ ۔ اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دارالحرب میں داخل ہو اور سپہ سالار دشمنوں کے بادشاہ
هدیہ بھیجے کچھ مضائقہ نہیں ۔ ۱۲

۲ ۔ اگر سلطان اسلام نے حربیوں کے کسی گروہ سے سال بھر کے لئے صلح کر لی اور
مال ان سے لے لیا تو اگر یہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو جائز ہے پھر یہ مال
نہ غنیمت یہاں تک کہ اس سے خمس نہ لیا جائے گا ہاں وہ خراج کی طرح بیت المال
میں داخل کیا جائے گا اس لئے کہ غنیمت اس مال کا نام ہے جو گھوڑے اونٹ
یعنی لڑ کر ملے اور فے اس مال کا نام ہے جو ہمیں ان سے بطور غلبہ ہاتھ لگے
کو بطور رضا مندی حاصل ہوا ۔

تحقیق مقام یه هے که موالات دو قسم هے اول حقیقیه جس کا ادنیٰ رکن
میلان قلب هے پهر وداد پهر اتحاد پهر اپنی خواهش سے بے خوف و طمع انقیاد .
...یه بجمیع وجوه هر کافر سے مطلقاً هر حال میں حرام هے قال الله تعالیٰ ولا
...الذین ظلموا فتمسکم النار ۔ ظالموں کی طرف [1] میل نه کرو که تمهیں آگ
...مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زن حسینه کی طرف که جس قدر
...مو زیر حکم نہیں پهر بهی اس تصور سے که یه الله و رسول کے دشمن
...سے دوستی حرام هے بقدر قدرت اس کا دبانا یہاں تک بن پڑے تو فنا کر دینا
...که شے مستمر میں بقا کے لیئے حکم ابتدا هے که اعراض هر آن متجدد هیں
...اختیار تها اور جانا یعنی ازاله قدرت میں هے تو رکهنا اختیار موالات هوا اور
...طبعی هے و لهذا جس غیر اختیاری کے مبادی اس نے باختیار پیدا کیے اس۔
...ور نه هوگا جیسے شراب که اس سے زوال عقل اس کا اختیاری نہیں مگر جبکه
...تو زوال عقل اور اس پر جو کچھ مرتب هو سب اسی کے اختیار سے هوا
...یا یها الذین آمنو لاتتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبو الکفر علی الایمان
...هم منکم فاولئک هم الظالمون . اے ایمان والو اپنے باپ بهائیوں کو
...نه بناؤ اگر وه ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں جو ان سے دوستی
...گا وهی پکا ظالم هوگا تفسیر کبیر نیشا پوری و خازن و جمل وغیرها میں هے ۔
...لما امر المؤمنین بالتبری عن المشرکین وبالغ فی ایجابه قالو تمکن هذه
...التامة بین الرجل و بین ابیه و امه واخیه فذکرالله تعالیٰ ان الاقطاع عن الا باء
...والاخوان واجب بسبب الکفر ۔

دوم صورت یه که دل اس کی طرف اصلا مائل نه هو مگر برتاؤ وه کرے جو
...و میلان کا پته دیتا هو یه بحالت ضرورت و بمجبوری صرف بقدر ضرورت
...مطلقاً جائز هے ۔ قال تعالیٰ [3] الا ان تتقوا منهم تقه ۔ بقدر ضرورت یه که
...عدم اظهار عداوت میں کام نکلتا هو اسی قدر پر اکتفا کرے اور اظهار محبت

...میلان قلب کو حرام و موجب عذاب نار فرمایا تو وداد و اتحاد و انقیاد و تبتل کسقدر
...موجب عذاب اشد هوں گے لیڈرو ۔ وداد و اتحاد و انقیاد سب خود قبول رہے هیں
...تعالیٰ ۔ ۱۲

...تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکوں سے بیزاری کا حکم دیا اور بتاکید شدید اسے واجب
...مسلمانوں نے کہا آدمی کا اسکے باپ اور ماں اور بهائی سے یه پورا انقطاع کیونکر
...رب عزوجل نے فرمایا که باپ اور اولاد اور بهائیوں سے ان کے کفر کے سبب
...میں لازم هے ۔
...سے پورا واقعی خوف هو ۔ ۱۲

کی ضرورت ھو تو حتی الامکان پہلو دار بات کہے صریح کی اجازت نہیں اوربغیر نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ھو تو اس کی بھی رخصت اور اب عزیمت - ابنائے جریر و منذرو ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ روایت کی - [1]نهی الله المؤمنين ان يلاطفوا الكفار ويتخذو هم وليجة من دون الا ان يكون الكفار عليهم ظاهرين اولياء فيظهرون لهم اللطف ويخالفو انهم وذالک قوله تعالىٰ الا ان تتقوا منهم تقه مدارک میں ھے - [2]اى الا ان يكون عليک سلطان فتخافه على نفسک ومالک فحينئذ يجوز لک اظهار الموالات وابطان کبیر میں ھے - [3]وذالک بان لا يظهر العداوة باللسان بل يجوز ايضاً ان يظهر الموهم للمحبة والموالاة ولكن بشرط ان يظهر خلافه وان يعرض فى كل صوریہ کی اعلیٰ قسم مداھنت ھے اس کی رخصت صرف بحالت مجبوری و اکراہ اور ادنیٰ قسم مدارت یہ بمصلحت بھی جائز قال تعالىٰ وان احد من المشركين فاجره حتىٰ يسمع كلام الله ثم ابلغه مأمنه - اگر کوئی مشرک تم سے پناہ آسے پناہ دو تاکہ کلام الٰہی سنے پھر آسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو ظاہر اس وقت غلظت و خشونت منافی مقصود ھوگی مدارات صرف اس ترک غلظت ھے اظہار الفت و رغبت پھر کسی قسم اعلی میں جائے گا اور اسی کا حکم مدارات و مداھنت کے بیچ میں موالات صوریہ کی دو قسمیں اور ھیں برد معاشرت یہ نو صورتیں موالات کی ھوئیں اور دس کی مکمل مجرد معاملت میلان پر بنی نہ اس سے مبنی یہ سوائے مرتد ھر کافر سے جائز ھے جب محظور شرعی کی طرف منجر نہ ھو معاشرت کے نیچے افعال کثیرہ ھیں مصافحہ مجالست مساکنت مواکلت تقریبوں میں شرکت عیادت تعزیت اعانت مشورت وغیرھا ان سب کے صور و شقوق کی تفصیل اور ھر صورت پر دلیل ایک مستقل رسالہ چاھیئے گا یہاں بروصلہ سے بحث ھے جس کی ہم نے بیان کیں قسم اول کہ بے اپنی کسی غرض کے صحیح بالقصد ایصال

---

۱ - اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ کافروں سے نرمی کریں اورمسلمانوں کے کسی کو راز دار بنائیں مگر یہ کافروں پر غالب و والیان ملک ھوں تو اس وقت ان اظہار کریں اور دین میں مخالفت رکھیں اور یہ ھے مولیٰ تعالیٰ کا ارشاد مگر یہ سے واقعی پورا خوف ھو - ۱۰

۲ - یعنی مگر یہ کہ کافر کی تجھپر سلطنت ھو تو تجھے اس سے اپنی جان و مال کا خوف تجھے جائز ھے کہ اس سے دوستی ظاھر کرے اور دشمنی چھپائے - ۱۲

۳ - یہ یوں ھے کہ زبان سے دشمنی ظاھر نہ کرے بلکہ یہ بھی جائز ھے کہ ایسا محبت و دوستی کا وھم دلائے مگر شرط یہ ھے کہ دل میں اس کے خلاف ھو اور پہلو دار بات کہے - ۲

مسطور ہو یہ بے رغبت و میلان قلب متصور نہیں تو موالات حقیقیہ ہے اور مطلقاً
قطعاً حرام قطعی باقی دو قسمیں کہ اپنی غرض ذاتی یا مصلحت دینی مقصود ہو
موالات صوریہ کی ایک ہلکی قسم ہیں اگرچہ مجرد ترک غلظت پر ان میں شے زائد
ہے ان دو میں فرق یہ ہے کہ قسم دوم بھی اگرچہ حقیقت موالات سے برکراں ہے اور
صورۃً بھی کوئی قوی دلیل نہیں مگر معنی کچھ اس کی نفی و ضد بھی نہیں اور سوم
حقیقۃً معادات و قصد و اضرار ہے لہذا حربی محارب سے بھی جائز ہوئی کہ اب وہ
ظاہری صورت خدعہ اور چال رہ گئی۔ والحرب خدعۃ ۔ کفار کو پیٹھ دے کر
بھاگنا کیسا اشد حرام و کبیرہ ہے لیکن اگر مثلاً اس لیئے ہو کہ وہ تعاقب کرتے
چلے آئیں اور آگے اسلامی کمین ہے جب آس سے گزریں ان کے پیچھے سے کمین کا
لشکر نکلے اور آگے سے لوٹ پڑیں اور کافر گھر جائیں تو ایسا فرار بہت پسندیدہ ہے
کہ یہ صورت فرار معنی کرار ہیں۔ قال تعالیٰ [1] ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا
لقتال او متحیزا الیٰ فئۃ فقد باء بغضب من اللہ ومأویٰ بہ جھنم وبئس المصیر ۔ اور
دوم ان سے جائز نہیں کہ حقیقت معادات سے خالی اور صورت موالات حالی یہ صرف
معاہدین کے لیے ہے ۔ [2] تنزیلا للناس منازلھم اور غیر معاہد کے لیئے یہ بھی موالات
ممنوعہ ہی ہے اوپر گزرا کہ مولیٰ عزوجل نے آن سے صوریہ کو بھی مثل حقیقہ
منع فرمایا اور آس کا نام بھی مودت ہی رکھا کہ ۔ تلقون الیھم بالمودۃ تسرون
الیھم بالمودۃ۔ یہ ہے تحقیق انیق متکفل توفیق و تبطیق ۔ والحمد للہ علی حسن التوفیق
اس تحقیق سے روشن ہوا کہ ۔ آیۂ لا ینھکم جس سے صرف صورت اوسط مراد ہے کہ
اعلیٰ معاہد سے بھی حرام اور ادنیٰ غیر معاہد سے بھی جائز اور آیت فرق کے لیئے
آئی ہے نیز ظاہر کہ ۔ کریمہ انما ینھکم میں قولوھم سے یہی بروصلہ مراد ہے کہ
مقابلہ و فرق فریقین ظاہر ہو لا جرم تفسیر معالم و تفسیر لباب و تفسیر کبیر میں ہے ۔
[3] ثم ذکر الذین ینھا ھم عن صلتھم فقال انما ینھکم اللہ الایہ ۔ تنویر المقیاس حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ۔ ([4] انما ینھکم اللہ عن الذین) ان صلۃ الذین

---

۱ ۔ جہاد کے دن جو کوئی کافروں کو پیٹھ دکھائے گا سوا اس کے جو لڑائی کے لئے کنارہ کرنے یا
اپنے جتھے میں جگہ لینے کو جائے بیشک وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے
اور وہ کیا ہی بری پھرنے کی جگہ ۔ ۱۲
۲ ۔ ہر شخص کو اس کے مرتبہ پر رکھنے کے لئے ۔ ۱۲
۳ ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بیان فرمایا جن سے نیک سلوک کی ممانعت ہے کہ فرمایا اللہ
تمھیں ان سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے ۔ ۱۲
۴ ۔ اللہ تمھیں ان سے منع فرماتا ہے یعنی ان کے نیک سلوک سے کہ ان سے موالات یعنی کوئی نیک
سلوک کرو ۔ ۱۲

(ان تولوهم) ان تصوهم ۔

تنبیہ چہارم ۔ معنی اقساط مفسرین تین وجہ پر مختلف ہوئے **اول** ۔ کشا
مدارک و بیضاوی و ابوالسعود و جلالین میں اسے بمعنی عدل ہی لیا اولین میں
واضح کر دیا کہ ۔ ولا تظلموهم امام ابن العربی نے اس پر ایراد کیا کہ عا
منع ظلم کا حکم معاہد سے خاص نہیں حربی محارب کو بھی قطعاً عام ہے اور
رخصت نہیں بلکہ قطعاً واجب ۔ [1] لایجرمنکم شنان قوم علی ان لاتعدلوا اعد
هواقرب للتقوی ۔ یہ تقریر ایراد ہے اور اسے قرطبی و خطیب شربینی پھر جمل نے
رکھا ۔

دوم ۔ عدل سے وفائے عہد مراد ہے اسے کبیر میں مقاتل سے نقل کی
یہی تنویر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ([2]ان تقسطوا الیہ
تعدلوا بینهم بوفاء العهد (ان الله یحب المقسطین .) العادلین بفاء العهد ۔ اگر
معاہد سے وفائے عہد بھی واجب ہے نہ صرف رخصت **اقول** وفا واجب ہے تمام
واجب نہیں مصلحت ہو تو نبذ جائز قال تعالیٰ [3]فانبذ الیهم علی سواء اب ایراد
نہ رہا اور بروقسط دو جدا چیزیں ہو گئیں اور ان اللہ یحب یہاں بھی بلا تکلف
اور اسے ماثور ہونے کا بھی شرف حاصل اگرچہ سند ضعیف ہے اور یہی اسلم و
ہے ۔

سوم ۔ عدل بالبر ہے ابن جریر و معالم و خازن میں ہے ۔ تعدلوا
بالاحسان والبر ابن عربی و قرطبی و شربینی و نیشا پوری و جمل نے اس کو
توجیہ کی کہ اقساط بمعنی حصہ ہے یعنی اپنے مال سے کچھ دینا **اقول** یعنی اب تخ
عدل کی حاجت نہ ہوئی کہ معنی عدل ہی سے عدول ہو گیا مگر بہ ہر حال

---

١ ۔ کسی قوم کی عداوت تمہیں عدل نہ کرنے پر باعث نہ ہو عدل کرو وہ پرہیزگاری
نزدیک تر ہے ۔ ١٢

٢ ۔ ان کے ساتھ اقساط اجازت فرماتا ہے یعنی جو معاہدہ ان کے ساتھ ہوا اسے پورا کرو
ہے بے شک اللہ اقساط والوں کو دوست رکھتا ہے جو وفائے عہد سے عدل کرتے ہیں۔

٣ ۔ ان کی طرف یکساں حالت پر نبذ کر دو ۔ جن کفار سے ایک مدت تک معاہدہ ہوا اور
اسلام اس کا ترک چاہے فرض ہے کہ ان کو اطلاع کر دی جائے ہوشیار ہو جاؤ اب ہم
سے معاہدہ رکھنا نہیں چاہتے اس کا نام نبذ ہے اس میں فرض ہے کہ اگر اس وقت وہ
جگہ نہوں تو اتنی مہلت دی جائے وہ اپنی امان کی جگہ پہنچ جائیں اور اگر باطمینان
وہ اپنے قلعے خراب کر چکے ہوں تو فرض ہے کہ اتنی مدت دی جائے جس میں وہ ان
بدستور درست کر لیں یہاں سے یکساں حالت کے معنی کھل گئے یعنی یہ نہ ہو کہ اچا
ٹھیک کر کے ان کی غفلت میں نبذ کر دو اور انہیں درستی سامان کی مہلت نہ دو یہ بے
انصاف وللہ الحمد ۔ ١٢ منہ غفرلہ

ے جدا چیز نه هوا اور ظاهر عطف مغایرت هے ۔

وانا اقول وبالله التوفیق ممکن که عدل سے عدل فی المهر مراد هو نه بالبر
نهایت صدیق رضی الله تعالیٰ عنها کی ماں عهد معاهد میں آتی هے یه حضور اقدس
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سے اس کا مسئله پوچهتی هیں اس پر یه آیه کریمه اترتی
ے وہ اگر کچھ هدیه نه لاتی یه اپنی طرف سے صله کرتیں یا جتنا وہ لاتی اس سے
زائد دیتیں توکل یا قدر زائد ان کی طرف سے احسان هوتا یه بر هے اتنا هی دیتیں تو
دینے میں عدل یعنی مساوات هوتی یه اقساط هے آیه کریمه نے معاهد سے دونوں
صورتوں کی اجازت فرمائی اب یه آیت زیادت و مساوات دونوں کی اجازت اور ان میں
تقدیم ذکر زیادت میں آیت تحیت کی نظیر هوگی ۔ اذا حییتم بتحیة فحیو باحسن منها ۔
اور دوها جب تمهیں سلام کیا جاے تو اس سے زیادہ الفاظ میں کهو یا اتنے هی
والله تعالیٰ اعلم بمرادہ یه هے بتوفیق الله تعالیٰ تفسیر کریمه ممتحنه میں تمام کلام
که اوراق کے غیر میں نکلے گا والحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه و صلی الله تعالیٰ
علی سیدنا ومو لینا و آله و ذریة آمین والحمد لله رب العالمین ۔

بالجمله عطر ارشادات ائمه و نتیجه تنقیحات مهمه یه هوا که کریمه ممتحنه
میں اگر قتال سے قتال بالفعل مراد هو تو یقیناً آیات کثیرہ سے منسوخ جس کے نسخ
پر تصریحات جلیلۂ مذکورہ کے علاوہ مبسوط و عنایه و کفایه و تبیین و بحرالرائق
و ردالمحتار کے نصوص کا اور اضافه هوا یه جواب اول تها اور اگر مطلق قتال
مقصود که هر حربی غیر معاهد میں موجود تو ضرور آیت محکم اور مشرکین هند
کو اس میں داخل کرنا شدید ظلم و ستم یه جواب دوم هوا اور یهی مذهب
مسهور و مشرب منصور و مسلک ائمه حنفیه صدور هے مسلم حنفی بننے والی هندو
پرستی نے نه حنفیت قائم رکهی نه حنیفیت نه مذهب هی برقرار رکها نه شریعت
ذلک هوالخسران ان المبین ہ ولاحول ولاقوۃ الا بالله العلی العظیم دو جواب
کے هوے ۔

ثالثا واے غربت اسلام و انصاف کیا کوئی ان سے اتنا کهنے والا نهیں که
مسعود کے بالفعل محاربین سے بهی تمهیں عداوت کا اقرار ۔ هاتهی کے دانت هیں
کهانے کے اور دکهانے کے اور کیا تمهیں نهیں هو که جب وہ محاربین قاتلین ظالمین
گرفتار هوے ان پر ثبوت اشد جرائم کے انبار هوے تمهاری چهاتی دهڑکی
پهڑکی کهبرائے تلملائے سٹپٹائے جیسے اکلوتے کی پهانسی سنکر ماں کو

درد آئے فوراً گرما گرم دھواں دھار ریزولوشنعــ کیا کہ ہے ہے یہ
ہیں آنکھ کے تارے ہیں انھوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا جلایا
ڈھائیں قرآن پھاڑے یہ ہماری ان کی خانگی شکررنجی تھی ہمیں اس کی
نہیں یہ ہمارے سگے ہیں سوتیاڈاہ نہیں ماں بیٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی
دوسرے سے کھڑک ہی جاتا ہے ان کے درد سے ہمیں غش پر غش آ
بال بیکا ہو اور ہمارا کلیجہ پھٹا للہ ان کو معافی دی جائے فوراً ان سے
جاے۔ یہ ہے آیہ ممتحنہ پر تمہارا عمل یہ ہے الذین قاتلو کم فی الدین
جنگ و جدل یہ ہے واحد قہار کو تمہارا پیٹھ دینا یہ ہے کام جار
مچیٹا لینا۔ ان تمہارے سگوں نے قرآن مجید پھاڑے تم نے اس کے احکام
ڈالے۔ انھوں نے مسجدیں ڈھائیں تم نے رب المسجد کے ارشاد دولتیوں
ڈالے۔ قرآن چھوڑا ایمان چھوڑا۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
موڑا اور ان کے دشمنوں ان کے اعدا سے رشتہ جوڑا۔ یہ تمہیں اسلام کی
1 اف لکم بئس للظمین بدلا آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ تمہیں آیہ
کا کیا منہ ہے تمہارا پڑھنا یقیناً مصداق رب تالی القرآن و القران یلعنہ
آیت کاتتمہ نہیں 2 و من یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون جو ان
کرے وہی ظالم ہے تم نے خاص محاربین بالفعل مقاتلین فی الدین سے موالات
تم بحکم قرآن ظالمین ہوے یا نہیں اور یہی قرآن فرماتا ہے الالعنۃ اللہ علی
سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت تو بحکم قرآن ایسے لوگ لعین ہوئے
اب دو فتوے۔ اب کرو آیہ ممتحنہ کا دعوے واللہ لایھدی القوم الظلمین
من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخرو ماھم بمؤمنین ہ یخدعون اللہ والذین امنوا
الا انفسھم وما یشعرون ہ فی قلوبھم مرض فزاد ھم اللہ مرضا ولھم عذاب
یکذبون ہ

رابعاً ان صاحبوں سے یہ بھی پوچھ دیکھئے کہ سب جانے
لاینھکم ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر محکم ہی سہی اور
میں کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی اب دیکھو تمہارے ہاتھ میں قرآن

عــ بعض مفتیان بے انصاف ایسے دیکھیں جنہوں نے لکھا تھا کہ "اگر کوئی
خلاف ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ محارب سے بروقت ناجائز"
یہی وعدہ تھا الخ۔ ۱۲ حشمت علی عفی عنہ۔
۱۔ بہتیرے وہ ہیں کہ وہ قرآن تو پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت فرما رہا ہے ۱۲
۲۔ تم میں جو ان سے دوستی رکھیں تو وہی پکے ظالم ہیں۔ ۱۲

هوا والدتهم هواء ، کریمہ لاینهکم نے کچھ نیک برتاؤ مالی مواسات هی کی تو
دی (۱) یا فرمایا که انهیں اپنا انصار بناؤ (۲) ان کے گهرے یار غار هو جاؤ.
سلوت کو اپنے دین کا امام ٹهراؤ (۴) ان کی جے پکارو (۵)۔ ان کی حمد کے
گاو (۶) انهیں مساجد مسلمین میں بادب و تعظیم پهنچا کر (۷) مسند مصطفے
تعالی وسلم پر لیجا کر (۸) مسلمانوں سے اونچا اٹها کر واعظ هادی مسلمین
(۹) ان کا سردار جیفه اٹهاؤ (۱۰) کندهے پر ڈیکٹی زبان پر جے بول مرگهٹ میں
(۱۱) مساجد کو ان کا ماتم گاہ بناؤ (۱۲) ان کے لئے دعاے مغفرت (۱۳) و نماز
کے اعلان کراؤ (۱۴) ان کی موت پر بازار بند کرو سوگ مناؤ (۱۵) ان سے
پر تلنے لگواؤ (۱۶) ان کی خوشی کو شعار اسلام بند کراؤ (۱۷) گائے ک
کهانا گناہ ٹهراؤ (۱۸) کهانے والوں کو کمینه بتاؤ (۱۹) آسے مثل سوئر
گاؤ (۲۰) خدا کی قسم کی جگه رام دهائی گاؤ واحد قهار کے اسما میں الحاد رچاؤ۔
(۲۱) معاذ اللہ رام یعنی هر چیز میں رما هوا هر شے میں حلول کئے هوے ٹهراؤ
قرآن مجید کو رامائن کے ساتھ ایک ڈولے میں رکھ کر مندر میں لے جاؤ
دونوں کی پوجا کراؤ (۲۵) ان کے سرغنه کو کهو خدا نے ان کو تمهارے
کروالا بنا کر بهیجا هے یوں معنی نبوت جماؤ۔ الله عزو جل نے سید الانبیا صلی اللہ
علیه واله وسلم سے یهی تو فرمایا انما انت مذکر تم تو نهیں مگر مذکر اور
مذکر بنا کر بهیجا هے اس نے معنی رسالت کا پورا نقشه کهینچ دیا هال لفظ
(۲۶) نے یوں دکهایا نبوت ختم نه هوتی تو گاندهی جی نبی هوتے (۲۷) اور
پیشوا و بجاے مهدی موعود تو صاف کهه دیا (۲۸) بلکه اس کی حمد میں
وحی آئے که ،، خاموشی ازثناے توحد ثناے تست ،، (۲۹) صاف که دیا که
اگر هم نے هندو بهائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا ،،
صاف که دیا که هم ایسا مذهب بنانے کی فکر میں هیں جو هندو مسلم کا
نے کا (۳۱) صاف که دیا ایسا مذهب چاهتے هیں جو سنگم و پریاگ
ملاپ لهراے کا (۳۲) صاف که دیا که ،، هم نے قرآن و حدیث کی
ارتهی پر نثار کردی ،، کیا کریمه لاینهکم میں ان ملعونات و کفریات
دی نهی! ویلکم لاتفتروا علی الله کذباً فیسحتکم بعذاب ۰ ومن اظلم ممن

مولی هو اللہ پر جهوٹ نه باندهو که وہ تمهیں عذاب میں بهون دے اور اس سے بڑهکر
هو اللہ پر جهوٹ باندهے یه هیں وہ لوگ جو اپنے رب کے حضور پیش کئے
اور گواہ کهیں گے یه هیں وہ جنهوں نے اپنے رب پر جهوٹ باندها تها سناؤ ظالموں
کی لعنت هو اللہ کی راہ سے روکتے هیں اور آخرت کے منکر هیں۔

افترىٰ على الله كذباً اۨلئك الذين يعرضون على ربهم و يقول الاشهاد هؤ
كذبو على ربهم الا لعنة الله على الظالمين ہ الذين يصدون عن سبيل الله وه
هم كافرون ہ دیکھی تم نے آئینہ ممتحنه میں اپنی صورت [1] وذلک جزاء
کذالک العذاب و لعذاب الاخرة اکبرلو کانوایعلمون ہ

سوال ضروری لیڈر و پارٹی کہ اب تو کھلا کہ انھوں نے
خدا اور رسول سے و داد و اتحاد منایا اور ان کا کوئی عذر بارد انھیں کام
قرآن کریم سے اپنا حکم بتائیں اوپر آیه کریمه تلاوت ہوئی لاتجدقوما یو
والیوم الاخر یوادون من حاد الله و رسوله ہ تم نہ پاؤ گے جو الله اور قیامت
رکھتے ہیں کہ مخالفان خدا اور رسول سے وداد کریں دوسری آیت میں
ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفرو بئس ماقدمت لهم انفسهم ان سخط الله
العذاب هم خلدون ولو كانوايومنون بالله والنبى وما انزل اليه مااتخذو
ولكن كثيرا منهم فسقون ہ تم ان میں بہت کو دیکھوگے کہ کافروں سے
ہیں بیشک کیا ہی بری چیز ہے جو خود انھوں نے اپنے لئے تیار کی
ان پر الله کا غضب اترا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر انھیں
قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں کو دوست نہ بناتے مگر ہے یہ کہ ان
فاسق ہیں فرمائے الله واحد قہار سچا کہ ہندوؤں سے وداد و اتحاد منانے والے
مسلمان نہیں انھیں الله و نبی و قرآن پر ایمان نہیں یا معاذ الله یہ سچے کہ ہم
مسلمان ہیں ہم تو قوم کے لیڈر ان و ریفا رمران ہیں ۔ مسلمان تو ہی
الله سچا و من اصدق من الله حدیثا غرض ترک موالات میں افراط کی
مجرد معاملت حرام قطعی اور تفریط کی تو یہ کہ ہندوؤں سے و داد و
بلکہ ان کی غلامی و انقیاد فرض بلکہ مدار ایمان فسبحن مقلب القلوب
اول میں تحریم حلال کی دوم میں تحلیل حرام بلکہ افتراض حرام اور ان
حکم ظاہر وطشت ازبام لله انصاف کیا یہاں اهلحق نے انگریزوں کے
کو معاذ الله مسلمانوں کا تباہ کرنے والا مسئله نکالا آن اهل باطل نے
خوش کرنے کو صراحته کلام الله و احکام الله کو پاؤں کے نیچے مسل
خدا لگتی کہنی چاہئے ہندوؤں کی غلامی سے چھڑانے کو جو فتوی
کلام الہی و احکام الہی بیان کئے یہ تو ان کے دھرم میں انگریزوں کے
کو ہوے وہ جو پیر نیچر کے دور میں نصرانیت کی غلامی اوپی

---

١ - یہ سزا ہے ظالموں کی عذاب ایسا ہوتا ہے اور بیشک آخرت کا عذاب بہت
ہوتا اگر وہ جانتے - ١٢

دمی مدی کے بعد لیڈروں لے بیٹھے ھیں کیا اُس کا رد علمائے اھل سنت نے نہ کیا کس کے خوش کرنے کو تھا کیا بکثرت رسائل و مسائل اس کے رد میں. نہ کئے گئے حتی کہ اس کے بچے ندوے کے رد میں پچاس سے زائد رسائل شائع کئے ن میں جابجا اُس نیم نصرانیت کا بھی رد بلیغ ھے یہ کس کے خوش کرنے کو تھا کیا صمصام حسن میں نہ تھا ۔

نیچریاں راست خدا در کمند — نیچر و قانون ورا پائے بند
سر نتوانند کہ زنیچر کشد — خط بخدا نیش سنچر کشد
کیست سنچر سی وایس آئی است — گول بکول آمدہ نیچر پرست
چوں شدہ استارہ ہند آن ذعل — نحس و بلند آمدہ ھم چوں زحل
عرش و فلک جن و ملک حشر تن — ناروجناں جملہ غلط کرد و ظن
کیست نبی پر دل پرجوش گو — وحی چہ باشد سخن جوش او
برزنہ بر ھم ھمہ از اصل و فرع — دین نو آورد و نوا ورد شرع
ریش حرام ست وم فرق فرض — حج سوے انگلینڈ بود قطع ارض
گفت یا قوم شنو قوم من — ھیں سوئے اعزاز بدو قوم من
ذلت تا دین مسلمانی ست — واے بر آنکس کہ نہ نصرانی ست

کس کی خوشی کو تھا ۔ کیا مشرقستان اقدس میں نہ تھا ۔

ندویاں کیں جلوہ در اسپیچ ولکچر می کنند
چوں بہ سنت می رسند آں کار دیگر می کنند
کہ روا فض رابہ سر بر تاج لطف اللہ نہد
گہ پوادر رابہ تحت عالماں برمی کنند
بت و رخت تخت دیں ہیں جلوہ با صدرش بران
پادڑی و سکاٹ یامسٹر براڈر می کنند
مفت مفتی یافت ایں عزت کہ اورا ھم نشیں
با اماماں حج و جنت و کلکڑ می کنند
ساز و ناز عالماں بیں نظم بزم دیں بدیں
میزو اسٹیج و ٹکٹ بال و کلب گھر می کنند

زیں سگا لشہا چہ نالش ھا کہ خود ایں سرکشاں
داور دادار رابرٹش گورنر می کنند

یہ کس کی خوشی کو تھا ۔ مولوی عبدالباری صاحب خدام کعبہ کے لئے مسجد کان پور کو عام سڑک اور ھمیشہ کے لئے جنب و حائض و کافر کی پامال کر آئے اور بکمال جرأت اسے مسئلہ شرعیہ ٹھہرایا اس کے رد میں ابانۃ لکھا گیا جس میں ان سے کہا گیا ۔

دانم نہ رسی بہ کعبہ اے پشت براہ
کیں رہ کہ تومی روی بہ انگلستان ست

نیز ان کے شبہات واھیہ کے قلع و قمع کو قامع الواھیات یہ کس کی خوشی کو تھا بات یہ ھے کہ ع المرء یقیس علی نفسہ ع آدمی احوال پہ کرتا ھے قیاس لیڈروں اور ان کی پارٹی نے آج تک نصرانیت کی غلامی خوشنودی نصاریٰ کو کی اب کہ ان سے بگڑی اس سے بدرجہا خوشنودی ھنود کو اُن کی غلامی لی سمجھتے ھیں کہ معاذ اللہ خادمان ایسا ھی کرتے ھوں گے حالانکہ اللہ و رسول جانتے ھیں کہ اظہار مسائل خادمان شرع کا مقصود کسی مخلوق کی خوشی نہیں ھوتا صرف اللہ عزو جل اور اس کے بندوں کو اُس کے احکام پہنچانا وللہ الحمد سنئے ھم کہیں والہ اور اس کے رسولوں اور آدمیوں سب کی ھزار در ھزار لعنتیں جس نے الگریز خوش کرنے کو تباھی مسلمین کا مسئلہ نکالا ھو ۔ نہیں نہیں ۔ بلکہ اور جس نے حق مسئلہ نہ رضائے خدا و رسول نہ تنبیہ و آگاھی مسلمین کے بلکہ اس سے خوشنودی نصاریٰ اُس کا مقصد و مدعا ھو اور ساتھ ھی یہ لیجئے کہ اللہ واحد قہار اور اس کے رسولوں اور ملائکہ اور آدمیوں سب کی ھزار لعنتیں ان پر جنھوں نے خوشنودی مشرکین کے لئے تباھی اسلام کے سے نکالے اللہ عزو جل کے کلام و احکام تحریف و تغیر سے کایا پلٹ کر ڈالے بند کیئے شعائر کفر پسند کئے مشرکوں کو امام و ھادی بنایا ان سے مناپا اور اس پر سب لیڈر ملکر کہیں ۔ آمین ۔ ان کی یہ آمین انشا اللہ خالی اگرچہ ان میں بہت کی دعا نہ ھو الا فی ضلال ۔

(۸) لیڈر کہ احکام اسلام کو یکسر بدلنے اور بیچارے عوام من گھڑت احکام سنا کر چھلنے پر تلے ھیں محض فریب دھی کے لئے

ہیں کہ ہندوؤں سے اور ہم سے اب جب کہ عہد موافقت ہو گیا تو ہم کو اس کا پورا کرنا لازمی ہے۔ یہ شریعت پر محض افترا ہے۔

اب چند آیات ملاحظہ ہوں آیت (۱) بشر المنافقین بان لهم عذاباً الیما ہ الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین ایتبغون عندهم العزة للہ جمیعاً ہ اے محبوب خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے درد ناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں کو مدد گار بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں۔ عزت تو ساری اللہ کے قبضے میں ہے ظاہر ہے کہ کمزوری میں کسی کی مدد چاہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس کے بل بار سے ہمیں قوت ملے گی ہماری کمزوری و ذلت غلبہ و عزت سے بدلے گی اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ اُن کی بدعقلی ہے کافروں کی مدد سے غلبہ و عزت کی تمنا ہوس باطل ہے اور فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والے منافق ہیں اوران کے لئے درد ناک عذاب ہے تفسیر ارشاد العقل السلیم اسی آیہ کریمہ کے تحت میں ہے بیان لخبیبة رجالهم یطلبون بموالات الکفرة العزة والغلبة (فان العزة للہ جمیعا) تعلیل لبطلان رأیهم فان انحصار جمیع افراد العزة فی جنابه عزو علا بحیث لاینالها الا اولیاؤ قال تعالیٰ وللہ العزة ولرسوله وللمومنین یقضی ببطلان العزز بغیرة واستحالة الانتفاع به آیت (۲) لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین و من یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شئی ہ مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو مدد گار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہیں۔ تفسیر لباب التاویل میں ہے ان عبادة بن الصامت کان له حلفاء من یهود فقال یوم الاحزاب یا رسول اللہ معی خمسمائة من الیهود وقدر أیت ان استظهر بهم علی العدو فنزلت هذه الایة وقوله (لایتخذ المومنون) ـ

الایة یعنی انصار او اعونا (من دون المومنین) ای من غیرالمومنین والمعنی لا یجعل المومن ولایة لمن هو غیر مومن نہی اللہ المومنین ان یوا لوالکفار و یلاطفوهم لقرابة بینهم اومحبة اومعاشرة والمحبة فی اللہ والبغض فی اللہ باب عظیم و اصل من اصول الایمان یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ یہودی ضیف تھے غزوہ احزاب میں

۱- اس آیت میں ان کی نامرادی کا بیان ہے جو کافروں سے استعانت کرتے ہیں فرماتا ہے کیا کافروں کی دوستی میں یہ غلبہ و قوت چاہتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے اس میں ان کی رائے فاسد ہونے پر دلیل قائم فرمائی کہ جب تمام عزتیں حضرت عزت کے لئے خاص ہیں کہ اس کے دوستوں کے سوا کسی کو نہیں مل سکتیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت صرف اللہ و رسول اور مسلمان کے لئے ہے تو اس سے واجب ہوا کہ غیروں سے عزت چاہنا باطل اور ان سے نفع چاہنا محال ۱۲-

انهوں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ساتھ پانسو یہودی ہیں میری
کہ دشمن پر آن سے مدد لوں اس پر آیہ کریمہ اتری کہ مسلمان غیر مسلم
گار نہ بنائیں یہ مسلمانوں کو حلال نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو
رشتے خواہ یارانے ۔ خواہ نرے میل کے باعث کافروں سے دوستانہ برتیں
لطف و نرمی کے ساتھ پیش آئیں اور اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے
عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے ۔ مدآرک شریف پارہ ٦ میں ہے ۔ ای لا
اولیاء تنصرو نھم و تستنصرو نھم وتؤ اخوا نھم و تعاشرو نھم معاشرۃ
رب عزو جل فرماتا ہے کافروں کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے معاون
اپنے لئے مدد چاھو انھیں بھائی بناؤ دینوی برتاؤ ان کے ساتھ مسلمانوں
اس سب سے منع فرماتا ہے تفسیر کبیر پارہ ٦ میں ہے المراد ان اللہ تعالیٰ
ان لایتخذ الحبیب والناصر الا من المسلمین یعنی مراد آیت یہ ہے کہ
مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ صرف مسلمانوں ھی کو اپنا دوست و مدد
اس میں ہے لاتتخذو ھم اولیاء ای لاتعتمدو اعلی الاستنصار بھم والتودد
مراد آیت یہ ہے کہ کافروں کی مددو یاری پر اعتماد نہ کرو تفسیر ابوالسعود وتفسیر
میں زیر آیہ مذکور ہے نھوا عن موالاتھم لقرابۃ اوصداقۃ جاھلیۃ و نحوھم
المصادقۃ والمعاشرۃ وعن الاستعانۃ بھم فی الغزو و وسائر الامور الدینۃ
منع کئے گئے کافروں کی دوستی سے خواہ رشتہ داری ھو یا اسلام سے پہلے
کسی سبب یاری خواہ میل جول کے سبب اور منع کئے گئے اس سے
کسی دینی کام میں کافروں سے استعانت کریں ۔

آیت ۳ فان تولوا فخزوھم واقتلواھم حیث ثقفتموھم ولا تتخذوا
ولا نصیرا ۔ اگر کافر ایمان لانے سے منہ پھیریں تو انھیں پکڑو اور جہاں
کرو اور انھیں کسی کو دوست نہ بناؤ نہ مددگار ۔ اس آیہ کریمہ میں ولی
لفظ نصیر خود ھی صاف ارشاد ہے کہ انھیں دوست ٹھرانا بھی حرام اور
رام تفسیر مدارک التنزل میں ہے (۱ فان تولوا) عن الایمان (فخزوھم
وجد تموھم ولا تتخذوا منھم ولیاولا نصیرا) وان بذلوا لکم الولایۃ والنصرۃ
منھم (الا الذین یصلون الی قوم) ویتصلون بھم والا ستشناء من قولہ

۱ ۔ اگر وہ ایمان لانے سے منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاو مارو اور ان میں کسی کو
نہ بناؤ نہ مددگار اور اگر وہ بلا معاوضہ بھی تمہاری دوست داری و مدد
بھی قبول نہ کرو مگر جو اہل معاہدہ سے ملیں یہ پکڑنے اور قتل کرنے سے
ہے کہ وہ تو ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے ۔ ۱۲

...عن المولاة - تفسیر بیضاوی میں هے - [2] أی جانبوهم رأسا ولا تقبلوا منهم ولاية
ولا نصرة - تفسیر ابوالسعود میں هے - [3] ای جانبوهم مجانبه كلية ولا تقبلوا منهم ولاية
ولا نصرة ابدا - تفسیر فتوحات الهيه میں هے - [4] هذا مستثنیٰ من الا خذوالقتل
...الموالاة فحرام مطلقا لاتجوز بحال تفسیر خازن میں هے - [5] هذا الا ستثناء يرجع
الی القتل لا الی الموالاة لان موالاة الكفار والمنافقين لاتجوز بحال تفسیر کرخی میں
هے - [6] استثناء من مفعول فاقتلوهم لا من قوله ولا تتخذوا منهم وان كان اقرب مذكور
لان اتخاذالولی منهم حرام بلا استثناء بخلاف قتلهم - تفسیر عناية القاضی میں هے -
...قال لطيبی لامن ولا تتخذوا وان كان اقرب لان اتخاذالولی منهم حرام مطلقا -

اقول اس پر خود سیاق کریمه دال که قتل و قتال هی کے منع و رخصت
کا ذکر هے یوں هی عموم حکم نفس استثنا کا مفاد که مجاهدین متصلین بالمعاهدین
و معاهدین غیر جانب دار طرفین مستثنیٰ فرمائے والله تعالیٰ اعلم -

فائده ثانیه صحاح احادیث ناطق **حدیث** صحیح مسلم و سنن اربعه و مشکل
الآثار امام طحاوی میں ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها سے هے جب حضور انور
صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم بدر کو تشریف لے چلے سنگستان و بره میں (که
مدینه طیبه سے چار میل دور هے) ایک شخص جس کی جرأت و بهادری مشهور تھی
حاضر هوا اصحاب کرام اسے دیکھ کر خوش هوئے اس نے عرض کی میں اس لیے
حاضر هوا که حضور کے همرکاب رهوں اور قریش سے جو مال هاتھ لگے اس میں سے
حصه میں پاؤں حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم نے فرمایا - اتومن بالله و
رسوله - کها تو الله رسول پر ایمان رکھتا هے کها نه - فرمایا فارجع فلن نستعين بمشرك
واپس جا هم هرگز کسی مشرک سے مدد نه چاهیں گے - پھر حضور تشریف لے

...ان سے بالکل دور رهو اور ان کی دوستی و مدد کچھ نه قبول کرو - ۱۲
...کافروں سے بالکل کناره کش رهو اور کبھی ان کی دوستی و مدد قبول نه کرو -
...یه استثنا گرفتاری و قتل سے هے رهی کافر سے موالات وه تو مطلقاً حرام هے کسی حال میں
...جائز نهیں - ۱۲
...یه استثنا قتل کی طرف پھرتا هے نه موالات کی جانب اس لئے کافروں اور منافقوں سے موالات تو
کسی حال میں حلال نهیں - ۱۲
...معاهدوں سے ملنے والوں کا استثنا ان سے هے جن کی بابت حکم فرمایا تھا که انهیں قتل کرو
...اس ارشاد سے استثنا نهیں که ان میں نه کسی کو دوست بناؤ نه مدد گار اگرچه ذکر میں یهی
قریب تر هے اس واسطے که کافروں سے کسی کو دوست بنانا بلا استثنا حرام هے بخلاف ان کے
قتل کے که اس سے معاهدین مستثنیٰ هیں - ۱۲
...نے کها دوست یا مدد گار بنانے کی ممانعت سے استثنا نهیں اگرچه وه قریب تر هے اس لئے
که کافروں میں سے کسی کو دوست بنانا مطلقاً حرام هے اگرچه معاهده هو - ۱۲

چلے - جب ذوالحلیفہ پہنچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہو
خوش ہوے کہ واپس آیا وہی پہلی بات عرض کی اور حضور نے وہی جو
فرمایا کہ اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے کہا نہ - فرمایا فارجع فلن نستعین
واپس جا ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے - پھر حضور تشریف لے
وادی میں پہنچے وہ پھر آیا اور صحابہ خوش ہوے اس نے وہی عرض کی
فرمایا کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے عرض کی ہاں - فرمایا - نعم
اب چلو -

حدیث ۲ امام احمد و اسحاق بن راھویہ مسانید اور امام بخاری
ابو بکر بن ابی شیبہ مصنف اور امام طحاوی مشکل الاثار اور طبرانی معجم
حاکم صحیح مستدرک میں خبیب بن اساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک غزوہ[1] کو تشریف لیے جاتے تھے اور میں اور
سے ایک شخص حاضر ہوے میں نے عرض کی[2] یا رسول اللہ ہمیں شرم آتی
ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں - (یہ قوم خزرج
انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے
کیا تم دونوں مسلمان ہوے - کہا نہ - فرمایا - فانا لا نستعین بالمشرکین علی
تو ہم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے اس پر ہم دونوں اسلام لا
ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الا
یوں ہیں تنقیح میں اس کے رجال کی توثیق کی -

حدیث ۳ امام و اقدی مغازی اور امام اسحاق بن راھویہ مسند
طحاوی مشکل الاثار اور طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں ابو حمید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٗ وسلم روز احد
لے چلے جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا
یہ کون ہیں ؟ عرض کی گئی یہودی بنی قنیقاع قوم عبداللہ بن سلام حلفاے
بن آبی (یہ لفظ طحاوی ہیں اور لفظ ابن راھویہ یوں ہیں عرض کی گئی عبداللہ
ہے اپنے حلیفوں کے ساتھ کہ قوم عبداللہ بن سلام کے یہود ہیں اور لفظ و
ہے یہ ابن آبی کے حلیف یہودی ہیں اور لفظ طبرانی میں ہے یہ عبداللہ

---

۱ - یہ غزوہ - وہ غزوہ ہے کما فی اسد الغابہ - ۱۲ منہ غفرلہ
۲ - اقول یہ لفظ مستدرک میں ہے اور مشکل الاثار و مسند احمد میں نہیں - قبل اسلام
باعتبار عرف مسلمین ہو گا یا یوں کہ اس وقت بھی ایقان تھا اگرچہ اذعان
ہوا - ۱۲ منہ غفرلہ

یہ سو یہودیوں کے ساتھ کہ اس کے حلیف ہیں) فرمایا کیا اسلام لے آئے عرض کی
نہ ۔ وہ اپنے دین پر ہیں فرمایا ۔ قل لهم فلیر جعوا فانا لا نستعین بالمشرکین
علی المشرکین ۔ ان سے کہہ دو لوٹ جائیں ہم مشرکوں پر مشرکوں سے مدد نہیں
لیتے **اقول** یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے مسند امام احمد میں اس کی سند یوں ہے ۔
حدثنا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو بن علقمه عن سعد بن المذر عن ابی حمید
الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه فضل بن محمد موسی و محمد بن عمرو بن علقمه دونوں رجال
صحیح صحاح سته سے ہیں ثقه ثبت و صدوق اور یہ سعد بن منزر بن ابی حمید الساعدی
ہیں ۔ کما فی مشکل الاثار ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا کہا مقبول ہیں ۔
تہذیب التہذیب میں ہے ۔ [1] روی عن جده و حمزة بن ابی اسیدو عنه محمد بن عمرو
بن علقمه و عبدالرحمان بن سلیمان بن العیل ذکره ابن بان فی لثقات لا جرم زرقانی
شرح مواہب میں ہے ۔ [2] قدروی الطبرانی فی الکبیر والاوسط رجال ثقات عن ابی حمید
الساعدی الحدیث ۔

حدیث ۴ ۔ عبد بن حمید و ابولعلی و انباے جریر و منذر و ابی حاتم اور
بیہقی شعب الایمان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنه سے راوی ۔ رسول اللہ تعالیٰ علیه واله
وسلم نے فرمایا ۔ لا تستفینو بنار المشرکین ۔ مشرکوں کی آگ سے روشنی نه لو ۔
امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنه سے اس کے معنی پوچھے گئے فرمایا ۔ لاتشتشیروا
المشرکین فی شیء من امورکم قال الحسن و تصدیق ذالک فی کتاب اللہ یا یها الذین
امنوا لا تتخذ وابطانة من دونکم لا یالونکم خبالا ۔ ارشاد حدیث کے یه معنی ہیں که
مشرکوں سے اپنے کسی معامله میں مشورہ نه لو ۔ پھر فرمایا اس کی تصدیق خود
کلام اللہ میں موجود ہے که فرمایا اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نه بناؤ وہ
تمہاری بدخواہی میں کمی نه کریں گے **اقول** یه حدیث بھی اصول حنفیه کرام پر
صحیح ہے طبری کے یہاں اس کی سند یه ہے ۔ حدثنا ابو کریب و یعقوب بن ابراهیم
قالا حدثنا هشیم اخبرنا العوام بن حوشب عن لا زهر بن راشد عن انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنه ابو کریب سے عوام بن حوشب تک سب اجله مشاہیر ثقه عدول
رجال جمله صحاح سته سے ہیں اور ازهر بن راشد رجال سنت نسائی و تابعین سے ہیں

---

[1] ... نے اپنے دادا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه اور حمزہ بن ابی اسید سے علم حاصل کیا اور ان سے محمد بن عمرو بن علقمه اور عبدالرحمن بن سلیمان ابن حضرت غسیل الملئکه رضی اللہ تعالیٰ عنه نے ... ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ۔ ۱۲

[2] ... طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں به سند صحیح ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کی ۔ ۱۲

ان پر کسی امام معتمد سے کوئی جرح ثابت نہیں اور یہ کہ ان سے راوی ...
بن حوشب ہیں جس کی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول ...
نزدیک اصلاح جرح نہیں خصوصا تابعین میں ۔ مسلم الثبوت میں ہے ۔ الا ...
له راویا وا دا وهو مجهول العین فواتح الرحموت میں ہے ۔ [2] وقیل لا یقبل ...
وهو تحکم فصول البدایع میں ہے [3] العدالة فیمابین رواه الحدیث هی الا...
وهو الغالب بینهم فی الواقع کما نشاهده فلذا قبلنا مجهول القرون الثلثة فی الروا...

فائدہ ثالثہ ۔ بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات ...
مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح و مفید مدعائے مخال...
علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انھیں ذکر کر کے فرمایا ۔ [4] ولا شک ان ...
احادیث النع فی القوة فکیف تعارضهما ۔ خود ابو بکر حازمی شافعی نے کتا...
میں حدیث صحیح مسلم دربارۂ ممانعت روایت کر کے کہا ۔ [5] وما یعارضه ...
فی الصحة والثبوت فتعذر ادعاء النسخ ۔ یہ اجمالی جواب بس ہے اور مجمل ...
کہ یہاں دو واقع پیش کیے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ ...
کہ وہ واقعہ بدر واحد ہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے غزو...
کہ ان کے کئی برس بعد ہے بعض یہود بنی قنیقاع سے یہود خیبر پر استعانت ...
۸ ہجری غزوہ حنین میں صفوان بن امیہ سے ۔ اور وہ اس وقت مشرک ...
ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مشرک یا مشرک...
رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد و قبول کا اختیار تھا جب تو ...
کوئی مخالفت ہی نہیں اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ...
تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے ان کو منسوخ کر دیا یہ تمام ...
امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ان سے فتح اور فتح سے ردالمحتار ...

---

۱ ۔ یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی ...
کہتے ہیں ۔ ۱۲

۲ ۔ اور بعض نے کہا ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے ...

۳ ۔ راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد ...
ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے اس لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ...
کرتے ہیں ۔

۴ ۔ کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتیں تو کیونکر ...
ہو سکتی ہیں ۔ ۱۲

۵ ۔ اور اس کا خلاف جن روایتوں میں آیا ہے وہ صحت و ثبوت میں ان کے برابر ...
استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعا نا ممکن ہے ۔ ۱۲

[اور] ناواقفوں نے نہ سمجھا یہ بعینہ کتاب الاعتبار حازمی شافعی میں امام شافعی سے
مروی ہے احیث قال قرأت علی روح بن بدر اخبرک احمد بن محمد بن احمد فی کتابہ
عن ابی سعید الصیر فی اخبرنا ابوالعباس انا الربیع انا الشافعی قال الذی روی مالک
کما روی . رد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مشرکا ومشرکین فی غزاۃ
بدر وابی ان ستعین الا بمسلم ثم استعان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد بدر
فی غزوۃ خیبر بھود من بنی قینقاع کانوا اشداء استعان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم فی غزوۃ حنین سنۃ ثمان بصفوان بن امیۃ وھو مشرک فالددالاول انکان
لان لہ الخیار بان یستعین بمشرک وان یردہ کما لہ رد المسلم من معنی مخافۃ اوالشدۃ
فلیس واحد من الحدیثین مخالفا للآخروان کان ردہ لانہ لم یران یستعین بمشرک فقد
نسخہ مابعدہ من استعانۃ بالمشرکین ولا باس ان یستعین بالمشرکین علی قتال المشرکین
اذا خرجوا طوعاً ویرضخ لھم ولا یھم لھم ولا یثبت عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
وسلم انہ اسھم لھم انتھی -

اس کے بعد جو فقرہ فتح میں ہے وہ بھی زیرقال الشافعی داخل - اور انہیں
[کے] قول ہے جسے بیہقی شافعی نے ان سے روایت کیا نصب الرایہ میں ہے - [2] قال

---

[1] ...میں نے روح میں بدر پر پڑھا کہ آپ کو احمد بن محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ابو سعید صیرفی سے خبر دی کہ انھوں نے کہا ہمیں ابو العباس نے خبر دی کہ ہمیں امام شافعی نے خبر دی کہ وہ جو امام مالک نے روایت فرمایا وہ ویسا ھی ہے جیسا انھوں نے روایت فرمایا - غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک مشرک اور دو مشرکوں کو واپس فرمایا اور غیر مسلم سے استعانت کرنا قبول نہ فرمایا پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ خیبر میں نبی قینقاع کے کچھ یہودیوں سے کام لیا کہ زور آور تھے اور سنہ ۸ ھجری غزوہ حنین میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے جس وقت میں کہ وہ مشرک تھے کچھ امداد لی تو پہلا رد فرما دینا اگر اس بنا پر تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اختیار تھا کہ کسی مشرک سے کام لیں یا آسے واپس فرمادیں جیسا آنھیں مسلمان کے واپس فرما دینے کا اختیار ہے اس پر کسی خوف یا مشقت کے باعث - جب تو حدیثوں میں باھم کچھ اختلاف ھی نہیں اور اگر وہ واپس فرمادینا اس بنا پر تھا کہ حضور نے مشرک سے مدد لینا ناجائز جانا تو بعد کے واقعہ نے کہ مشرکوں سے کام لیا اسے منسوخ کر دیا اور اس میں کچھ حرج نہیں کہ مشرکوں سے لڑنے میں مشرکوں سے مدد لے جبکہ وہ اپنی خوشی سے لڑنے کو جائیں اور غنیمت میں سے انہیں کچھ تھوڑا سا دیا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ثابت نہیں کہ حضور نے انہیں پورا حصہ دیا ھو انتھیٰ یہ تمام کلام امام شافعی کا ہے - ۱۲

[2] امام شافعی نے فرمایا کہ وہ مشرک جسے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوہ بدر میں واپس فرما دیا تھا کہ شاید یہ اس امید کی بنا پر ھو کہ وہ اسلام لے آئے گا - اور امام شافعی نے کہا سلطان اسلام کو گنجائش ہے چاہے مشرک کو واپس کر دے یا اجازت دے انتھیٰ اور امام شافعی کا یہ سارا کلام بیہقی نے ان سے روایت کیا - ۱۲

الشافعی ولعله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم انما **ردالمشرک** الذی
رجاء اسلامه وقال و ذالک واسع الامام ان ردالمشرک اوبازن له انہی
کہ نقله البیهقی عنه ـ واقعه یهودی قینقاع کا **جواب** تو واضح ہے
طلاق اور خود حاذمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا
اسے احادیث صحیحه کے سامنے پیش کیا جائے اس کا مخرج الحسن بن
عن مقسم عن ابن عباس ہے ـ قطع نظر القطاع سے کہ حکم نے مقسم
حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں اور امام شافعی کے نزدیک منقطع
عمارة متروک ہے کما فی التقریب اور مرسل زهری مروی جامع
ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل ـ

اقول اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیوه بن شریح و زهری
ہے ـ تہذیب التهذیب میں امام احمد سے ہے ـ [1] لم یسمع حیوة من الزهری
مرسل زهری کا جسے محدثین پابر ہوا کہتے ہیں تیسرے **ضعیف**
یوں ہی بیہقی نے کہا ـ [2] اسناده **ضعیف** و منقطع نصب الرایه
ضعیفة ـ

اقول اور کچھ نہ ہو تو اس میں یہی **تو** ہے ـ [4] اسهم النبی
علیه وسلم لقو من الیهود قاتلوا معه ـ اس سے **استعانت** کہاں ثابت
نے بطور خود قتال کیا ہو اور پانچواں جواب امام طحاوی سے
قاطع اسناد ہے رہا قصه **صفوان** رضی الله عنه ان کا قبل اسلام
همراه رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز آن سے
حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا
ہے کہ سوزره خود بکتر اور ایک روایت میں چار سو آن سے
پرورش سرکار عالم مدارکه مولفة القلوب سے تھے همراه لشکر ظفر
مراد بھی پوری ہوئی اوراسلام بھی پختہ و راسخ ہو گیا ـ

سرکار اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا
که یه بے اختیار کہہ اٹھے والله ماطابت بهذا الا نفس نبی ـ

---

١ ـ حیوه نے زهری سے کوئی حدیث نہ سنی ـ ١٢
٢ ـ اس کی سند ضعیف اوربیچ میں کٹی ہوئی ہے ـ ١٢
٣ ـ یه سب روایتیں ضعیف ہیں ـ ١٢
٤ ـ نبی صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم نے ان یہودیوں کو جنھوں نے همراه رکاب
حصه عطا فرمایا ـ ١٢

حوالی دل سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں ۔ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ امام ابن سعد طبقات پھر حافظ الشان عسقلانی اصابه فی تمیز الصحابه میں انھیں صفوان رضی الله تعالیٰ عنه کی نسبت فرماتے ہیں ۔ لم یبلغنا انه غزامع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ همیں روایت نه پہنچی که انہوں نے حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کی همراهی میں جہاد کیا هو امام طحاوی مشکل الاثار میں فرماتے هیں ۔ صفوان کان معه لا باستعانة منه ففی هذاما یدل علی انه انما امتنع من الا ستعانة به وبا مثاله ولم یمنعهم من القتال معه باختیارهم لانفسهم ۔ یعنی صفوان خود هی حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم کے ساتھ ہوئے تھے حضور نے ان سے استعانت نه فرمائی تھی اس میں دلیل ہے اس پر که حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے اور وہ اپنے اختیار سے همراهی میں ہوں اس سے منع نه فرماتے تھے ۔ اسی میں ہے ۔ حدثنا ابو امیة قال حدثنا بشربن عمر الزهرانی قال قلت لمالک الیس ابن شهاب کان یحدث ان صفوان ابن امیه سارمع رسول الله صلی الله علیه وسلم فشهد حنینا والطائف وهو کافر قال بلیٰ ولکن هوسار مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم یامره رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔ هم سے ابو امیه نے حدیث بیان کی که هم سے بشر بن عمر زهرانی نے یه حدیث بیان کی که میں نے امام مالک رضی الله تعالیٰ عنه سے گزارش کی کیا زهری یه حدیث نه کرتے تھے که صفوان بن امیه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کے همراه رکاب اقدس حنین و طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر هوئے فرمایا مگر وہ خود رسول الله صلی الله علیه وسلم کے همراه رکاب هوے تھے ۔ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے ان سے نه فرمایا تھا علامه جلال الدین ابو المحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے هیں ۔ لا مخالفة بین حدیث صفوان و بین قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا لا نستعین بمشرک لان صفوان قتاله کان باختیاره دون ان یستعین به النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وان لااستعانة بالمشرک غیر جائزه لکم تخلیتهم للقتال جائزة لقوله تعالیٰ لا تتخذوا البطانة من دونکم والا ستعانة اتخاذ بطانة وقتالهم دون استعانه بخلاف ذلک ۔ یعنی حدیث صفوان اور رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کے اس ارشاد که هم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں که صفوان کا قتال کو اپنے اختیار سے تھا نه یه که رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے ان سے مدد چاہی هو ۔ مشرک سے استعانت حرام ہے لیکن خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز اس لیے که رب عزوجل نے فرمایا غیروں کو اپنا رازدار نه بناؤ مشرک سے

استعانت کرنا اُسے رازدار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اس کے لڑ[illegible]
بات نہیں -

فائدہ رابعۂ اقول یہ مسئلہ کہ ذمی اگر مسلمانوں کے ہمراہ قتال ک[illegible]
راستہ بتائے تو سلطان اُسے غنیمت سے کچھ عطا فرمائے جو مسلمانوں کے ح[illegible]
کم ہو اور راہ بتانے میں بقدر اجرت تمام متون مثل ہدایہ و وقایہ و نق[illegible]
و کنز و وافی و مختار و اصلاح و غرر و ملتقی و تنویر اور ان کے سوا جن ج[illegible]
میں اس کا ذکر ہے جیسے خزانۃ المفتیین و اشباہ والنظائر وغیرہا سب میں [illegible]
ساتھ مقید ہے حتی کہ علامہ محمد بن عبدالرحمان دمشقی نے رحمۃ الامۃ [illegible]
عبدالوہاب شعرانی نے میزان الشریعہ میں اُسے ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ [illegible]
اسی قید کے ساتھ ذکر کیا رحمۃالامہ کی عبارت یہ ہے - [1] اتفقو علی ان من حضر
من مملوک اوامرأۃ او صبی او ذمی فلھم الرضخ - بعض شراح نے اسی [illegible]
استعانت استنباط کیا - فتوای شائع کردہ لیڈری نے در مختار کی یہ عبارت تو [illegible]
[2] مفاد لاجواز الاستعانۃ بالکافر عندالحاجۃ - اور متن کی عبارت چھوڑ دی ج[illegible]
مفاد کا مرجع بتاتی کہ یہ کاہے کا مفاد ہے وہ عبارت یہ ہے - [3] لاتعد
وامرأۃ و ذمی ورضخ لھم اذا باشر والقتال اوکانت المرأۃ تقوا بمصالح اما و[illegible]
الذمی علی الطریق - اس کے متصل بلا فصل در مختار کی وہ عبارت ہے تو [illegible]
قطعاً وہی مراد جو متن میں مذکور ہے یعنی ذمی کہ حربی ہرگز اس کے م[illegible]
نہیں جس کے سبب بدلیل اولویت یا مساوات تعمیم کر لی جائے اس کی [illegible]
عبارت قدوری و ہدایہ سے گزری جن میں لفظ کافر تھا اور تمام اکابر نے [illegible]
فرما دی کہ کافر سے مراد ذمی ہے -

فائدہ خامسہ - امام اجل زینت حنفیت سیدنا احمد طحاوی رحمۃ اللہ [illegible]
اس میں اور تخصیص فرمائی اور اسی کو حضرت سیدنا امام اعظم و جملہ ائمہ
مذہب بتایا کہ مسئلہ استعانت کا کتابی سے خاص ہے جہاد میں وقت حا[illegible]
ہوئے یہودی یا نصرانی سے مدد لے سکتے ہیں مشرک سے اصلاً جائز نہ[illegible]
الاثار میں استعانت مشرک سے ممانعت کی حدیثیں روایت فرمائیں پھر استعانت

---

۱ - علما کا اتفاق ہے کہ غلام یا عورت یا لڑکا یا ذمی جو غنیمت میں حاضر ہوں تو ان[illegible]
جائے گا پورا حصہ نہیں - ۱۲

۲ - اس سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر سے مدد لینی جائز ہے - ۱۲

۳ - غلام لڑکے اور عورت اور ذمی کے لئے غنیمت کا حصہ نہیں ہاں کچھ دیا جائے گا اگر
عورت مریضوں کی تیمار داری کرے یا ذمی راستہ بتائے - ۱۲

کی حدیث اعتراضاً وارد کی پھر اس سے جواب میں فرمایا - [1] لیس فی ذالک ما یخالف شیئاً مما رویناہ فی هذا الباب لان الیهود لیسوا من المشرکین الذین قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه واله وسلم فی الاثار الاول انه لا نستعین بهم اولئک عبدة الاوثان وهؤلاء اهل الکتاب والغلبة لنا لانا الا علون علیهم وهم اتباع لنا وهو کذا حکمهم الان عند کثیر من اهل العلم منهم ابو حنیفة و اصحابه رضی اللہ تعالٰی عنهم یقولون لا باس بالاستعانة باهل الکتاب فی قتال من سواهم اذا کان حکمنا هوالغالب ویکرهون ذالک اذا کان احکامنا بخلاف ذالک و نعوذ باللہ من تلک الحال - مقصر علامه یوسف حنفی میں ہے - [2] الممتنع الاستعانة بالمشرک والیهود لیس من المشرکین هکذا حکمهم عند ابی حنیفة واصحابه اذا کان حکمنا هوالغالب بخلاف ما اذا لم یکن غالبا نعوذ باللہ -

فائدہ سادسہ - اقول تحقیق مقام بتوفیق مقام یہ ہے کہ یہاں استعانت کی تین صورتیں ہیں - التجا - اعتماد - استخدام التجا یہ قلیل گروہ اپنے کو ضعیف و کمزور یا عاجز پا کر کثیر و قوی و طاقتور جتھے کی پناہ لے اپنا کام بنانے کے لئے اس کا دامن پکڑے یہ بداهة اپنے آپ کو ان کے ہاتھ میں دے دینا ہوگا اور انہیں خواہی نخواہی ان کے اشارے پر چلنا ان کی پس روی کرنی پڑے گی -

اعتماد - یہ کہ گروہ مساوی سے یارانہ گانٹھیں انہیں اپنا یاور و یار ومعین و مدد گر بنائیں ان کی مدد و موافقت سے اپنے لئے غلبہ و عزت و کامیابی چاہیں یہ گویہ اپنے آپ کو ان کے رحم پر چھوڑ دینا نہیں مگر ان کی ہمدردی و خیر خواہی پر اعتماد یقیناً ہے کوئی عاقل خون کے پیاسے دشمن بدخواہ کو معین و ناصر نہ بنائے

---

[1] یہ حدیث مخالف نہیں، کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیں یہ روایت ان سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی اس لئے کہ یہود مشرک نہیں ہیں جن کے بارے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگلی حدیثوں میں فرمایا کہ ہم ان سے استعانت نہیں کرتے وہ بت پرست ہیں یہ کتابی ہیں اور غلبہ ان پر ہمیں کو ہے کہ ہمیں ان پر بالا دست ہیں اور وہ ہمارے تابع ہیں اور اب بھی اکثر علما کے نزدیک ان کا یہی حکم ہے ازاں جملہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ فرماتے ہیں غیر کتابی کافروں کے مقابلہ میں کتابیوں سے مدد لینے میں حرج نہیں جب کہ ہمارا ہی حکم غالب ہو اور کتابیوں سے بھی مدد لینے کو ناجائز رکھتے ہیں - جب کہ حالت اس کے خلاف ہو یعنی وہ ہمارے تابع و پیرو نہ ہوں اور اس حالت سے اللہ کی پناہ - ۱۲

[2] مشرک سے استعانت ناجائز ہے اور یہودی مشرک نہیں امام اعظم اور ان کے تلامذہ کے نزدیک یہی حکم ہے جب کہ ہمارا ہی حکم غالب ہو بخلاف اس کے کہ معاذ اللہ ہمارا حکم ان پر غالب نہ ہو - ۱۲

[3] الاعتماد هو الاستعانت میں ہے اور یہاں یہ مراد کہ صرف اعتماد ہے استبلانہ ان کا نہ اپنا - ۱۲ منہ

گا ۔ یہاں مساوات کے یہی معنی نہیں کہ ہر طرح قوت میں ہمارا ہم رنگ ہو
خود سر گروہ کہ ہمارے ہاتھ میں مجبور نہیں اور ہمارے ساتھ بد خواہی کر رہا
اسی شق میں ہے کہ باوصف خود سری اُسے ناصر بنانا بے اعتماد نہ ہوگا یہ
صورتیں کفار کے ساتھ یقیناً قطعاً نصوص قطعیہ قرانیہ سے حرام قطعی ہیں جن کی
کو پہلی اور دوسری دو ہی آیتیں کافی و وافی ہیں ہرگز کوئی مسلمان انہیں
نہیں کہہ سکتا ۔

استخدام ۔ یہ کہ کافر ہم سے دبا ہو اس کی چوٹیا ہمارے ہاتھ میں ہو
طرح ہمارے خلاف پر قادر نہ ہو وہ اگرچہ اپنے کفر کے باعث یقیناً ہمارا
ہوگا مگر بے دست و پا ہے ہم سے خوف و طمع رکھتا ہے خوف شدید کے باعث
بد خواہی نہ کر سکے بلکہ طمع کے سبب مسلمان کے بارے میں نیک رائے ہوگا

الحمد للہ یہ تقریر فقیر غفرلہ القدیر نے تفقہاً لکھی تھی پھر امام شمس
سرخی کی شرح بر صغیر امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھی عظیم و جلیل تائید
خامسہ میں امام طحاوی و علامہ یوسف حنفی کی عبارتیں سن چکے کہ جواز اس
ہے جب ہمارا ہی حکم غالب ہو اور امام ابو جعفر کا ارشاد کہ ہمیں بلند
ہوں اور وہ ہمارے تابع بعینہ یہی شرط سیر صغر میں کہ کتب ظاہر بروایۃ
امام محمد نے سید نا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا
عن المسلمین یستعینون باهل الشرک علی اهل الحرب قال لاباس بذلک اذا کان
الاسلام هوالظاهر الغالب میں نے عرض کی کہ مسلمان اگر حربیوں پر مشرکوں
مدد لیں تو کیسا ہے فرمایا مضائقہ نہیں بشرط یہ کہ اسلام ہی کا حکم
زبردست ہو مشرکوں سے ذمی مراد ہیں کہ اس سے دو ورق پہلے فرمایا ہے
بان یستعین اهل العدل بقوم من اهل البغی و اهل الذمة علی الخوارج اذا کان
اهل العدل ظاهر (یہاں تو استخدام بتایا تھا مگر اس کی تعلیل وہ فرمائی
استخدام کی پوری تصویر بھی کھینچ دی اور اس کی نوعیت بھی بتادی
طرح کا استخدام ہو ارشاد ہوا لان قتالهم بهذہ الصفة لا عزازالدین والاستعانة
باهل الشرک کالا ستعانة بالکلاب دو ورق پہلے فرمایا والا ستعانة باهل
ستعانة بالکلاب یعنی اس لئے کہ جب وہ اس حالت پر ہوں تو ان کا لڑنا
دین کے اعزاز کو ہوگا اور حربیوں پر ان ذمی مشرکوں سے استعانت
جیسے کتوں سے ۔ تو دو باتیں افادہ فرمائیں ایک یہ کہ انہیں کتا بنا کر
مدد لے سکتے ہیں جیسے شکار میں کتوں سے مدد لیتے ہیں دوسرے یہ کہ

ہاتھ میں کتوں کی طرح مسخرھوں کہ ان کا فعل ہمارے ھی لئے ھو ہمارے ۔ ھی
دین کے اعزاز کے واسطے ھو کتے سے شکار میں استعانت کب جائز ھوتی ھے جبکہ وہ
وقت شکار سارا کام ہمارے ھی لئے کرے اُس میں سے اپنے واسطے کچھ نہ کرے
اگر شکار مارا اور ماشہ بھر اُس کا گوشت کھا لیا شکار حرام ھے تو استخدام بتایا
اور وہ بھی سب سے ذلیل تر یعنی جیسے کتے سے خدمت لیتے ھیں اور شرط فرمادی
کہ وہ خود سری سے یکسر نکل کر محض ہمارے لئے آلہ بن گئے ھوں یہ نہ ھوگا
مگر ایسی صورت میں کہ ھم نے منقح کی وللہ الحمد ۔

اقول اور اس کے لئے ضرور ھے کہ وہ معدودے چند ذلیل قلیل ھوں کہ
بڑا گروہ ھوا تو ممکن کہ میدان میں پہنچکر کافروں کا لشکر دیکھ کر پر آے ماور
یوں دکھاے ممکن کہ یہی حکمت ھو کہ روز اُحد چھ سو یہود کو واپس فرما دیا
کہ یہ بڑا جتھا ھوا ۔ خصوصاً اس حالت میں کہ مسلمان صرف سات سو اور مغلطائی
کی روایت میں چھ ھی سو تھے اور غزوہ خیبر میں حسب ؏ روایت واقدی صرف دس
یہود کو ھمراھی کا حکم فرمایا کہ مسلمان ایک ہزار چار سو تھے ۔ اور غزوہ حنین
میں تو صفوان جیسے ستر اسی بھی مان لیجئے تو کچھ نہ تھے کہ الٰہی لشکر بارہ
ہزار تھا جس کی کثرت کا ذکر خود قرآن عظیم میں ھے اسی طرف اشارہ ھے کہ ہمارے علما
مسائل میں ذمی و کافر بصیغہ مفرد لکھتے ھیں نہ بصیغہ جمع اب چار صورتیں ھیں اول اس
استعانت جس میں وہ ہمارا راز دار و دخیل کار بنے ۔ یہ مطلقاً حرام ھے جس کے لئے
یہ آیہ کریمہ بس ھے نیز فرماتا ھے جل و علا ۔ ام حسبتم ان تترکو و لما یعلم
اللہ الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین و لیجۃ
واللہ خبیر بما تعملون ہ

کیا اس گھمنڈ میں ھو کہ یوں ھی چھوڑ دئے جاؤ گے اور ابھی وہ لوگ
اللہ نے ظاہر نہ ھوئے جو تم میں سے جہاد کریں اور اللہ و رسول و مسلمین کے سوا
کسی کو اپنا راز دار و دخیل کار نہ بنائیں اور اللہ تمھارے کاموں سے خبردار ھے و لہذا
صورت چہارم میں اُن سے مشورہ لینا جائز فرمایا تفسیر کبیر میں کریمہ اولی کے تحت میں
ان المسلمین کانویشاورونھم فی امور ھم لماکان بنیھم من الرضاع والحلف ظنا
منھم انھم ان خالفوھم فی الدین لھم ینصحون لھم فی اسباب المعاش فنھا ھم اللہ
تعالیٰ بھذہ الایۃ عنہ فمنع المومنین ان یتخذوا بطانۃ من غیرالمومنین فیکون ذالک

؏ اخرج الواقدی عن حرام بن سعد بن محیصۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعشرۃ
من یہود المدینۃ غزالھم اھل خیبر ۔ ١٢ منہ غفرلہ

نهیا عن جمیع الکفار وقال تعالیٰ یایها الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدو
یؤکد ذالک ماروی انه قیل لعمر رضی الله تعالیٰ عنه ههنا رجل من اهل الحیرة
لایعرف اقوی حفظا ولا احسن خطا منه فان رأیت ان تتخذه کاتبا فامتنع عمر
وقال اذن اتخذت بطانة من غیرالمومنین یعنی کچھ مسلمان یہود سے اپنے
مشورہ کرتے اور باہم دل بہلاتے کہ کسی سے دودھ کی شرکت تھی کوئی
کا حلیف تھا یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اگرچہ دین میں ہمارے خلاف ہیں
باتوں میں تو ہماری خیر خواہی کریں گے اس آیہ کریمہ میں رب العزت جل و
انہیں منع فرما دیا اور حکم دیا کہ کسی غیر مسلم کو اپنا راز دار نہ بنا
نہ صرف یہود بلکہ جملہ کفار سے ممانعت ہوئی اور الله عزو جل نے فرمایا
والو میرے اور اپنے دشمن کو یار نہ بناؤ اور اس کی تاکید اس حدیث سے
جو امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی الله تعالیٰ عنه سے مروی ہوئی کہ
عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں ایک نصرانی اس کا سا حافظه اور عمده خط
معلوم نہیں حضور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنالیں امیرالمومنین نے ا
فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو راز دار بنانے والا ہو
تفسیر لباب التاویل وغیرہ - پارہ - ٦ میں ہے روی ان ابا موسی الاشعری
تعالیٰ عنه قاله قلت لعمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ان لی کاتبا نصر
مالک وله قاتلک الله الا اتخذت حنیفا یعنی مسلما اماسمعت قول الله عزو جل
امنوا لاتتخذو الیهود والنصریٰ اولیاء قلت له دینه ولی کتابة قال لا
اهانهم الله ولا اعزهم اذا اذلهم الله ولا ادینهم اذا للعدهم الله قلت لایتم
الا به فقال مادالنصر الی والسلام یعنی هب انه مات فی تصنع بعد فما
فاعمله الان واستغن عنه بغیر من المسلمین یعنی ابو موسی اشعری رضی الله
سے مروی ہوا کہ میں نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم سے عرض کی کہ
محرر نصرانی ہے فرمایا تمہیں اس سے کیا علاقہ خدا تم سے سمجھے کیوں
کھرے مسلمان کو محرر بنایا کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہ سنا کہ اے
یہود و نصاریٰ کو یار نہ بناؤ میں نے عرض کی اس کا دین اس کے ساتھ
اس کی محرری سے کام ہے فرمایا میں کافروں کو گرامی نہ کروں گا جب
نے خوار کیا نہ انہیں عزت دوں گا جب کہ الله نے انہیں ذلیل کیا
دوں گا جب کہ الله نے انہیں دور کیا میں نے عرض کی بصرہ کا کام
پورا نہ ہوگا فرمایا مر گیا نصرانی و السلام یعنی فرض کر لو کہ وہ

کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کرکے اُس سے بروا ہو جاؤ۔

دوم۔ اُسے بعض مسلمانوں پر کوئی عہدہ و منصب دینا جس میں مسلم پر اس کا استعلا ہو مسلمان فوج کے کسی دستے کا افسر بنانا یہ بھی حرام ہے امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سن چکے کہ اللہ نے جو خوار کیا میں گرامی نہ کروں گا اللہ نے انہیں ذلت دی میں عزت نہ دوں گا کتب حدیث میں یوں ہے کہ جب ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے نصرانی کو مقرر کیا امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں فرمان میں لکھا لیس لنا ان نأمنهم و قد خونهم اللہ ولا ان نرفعهم وقدوضعهم اللہ ولا ان تعزهم وقداصرنا بان يعطوا الجزية عن يدوهم صاغرون ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں خائن بتاتا ہے یا ہم انہیں رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحانہ نے انہیں پستی دی یا انھیں عزت دیں حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ کافر ذلت و خواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ پیش کریں درمختار میں ہے یمنع من استکتاب و سباشرة یکون بها معظما عندالمسلین وتمامه فی الفتح و فی الحاوی ینبغی ان یلازم الفغار بینه وبین المسلم عنه لاطیرو لایجرم تعظیمه یعنی ذمی کافر کو محرر بنانا اور کوئی عمل ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو جائز نہیں اس کا پورا بیان فتح القدیر میں ہے حاوی میں ہے وہ مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں دبا ہوا ذلیل رہے تو جب تک اس کے پاس کوئی مسلمان کھڑا ہو اُسے بیٹھنے نہ دیں گے یہ عالمگیری میں ہے اور اُس کی تعظیم حرام ہے ہدایہ میں ہے قالوا الاحق ان لایترکو ان یرکبوا الاللضرورة واذارکبوا للضرورة فلینز لوا فی مجامع المسلمین علما نے فرمایا سزادار تو یہ ہے کہ انھیں سوار ہونے ہی نہ دیں مگر امراض وغیرہ کی ناچاری سے پھر جب مجبوری کو سوار ہوں تو یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کے مجمع میں اتر لیں سوم۔ بے حاجت ان سے استعانت کرنا ابھی ناجائز ہے خود فتویٰ شائع کردہ لیڈر ان میں درمختار سے استفادہ جواز الاستعانة بالکافر عندالحاجة اُس میں ردالمحتار سے ہے [2] امابدونها فلا انه لا یومن غدره چہارم۔ اب ایک صورت یہ رہی کہ دبے ہوئے مقہور کافر سے بشرط حاجت ایسی استعانت جس میں نہ اُسے راز دار و دخیل کار بنانا ہو نہ کسی مسلمان پر اس کا استعلا یہ ہے وہ جس کی ہمارے علما اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ

۱۔ اس عبارت سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر (ذمی) سے استعانت جائز ہے - ۱۲

۲۔ حاجت نہ ہو تو جائز نہیں کہ کچھ اطمینان نہیں کہ وہ بدعہدی نہ کرے گا - ۱۲

عنه نے رخصت دی پچھلی دو قیدیں تو منتظر ثبوت بلکہ محتاج بیان بھی نہیں
متین سے ضرور تا معلوم ہیں جن کا کچھ بیان ابھی گزرا تو ان کی نظیر نماز کے
شرط وضو ہے کسی نماز کا مسئلہ بتائے تو یہ کہنا کچھ ضرور نہیں کہ پڑ
کہ باوضو پڑھی جائے ۔ رہیں پہلی دو ۔ وہ ہمارے ائمہ کی طرح امام شافعی نے
بتائیں ۔ امام اجل ابوز کریانودی شافعی شرح مسلم میں فرماتے ہیں [1] قوله صل
تعالٰی علیه واله وسلم فارجع فلن استعین بمشرک وقدجاء فی الحدیث الاخران
صلی الله تعالٰی علیه وسلم استعان بصفوان بن امیه قبل اسلامه فاخذ طائفة من ال
بالحدیث الاول علی اطلاقه وقال الشافعی واخرون ان کان الکافر حسن الرای
المسلمین و دعت الحاجة الی الاستعانة به استعین والا فیکره حمل الحدیثین علی
الحالین شرط حاجت تو صاف ذکر فرمائی اور شرط اول کا یوں اشعار کیا کہ
کافر کی رائے مسلمانوں کے بارے میں اچھی ہو تو اس سے استعانت جائز ہے
شرط کو حاذمی شافعی نے یوں ذکر کیا والثانی ان یکونوامن یوثق بهم ولا
نائرتهم فمتی نقدهذ ان الشرطان لم یجز الامام ان یستعین بهم یعنی حاجت کے
دوسری شرط یہ ہے کہ ان کافروں پر وثوق ہو کہ ان کی شرارت کا اندیشہ نہ
ان دونوں شرطوں میں سے کوئی کم ہوگی تو سلطان اسلام کو کافروں سے
جائیز نہ ہوگی ۔

اقول الله عزو جل فرماتا ہے اور الله سب سے زیادہ سچا ہے لا یالونکم
و دوما عنتم کافر تمہاری بدخواہی میں نہ گئے نہ کریں گے تمہارا مشقت
ان کی دلی تمنا ہے تو محال ہے کہ خودسر کافر مسلمانوں کے لئے کوئی اچھی رائے
ان کی خیر خواہی پر وثوق ہو سکے ان کا خودسر کافر ہونا ہی ان پر کے
کا پورا موجب ہے محقق علی الا طلاق فتح القدیر باب الموادعه میں فرمائے
[2] لعل خوف الخیانة لازم للعلم بکفر هم وکونهم حربا علیناه تو مسلمانوں کے
قابل وثوق نہیں ہو سکتے مگر محدود چند ذلیل مجبور مقہور کافر جن کو

۱ - نبی صلی الله تعالٰی علیه واله وسلم کا ارشاد کہ واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے
نہ کریں گے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی الله تعالٰی علیه واله وسلم نے
امیه سے اس حال میں امداد لی کہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے تو ایک جماعت
حدیث کا مطلق حکم اختیار کیا اور شافعی اور کچھ اوروں نے کہا کافر اگر مسلمانوں کے
میں نیک رائے رکھتا ہو اور اس سے استعانت کی حاجت پڑے تو کی جائے ورنہ منع
شافعی نے ان دونوں حدیثوں کو ان دونوں حالوں پر محمول کیا ۔ ۱۲

۲ - امید یہ ہے کہ خوف خیانت آپ ہی لازم ہے کہ ان کا کافر اور ہم سے
معلوم ہے ۔ ۱۲

بھاں نہیں و لہذا تمام علما نے مسئلہ رضح کو ذمی کے ساتھ مقید فرمایا اور اسے
مفرد ذکر کیا **ثم اقول** ان شروط قیود سے مشروط استعانت نہ ان کو راز دار
دخیلکار بنانا ہے کہ آیت اولی کے خلاف ہو نہ اُن سے عزت چاھنا ۔کہ آیت دوم کے
ہو ذلیل قلیل سے کون عزت چاھے گا نہ اُسے کوئی ولی و نصیر بنانا کہے گا
آیات کے خلاف ہو یہ استعانت اگر ایسی نہیں جیسے کتبت بالقلم میں تو
مزدور ہے جیسے لوگ چماروں کو پکڑ کر بیگار لیتے ھیں بلکہ جب الھیں کچھ
دیا جاتا ہے تو ایسے جیسے چمار کو پیسہ دے کر جوتا گٹھوا لینا ۔ کیا اُسے کوئی
گا کہ چمار کو ولي و ناصر بنایا لاجرم کلمات علما مخالف آیات نہ ھوے وللہ الحمد
ما ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق ۔

فائدہ سابعہ ۔ یہ تھا حکم شرعی جس کی تحقیق و تنقیح بحمد اللہ اس وجہ جلیل[۱]
ہوں کہ ان سطور کے غیر میں نہ ملے گی ۔ اب لیڈران اپنی تحریفیں دیکھیں احکام
کو کتنا کتنا بدلا شرعی مسئلہ کیسا کیسا ملا **اولا** ذکر تھا ذمی کا ۔ لے
حربی ۔ **ثانیاً** بروایت امام طحاوی حضرت امام اعظم و امام ابو یوسف و امام
جملہ ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جواز کتابی سے خاص تھا
دولنہ مشرک ۔ **ثالثاً** جواز باجماع قائلین حاجت سے مقید تھا اور یہ خود اپنا
لیولے ۔ کہ ع ہم کو احتیاج نے اتحاد برادران ھند کی جانب مائل نہیں کیا
انھیں راز دار و دخیلکار بنانا حرام قطعی تھا یہ اس سے بھی بدرجھا بڑھ کر ان
تک گئے ۔ انھیں اپنا امام و پیشوا بنا لیا صاف لکھ دیا ۔ ء ان کو اپنا رھنما
ہے جو وہ کہتے ھیں وھی مانتا ھوں میرا حال تو سردست اس شعر کے
ہے ۔

مصرعے کہ بآیات وا حادیث گذشت
رفتی و نثار بت پرستی کر دی

کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ہ **خامساً** اُن کی تعلیم اُنھیں مسلمانوں پر استعلا
حرام قطعی تھا انھوں نے صرف ظاہری سجدہ کسی مصلحت سے بچا رکھا باقی
اللہ مشرکوں کی تعظیم واعلا میں نہ چھوڑا مسلمان کہلانے والوں نے ان
تو اکاری بیل بن کر گئو پتروں کی گاڑیاں کھینچیں ان کی مدح میں غلو

خطبہ صدارت مولوی عبدالباری ۔ ۵ ۔ ۱۲ حشمت علی غفرلہ
مولوی عبدالباری صاحب جس کا فوٹو حسن نظامی نے چھاپا ۔ ۱۲ حشمت علی غفرلہ
مہر جہاں لگا دیتا ہے ہر مغرور ستمگر کے دل پر ۔ ۱۲

[1] خاموشی از ثنائے توحید کئے حق که گاندھی کو کہه بھاگے ع
[2] نبوت ختم نه هوتی تو گاندھی جی نبی هوتے ایک ع۔ متلدڑ هزاروں کے
اسٹیج پر چہکتا ہے که الله تعالیٰ نے ان کو (گاندھی کی طرف اشاره کرکے
لئے تذکیروالا بنا کر بھیجا هے ۔ ع۔ دوسرا جمعه کا خطبه اردو میں پڑھتا ہے
خطبه کی جگه لکچر دیتا هے ۔ اور اس میں خلفائے راشدین و حسن ح
تعالیٰ عنہم کے بدلے گاندھی کی مدح مقدس ذات ع۔ ستوده صفات وغیرہا
کے ساتھ گاتا هے ۔ الله فرمائے [3] انما المشرکون نجس یه کہیں مقدس ذات۔
[4] اولئک هم شرالبریه یه کہیں ستوده صفات غرض خطبه جمعه کیا تھا
کا رد تھا ۔ آج خطبه میں نه هوا کل نماز میں اهدناالصراط المستقیم کی جگه
الگاندھی پڑھیں گے اور کیوں نه پڑھیں گے جیسے جانیں که
ذات ستوده صفات کو الله تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث فرمایا ہے
آپ هی طلب کیا چاهیں اور بالفرض یه تبدیل نه کریں تو صراط الذین ا
میں تو گاندھی کو ضرور داخل مان چکے ۔ الله جیسے مقدس ذات ستوده
اور خلق کے لئے مذکر بنا کر بھیجے اس پر انعام الٰہی تام و کمل ہے
انعم الله علیهم کا بیان قرآن کریم نے [6]من النبیین والصدیقین والشہدا
فرمایا هے ۔

یه سب مقدس ذات ستوده صفات هیں مگر لاکھوں شہدا و صالح
نے مذکر بنا کر مبعوث نه فرمایا تو گاندھی جی اول نمبر کے انعمت ع

---

۱ ۔ انجمن اسلامیه بریلی کی طرف سے گاندھی کا سپاسنامه شعر ۱۸ - ۱۲ حشمت علی
۲ ۔ تقریر ظفرالملک در رفاه عام لکھنؤ ''اگر نبوت ختم نه هوگئی هوتی تو مہاتما گاندھ
اخبار اتفاق دهلی ۲۷ اکتوبر بروز بدھ دبدبه سکندری یکم نومبر و پیسه اخبار
حشمت علی
ع ۔ تقریر عبدالماجد بدایونی جلسه جمعیت العلما دهلی فتح اخبار دهلی جلد ۲
حشمت علی
ع ۔ اخبار مشرق گورکھپور ۱۳ جنوری ۱۹۲۱ء عینی شہادت مولوی احمد مختار صاحب
رکن خلافت کمیٹی - ۱۲ حشمت علی
ع ۔ یه مولوی صاحب شاهد عینی کا بیان هے اور اخبار مشرق میں مقدس ذات پاکیزه
حشمت علی عفی عنه
۳ ۔ مشرک تو نہیں مگر ناپاک ہے ۔
۴ ۔ وه تمام مخلوق سے بدتر هیں -
۵ - وه جن پر الله نے احسان کیا ۔
۶ ۔ وه کون هیں نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ - ۱۲

رآن تو کفار پر اپنا غضب اور لعنت بتاتا ہے اور انھیں ہر مخلوق سے بدتر ذلیل
ذلیل تر فرماتا ہے اگر اس کا نام انعام ہے تو ضرور کفار سے بڑھ کر کوئی
ت علیھم نہیں ۔ قاتلھم اللہ انی یوفکون ہ مشرک کو مسجد جامع میں مسلمانوں کا
ے بنایا جاتا ہے ہزار ہا مسلمانوں سے اونچا کھڑا کرکے مسند رسول صلی اللہ تعالیٰ
ہ واله وسلم پر جمایا جاتا ہے کیا مسئلہ استعانت کا یہ مطلب تھا ۔ کیا در مختار
س کا جواز لکھا تھا اجازت تھی تو استخدام کی وہ بھی ایسا جیسے کتے سے جو
مسخر ہو لیا ہو ۔ تم نے الٹی خدمت گاری بلکہ غلامی کی وسیعلم الذین ظلموا
منقلب ینقلبون ہ

سادساً ۔ مشرکوں پر اعتماد حرام قطعی بلکہ تکذیب کلام الٰہی تھا جس کا بیان
ایت اولیٰ نمرا انہوں نے اعتماد در کنار قطعاً التجا و اعتماد کے جو معنی گزرے
کے آئینہ میں ان کی صورتیں منقوش دیکھ لیجئے ۲۳ کروڑ ھندوؤں کو اپنا یارو
مددگار بنانا کیا دلی خیر خواھی پر پورے اعتماد کے بغیر ممکن ہے بداھت عقل کو
جانے تو لیڈران کے گیت سن لیجئے جو مشرکین کو اپنا ولی خیر خواہ سمجھنے کے
ے میں آن کی ء ہمدردی ہماری مصیبت کے وقت ظاہر ہوئی جس وقت کلمہ گو بھی
ادت حق سے گریزاں تھے ان کا دست اتحاد ہماری طرف بڑھا جب یار اغیار ہو گئے
برادران وطن کو ان کی ہمدردی کی اجرت دے کر ان کے مرتبے کو گھٹانا
ہ چاھنا وہ بہادر قوم ہماری مصیبت کے وقت خلوص کے ساتھ ہمدردی کرکے ہم
و اپنا دلی دوست بنانا چاھتی ہے نہ ہماری لفظی شکر گزاری کی محتاج ہے ہمارے
ں میں ان کے ء اخلاص نے گھر کر لیا ہے دیکھئے کیسی دل کھول کر قرآن
ظیم کی تکذیبیں کیں اب اتنا مسلمان دیکھ لیں گے کہ یہ سچے یا اللہ واحد القہار سچا
ہ لایالونکم خبالا تمہاری بد خواھی میں کمی نہ کریں گے قل صدق اللہ والظلمین
ے تمھارہ سابعاً سب جانے دو اتنا تو مفتی لیڈران کو بھی مسلم کہ اگر ان کی
ہ حاجت پڑے اور ان سے غدر کا امن ہو تو استعانت درست یعنی حاجت نہ ہو
یا حرام ان کے غدر سے امن نہ ہو تو حرام حاجت کا انکار خود لیڈران کو ہے اور ان
ے غدر سے امن پر کیا دلیل قائم کرلی کیا نرا وعدہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ما یعدھم الشیطٰن الاغرورا ہ شیطان تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے ۔ یا انہوں
ے تمھارے خیر خواہ بنے رہنے کی قسمیں کھائی ھیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انھم لا

ے خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب ۵ ؕ ۶ - ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ
ے اوربیان ارباںی کاؤ مولوی عبدالباری ۶ ۰ ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

ایمان لھم ان کی قسمیں کچھ نہیں - یا تمھیں وحی آئی کہ یہ جانی دشمن
یہ خونخوار بد خواہ کبھی دغا نہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - و
افتریٰ علی اللہ کذباً اوقال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء - اس سے بڑہ کر
جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی حالانکہ اسے کچھ
ہوی - ان کے غدر سے امن کی ایک تو وہی صورت تھی کہ وہ ا
قلیل ہمارے ہاتھ میں مجبور و مقہور ہوں کہ سرتابی کی قدرت ہی
یہ ۲۳ کروڑ ہندو تمہارے ہاتھ میں ایسے ہی ہیں - جھوٹ جھوٹ
پورے ۲۳ کروڑ جھوٹ - دیکھو تمہارے ہی شائع کردہ فتوے نے
پہنچا دیا اور اس استعانت میں تم پر فرد قرار داد جرم لگا کر مرتکب
احمق اسے شائع کرواتے اور اپنی سند ٹہراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ
زد ہے انہیں کا رد ہے ہمارے دوست مفتی صاحب نے مروان کے خفیہ
متلمس کا سا صحیفہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جس میں ان کی موت ہے
خوشی لئے پھرتے ہیں - نہیں نہیں نرے نا مشخص نہیں سمجھتے مگر
کو بدلنا احکام کو کچلنا عوام کو چھلنا ہے جاہل بیچارے اتنا دیکھ
دیکھو - ج ا ی ز لکھا ہے اب اتنی سمجھ کے کہ جسے جائز لکھا ہے
استعانت کو اس سے مس نہیں اور ان کی جو استعانت ہے فتوے میں
نہ لکھا بلکہ صاف عدم جواز کا اشعار کیا - ہاں جب مفتی کو
تو فتویٰ اگرچہ بجائے خود صحت سے موسوم - ایسا غلط انگیز لکھ
جسے اہل باطل اپنے باطل پرڈھالیں - اور اس سے اپنی تقویت کی راہ نکالیں
فتوے کا مفہوم مخالف یہ ہے اور ان کے غدر سے امن کی صورت یہاں
جاہلوں کو میسر نہیں - عقود الدریہ میں ہے [1] اذا اعلم المفتی حقیقۃ
ان لا یکتب لسائل لئلا یکون معینالہ علی الباطل اس میں اپنے شیخ
عبد القادر صفوی سے ہے [2] ان بعض المبطلین اذا صار بیدہ فتوی صال
وقال المفتی افتیٰ لی علیک بکذا والجا ھل اوضعیف الحال لا یمکنہ
نصہ مطابقا اولا مولی تعالیٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو باطل

۱ - مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے سزا وار نہیں کہ سائل کو اس کے
فتویٰ لکھ دے تا کہ باطل پر اس کا مدد گار نہ ہو - ۱۲

۲ - بعض اہل باطل کے ہاتھ میں جب فتویٰ آ جاتا ہے اپنے فریق
کہتا ہے مفتی نے میرے لئے تجھ پر فتویٰ دیا ہے اور بے علم یا کمزور
کر سکتا کہ اس کی عبارت صورت واقعہ سے مطابق بھی ہے یا نہیں - ۱۲

[...] اهل باطل سے بچائے اور حق پر استقامت تامہ عطا فرمائے آمین والحمد رب العالمین ۔

(۱۰) لیڈران نے شریعت مطہرہ پر ایسے ہی شدید ظلم مسئلہ دخول کافر [...] میں کئے ہیں **اولا** یہ مسئلہ تمام متون مثل تحفۃ الفقہا و ہدایہ و [...] و کنز و وافی و مختار و اصلاح غرر و ملتقی و تنویر اور ان سب کے [...] سرخسی و اشباہ و النظائر و جیز کر دری خزانۃ المفتین و فتاوی [...] سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے ۔ فتویٰ شائع کردہ لیڈران نے بھی [...] در مختار میں گنجائش نہ پائی یوں ہی نقل کرنی پڑی کہ جاء دخول [...] ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب [...] کی جامع صغیر میں ارشاد ہے محمد عن یعقوب عن ابی حنیفہ لاباس بان یدخل [...] المسجد الحرام یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے [...] اللہ تعالیٰ عنہم) ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں ۔ ذمی مراد [...] کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے ذمی بھی کافر ہی ہے اطلاق کی سندیں گزریں ۔

اراد بالکافر الذمی یو ہیں مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کیں [...] ہے مستامن بھی حربی ہے اطلاق کی سند محیط و عالمگیریہ سے گزری [...] المستامن مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس [...] کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی و موجب غلط فہمی [...] کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں لاجرم علامہ سید احمد و علامہ سید محمد شامی محشیان در مختار کو اس میں تردد ہوا کہ [...] بھی جواز ہے یا نہیں پھر اس پر استدلال علما بالحدیث سے سند لا کر [...] اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا دونوں کتابوں کی عبارت یہ [...] اهل المستامن و رسول اهل الحرب مثلہ و مقتضیٰ استد لالهم علی الجواز [...] اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفد ثقیف فی المسجد جوازہ ویحرر ۔

[...] ذمی مراد ہے ۱۲

[...] مستامن مراد ہے ۱۲

[...] ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں [...] ہے یا نہیں علما کہ جواز پر اس سے دلیل ملائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ [...] وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا یہ مستامن کے لئے جواز چاہتا ہے بات ہنوز [...] ۱۲

اقول مستامن کے لئے خود قرآن عظیم سے اشارہ نکل سکتے ہو
احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ
محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے
اس کی امن کی جگہ پہنچا دو حضور انور صلی اللہ تعالٰی وسلم کے لئے کوئی
تھی سوا مسجد کریم کے ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے اور اس سے
خلاف نہیں ھدایہ سے گزرا کہ مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے
ہے ذمہ موبدۃ موقتہ دونوں ہوتا ہے کافی امام نسفی فصل امان
[1] المراد بالذمۃ العہد موقتا کان او مؤبداً و ذالک الامان وعقد الذمۃ۔
سکتے ہیں کہ ذمی و حربی برابر ہیں یعنی مستامن کہ اس کے لئے بھی
تک ذمہ ہے بالجملہ جواز خاص ذمی کے لئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے

ثانیا یہاں بھی امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت
ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب میں
بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے یہ مشرک حربی لے دوڑے عمدۃ
صحیح بخاری میں ہے۔ [2]قال ابو حنیفۃ یجوز للکتابی دون غیرہ واحتج
فی مسندہ ع بسند جید عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اقول ۔ ای علی اصولنا و مالنا ان نترک اصولنا الی اصول المحدثین فضل من قول
فلاعلیک مافی التقریب و ذالک ان مخرجہ اشعث بن سوار عن الحسن عن
اشعث من شیوخ سعۃ والثوری ویزید بن ھارون وغیرھم من الا جلاء
یاخذ عنہ معلوم قال الذھبی و حدث عن اشعث بجلالتہ شیخہ ابواسحق
اشعث من مجالد وقال ابن مہدی ھوا رفع من مجالد و مجالد من رجال صحیح مسلم
اشعث احب الی من اسمعیل بن مسلم وقال الامام احمد والعجلی ھو مثل
سالم وروی ابن الدورقی عن ابن معین انہ ثقۃ وقال عثمان بن ابی شیبۃ صدوق
شاھین فی الثقات وقال ابن عدی لم اجدلہ فیما یرویہ متنا منکرا وقال البزار
حدیثہ الامن ھو قلیل المعرفہ و اختلاف قول ابن معین فی رجل یکون لانہ
الضعیف وھذا ھوشرط الحسن قال الذھبی فی محمد بن ابی حفصہ فیہ شئی
مرۃ وقال مرۃ صالح و مرۃ لیس بالقوی و مرۃ ضعیف اھ و محمد ھذا من
باالجملہ قدوثق شعث ولم یرم بقادح قط بل لیس فیہ جرح مفسر
لاجرم ان حکم العینی علی سنادہ انہ جید واللہ تعالیٰ اعلم - ۱۲ منہ غفرلہ

۱ - ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعادمعین تک ہو یا ہمیشہ کے لئے یہ امان و
۲ - امام ابوحنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا جائز ہے اور کفار کا
اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے اپنی مند میں کھرے اسناد کے ساتھ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس سال کے بعد
میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا ذمیوں اور ان کے غلاموں کے - ۱۲
ع - قول الامام العینی بسند جید -

علیہ وسلم لا یدخل مسجدنا هذا بعد عامنا هذا مشرک الا اهل العهد و خدمهم ۔
المعروف والبصائر میں ہے ۔ [1]لا یمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف
غیرہ واحتج له الامام بما رواه احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ غایۃ البیان
کتاب القضاء میں ہے ۔ [2]قال شمس الائمہ سرخسی فی شرح ادب القاضی
وقد ذکر فی السیر الکبیر ان المشرک یمنع من دخول المسجد عملا بقول اللہ تعالیٰ
انما المشرکون نجس ۔ اگر کہیے حدیث میں تو مطلق ذمی کا استثنا فرمایا کتابی
کی تخصیص کہاں ہے اقول مشرکین عرب کو ذمی بنانا روا نہ تھا ان پر صرف
یہ حکم تھا اسلام لائیں ورنہ تلوار ۔ تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی تو استثنا
منقطع ہے بلکہ ہم نے مسند میں دیکھا ۔ اواخر مسند جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں حدیث اس طرح ہے کہ مذکور ہوئی اور اس سے ۲۷ ورق پہلے یوں ہے ۔
لا یدخل مسجدنا هذا مشرک بعد عامنا هذا غیر اهل الکتاب وخدمهم ۔ تو
یہ خود کتابی کی تصریح ہے ۔

ثالثا ۔ **اقول** للہ الحمد ۔ اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرما دیا کہ اس سے
پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کے لئے اجازت تھی منسوخ ہو گئی کہ
فرمایا ۔ بعد عامنا هذا ۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد میں نہ آنے پائے
سوا یہود کے ۔ مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان کے ذمہ لازم ہے کہ آس
حدیث کے اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر
ایک مبدا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہو چکا اور وہ ہرگز اس کا
ثبوت نہ دے سکیں خصوصاً بعد عامنا هذا کا لفظ کریم ارشاد فرما رہا ہے کہ
یہ ارشاد بعد نزول سورہ برات ہے غالباً اس کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی [4]انما المشرکون
نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا ۔ سے ماخوذ ہے تو پہلے کے وقائع
پیش کرنا محض نادانی لیکن لیڈران تو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر منسوخات ہی پر عمل
کرتے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں ۔ و خسرهنا لک المبطلون

---

[1] ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف اور کافر کے اور اس پر امام اعظم آس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۔

[2] شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا کہ مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائے گا اس ارشاد الٰہی پر عمل کے لئے مشرک نرے ناپاک ہیں ۔

[3] اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور ان کے غلام ۔

[4] مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں ۔ ۱۲

رابعاً ۔ نہ سہی اختلاف احوال زمانہ عادت قوم کو ہمیشہ مسائل تعظیم و توہ
داخل تام ہے پھر غیر اسلامی سلطنت اور کافروں کی کثرت میں اس کی لحا
اس کی اشاعت اور مساجد کو پامالی کفار کے لئے وقف کرنا کس قدر ہو
اسلام ہے ۔

اے رہ رو پشت بمنزل ھشدار

خامساً ۔ واقعی بندگی بیچارگی جب ھندوؤں کی غلامی ٹھری پھر ک
غیرت اور کہاں کی خود داری وہ تمہیں کچھ جانیں بھنگی مانیں تمھارا پاک
جس چیز کو لگ جائے گندگی ھو جائے سودا بیچیں تو دور سے ه
ڈال دیں پیسے لیں تو دور سے یا پنکھا وغیرہ پیش کر کے اس پر رکھ
حالانکہ بحکم قرآن خود ھی نجس ھیں اور تم ان نجسوں کو مقدس مطہر
میں لے جاؤ جو تمہارے ماتھا رکھنے کی جگہ ہے وھاں ان کے گندے پاؤں رکھوا
تم کو اسلامی حس ھی نہ رھا محبت مشرکین نے اندھا بہرا کر دیا ۔

سادساً ۔ ان باتوں کا آن سے کیا کہنا جن پر [1] حبک الشی یعمی ویصم
رنگ بھر گیا سب جائے دو ۔ خدا کو بھی منہ دکھانا ہے یا ہمیشہ
ھی کی چھاؤں میں رھنا ہے ۔ جواز تھا تو یوں کہ کوئی کافر و بالجا
خوار مثلاً اسلام لانے یا اسلامی تبلیغ سننے یا اسلامی حکم لینے کے لئے مسج
آئے یا اس کی اجازت تھی کہ خود سر مشرکوں نجس بت پرستوں کو
کا واعظ بنا کر مسجد میں لے جاؤ اسے مسند مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ
پر بٹھاؤ مسلمانوں کو نیچا کھڑا کر کے اس کا وعظ سناؤ کیا اس کے
کوئی حدیث یا کوئی فقہی روایت تمھیں مل سکتی ہے ۔ حاشا تو
انصاف کیا یہ اللہ و رسول سے آگے بڑھنا شرع مطہر پر افترا گڑھنا احکا
دانستہ بدلنا سور کو بکری بنا کر نگلنا نہ ھوگا ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں
عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ھیں ۔ نھی النبی صلی اللہ علیہ وس
یصافح المشرکون او یکنوا ۔ اویر حب بھم ، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ
نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کنیت سے ذکر
یا آتے وقت مرحبا کہیں یہ ادنٰی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لے کر نہ پکار
کا باپ کہا یا آتے وقت جگہ دینے کو آئیے کہا اللہ اکبر حدیث اس ک

---

۱ ۔ تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے ۔ ۱۲

...یع فرماتی هے اور ائمه دین ذمی کافر کی نسبت وه احکام تحقیر و تذلیل فرما چکے
...ں کا نمونه ابھی گزرا که آسے محرر بنانا حرام کوئی کام ایسا سپرد کرنا جس سے
...سلمانوں میں اس کی بڑائی هو حرام اس کی تعظیم حرام مسلمان کھڑا هو تو آسے
...بیٹھنے کی اجازت نہیں بیماری وغیره ناچاری کے باعث سواری پر هو تو جهاں
...سلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتیٰ که فتاوی ظهیریه و اشباه و النظائر و
...تنویر الابصار و در مختار وغیرها معتمدات اسفار میں هے ۔ لوسلم علی الذمی تبجیلا
...یکفر لان تبجیل الکافر کفرا ۔ اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر هو جاے گا که
...کافر کی تعظیم کفر هے فتاوی امام ظهیر الدین و اشباه و در مختار وغیرها میں هے ۔
...و قال لمجوسی یا استاذ بتجیلا کفر اگر مجوسی کو بطور تعظیم اے استاد کہا
...کافر هو گیا اور یهاں حربی مشرک کی یه کچھ تعظیم یه کچھ مسلمانوں پر اس کی
...ت و تقدیم هو رهی هے اور پھر کفر بالاے طاق ان کے جواز کو بھی ٹھیس
...ی لگی؟ اس حرام قطعی کو حلال کی کھال پہنا کر فتوے اور رسالے لکھے جا
...ے میں مجوسی کو تعظیماً زبان سے استاد کہدینے والا کافر هو لیکن مشرک بت پرست
...و اسٹیج پر کھڑے هو کر کہنے والا که خدا نے ان کو ع۔ مذکر بنا کر تمهارے
...ں بھیجا هے گاندھی کو پیشوا نہیں بلکه قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا مدبر
...کر بھیجا هے ۔ ٹھیٹ مسلمان بنا رهے سبق پڑھانے والا اور سبق بھی کسی دنیوی
...ت کا نہیں بلکه صاف کہا که تمهارا فرض دینی یاد دلانے کو تو استاد علم دین
...ا اور علم دین بھی کسی مستحب وغیره کا نہیں بلکه فرض دینی کا معلم استاد
...اور کسی کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل پہلو میں دل اور دل میں اسلام
...ر هو تو وه ان لفظوں کو دیکھے که خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمهارے
...بھیجا هے خدا لگتی کہنا یه رسالت کی سیڑھی سے نیچے رها ۔ ان لیڈر بننے
...ں کا اسلام کیا هے ع چوں وضوے محکم بے تمیز که کسی طرح ٹوٹنا کیا
...ت دراز تک نہیں پڑتی ۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

سابعاً ۔ ائمه دین نے صاف تصریحیں[*] فرمائیں که کافر کا بطور استعلا مسجد میں
...مطلقاً حرام هے ۔ [۱] هدایه میں هے ۔ الایة محمولة علی لحضور استیلاء واستعلاء

---

[۱] دیکھو اخبار فتح دهلی جلد ۲ - ۲۳۲ جلسه جمعیت علما هند میں عبدالماجد بدایونی کی تقریر ۴
...علم اول ۔ ۱۲ حشمت علی عفی عنه

...ے کے یه معنی قرار دئے گئے هیں آن کے ایسے آنے سے منع کیا جاتا هے که بطور غلبه آئیں
...مسلمانوں پر بلند هوں ۔ ۱۲

کافی امام نسفی میں ہے ۔ الایة محولة علی منعهم ان یدخلوها مستولین وعلی اهل
مستعلین ۔ مگر هدایه و کافی کا ان لوگوں کے سامنے کیا ذکر ۔ جو قرآن
نصوص ظاهره نہیں سنتے هاں یه کہیے کہ اگر حق مانیں تو لیڈران کی خو
ورنه سخت در سخت نصیبوں کی شامت ۔ کہ لیڈری شائع کرده فتوے
ردالمحتار یہی عبارت هدایه نقل کر دی که قرآن عظیم نے مشرک کا بطور
مسجد میں آنا حرام فرمایا ہے همارے دوست مفتی صاحب نے یه دوسرا متلمس
مروانی خط کی طرح ان کے هاتھ میں دے دیا مروانی خط اور کے هاتھ
متلمس کا صحیفه بند ان کے هاتھ میں کھلا هوا فتویٰ دے دیا اور ان
موت نه سوجھی آسے شائع کرائے عوام کو بہلاتے جھلاتے هیں هاں
دوستانه مفتی صاحب سے بھی ہے کہ ذمی کا حکم حربیوں یا کتابی کا مشر
ڈھالنا در کنار صورت استعلا اگر معلوم تھی کہ تشت ازبام ہے تو اسے جائ
باطل پرستوں کے هاتھ میں فتویٰ دینا نه تھا جس سے وہ عوام کو بہکائیں
حرام قطعی بلکه اس سے بھی اشد کو حلال کر دکھائیں پھر عجب یه
حکم میں عدم استعلا کی قید رہ جانے نے مطلقاً جواز کی سنائی اگرچه عبارت
اطلاق پر طلاق آئی کتاب کی عربی عبارت عوام کیا سمجھیں انہیں گمر
کی ایڈروں نے راه پائی ۔ نسأل الله العفو والعافیه ولا حول ولا قوة الا بالله العل
مسلمانو تم نے دیکھا یه حالت ہے ان لیڈر بننے والوں کی دین کو
شریعت کو بدلتے مسلتے پاؤں کے نیچے کچلتے اور خیر خواه اسلام بن
کو چھلتے هیں ۔ موالات مشرکین ایک ۔ معاهده مشرکین دو ۔ استعانت
تین ۔ مسجد میں اعلائے مشرکین چار ۔ ان سب میں بلا مبالغه یقیناً قطعاً
خنزیر کو دنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے دین الٰہی کو دیدۂ و دا
کیا ہے اور پھر لیڈر هیں ریفارمر هیں مسلمانوں کے راهبر هیں جو ان کے
نه ملائے مسلمان هی نہیں یعنی جب تک اسلام کو کند چھری سے
ایمان هی نہیں ۔ رب انی اعوذبک من همزات الشیطین واعوذبک رب
آہ آہ آہ انا لله وانا الیه راجعون ع

اند کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی ورنه سخن

میں جانتا هوں که میرا کلام انهیں برا لگے گا اور حسب معمول
۱۱،۱،ار احکام رب الانام کا نام گالیاں رکھا جائے گا ۔ همیشه عاجزوں

...وہیں چھپایا ہے احکام حق کو سختی بتا کر گالیاں ٹھہرا کر جواب سے گریز کا حیلہ ...یا ہے لہذا دست بستہ معروض۔ کہ تھوڑی دیر نیچری تہذیب سے تنزل فرما کر ...آیتیں کہ شروع فتوے میں تلاوت ہوئیں ان پر ایمان لا کر ان مباحث علیہ و ...حکم الیہ کو بغور سن لیجیے۔ اگر بغرض باطل ہماری غلط فہمی ہے حق و انصاف ...ہے یا دیجیے بحمد اللہ تعالیٰ ہرگز نہ پائے گا سمجھ لینے کے بعد باطل پر اصرار ...ہے انکار نار پر عار اختیار کر رہے ہیں اور اگر سمجھ جاؤ سمجھ کیا جاؤ گے ...ہمارے سمجھ وال۔ سمجھ ہی رہے ہیں کہ دیدۂ و دانستہ حق سے آلجھ رہے ہیں ...حرام کو حلال۔ حلال کو حرام کا جاما پہنایا اسلام کو کفر۔ کفر کو اسلام بنا ...کر دکھایا ہے تو ماننے نہ ماننے کا تمھیں اختیار ہے اور جزا و حساب و کشف حجاب ...وشمار یوم تبلی السرائر فماله من قوة ولا ناصر.

(۱۱) حضرات لیاڈر نے مسئلہ موالات میں سب سے بڑھ کر اودھم مچائی ...دونوں میں افراط یا تفریط ایک ہی پہلو پر گئے اس میں دونوں کی رنگت رچائی ...افراط وہ کہ نصاریٰ سے نری معاملت بھی حرام قطعی اور تفریط یہ کہ ہندوؤں سے ...اتحاد بلکہ غلامی فرض شرعی پھر بھی ان کے اس افراط و تفریط میں اتنا فرق ہے ...کہ دوم نے بذاتہ دین کو برباد کر دیا اور اول پر عمل میں فی نفسہ ضرر اسلام ...تھا۔ مباح کو کوئی حرام جان کر چھوڑے تو اس چھوڑے میں حرج ...کہ مباح ہی تھا نہ کہ واجب ضلالت ہے تو اس اعتقاد تحریم میں لیکن ...حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کا تباہ کن ہوا اور اپنے ہر پہلو سے ...اسلام کو برباد کرنے والا۔ لہذا اول سے بحث ضرور نہ تھی حکم بتا دیا معاندوں ...عناد ان کے ساتھ ہے لیکن عملی حیثیت سے بھی اس خصوص میں مسلمانوں کو ...سر پر بھیجے دکھائی دیتے ہیں سخت مشکلات کا سامنا ہے جن کا حل ان بزعم ...دور گہری نگاہ انجام شناس لیاڈر الناس نے کچھ سوچ رکھا ہوگا۔ نظر بعادات و ...کسی طرح عقل باور نہیں کرتی کہ ان کی چیخ پکار سے تمام ہندو سندھ و بنگال ...و افریقہ و جاوہ حتیٰ کہ عدن تک کے مسلمان سب نوکریاں، ملازمتیں، ...تجارتیں یک لخت چھوڑ دیں[*]۔ یہ شورشیں تو دو دن سے ہیں ع۔ صدہا

...مطرک نوکری کہ اعلاء کلمة الحق کے سوا کسی مسلمان بادشاہ کی بھی جائز نہیں۔ یو ہیں ...ما انزل اللہ حکم کرنے کی یو ہیں جس میں سود کا لینا دینا یا حساب کرنا ہو یا دستاویز ...کاتب یا شاہد بننا پڑے بالجملہ حرام کام یا خود اعانت حرام کی ملازمت اسلامی سلطنت ...کی بھی حرام ہے اور بلا ملازمت ایسے کاموں کا انجام دینا اور زیادت شرع پر جرأت یہی ...کاموں کی ملازمت اور ان کے تعلیم تعلم کا ہے جہاں تعلیم مخالف شرع و اسلام ہو اگرچہ

حرام نوکریاں پہلے ہی سے کر رہے ہیں وہ تو چھوڑی نہیں مباح نوکریاں اور
تجارتیں زمینداریاں کس طرح چھوڑ دیں گے ان جلسوں ہنگاموں تبلیغوں کی
سے اگر سو دو سو نوکریاں یا دس بیس نے تجارتیں یا دو ایک نے زمی
چھوڑ بھی دیں تو اس سے ع- ترکوں کا کیا فائدہ یا انگریزوں کا کیا نقصان
نادار مسلمانوں کی کمائی کا ہزارہا روپیہ ان تبلیغوں میں برباد جا رہا ہے او
گا اور محض بیکار نامراد جا رہا ہے اور جائے گا ہاں لیڈروں مبلغوں کی سیرو
کے سفر خرچ اور جلسہ و اقامت کے پلاؤ قورمے سیدھے ہو گئے اور ہوں
یہ فائدہ ہے تو ضرور نقد وقت ہے اور سیر یورپ کے حساب کا راز تو روز حش
کھلے گا - یوم تبلی السرائرہ فماله من قوة ولا ناصر - کیا لیڈر صاحبان
دکھائیں گے کہ برسوں کی مدت اور لاکھوں روپیہ کی اضاعت میں اتنا فائدہ
ہوا اتنوں نے نوکریاں چھوڑیں اتنوں نے تجارتیں اتنوں نے زمینداریاں
یہ کہ ان کے خون گرم حامی ہمدم و محرم اخبارات اس ترک تعاون پر بڑے
زور لگا رہے ہیں خود اپنے ع- اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے ان صفو

اسلامی کہلاے تعلیم حرام اور اس کی کسی طرح امداد حرام مگر جو علم دین رکھنے وا
دینیات پر یوں رہے کہ طلبہ کے عقائد کی حفاظت کرے ضلالتوں کا بطلان انھیں
وہ بازار میں ذکر الہی کرنے والے سے بھی زاہد ہوگا جیسے حدیث نے فرمایا مردوں
کی طرح ہے -

ع - تنبیہہ - تنبیہہ - تنبیہہ - مسلمانوں ترکوں کی حمایت اماکن مقدسہ کی حفاظت سلطنت
کی اعانت یہ سب دکھانے کے دانت تھے کہ کسی طرح مسلمانوں میں اشتعال ہو لاکھوں
کا چندہ ہاتھ آے ورنہ بڑے ساعی لیڈروں علی برادران سے صاف منقول ہوا کہ "مسـ
اب طے کر رکھو ہندوستان کی آزادی کی فکر کرو ہم ہندو قوم پرست ہیں ہمارا فرض ہے
ترکی بھی ہندوستان پر چڑھائی کرے تو ہم ان کے خلاف تلوار اٹھائیں ہمارا نصب العین
خود اختیاری حاصل کرنا ہے ترک موالات اس کا ذریعہ ہے" ابوالکلام آزاد نے
"لڑائی ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دلانے کے لئے ہے اگر خلافت کا خاتمہ
ہو بھی جاے تاہم ہماری جدوجہد جاری رہے گی اس وقت تک کہ ہم گنگا و جمنا
زمین کو آزاد نہ کرالیں" مسلمانوں اب بھی تمہاری آنکھیں نہ کھلیں اور خلافت و
کے حیلے پر فریب کھاتے رہو تو خدا حافظ - ١٢ حشمت علی عفی عنہ

ع - خصوصاً روز نامہ ہمدم لکھنؤ جس کے ہر پرچے کی پیشانی پر یہ ساقط الوزن رباعی لکھی
پابند اگرچہ اپنی خواہش کے رہو + حامی نہ کسی خراب سازش کے رہو
قانون سے فائدہ اٹھانا ہے اگر + لائل سبجکٹ تم برٹش کے رہو
اتباع ہوا کی اجازت دی جو اللہ کی راہ سے گم راہ کرنے والی ہے قال تعالیٰ ولا تتبع الہوا
عن سبیل اللہ اپنی خواہش کا پابند نہ ہو کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے گی
تو ان لوگوں کے یہاں بہت آسان بلکہ محبوب تر چیز ہے مگر پچھلے مصرع پر ان

انگریزوں سے جو گہرے تعلقات ہیں دوسرے صیغوں کو کم ہوں گے۔ کیا
وں کے لیے شورو فغاں اور اپنے لیے نوش جاں۔ اور ایک اخباری و مطابعی کیا کریں
بڑے لیڈر بننے والے اسی مرض میں گرفتار ہیں۔ دیگراں را نصیحت و خودرا
یحت۔

ے دارم ز دانشمندان مجلس باز پرس — توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمترحی کنند

ہجرت کا غل مچایا اور اپنے آپ ایک نہ سرکا۔ جو ابھارنے میں آ گئے
یبت زدوں پر جو گزری۔ گزری یہ سب اپنے جورو بچوں میں چین سے رہے۔
کا نہ پھٹکنا۔ اور ترک تعاون میں بھی کیا، کسی لیڈر کے پاس زمینداری
کس قسم کی تجارت نہیں نہ ان کا کوئی انگریزی یا ریاست میں ملازم ہے پھر
یوں نہیں چھوڑتے کیا واحد قہار نے نہ فرمایا لم تقولون ما لا تفعلون ہ کیا خدا
ت دشمن بننا آسان سمجھا ہے کیا تمہارے یہاں سے نہ ع۔ چھپا کہ "اگر کسی دباؤ
وبند سے کوئی ایسی کاروائی کی جس سے ثابت ہو کہ وہ دشمنان اسلام کا ساتھ
ہیں تو فوراً ان کا شمار مرتدین میں ہوگا اور مرتدین کی سزا اسلام کے آئین میں
ے ہر شخص کو معلوم ہے" کیا کوئی ریاست آپ کے نزدیک اس سے بری ہے
میں سب سے پیش قدم سلطنت علیہ دکن نہیں کیا اس کے احکام اور چھپے
ان ملاحظہ نہ ہوئے کیا آپ کے لیڈروں میں اس کے وظیفہ خوار نہیں کیا
ت سے گیارہ گیارہ روپیہ یومیہ پانے والوں نے اپنا یومیہ بند کرا لیا کیا
روں کے لئے حرام بتاتے ہو آپ خوشی سے کھاتے ہو۔ بلا پس ہو آن کے
کہ حرام ان سے نہ چھوٹا اور لیڈروں کا منہ کس نے بند کیا ان پر ان لیڈروں
طلعہ واجب تھا یا قرآن مجید بدل کر جو احکام دل سے گڑھے ہیں وہ کسی طرح

شن کا فتویٰ لیں جس میں کہا کہ انگریزوں کے وفادار ان کے حکم کے نیچے چلنے والے رہو اور
ر کندے کہ پیشانی پر اس کی تجدید ہے اس سے مقاطعہ کیوں نہ فرض ہوا اسے پارٹی بلکہ
ے کیوں نہ خارج کیا ہاں شاید ساقط الوزن کرنے میں اس نے اپنے لئے کچھ بات لگا
ہو یعنی انگریزوں کے دکھانے کو اس طرح ہو اور لیڈروں کے سنانے کو یہ کہ آپ
یہاں اس میں وزن ہی کہاں ہے۔ ع لائل سبجکٹ تم برٹش کے رہو ۱۲ حشمت علی

بر صدارت شیخ مشیر حسین قدوائی بیرسٹرایٹ لا تعلقدار گدیہ مطبوعہ لکھنؤ ۳۹ یہ
مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی کے ان مسائل میں امام ومتبوع ہیں دیکھو خطبۂ صدارت
عبدالباری مطبوعہ صفحہ ۱۰ "میں ان مسائل میں کبھی مشیر حسین صاحب کے خلاف
نہیں کرتا" آپ بیرسٹر بھی ہیں۔ اور تعلقدار بھی بھلا انگریزوں سے آپ کو کیا
صرف اسلامی ریاستوں کو مرتد فرمایا ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ۔

ہیں جب بے خوف و خطر کچا ہی چبائیں یہ ہے لیڈر صاحبوں کی
خواہی یہ ہے حمایت اسلام میں جانکاہی——ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔
اپنی ایک تقریر میں اس ہندو الفت و گاندوی رغبت کا راز بیان کیا تھا
اصحاب نے تحریر میں لیا اس کا اعادہ موجب افادہ مسلمانوں کا رب
فرماتا ہے یایھاالذین امنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا ماعنتم
البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون ہ اے
والو کسی کافر کو اپنا ہمراز نہ بناؤ وہ تمہاری نقصان رسانی میں کمی نہ
گے ان کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا بے شک دشمنی ان کے مونہوں
کھل چکی ہے اور وہ جوان کے سینوں میں دبی ہے بہت بڑی ہے بیشک ہم نے
صاف نشانیاں بتا دیں اگر عقل رکھتے ہو قرآن عظیم گواہ ہے اور اس
بہتر کون گواہ — ومن اصدق من اللہ قیلا کہ مشرکین ہرگز ہماری خیرخواہی
کریں گے ۔ خیر خواہی درکنار کبھی بد خواہی میں کمی نہ کریں
پھر انہیں یارو انصار بنانا ان سے وداد و اتحاد منانا ان کے میل سے
کی امید رکھنا صراحتاً قرآن عظیم کی تکذیب ہے یا نہیں ولکن لاتبصرون ۔ آؤ اب
قرآن عظیم کی تصدیق دکھائیں اور ان کی طرف سے اس میل اور میل کا راز
دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے اول اس کی موت کہ جھگڑا
ہو دوم یہ نہ ہو تو اس کی جلا وطنی کہ اپنے پاس نہ رہے سوم یہ بھی
سکے تو آخر درجہ اس کی بے پری کہ عاجز بن کر رہے مخالف نے یہ
ان پر طے کر دئیے اور ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں ۔ خیر خواہی سمجھے
ہیں ۔ اولاً جہاد کے اشارے ہوئے اس کا کھلا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں
ہوتا تھا ثانیاً جب یہ نہ بنی ہجرت کا بھرا کہ کسی طرح یہ دفع ہوں
ہماری کبڈیاں کھیلنے کو رہ جائے یہ اپنی جائدادیں کوڑیوں کے مول
یوں ہی چھوڑ جائیں یہ ہر حال ہمارے ہاتھ آئیں ان کی مساجد و
اولیا ہماری پامالی کو رہ جائیں ثالثاً جب یہ بھی نہ نبھی تو ترک موالات
حیلہ کر کے ترک معاملت پر ابھارا ہے کہ نوکریاں چھوڑ دو کہ کونسل
میں داخل نہ ہو مالگزاری ٹیکس کچھ نہ دو خطابات واپس کر دو امر
تو صرف اس لئے ہے کہ ظاہری نام کا دینوی اعزاز بھی کسی مسلمان کے لئے
اور پہلے تین اس لئے کہ ہر صیغہ و ہر محکمہ میں صرف ہنود رہ جائیں
ہنود کا غلبہ ہوتا ہے حقوق اسلام پر جو گزرتی ہے ظاہر ہے جب تنہا وہی رہ

لیڈروں کے لگ بھگ نہیں اوروں کے سر پڑے ہیں یہ قانون کے مستثنا
ہیں - اور جب لیڈر خود ہی اپنے کئے پر عامل نہیں تو ان کی چیخ پکار
سے کیا عمل کرائے گی - ع اوخویشتن گم ست کرا رہبری کند - مانا کہ
وہ بھی ہوں جو ان تینوں علتوں سے بری ہیں زمینداری نہ تجارت نہ
کہ مالگزاری یا ابواب ٹیکس یا چنگی دینی پڑے اور انگریزوں سے تعلق ترک
ہو کر حرمت قطعیہ کا حکم جڑے فرض کردم کہ خود اس سے پاک ہیں
محتاج بے نوا ہیں پھر یہاں تو عام ذرائع رزق یہی ہیں کیمیا تو نہ بنائے
اوروں کا سر کھاتے ہوں گے ان کا مال انہیں وجود سے ہوگا جو تمہارے
علی الا طلاق حرام ہے تو حرام ہی کھایا حرام ہی کمایا ہر طرح گرفتار
رہے تجارت کی صورت بتائے پھر ترک معاملت کی فرضیت گئے اور یہ روپیہ
جلسون میں صرف کر رہے ہو یہ بھی تو اس حرام کا ہے سچ کہنا کیا
سمجھ لئے ہو اگرچہ زبان سے نہ کہو — ع مال حرام بود بجائے حرام رفت
ریل تار ڈاک کیا انگریزوں سے معاملت نہیں اس میں تو سب چھوٹے بڑے
اگر کہو انہیں سہولت کے لئے رکھ چھوڑا ہے تو اعلان کر دو کہ
سہولت کے لئے حرام روا ہے اگر کہو زمینداری و تجارت چھوڑ دیں تو
جو جواب تمہارا ہے وہ سب کا ہے غرض یہ چلی نہ چل سکتی ہے نہ
اس پر عمل کیا نہ کر سکتے ہو اس کی پوری تصویر یہی ہے کہ
ہیں اب جو نہ کیا تھا نہ کریں گے - پھر بے معنی چیخ پکار سے کیا
اس کے کہ ع مغز ما خورد و حلق خود بدرید - اور بغرض غلط و بغرض
سب مسلمان زمینداریاں تجارتیں نوکریاں تمام تعلقات یکسر چھوڑ دیں تو
جگری خیرخواہ جملہ ہنود بھی ایسا ہی کریں گے اور تمہاری طرح
بھوکے رہ جائیں گے حاشا ہر گز نہیں زنہار نہیں اور جو دعوی کرے
کر کاذب نہیں مکار نہیں اتحادو وداد کے جھوٹے بھروں پر بھولے ہو
پر بھولے ہو سچے ہو تو موازنہ دکھاؤ، کہ اگر ایک مسلمان نے ترک
اُدھر پچاس ہندوؤں نے نوکری تجارت زمینداری چھوڑی ہو کہ
اتنی یا اس سے بھی کم ہے - اگر نہیں دکھا سکتے تو کھل گیا
تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا - لا جرم نتیجہ کیا ہوگا
کل دولتیں دنیاوی جمیع اعزاز جملہ و جاہتیں صرف ہندوؤں کے ہاتھ
اور مسلمان دانے دانے کو محتاج بھیک مانگیں اور نہ پائیں ہندو

جائیں گے تو اُس وقت اندازہ کیا ہو سکتا ہے مالگزاری وغیرہ نہ دینے
انگریز چپ بیٹھے رہیں گے ہر گز نہیں قرقیاں ہوں گی تعنیقے ہوں گے
نیلام ہوں گی اور ہندو خریدیں گے نتیجہ یہ کہ مسلمان صرف قلی بن کر
یہ تیسرا درجہ ہے۔ دیکھا تم نے قرآن عظیم کا ارشاد کہ وہ تمہاری
میں کمی نہ کریں گے ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو العیاذ باللہ

(۱۲) منکر کا ازالہ ضروری فرض ہے اپنے مراتب ثلاثہ پر جن میں
کہ تغیر بالقلب ہے یعنی دل سے اسے برا جاننا مطلقاً ہر حال میں فرض عین
پہلے دونوں بشرط قدرت علی الترتیب فرض کفایہ مگر دوسرا یعنی تغیر باللسان
میں ہرگز فرض نہیں کہ مرتکب اس کی شناعت سے خود آگاہ ہو جان
اُس کا مرتکب ہو اور اُمید واثق نہ ہو کہ منع کئے سے باز رہے گا ایسی
اس پر زبان یا قلم سے کہ وہ بھی ایک زبان ہے رد و انکار اصلا واجب
خصوصاً جب کہ مظنہ فتنہ و شورش ہو۔ فتاوی امام قاضی شان وفتاوی
میں ہے۔ انمایجب الامر بالمعروف اذا اعلم انھم یستمعون — نصاب الاحتساب
[1] المقصود منہ الائتمارفاذافات ذالک لایجب بستان امام فقیہ ابواللیث و محیط و
میں ہے [2] انکان یعلم باکبر رایہ انہ لوامر بالمعروف یقبلون ذالک منہ و یمتنعون
مرواجب لا یسعہ ترکہ ولو علم باکبرر أیہ انہ لو امر ھم بذلک قذفوہ وشتموہ
ولو علم انھم لا یقبلون ولایخاف منہ ضرباً و لاشماً فھو بالخیار والامر افضل و
کردری و عالمگیریہ میں ہے [3] اللحن حرام بلا خلاف فاذاقرأ بالالحان و سمعہ
انہان لقنہ الصواب لا ید خلہ الو حشتہ یلقنہ و ان دخلہ الوحشۃ فھوفی سعۃ ان
کل امر معروف یتضمن منکرایسقط و جوبہ مثلاً کون مسلمان نہیں جانتا کہ
یا غارت مسلم حرام و موجب عذاب نا رہے کون نہیں جانتا کہ اس میں

۱۔۔ امر باالمعروف سے مقصود تو یہ ہے کہ لوگ مانیں جب اسکی امید نہ ہو تو واجب
۲۔۔ اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ امر بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ مان لیں گے
بات سے باز آئیں گے تو امر بالمعروف واجب ہے اسے چھوڑنے کی گنجائش نہیں
غالب گمان سے جانتا ہو کہ امر بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ پتھر پھینکیں گے
تو اس وقت امر بالمعروف نہ کرنا ہی افضل۔ اگر جانے مانیں گے تو نہیں
بھی اندیشہ نہیں تو اختیار ہے چاہے امر بالمعروف کرے یا نہ کرے۔ اور
۳۔۔ قرآن عظیم کا غلط پڑھنا بالا تفاق حرام ہے تو اگر کوئی شخص غلط پڑھ رہا ہو
اگر یہ سننے والا کہ اسے صیح بتاؤں گا تو اسے وحشت پیدا نہ ہو گی تو بتائے
پیدا ہو تو اسے گنجائش ہے کہ نہ بتائے کہ جو امر بالمعروف کسی منکر
اس کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے ۱۲

ی اعانت مطلقاً حرام و مستوجب غضب جبار ھے کون نہیں جانتا که زنا حرام ھے
کون نہیں جانتا که شراب پینا سخت خبیث کام ھے اور ھزاروں لاکھوں اس کے
مرتکب ھیں پھر کبھی نه سنا ھوگا که علما یا ان کی تحریریں ھڑ چکلے ھر بھٹی کا
گشت کریں اصلاً تمام جہان میں کوئی عالم بلکه کوئی عاقل اس کا قائل نہیں اور
خود ان لیڈروں میں جو جامه مولویت میں ھیں وہ بھی اس کے عامل نہیں آخر یه
اسی لئے که وہ لوگ دانسته مرتکب ھیں اور مظنون نہیں که منع سے مانیں بلکه
شورش و شر کا احتمال بیشتر ایسی جگه جب تغییر بالید مقدور نہیں تغییر باللسان
کچھ ضرور نہیں غیر ضروری اور اس پر طره یه که نا مفید ایسا شور مچانا اور بلاوجه
شرعی شورشوں کے لئے سینه سپر ھو جانا کون سی شریعت نے واجب مانا ایسے
مواقع کے لئے ارشاد الہی ھے یایھاالذین آمنوا علیکم انفسکم الا یضرکم من ضل اذا اھتدیم
اے ایمان والو تم اپنے آپ کو سنبھالے رھو دوسروں کا گمراہ ھونا تمہیں نقصان نه
دے گا جب تم راہ پر ھو ھاں اگر کسی منکر شرعی پر گمراھان گمراہ گر فرقه
بندی کریں اور آسے بزور زبان و زور و بہتان معروف شرعی کا جامه پہنائیں اور اس
کے لئے آیات و احادیث و اقوال ائمه کی تعریف و تصحیف سنائیں احکام الہیه کو کایا
پلٹ کر کے حرام کو حلال ۔ حلال کو حرام دکھائیں جیسا اب گاندھوی مت اور
...موی امت مسائل موالات مشرکین و معاھده مشرکین و استعانت مشرکین و دخول
مشرکین فی المساجد وغیرہ میں کر رھی ھے تو اس وقت ان منکرات کبری و واھیات
...س کا ازاله فرض اعظم ھوگا ۔ خطیب بغدادی جامع میں راوی رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وآله وسلم فرماتے ھیں ۔ [1]اذاظہرت الفتن اوقال البدع فلیظھر العالم علمه و من لم
یفعل ذلک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه فرضاً ولا نفلا ۔ یه
... ان معاندوں کے لئے ہیں جو دانسته تغییر کلام الله و تبدیل احکام الله کر رھے ھیں
... ان شبہات کے کشف کو ھے جن سے وہ احکام الہیه کو بدلتے اور عوام مسلمین
... میں اس امید پر که مولی عز و جل چاھے تو جو ان کے دھوکے میں آ گئے حق
... واپس آئیں اور جن پر ھنوز ان کا فریب نه چلا ۔ بعو نه تعالیٰ حفظ پناہ پائیں
... الله یسیران علیٰ کل شیٔ عن قدیر ۔ حضور پر نور سید یوم النشور صلی الله تعالیٰ

---

[1] ... نے یا فرمایا بد مذھبیاں ظاھر ھوں تو فرض ھے که عالم اپنا علم ظاھر کرےاور جو ایسا
... کرے اس پر الله اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ۔ الله نه اس کا فرض قبول کرے

عليه وسلم فرماتے ہیں [2] واللہ لا ن یھدی اللہ بك رجلا واحدا خیرلك من ان یکون
النعم رواہ البخاری و مسلم عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعل
والسعد فی القبل والبندوصلی اللہ تعالی علی سید نا محمد والہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ
واللہ تعالیٰ اعلم ۔ تنبیہہ ۔ جہاد کہ اعظم وجوہ از الہ منکر ہے اسی کی تین
ہے ۔ سنانی ۔ لسانی ۔ جنانی یعنی کفر و بدعت و فسق کو دل سے برا جانے

جنانی ۔ ہر کافر مبتدع و فاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام
ہو ۔ کرتا ہے ۔ مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپ کو مشرکین
غلام کیا ان کی راہ جدا ہے ان کا دین غیر دین خدا ہے اور **لسانی**۔ کہ
سے رد ۔ وہ ابھی سن چکے کہ ایسوں ہی پر سب سے اہم واکد ۔
خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد شامل ہو
تک کریں گے ۔ [1]وھابیہ ۔ [2]نیا چرہ ۔ [3]دیوبند ۔ [4]قادیانیہ ۔ [5]روافض ۔
[7]ندویہ ۔ [8]آریہ ۔ [9]نصاریٰ وغیر ہم سے کیا اور اب ان گاندھویہ سے
پیکار ہیں حق کی طرف بلاتے اور باطل کو ۔ باطل کر دکھاتے اور
گمراہ گروں کے شر سے بچاتے ہیں وللہ الحمد آگے ہدایت رب عز و جل کے
رہا **جہاد سنانی** ۔ ہم اوپر بیان کر چکے کہ بہ نصوص قرآن عظیم ہم
کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں اور اس کا واجب بتانے والا مسلمانوں
میں ۔ بہکانے والے یہاں واقعہ کربلا پیش کرتے ہیں یہ ان کا محض
اس لڑائی میں ہرگز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ
خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا جب ان غداروں نے بد عہدی
رجوع فرمایا جب سے شروع جنگ تک آسے بار بار احباب و اعداء سب
(ا) جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ اول بار ہزار سواروں کے
امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے امام نے خطبہ فرمایا کہ
میں تمہارا بلایا ۔ آیا ہوں تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے
ہیں ۔ میں آیا اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں چلوں
وان لم تفعلو او کنتم بمقدمی کا رھین انصرفست عنکم الی المکان الذی اقبلت
عہد پر نہ رہو یا میرا تشریف لانا تمہیں نا پسند ہو تو میں جہاں سے

---

۱ ۔ خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت
لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے یہ حدیث بخاری نے سہل بن سعد
عنہ سے روایت کی ۱۲

واپس جاؤں وہ خاموش رہے (ب) پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور اُس کے آخر میں
وہی ارشاد کیا ۔ ان انتم کرھتمونا انصرفت عنکم ۔ اگر تم ہمیں نا پسند رکھتے
ہو ۔ واپس جاؤں حر نے کہا ہمیں تو یہ حکم ہے کہ اپ سے جُدا نہ ہوں جب تک
زیاد کے پاس کوفے نہ پہنچا دیں (ج) امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت
کا حکم دیا وہ بقصد واپسی سوار ہوئے حر نے واپس نہ ہونے دیا ۔ (د) جب نینوے
پہنچے حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹیر میدان میں آتارو جہاں
نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہے گا ۔ کہ تم میرا حکم بجا لاتے ہو
یا نہیں ۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی جگہ آترنے پر
مجبور کیا فدائیان امام سے زہیر بن القین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے عرض کی اے ابن رسول
اللہ کے جو لشکر آنے والے ہیں وہ ان سے بہت زائد ہیں ہمیں اذن دیجیئے کہ ان سے
لڑیں فرمایا ما کنت لابداھم بالقتال ۔ میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں (ہ) جب خبیث
ابن خبیث یعنی ابن سعد اپنا لشکر لے کر پہنچا حضرت امام سے دریافت کیا کیسے
آئے فرمایا تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا فاما اذا کرھونی فانی اصرف عنھم اب کہ
میں ناگوار ہوں واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا اُس
خبیث نے نہ مانا قاتلہ اللہ (و) شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی اس میں بھی حضرت
امام نے فرمایا ۔ دعونی ارجع الی المکان الذی اقبلت منہ مجھے چھوڑو کہ میں مدینہ طیبہ
واپس جاؤں ابن سعد نے ابن ذیاد کو لکھا اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود
نے باز رکھا ۔ (ز) عین معرکہ میں قتال سے پہلے ۔ ایھاالناس اذکرھتمونی فدعونی
انصرف الی مامنی من الارض اے لوگو جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑو
امن کی جگہ چلا جاؤں اشقیا نے نہ مانا غرض جب سے برابر قصد عود رہا
ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یونہی تھا جنت آراستہ ہو چکی تھی اپنے دولہا کا
انتظار کر رہی تھی وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آ لگی تھی تو ہر گز لڑائی میں امام
کی طرف سے پہل نہ تھی آن خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں یا بخوف
جان بلد کی کہ وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا اگرچہ
خلاف قرآن وسنت ہو یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا قال تعالیٰ الا من اکرہ قلبہ
مطمئن بالایمان ۔ یا جان دے دی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی یہ عزیمت تھی
ثواب عظیم اور یہی ان کی شان رفیع کے شایان تھی اسی کو اختیار فرمایا
تھا اس سے کیا علاقہ ۔ ثانیا ۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل

مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صراط المستقیم

فتوے متفقہ

مکرم و محترم عالیجناب حکیم الامۃ مجددالملتہ امام العلما والفضلا و مفتی اعظم
حضرت مولنا مولوی صوفی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم
و دیگر حضرات علماء کرام کے فتاوے

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کانگریس کی موجودہ تحریک سول نافرمانی وغیرہ
مسلمانوں کی مذہبی و اقتصادی زندگی کے لئے سخت خطرناک ہے
اور مسلمانوں کی اس میں شرکت شرعاً حرام و ناجائز ہے
جن کو خان بہادر (حاجی) محمد یوسف صاحب احمد پائی نے
جید برقی پریس (دہلی) میں طبع کرایا

قیمت

۳۰۸

ضروری التماس

مہربانی فرما کر ان فتوؤں کو خود بھی بغور پڑھیں اور اپنے دوستوں اور عورتوں اور بچوں کو بھی سنائیں ۔ مساجد میں حضرت امام صاحبان جملہ نمازیوں کو سنا کر اجر عظیم کے مستحق ہوں

نوٹ ۔ (۱) اور دیگر بہت مقامات سے بھی استفتا کے جوابات موصول ہو... بعد طبع اس رسالہ کے شامل کر دیئے جاویں گے ۔

(۲) اگر کسی مقام پر کوئی مسلمان اس کو طبع کرانا چاہے تو ... حوالہ سے طبع کرائیں کیونکہ تمام اصلی تحریرات بندہ کے ... ہیں ۔

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلواۃ عرض ہے کہ کانگرس کمیٹی اور گاندھی تحریک آزادی
و سول نافرمانی وغیرہ (جو ملک کے امن عامہ کو برباد کرنے اور ہندوستان میں
رام راج قایم کرنے کے لئے اٹھائی گئی ہے) مسلمانوں کی مذہبی و اقتصادی زندگی
کے لئے نہایت خطرناک اور شرعاً ناجائز ہے۔

کفر اسلام کی ضد ہے اور ہر کافر مسلمانوں کا دشمن ہے۔ دشمن سے
...ائی کی اُمید رکھنا حماقت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے (پ ۴ ع ۳)
...وں (کافروں) کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں
گے۔ تمہاری تکلیف و مصیبت تو ان کی دلی تمنا ہے۔ دشمنی ان کے منہوں سے
...ر ہو چکی اور جو کچھ ان کے سینوں میں دبا ہے وہ اور بھی زیادہ سخت ہے۔

اسی طرح آیات کلام اللہ میں (پ ۵ ع ۹) صاف صاف ارشاد ہے کہ کافروں
کو اپنا دوست اور مدد گار نہ بنانا (پ ۲۰ ع ۲) ہرگز تم ان کی مدد نہ کرنا
...ان کے کہنے میں نہ آ جانا ورنہ وہ تم کو تمہارے دین سے ضرور برگشتہ کرکے
...موڑ دیں گے۔ پھر تم نقصان میں پڑ جاؤ گے (پ ۴ ع ۷) اسی قسم کی بیسیوں آیات
...میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے نہایت سختی کے ساتھ مشرکین سے اجتناب کا
...فرمایا ہے۔ مسلمان برادران وطن کے ساتھ شریک ہو کر اتفاق و اتحاد قائم
...کے بار ہا دھوکہ اٹھا چکے ہیں۔ ہماری طاقت کا بھرم جو اغیار پر باقی تھا۔
...کو بھی گذشتہ تحریک کے زمانے میں برادران وطن سے مل کر ان کی نظر کر
...ہرے بھرے گلزار کو نذر خزاں کر دیا، برادران وطن سے مل کر اب کیا
...کرنا چاہتے ہو؟
اور اب کیا ہوس باقی ہے؟
انسان کچھ کھو کر ہی سیکھتا ہے، ہم نے سب کچھ کھو کر بھی
...نہ سیکھا۔

سوراج کا انجام

...خیال کرتا ہوں کہ میری حق اور صداقت بھری تحریر اور خواب غفلت
...والی آواز خود غرضوں اور نا اہلوں کے نقار خانے میں صدا طوطی سے

زیادہ وقعت نہ رکھے گی لیکن مجھے اس کی پرواہ نہیں ، میں اپنا فرض سمجھ
کہ مسلمانوں کو ان کے مستقبل کے نتیجہ سے آگاہ کروں ، یہ یقینی امر
سوراجی پارٹی اور کامل آزادی کے طالبوں کو میری تحریر ضرور شاق گز
لیکن واقعات گذشتہ اور حاضرہ پر جن کی وسیع نظر ہے اگر میری تحریر کو
انصاف ملاحظہ فرمائیں گے تو ان کا ضمیر خود میری تائید کرے گا ۔

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آج سوراج اور مکمل آزادی کے طل
حصول آزادی میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں وہ اس قابل بھی ہیں
سلطنت ان کو سونپ دی جائے ؟

یہ ایک اہم سوال ہے اور اس کے جواب میں ہر مدبر او
شخص اپنا غیر معمولی اور قیمتی وقت صرف کرکے غور و فکر کے بعد
نتیجہ پر پہونچے گا کہ اہل ہند اب تک کسی طرح اس کے اہل نہیں کہ
عنان حکومت تفویض کی جائے ۔

اور گورنمنٹ آزادی تسلیم کرکے ہندوستانیوں کو ہندوستان
سفید کا مالک بنا دے اور ان کو سوراج دے کر اقلیتوں کا خون
لا متناہی خانہ جنگیوں کا دروازہ کھول دے ، اگر خدا نخواستہ
بدقسمتی سے ایسا ہوا بھی تو تمام نظام درہم و برہم ہو جاویں گے ،
اٹھ جائے گا مظلومانہ اور حریصانہ جنگ شروع ہو جائے گی ۔

ہندوستان کے سیاست دان حضرات میں اتنی اہلیت اور قابلیت
وہ اپنی خانہ جنگیوں کو روک سکیں تو بھلا دوسروں کی للچائی ہوئی
کیسے تاب لا سکتے ہیں ۔ ہندوستانیوں میں حکومت خود اختیاری کی
طرح بھی موجود نہیں ہے ، ملکی بھائیوں کے آپس کے برتاؤ مذہبی
اختلافات آے دن کے تنازعات کسی دلیل کے محتاج نہیں ۔

لیڈروں ، رہنماؤں ، مبلغوں کا آپس میں عنادو شقاق پریس او
تصادم ، مذہب کا مذہب سے ٹکرانا ؟ سنگھٹن ، جمعیت علماء
کانگرس ، مہاسبھا ، امن سبھا ، مسلم لیگ ، سکھ لیگ وغیرہ وغیرہ
دوسرے سے اصولی اختلافات و ذاتی عناد جو صرف فواحشات اور گالی
محدود نہیں بلکہ زدو کوب اور قتل و غارت تک بھی نوبت پہنچی
سب مثل روز روشن عیاں ہے ۔ پس جس قوم کا یہ حال اور مطمح

ری دینا اور اپنی خود غرضیوں کو عملی جامہ پہنانا ہو وہ کیا مصالح
سمجھ سکتی ہے اور غریب رعایا کی تکالیف اور درد کا کیا علاج کر سکتی ہے
سے خود غرضوں متعصبوں سے بھلائی اور رفاہ عام کی اُمید رکھنا کمال نادانی
تلافی نقصان ہے انصاف کیجئے کہ ایسی کو تاہ نظر اور اپنے بھائیوں
دلی عداوت رکھنے والی جماعت کیا کامل آزادی لے کر دینا کے سامنے
ہو سکتی ہے اور ہندوستان جیسے مختلف الخیال اور مختلف العقاید ملک میں
ور شانتی قائم رکھ سکتی ہے ؟ نہیں اور ہرگز نہیں ۔

آج ہندوستان کو سوراج حاصل نہیں ہے ، لیکن ہندوؤں کی اکثریت اور
کی بنا پر ہندو راج ضرور حاصل ہے یعنی ہندوؤں کو جو اکثریت اور باعتبار
وں کے جو قوت حاصل ہے اس سے مسلمانوں کے جس قدر حقوق پائمال ہو رہے
وہ محتاج بیان نہیں ۔

ہندو ممبران کی کثرت نے شاردا ایکٹ کو جو مسلمانوں کے لیے مذہبی مداخلت
س کرایا ۔ حالانکہ اکثر مسلم ممبران نے اس بل کی مخالفت بھی کی ۔ اسی طرح
میں انسداد گاؤ کشی کا مسئلہ پیش ہونا ہنددوں کے اعلیٰ طبقہ اور تعلیم یافتہ
کی کدورت قلبی کا ثبوت ہے ۔ ہندو قانونی پہلو بھی لیے ہوئے مذہبی مداخلت
میں ، اہل ہنود کا تشدد آمیز اور سفاکانہ برتاؤ جو مسلمانوں سے ہر سال
کے موقعوں پر قربانی گاؤ بند کرانے کے لیے برتا جاتا ہے ۔ مساجد کے سامنے
نے کے سلسلہ میں جو مظالم مسلمانوں پر ڈھائے جاتے ہیں وہ ہمیشہ آپ کو
سے معلوم ہوتے رہتے ہیں ، یہ سب کچھ قانون شریعت کو مٹانے اور مسلمانوں کو
نے اور ہندو معاشرت جاری کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے ۔
افسوس ہمارے خود ساختہ لیڈر ہندوؤں کے دلی منصوبے اور شریعت شکن
کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور نہ مستقبل پر غور کرتے ہیں ۔

معزز ناظرین ہندوؤں کے رویہ کا مشاہدہ آپ کو اس وقت ہو رہا ہے جب کہ
مکمل آزادی "ہنوز دلی دوراست" کا مضمون ہے ۔ بعد حصول سوراج
کہ نہوں مسلمانوں کی کیا درگت ہو گی ۔ اس کا علم خدا ہی کو ہے ۔
ہندوستان میں مساجد کو شہید کرنے ، اذانوں کو روکنے ، مسجدوں کے سامنے
ہر سال قربانی گاؤ پر ہند مسلم فسادات ہونے کے متعلق اگر تفصیلی حالات
جائیں تو ایک دفتر درکار ہے ۔

کہیں ہندؤں کی اکثریت اور کہیں ان کی دولت و امارت مسلمانوں ک
وبال جان بنی ہوئی ہے ۔ ہندؤں کی متعصب نگاہیں اپنے موقعوں کو کبھی ہ
خالی جانے نہیں دیتیں ، جب اور جس قسم کا موقعہ ان کو ملتا ہے مسلمانوں ک
کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے ۔

ناظرین یہ مذکورہ حالات ہیں ، اس ملک کے اور اس ملک کے
تعلیمیافتہ باشندوں کے جو آج سوارج اور مکمل آزادی کے حامی ہیں اور خود کو
کا اہل قرار دیتے ہیں ۔

کیا جس قوم کی ذہنی اور نفسانی کیفیت ایسی ہو اور اس کی ضمیر
کا اس طرح نشو و نما کرتی اور آپس میں اس طرح جھڑکتی ہو اس کو
اہل کہا جا سکتا ہے ؟ اور وہ قوم کبھی بھی بغیر تیسری قوم کی مدد کے
رکھ سکتی ہے ؟

ہندوستان جیسے مختلف الخیال اور مختلف العقائید خطہ میں ہندو
سکھ عیسائی وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے مختلف صدھا فرقے آباد ہیں ، ان میں بھی
کوئی اتحاد نہیں نہ ایک راہ عمل ہے نہ ایک دوسرے سے خوش ۔

مسلمانوں میں سنی شیعہ قادیانی احمدی وغیرہ فرقے ہیں جو کسی ایک
پر متحد نہیں فروعات اور جزئی اختلافات پر ایک دوسرے سے بر سر جنگ ہیں ۔

اسی طرح ہندؤں میں بھی مختلف فرقے ہیں اور ان میں بھی
کشمکش ہے ۔

سکھوں کو لیجئے تو وہ ہندو اور مسلمان دونوں سے ناراض ہے
خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان میں جتنے فرقے آباد ہیں کسی سے ایک
کا اتفاق اتحاد نہیں ، ایک دوسرے کو اپنے میں جذب کرنے کی فکر میں
سرگردان ہے ۔ اکثریت اقلیت کو دبانا چاہتی ہے ۔

میں وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ خصائل مذکورہ جس ملک
ہوں وہ کبھی آزاد نہیں رہ سکتی اور قدرت بھی اس کو کبھی اس کا اہل
ایسی قوم کے لیے آزادی سم قاتل ہے ۔ جس کا علاج سوائے طوق غلامی کے
نہیں ۔ ایسا ملک اگر آزادی اور سلطنت کا طلب گار ہو تو گویا وہ
تجویز کر رہا ہے ۔ ایسے نادان مریض کی بابتہ طبیب ہرگز کان نہ دھرے
گورنمنٹ برطانیہ ہندوستانیوں کی جب تک کہ ان میں صلاحیت نہ ہو آزادی

اس کے تجویز کردہ زہر کو اس کے لیے جائز رکھے گی؟ اگر ایسا ہوا تو کہا
کہ گورنمٹ نے سخت غلطی کی اور ہندوستان کو اس نے ایک پر خطر گڑھے
ڈال کر بڑا گناہ کیا۔

میرے منصف حضرات! یہی پھوٹ اور آپس کی نااتفاقی جو ہندوستانیوں کے
و ریشہ میں ازل ہی سے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ہندوستان میں انگریزی
کا باعث ہوئی اور اسی طرح انگریزوں سے قبل بھی صدیوں تک پردیسی حکومتیں
ستان کے ازلی محکوموں پر حکمرانی کرتی رہیں۔ ہندوستانیوں کی سینکڑوں برس کی
غلامی سب سے بڑی اور کھلی دلیل ہے کہ ہندوستان کبھی بھی خود مختاری کے
نہ تھا، کیونکہ ان کے اندر شروع سے وہ جزو لطیف ہی قدرت نے نہیں بخشا جس
آزادی اور حریت کے معزز نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگر ہندوستان میں حریت
مادہ موجود ہوتا تو آج سینکڑوں برس سے پردیسی حکومتوں کا محتاج نہ ہوتا اور
تک سلطنت تیموریہ، غزنویہ، مغلیہ، شرقیہ، انگلشیہ ہندوستان میں اپنا قدم
رکھتیں۔ اب بھی ہندوستان پردیسی حکومت کا محتاج ہے۔ اگر آج ہندوستان
سے بحالت موجودہ انگریزی حکومت اٹھا لی جائے تو ایک روز کا بھی امن
ہے۔ طاقتور کمزور کو، اکثریت اقلیت کو فنا کر دے گی اور ہیبتناک
شروع ہو جائے گی۔ مسلمانوں کو مذہبی احکام کا ادا کرنا مشکل ہو
مساجد شہید کر دی جائیں گی۔ مساجد میں اذانیں اور نمازیں ممنوع قرار
گی۔ قربانی اور ذبیحہ گاؤ پر ہزاروں جانیں بے قصور تلف ہوں گی۔ ان
سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان جیسے زرخیز ملک پر للچائی ہوئی نگاہیں مثل
ہوئی نظر آئیں گی اور آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ پھر کسی نہ کسی
دست ترحم دراز ہوگا اور پھر وہی گردن میں طوق غلامی ہوگا اور غلام
کا خطاب ہوگا۔

حضرات! میری مطالعہ میں آنے والی تحریر بظاہر سوراج اور تحریک آزادی
معلوم ہوگی، لیکن حقیقتاً واقعہً ایسا نہیں ہے اور نہ یہ میرا منشا ہے کہ
جذبات کو مجروح اور فطرتی احساسات کی بلاوجہ مخالفت کروں۔
کی فرقہ بندی اور ہندوؤں کے اسلام اور شعائر اسلام کے ساتھ معاندانہ اور
کو دیکھ کر عرض کیا جاتا ہے۔

اگر حقیقتاً غلامی سے آزاد ہونا ہے تو ایسے خیالوں کو جو عداوت اور

مناقشت اور خود غرضی کا درجہ رکھتے ہیں، مساوات اور موالات و ایثار
چاہئے۔ جس طریقے کو ہمارے برادران وطن اپنی مطلب برآری کے لئے اختیار کئے
وہ سخت ضرررساں ہے، اگر برادران وطن واقعی شیدائے حریت اور مساوات
تو وہ اپنے موجودہ غدارانہ اور سفاکانہ طریقے کو بدلیں اور تنگ ظرفی اور
کا سد باب کریں، اور زبانی نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں مساوات اور اتحاد پیدا

(۱) ملک کے لئے ایک ایسا دستورالعمل مرتب کریں جو
متفق اور کاربند ہوں۔

(۲) ایسے مواقع و اسباب پیدا کیئے جاویں کہ ہر قوم اور
دوسرے پر اعتبار و اعتماد رکھے اور اقلیت اکثریت سے مطمئن

(۳) تمام اقلیتوں کے مذہبی اور سیاسی حقوق محفوظ رہیں۔

(۴) ہر پابند مذہب اپنے مذہبی احکام میں آزاد ہو۔ کسی
کی پابندی نہ ہو۔

مسلمان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو کر کبھی بھی ہندؤں کی
گوارا نہ کریں گے۔

ان مذکورہ اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے حصول آزادی کا
اسی لئے مسلمانان ہند کی مقتدر جماعتوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کر
کانگریس کی موجودہ تحریک سول نافرمانی وغیرہ مسلمانوں کے لئے
موجب ہے اور اسلامی روایات اور اسلامی مفاد کے اشد ترین منافی ہے
کے مذہبی اور سیاسی حقوق کو تباہ اور برباد کرنے کے لئے شروع کی گئی

اسلام کی محبت جو ہمارے سینوں میں محفوظ ہے، غیر ممکن ہے
کوئی چھین سکے۔ ہم نے تلواروں اور سنگینوں کے سایہ میں اسلامی
ہے۔ ممکن ہے کہ دریا خشک ہو کر مٹی ہو جاویں اور ممکن ہے
جگہ سے سرک جاویں مگر یہ محال اور بالکل محال اور غیر ممکن ہے
آقائے نامدار روحی فداہ کے سچے غلام کسی دوسرے مالک کے
کریں۔

حاشا و کلا اسلام فتنہ و فساد کا دشمن ہے۔ اسلام دنیا میں
پھیلانے آیا ہے۔

لام کبھی بدامنی و بربادی کو دوست نہیں رکھتا ۔ مناسب ہے مسلمان ساد کی آگ کو دبائیں ۔ اپنے کمزور بازؤں کو طاقتور بنائیں ۔

فسوس ہے مسلمانوں کا اس وقت صحیح معنوں میں کوئی لیڈر نہیں ، ورنہ یہ یا کہ کمزور مسلمانوں کو قوت پہنچائی جاتی ۔ بچھڑے ہوئے مسلمان کو ملایا جاتا ۔ بکھرے ہوئے شیرازے کو ایک سلسلہ میں منسلک کیا جاتا ، مسلمانوں میں اتحاد اور تنظیم کا دور دورہ ہوتا ۔ غیروں سے رابطہ و اتحاد کرنے سے پیشتر آپس میں متحدہ ہو جاتے ، پھر دوسروں کے ساتھ اتحاد کا ۔ کانگریس کمیٹی خالص ہندو کمیٹی ہے ۔ اس میں بعض علماء وغیرہ بوجہ زر و مال یا جاہی اور بعض بوجہ غلط فہمی کے شریک ہو گئے ہیں اور نوں کو شریک ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں ۔ اس وجہ سے مسلمانوں میں اور عداوت اور جنگ و جدل کا بازار گرم ہو رہا ہے ۔ فتنہ اور فساد ازے کھول رہے ہیں ۔ ہر طرف بد امنی اور بربادی کے آثار نمایاں ہیں ۔ یس تحریک میں صدہا افعال خلاف شروع ہو رہے ہیں ۔ اس میں شرکت یا شرکت کے لئے مسلمان سخت متردد ہیں ۔ لہذا ضروری معلوم ہوا کہ شرعی صورت فتویٰ شائع کئے جائیں تاکہ مسلمانوں کو صحیح اور سچے راستے سے ہو جاوے ۔

تعالیٰ مسلمانوں کے لئے اس فتوے کو مفید اور اس پر عمل کرنے کی عطا فرمائے ، آمین : وماعلینا البلاغ ۔

(خان بہادر حاجی) محمد یوسف احمد پانی والا دہلی

۱۰ ستمبر ۳۰ء

استفتاء اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سوال - کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ملک ...
دوسرے ملک کی رہنے والی ایک غیر مسلم قوم حکمران ہے اور اس کی ...
دو جماعتیں ہیں ، ایک مسلم ایک غیر مسلم - غیر مسلم رعایا نے اپنی ...
سیاسی مجلس بنائی جس میں کچھ مسلمان بھی شریک ہو گئے اور حکمران ...
آزادی حاصل کرنے کے لئے ذیل کی تدابیر اختیار کیں -

۱ - حکومت کی قانون شکنی کی جاوے گو وہ قانون فی نفسہ مباح ...
یعنی اس کے ماننے سے کسی واجب کا ترک یا حرام کا ارتکاب لازم نہ آئے ...
اس پر حکومت تشدد کرے تب بھی مدافعت نہ کرے نہ مقابلہ سے ...
شکنی کے ترک کرنے سے ، گو اس اصرار سے بعض اوقات ہلاکت تک ...
آ جائے ، حالانکہ قانون شکنی سے بچ کر اپنی جان کی حفاظت کر سکے ...

۲ - حکومت سے معاملات میں مقاطعہ کیا جائے یعنی نہ اس کی نوکری ...
اگر چہ جائز ہی نوکری ہو اور اگرچہ دوسرے ذرائع معاش کے فقدان سے ...
نہ کرنے سے کتنی ہی تنگی ہو - نہ اس کی تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل ...
اگر چہ وہ تعلیم مباح ہی ہو اور نہ اس کے ملک کے تجارتی اشیاء (...
خریدی جاویں -

۳ - جن دکانوں پر ایسی اشیاء کی تجارت ہوتی ہو اُن پر پہرے ...
جائیں کہ وہ خریداروں کو جس طرح بھی ممکن ہو روکیں - اول زبانی ...
اگر اس سے نہ مانیں تو ان کے راستہ میں لیٹ جائیں تاکہ وہ مجبور ہو ...
خرید چکے ہوں تو ان کو واپسی پر مجبوُر کریں ، گو دوکان دار خوشی ...
نہ کرے ، اسی طرح دوکان داروں کو واپسی اشیاء کی تجارت بند کرنے ...
کریں ، اگر وہ نہ مانے تو اس کو طرح طرح کی تدبیروں سے ضرر پہنچائیں ...
دیں گو اس دوکاندار کے پاس اور کوئی ذریعہ معاش نہ ہو اور ...
بند کرنے سے وہ اور اس کے اہل و عیال بھوکوں مریں -

٠. اپنے رہبروں کی گرفتاری وغیرہ کے موقعوں پر ہڑتال کرا دینا، یعنی دوکانیں
... کرا دینا۔ اگر چہ کسی کو دوکان بند کرنے سے فاقہ ھی کی نوبت آ جاوے اور جو
... ان مقاطعات و احتجا جات مذکورہ نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ میں ان سے
... کت نہ کرے اس کو اذیت پہنچانے میں حتی کہ بعض اوقات موقع پا کر زدو کوب
... میں بھی دریغ نہ کریں۔

د۔ ان مذکورہ پہروں اور ہڑتالوں میں بے پردہ عورتوں سے مدد لینا،
... وہ جوان اور زینت سے آراستہ ھوں یعنی ان دوکانوں پر بے حجابانہ بیٹھنا
... سڑکوں پر پھرنا یا خرید و فروخت سے روکنا۔ ہڑتال وغیرہ کی ترغیب دینا
... اس مقصود کے لیے اجنبی مردوں سے بے تکلف خطاب و اختلاط کرنا اور
... ہاتھ جوڑ کر یا راستہ میں لیٹ لیٹ کر خریداروں کو مجبور کرنا جس سے
... غلبۂ حیا سے اور اکثر غلبۂ شہوت سے متاثر ھو جاتے ھیں اور اس میں
... اور قلب کا فتنہ تو یقینی ھے اور بعض اوقات اس سے آگے فحش افعال میں بھی
... ہو جاتا ھے۔

۶۔ اگر کوئی گرفتار ھو جائے ان میں سے بعضے لوگ جیل خانے میں
... موعی کرتے ھیں یعنی کھانا نہیں کھاتے، یہاں تک کہ مر جاتے ھیں
... میں ان کی مدح کی جاتی ھے۔

۰۔ وقتاً فوقتاً جلسے کیے جاتے ھیں، جلوس نکالے جاتے ھیں، ان میں
... تقریریں کی جاتی ھیں۔ بعض اوقات کنواری بیاھی نوجوان عورتیں بھی
... کرتی ھیں، خلاف شرع نظمیں پڑھی جاتی ھیں، باجا وغیرہ بھی بجایا
... ھے۔

... ان تحریکات کی غرض خود اس جماعت کے اقرار سے تو ایک ایسی حکومت
... ھے، جس میں عنصر غالب اس غیر مسلم جماعت کا ھوگا۔ اور عنصر
... مسلم کا مگر واقع میں یہ عنصر مغلوب بھی برائے نام ھی ھے۔ اصلی
... غیر مسلم جماعت کا تسلط ھے"، جس سے شعائر اسلام اور جماعت مسلمین
... بالکل فنا ھو جائیں۔ چنانچہ خود اس حکومت کا نظام مجوزہ اور اس
... معاملات و واقعات اور تقریرات و تحریرات اس پر کافی گواہ ھیں،
... زمانہ گزرا کہ اس جماعت غیر مسلم نے عام مسلمانوں کو آزادی
... میں شریک کرنے اور ان سے مدد لینے کے لیے ایک قرارداد منظور

کی تھی ، جس سے مسلمانوں کے مذہبی و قومی مصالح اور ملکی حقوق کی حد تک تحفظ ہوتا تھا ۔ چنانچہ اس قرارداد کی وجہ سے بعض مسلمان کسی قدر مطمئن ہو گئے تھے لیکن بعد میں اس جماعت نے اپنی دوسری خالص مذہبی مجلس اعظم کے ایماء و ہدایت کے موافق اس قرارداد کو منسوخ کر دیا۔ کارروائی سے ایک تو اس جماعت غیر مسلم کی نیت و ارادہ کا اندازہ ہوتا ہے وہ مسلمانوں کو اپنے زیر اثر اور مغلوب کرکے رکھنا چاہتی ہے اور یقینی ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اور قومی معاملات میں اسلامی کے خلاف دست اندازی ہوا کرے گی ، جس کی مثال ساردا ایکٹ کی صورت پہلے سے موجود ہے ، دوسرے اس جماعت غیر مسلم کے نقص عہد کی وجہ سے مسلمانوں کو آئیندہ ان کے کسی عہد و پیمان پر اعتماد نہیں ہو سکتا ۔

۹ ۔ ان تدابیر کی تجویز و تعلیم و تنفیذ کا علمبردار ایک ایسے غیر مسلم کو قرار دیا گیا ہے جس کا مطمح نظر صرف اپنی قوم کا مفاد ہے مسلمانوں سے اس کو کوئی ہمدردی نہیں ، چنانچہ اس کے مقاصد میں سے کئی کا انسداد خود اس کے اقرار سے ثابت ہے ، جیسا کہ اخبارات میں مذکور ہے اور باوجود اس کے بعض مسلمان اس غیر مسلم کے ایسے مطیع و معتقد ہیں کہ جو اس کے منہ سے نکلتا ہے عمل میں بھی اس پر لبیک کہتے ہیں اور اس کے مقولہ کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کے محاسن نہایت جوش و خروش سے بیان کرتے ہیں اور کم سے کم کوئی کمی نہیں میں رغبت سے اس کے ساتھ تشبہ کرتے ہیں۔

۱۰ ۔ اس جماعت غیر مسلمہ کے بعض معتقد اپنی قوت بڑھانے کے لئے مسلمانوں کو شرکت کی اب بھی دعوت دیتے ہیں اور بعضوں کو اپنی قوت پر ایسا ناز ہے یا کسی مصلحت سے وہ قوت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی طرف التفات بھی نہیں کرتے مگر بعضے مسلمان تو بہت ہی قلیل ہیں ان کی طرف بڑھتے ہیں ۔ پھر ان میں بعض مسلمان تو ظاہراً و باطناً ان کے تابع ہیں اور بعض برائے نام زبان سے تو اپنے استقلال کے مدعی ہو کر ، مگر عملاً تابع ہو کر ان کے ساتھ شرکت کرتے ہیں ۔

یہ مجمل صورت ہے واقعات کی اور تفصیل مشاہدات و مطالعہ اخبارات سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ اب ان واقعات کے متعلق سوالات حسب ذیل ہیں:

ی۔ آیا یہ افعال مذکورہ شرعاً جائز ہیں یا نہیں اور جماعت مسلمین کو ایسے افعال کا ارتکاب جائز ہے یا نہیں۔ بالخصوص جماعت غیر مسلم کے تابع ہو کر۔ پھر خصوص جب کہ اس کا اثر کفر کی تقویت اور اسلام کا ضعف ہو، جیسا واقعات نمبر ۸ و نمبر ۹ و نمبر ۱۰ سے ظاہر ہے۔

ب۔ اگر افعال ممنوعہ کے ساتھ کچھ افعال مباح بھی ہوں تو ان افعال مباحہ کے شامل ہونے سے آیا افعال ممنوعہ بھی مباح ہو جاویں گے یا مباح و غیر مباح کا مجموعہ غیر مباح رہے گا۔

ج۔ ایسی حکومت جو مرکب ہو جماعت مسلمہ و غیر مسلمہ سے۔ کیا وہ حکومت اسلامی ہوگی یا غیر اسلامی خصوص جب کہ قرائن قطعیہ سے ثابت ہو کہ اس حکومت میں ہمیشہ مقصود مصالح سیاسیہ ہوں گے اور جب کبھی ان مصالح میں اور مذہب میں تصادم و تزاحم ہوگا وہ مصالح ہی مقدم ہوں گے اور مذہب کو یا ترک کر دیا جاوے گا یا اس میں تحریف کرکے ان مصالح پر منطبق کر دیا جاوے گا بلکہ اس حکومت میں جس قسم کے مسلمان حصہ پا سکتے ہیں خود ان کے حالات سے بھی یہی ترجیح مصالح کی مذہب پر قریب قریب یقینی ہے، جس کی تازہ نظیر امان اللہ خان کی حکومت کا رنگ ہے۔ پھر غیر مسلم سے تو رعایت مذہب کی کیا توقع ہے، پس کیا ایسی حکومت کے لیے جو کہ مسلم و کافر میں مشترک ہو پھر مسلم بھی وہ جن کی حالت ابھی مذکور ہوئی کوشش کرنا جہاد ہے جس کی شرعی غرض اعلاء کلمۃ اللہ اور تقویت دین ہے اور دو اب بھی حکومت غیر اسلامیہ ہے مگر کیا ان دونوں صورتوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں کہ اب تو حکومت غیر اسلامیہ ہمارے اختیار سے نہیں اور وہ ہمارے اختیار سے ہوگی۔ نیز اس وقت کی حکومت غیر اسلامیہ اپنی رعایا کے مذہب کو قصداً ضرر نہیں پہنچاتی اور وہ حکومت جو برائے نام مشترکہ اور در حقیقت غیر اسلامیہ ہوگی قصداً مذہب اسلامیہ کو ضرر پہنچاوے گی، جس کے شواہد مشاہد ہیں جو کہ روزانہ اخبارات میں بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔

د ـ اگر کسی ایک عالم یا علماء کی کسی جماعت نے افعال مذکور
شرکت یا موافقت کا فتویٰ دے دیا خواہ کسی غرض فاسد سے
خلوص کے ساتھ اجتہادی غلطی و حقیقت ناشناسی سے ـ یا فتوے کو
افعال مباحہ کے ساتھ مقید کیا مگر مسلمانوں میں نظام نہ ہونے کی
سے اور علماء میں قوت نہ ہونے کی وجہ سے یقینی ہو کہ وہ ان
کے ہرگز مقید نہ ہوں گے اور ضرور افعال غیر مباحہ کے مرتکب
گے ـ بہر حال کسی صورت سے ایسا فتویٰ کسی نے دے دیا مگر
کے ساتھ بہت سے علماء اس فتوے میں متفق بھی نہ ہوں تو کیا
مسلمانوں پر اس فتوے پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے یا جس
جس کو اعتقاد ہو اس کے فتویٰ پر عمل کر سکتا ہے اور کیا
علماء کا خواہ وہ کثیر یا اکثر ہی ہوں (گو ان ایسا نہ
اتفاق کر لینا اجماع میں داخل ہو جاوے گا جس کی مخالفت
ہوتی ہے ـ

ہ ـ جو شخص ان تدابیر کو خلاف شرع سمجھ کر اس میں شرکت نہ
اس پر ملامت کرنا یا طعن کرنا یا اس کو بدنام کرنا یا اس
کر اس کو کسی قسم کی مالی یا بدنی اذیت و مضرت پہنچانا
بہت مواقع پر ہوا جائز ہے ؟

الجواب

الف ـ یہ افعال شرعاً جائز نہیں اور مسلمانوں کو ایسے افعال کا ارتکاب
نہیں ـ خصوص جب کہ غرض بھی وہ ہو جو سوال میں مذکور
اس وقت دو قبح جمع ہو جائیں گے ، ایک باعتبار حقیقت کے
باعتبار غایت کے ، چنانچہ ایک ایک کے متعلق لکھتا ہوں ـ

۱ ـ حق تعالیٰ فرماتے ہیں ـ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ ـ
حالت میں اس قانون پر عمل کرنا شرعاً جائز ہو جیسا مذکور ہے تو
ایسی قانون شکنی کا انجام ہلاکت ظاہر ہے ـ

۲ ـ یہ مقاطعہ بعض اوقات ترک واجب تک مفضی ہو جاتا ہے
کسی کے پاس بجز جائز نوکری یا کسی خاص تجارت کے دوسرا کوئی

ماش کا نہیں اور ادائے حقوق اهل و عیال کے لیے اس پر اکتساب واجب ہے تو
مقاطعہ سے اس واجب کا ترک، لازم آتا ھے اور ترک واجب معصیت ہے اور
مقاطعات میں اس واجب کا ترک بھی لازم نہ آتا ھو مگر حکومت سے عداوت
آتی ہے اور بلا ضرورت شرعیہ ضعیف کے لیے جائز نہیں کہ قوی کو اپنا
بنالے کہ اس میں بھی اپنے کو مصیبت میں ڈالنا ھے جس کی ممانعت
مرقومہ نمبر ۱ میں گزری ھے اور یہ جب ھے کہ اس مقاطعہ کو واجب
نہ سمجھا جاوے اور اس پر دوسرے کو مجبور نہ کیا جاوے - ورنہ واجب
سمجھنا مصداق ھے - یحرفون الکلم عن مواضعہ - کا اور مجبور کرنا ظلم و
ہے جس کی حرمت ظاهر ھے -

۳ - یہ واقعہ بھی متعدد گناھوں پر مشتمل ھے - ایک مباح فعل کے
پر مجبور کرنا کیونکہ بجز بعض خاص تجارتوں کے سب اشیاء کی خریدو فروخت
ملہ اهل حرب تک کے ساتھ بھی جائز ھے چہ جائیکہ معاهدین کے ساتھ فی
السیرالکبیرج ۳ باب مایکرہ ادخالہ دارالحرب الا انہ لاباس بذلک فی الطعام
ونحوذلک لماروی ان ثمامة بن اثال الحنفی اسلم فی زمن النبی صلے اللہ علیہ
قطع المیرة عن اهل مکة وکانو ایحتاجون ھھنا فکتبوا الی رسول اللہ صلے اللہ
وسلم یسا لونہ ان یاذن لہ فی حمل الطعام الیھم فاذن لہ فی ذلک و اهل مکة
نواحر بالرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعرفنا انہ لاباس بذالک الی قولہ
الکراع والسبی والسلاح - دوسرے بعد اتمام بیع کے واپسی پر مجبور کرنا اور
ہے، کیونکہ بدون قانون خیار کے یہ واپسی بھی شرعاً مثل بیع کے ھے،
تراضی متعاقدین شرط ھے - قال اللہ تعالیٰ ولاتاکلوا اموالکم بنیکم بالباطل
تکون تجارة عن تراض منکم - تیسرے نہ ماننے والوں کو ایذا دینا جو کہ
ہے چوتھے اهل وعیال کو تکلیف پہونچانا کہ یہ بھی ظلم ھے، پانچویں
کو واجب شرعی بتلایا جاوے تو شریعت کی تغیرو تحریف ھونا جس کا
نمبر ۲ میں گذر چکا ھے -

۴ - اس میں بھی وھی خرابیاں ھیں جو نمبر ۳ میں مذکور ھوئیں اور اگر
مذکورہ میں شرکت نہ کرنے پر ایذا جسمانی کی بھی نوبت آ جاوے
ہونے میں اضرار مالی سے بھی اشد اور منافی اقتضاے اسلام کے ھے -
صلے اللہ علیہ وسلم المسلم من المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من
علی دمائھم و اموالھم (جمع الفتاوی للترمذی والنسائی ولہ وللبخاری وابی

داؤد بدل والمومن الی اخرہ والمہاجر الخ) پھر ان مقاطعات پر مجبور کرنے
جابرین خود اپنے تسلیم کردہ قانون حریت کے بھی خلاف کر رہے ہیں
کیا وجہ کہ اپنی آزادی کی تو کوشش کریں اور دوسروں کی آزادی
سلب کریں -

۵ - اس واقعہ کے نصوص حرمت زنا و مقدمات زنا کے منافی ہونا
خصوص اس اعلان کے ساتھ جو کہ اس آیت کے عموم میں داخل ہے -
یحبون ان تشیع الفا حشہ فی الذین امنو لہم عذاب الیم فی الدینا والاخرۃ الایۃ

۶ - اس کا خودکشی اور حرام ہونا ظاہر ہے - قال اللہ تعالیٰ ولا
انفسکم و فی الھدایۃ کتاب الا کراہ فیاثم کمافی حالۃ المخمصتہ الی قولہ
لارخصۃ الخ و فی العنایۃ فامتناعہ عن التناول کامتناعہ من تناول الطعام الحلال
تلفت نفسہ اوعضوہ فکان اثماالخ -

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جان بچانا اس درجہ فرض ہے کہ اگر
اضطرار میں اندیشہ مر جانے کا ہو اور مردار کھانے سے جان بچ سکتی ہو
کا نہ کھانا اور جان دے دینا معصیت ہے چہ جائیکہ طعام حلال کا ترک
فعل کی مدح کرنے میں تو اندیشہ کفر ہے کہ صریح تکذیب ہے - شریعت
شریعت جس فعل کو مذموم کہتی ہو یہ اس کو محمود کہتا ہے -

۷ - قال اللہ تعالیٰ وقد نزل علیکم فی الکتب ان اذاسمعتم آیات اللہ
ویستھزاً بھا فلاتقعد وامعھم حتی یخوضوافی حدیث غیرہ انکم اذاً مثلھم الایۃ
صاف معلوم ہوا کہ ایسے جلسوں اور جلوسوں کی شرکت جس میں خلاف
تقریریں ہوتی ہوں اور علی الا علان احکام شرعیہ کی مخالفت کی جاتی ہو حرام
ہے بالخصوص جب کہ ان کو مستحسن بھی سمجھا جاوے اور دوسروں
ترغیب دی جاوے -

۸ - اس غرض کا مذموم ہونا ظاہر ہے اور ایسی غرض کو کیا
کی کوشش کرنا صریح اعانت ہے - معصیت کی یا کفر کی جس کی حرمت
ہے - قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علے الا ثم والعدوان الایۃ -

۹ - قال اللہ تعالیٰ ولاتطع منہم اثما او کفورا وقال تعالیٰ یاایہا
الا تتخذو ابطانۃ من دونکم لایالونکم خبالاود واماعنتم قدبدت البغضاء من
وماتخفی صدورھم اکبرقدبینالکم الایات ان کنتم تعلقون ھا انتم اولاء تحبونہم

الایات وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالیٰ واہتز العرش رواہ البیہقی فی شعب الایمان (مشکوۃ) وقال تعالیٰ ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار الایۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم رواہ احمد و ابو داؤد (مشکوۃ) ان آیات و احادیث سے اس واقعہ کے اجزاء کا قبیح و معصیت ہونا ظاہر ہے -

۱۰ - فی شرح السیر الکبیر باب الاستعانۃ باھل الشرک واستعانۃ المشرکین بالمسلمین ج ۳ مانصہ ولاباس بان استعین المسلمون باھل الشرک علے اھل الشرک اذا کان حکم الاسلام ھوالظاھرالی ان قال والذی روی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم خرج فی کتیبۃ حسناء قال من ھؤ لاء فقیل یھود نبی فلان حلفاء ابن ابی فقال انالانستعین بالکفار ... علے دیننا تاویلہ انھم کانوا اھل منعۃ وکانوا لا یقاتلون تحت رایۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعندنا اذاکانوا بھذہ الصفۃ فانہ یکرہ الاستعانۃ بھم الی قولہ وانھا قال ذلک لانہ کان معہ سبعمائۃ من یھود بنی قینقاع من حلفائہ فخشے ان یکونوا علے المسلمین ان حسوا بھم زلۃ قدم فلھذا ردھم وفیہ بعد ذلک حدیث الذبیر حین کان مع الحبشی کان النجاشی یعرف فاخلصنا الدعاء الی ان مکن اللہ النجاشی اھ ملحضاً...

... اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ کفار کے ساتھ ایسے معاملات میں شرکت ... ہے کہ اور کوئی امر شرعی مانع نہ ہو) شرط یہ ہے کہ وہ ہمارے تابع ہوں ... اگر وہ ہمارے تابع نہ ہوں خواہ متبوع ہوں یا دونوں قوت و عمل میں برا ر ہوں ... ان کے ساتھ شرکت جائیز نہیں ، جس کی وجہ بھی اسی روایت میں مذکور ہے ... سب انہیں بھی قوت مستقلہ ہو تو شرکت میں اندیشہ ہے کہ جب مجموعی ... ان کا مقابل مغلوب ہو جاوے - پھر وہ اپنی قوت سے مسلمانوں کو مغلوب کر ... ہیں اور اگر کہیں اس شرط کے خلاف ہوا ہے جیسے ایک غنیم کے مقابلہ ... کی مدد حضرات صحابہ نے کی تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ نجاشی اس ... مسلمان ہو گئے تھے یا یہ وجہ ہے کہ مسلمانوں کو حالت موجودہ میں کسی ... کی حاجت تھی اور نجاشی بہ نسبت اس غنیم کے مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ... اس لئے اس موقع پر وہ شرط نہیں رہی یہ حاصل ہے روایت کا ، اب اس ... کی حالت میں غور کرنے سے اس کا حکم اس روایت سے صاف ظاہر ہے ، وہ یہ کہ اگر ... غیر مسلم طالب آزادی جماعت کے ساتھ شریک ہو جائیں تو یقیناً وہ ... ان کے تابع نہیں ہیں بلکہ یا تو متبوع ہوں گے اور مسلمان ان کے تابع اور ... ہے اور یا دونوں برابر ہوں گے تو گویہ احتمال بہت ضعیف ہے لیکن

اگر ایسا بھی ہو تب بھی جواز شرکت کی جو شرط تھی کہ مسلمان
وہ مفقود ہے ، اس لئے جواز بھی مفقود ہے اور جو وجہ عدم جواز شرکت کی
مذکورہ میں بیان کی گئی ہے کہ مسلمانوں سے کام نکال کر پھر خود
غالب آنے کی کوشش کریں ، یہاں اس کا خطرہ یقینی ہے ، یہ تفصیل
الف کے جواب کی اب بقیہ جوابات عرض کرتا ہوں ۔

ب ۔ اصولیین وفقہاء کا مسئلہ مسلمہ ہے ۔ مااجتمع الحلال والحرام الا
الحرام یعنی مجموعہ حلال و حرام کا حرام ہی ہوتا ہے اور یہی
بھی ہے بلکہ اگر صرف جز و مباح ہی پر نظر کی جاوے مگر
ہو جاے کسی مقصود غیر مباح کا سوبقاعدہ شرعیہ مقدمۃ الحرام
وہ جز و مباح بھی غیر مباح ہو جاتا ہے ، اس سے اس سوال کا جواب
گیا کہ مباح کے انضمام سے مجموعہ مباح نہ ہوگا اور بعض صورتوں
خود وہ مباح بھی مباح نہ رہے گا ۔

(ج) اسی اصل مذکور حرف ب کے مقتضاء سے ایسی حکومت
اسلامیہ ہو گی خصوص جب کہ اس میں وہ خطرات ہوں جو اس سوال میں
گئے ہیں ۔ پھر اس کے لیے کوشش کرنا جہاد کیوں کر ہو سکتا ہے
اعلاء کلمۃ اللہ و تقویت دین کون کہہ سکتا ہے ۔ فی جمع الفوائد سئل
اللہ علیہ وسلم عن الرجل یقاتل شجاعۃ و یقاتل حمیۃ (للقوم اوالوطن مثلا) و
ای ذلک فی سبیل اللہ فقال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ للستۃ الا
جن دونوں قسم کی حکومتوں میں سوال میں نہایت وضوح وتفصیل سے دو فرق دکھلا
کا پوچھا گیا ہے فرق ظاہر ہے اور نمبر ۱۰ کے جواب میں روایت سے جو
کا لکھا گیا ہے وہ ایسے ہی فرق پر مبنی ہے اور ایسے ہی وصف فارق
مولانا گنگوہی قدس سرہ نے اپنے ایک فتوی کو مبنی فرمایا ہے جو
منقول ہے ۔

چونکہ قدیم سے مذہب اور قونوں جملہ مسیحی لوگوں کا
کسی کی ملت اور مذہب سے پرخاش اور مخالفت نہیں کرتے اور نہ
آزادی میں دست اندازی کرتے ہیں اور اپنی رعایا کو ہر طرح سے
میں رکھتے ہیں لہذا مسلمانوں کو یہاں ہندوستان میں جو کہ مملوکہ
اہل مسیح ہے رہنا اور ان کا رعیت بننا درست ہے چنانچہ جب مشرکین

ے مسلمانوں کو تکلیفیں اور اذیتیں پہونچائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ میں جو مقبوضہ نصاری تھا بھیج دیا اور یہ صرف اس لئے ہوا کہ وہ کسی کے مذہب
میں دست اندرازی نکرتے تھے (از حصہ روئداد جلسہ ۵۲ مدرسہ مظاہر علوم سہارن
پور منعقدہ ۲۵ مارچ ۱۷ء) و تقید الفتوی بالمذہب والرعیة اخرج اضرار بعضہم من لیس
من منہم فی البلاد الشاسعة فماھومن اھل الحکومة لیس فی الملة وما ھو فی الملة لیس
من اھل الحکومة اور اسی فرق کی تائید ایک دوسرے مسئلہ سے بھی ہوتی ہے جو کہ عقلی
بھی ہے اور شرعی بھی ، وہ یہ کہ جہاں دونوں شقوں میں مفسدہ ہو مگر ایک میں
اشد، ایک میں اخف ۔ اشد سے بچنے کے لئے یا اس کو دفع کرنے کے لئے اخف کو
گوارا کرلیا جاتا ہے کما قالوامن ابتلے ببلیتین فلیختر اھو نھما وقال النووی فی شرح
مسلم فی حدیث بریرة مانصہ و الثانیة و العشرون احتمال اخف المفسدین ادفع اعظمہما
واحتمال مفسدة یسیرة التحصیل مصلحة عظیمة علے مابنیاہ فی تاویل شرط لولاءلھم اھ ۔

(د) ایسا فتویٰ سب پر حجت نہیں ، ہر شخص کو جائز ہے کہ جس عالم
سے عقیدت ہو اس کے فتوائے پر عمل کرے بلکہ حالات مذکورہ سوالات پر نظر
کرکے تو جواز شرکت کا فتویٰ دینے والوں کے قول میں اگر تاویل ھی کر دی
جائے تو نیت ہے ، مثلاً یہ کہ ان کی نیت نیک ہوگی اور ان مفاسد پر نظر نہ ہوگی
اس کو اجماع تو کسی طرح کہہ ھی نہیں سکتے ۔ فی نورالانوار واھل الاجماع من
کان مجتہدا صالحا الخ والشرطاجتماع الکل وخلاف الواحدمانع کخلاف الاکثراہ وانظر الی بعض
الائمة المجتہدین خالفو افیہا الجم الغفیر من العلماء ولم یطعن فیہم بمخالفة الاجماع و
مخالفة خلاف الواحد ۔

(ہ) اول تو اگر جانبین میں صواب و خطا کا برابر بھی احتمال ہوتا تب بھی
امور اجتہادیہ میں کسی ایک شق کو صواب سمجھنا اور دوسری شق کے اختیار
کرنے پر ملامت کرنا غلط ہے ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ .... اور یہاں
تو امور مذکورہ پر نظر کر کے جانب منع راجح ہے ، پھر تو شریک نہ ہونے
والوں پر کسی قسم کی بدگمانی یا بدزبانی کرنے کا بدرجۂ اولیٰ کسی کو حق نہیں ۔
واللہ اعلم وعلمہ اتم وا کم ۔

کتبہ

اشرف علی

عاشر صفر ۱۳۴۹ ہجری

استفتاء دوم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان امور میں کہ جن کی تفصیل ذیل
ہے - بینوا بالدلائل -

١ - آج کل قوم ہنود آزادی حاصل کرنے میں بڑی سر گرم نظر آتی ہے
نے فیصلہ کر لیا ہے کہ حکومت کی قانون شکنی کر کے اس کو مجبور کر
تا کہ وہ ہم کو آزاد تسلیم کر لے - اگر اس مقابلہ میں حکومت کی جانب سے
برداشت کرنے پڑیں تو ان کو بھی بلا مدافعت برداشت کیا جائے یہاں تک
کی گولیاں اپنے سینے پر لی جائیں ، لیکن قدم پیچھے نہ ہٹے - پس اس صورت
کے ساتھ مسلمانوں کی شرکت جائز ہے یا نہیں ، اور اس امر میں جمعیۃ العلماء
فیصلہ کہ مسلمانوں کو شریک ہونا چاہئیے حق بجانب ہے یا اس سے غلطی

٢ - اگر اس مقابلہ میں کوئی مسلمان گولی لگنے کی وجہ سے مر
تو وہ شہید ہو گا یا نہیں -

٣ - محض اس لئے کھدر پہننا کہ ہنود اپنے اداروں میں کامیاب ہوں
مشرک کا بول بالا رہے اور اس کو اپنے لئے بمنزلہ فرض کے سمجھنا اور
کھدر نہ پہنتے ہوں ان کو بہ نظر حقارت دیکھنا یہاں تک کہ اس کی
ان کی نمازوں میں قصور بتلانا یہ سب امور جائز ہیں یا نہیں -

٤ - مشرک قانون نمک کے توڑنے کا حکم دیتا ہے ، اس پر کسی
کا یہ کہنا کہ چونکہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی
کی ہے لہذا اس کے حکم کی تعمیل فرض ہے پس یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

١ - مسلمانوں کا آزاد ہونا اس امر کا مقتضی ہے کہ احکام کفر
نابود ہو جاویں - اور اہل اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے جو مطلوب ہے
اور ہندؤوں کی آزادی یہ ہے کہ مسلمانوں کو نیست کر دیں اور کسی
قوت نہ رہے کہ وہ شرک اور کفر کی برائی بھی کر سکے ، اس سے
دونوں آزادیوں میں تضاد ہے،ایک ملک میں دونوں آزادیوں کا اجتماع محالات
پس صورت مذکورہ میں اگر آزادی ہو سکتی ہے تو ان دونوں
سے صرف ایک قوم آزاد ہو سکتی ہے اور ایسی صورت میں غیر آزاد قوم

...ے مغلوب رہے گی۔ اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ
...ہنود مسلمانوں کی آزادی چاہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اخبار بیں حضرات پر اچھی طرح روشن
... کہ ہنود کا اصلی منشا اپنی بھی کامل آزادی نہیں بلکہ صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ
... سایہ میں ہم کو وہ قوت میسر آ جائے جس سے مسلمانوں کی مالی قوت تو برباد کر
... چکے ہیں، دینی قوت بھی مٹا ڈالیں۔ کہ آج اس کی کوشش کی جاتی ہے تو گورنمنٹ
... آڑ ہے۔ جب ہم خود مختار ہو جاویں گے تو اپنے تیس ممبروں میں مسلمانوں
... دس ممبروں کو جذب کر لینا کونسی بڑی بات ہو گا۔ کہ اول تو وہ ممبر خود
... ایسے ہوں گے جو ہماری آواز پر لبیک کہنے والے ہوں گے اور اگر کبھی
... ہونے کسمسانا چاہا بھی تو پھر کثرت رائے کے بھاری پہاڑ سے بچ کر ان کے
... جانے کی راہ بھی کہاں ہوگی۔ غرض پھر جس طرح نچائیں گے ان کو ناچنا
... ہے گا۔ کیا ساردا ایکٹ کے مسئلہ سے تجربہ نہ ہو چکا جو ہندو مسلم ممبروں کی
... ممبروں نے پاس کر دیا، وہ آج اٹل ہے۔ اس کے منسوخ کرانے میں کیا کوئی دقیقہ
... رکھا گیا، لیکن با ایں ہمہ آج تک اس کو جنبش نہیں ہوئی اور گورنمنٹ کی
... سے یہ جواب دے دیا جاتا ہے کہ ہم کیا کریں، یہ سب تمہارے نمایندوں
... کی روشنی دماغ کا نتیجہ ہے۔ پھر ہم نے تو احتیاطاً تمہارے بعض معتمد علما سے بھی
... کر لیا تھا۔ لیکن جب ہم کو ان سے بھی اجازت مل جائے تو پھر ہمارا
... قصور۔ دوسرا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جب کسی ملک میں مختلف مذاہب
... ہوں اور کوئی اصلاحی اسکیم جاری کی جاوے تو اس وقت اصلاح معاشرت
... ہوتی ہے، کسی خاص قوم کا اس میں استثنیٰ نہیں کیا جا سکتا، اسی قسم کے
... اور جواب دلیے جاتے ہیں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب چیختے چلاتے رہو
... ہونا تھا ہو چکا۔ غرض یہی قصہ آئے دن آس وقت ہو گا جب یہ دنیا کے دلدادہ
... حکومت پر قالیز ہوں گے اور زہر کفر عسل اسلام کی معجون تیار کر کے اس
... قوم کا علاج شروع کریں گے، مسلمانوں! ہوش میں آؤ، اپنے ہاتھوں
... کو برباد نہ کرو۔ اس مسئلے میں جمعیتہ علماء ہو یا کوئی دوسری جماعت جو
... کو شرکت مشرکین کی رائے دے وہ سخت غلطی میں ہے۔ ایک نہیں دو
... سوں آیات میں اس کی حرمت ظاہرو باہر ہے، تبرکاً صرف دو آیتوں پر اکتفا
... جاتا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ یا ایھاالذین آمنوا لا تتخذ قابطانته الآیه یعنی مسلمانوں،
... کو اپنا بھیدی نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہ کریں گے۔ انہیں
... میں پڑنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ان کی زبانوں سے دشمنی ظاہر ہو رہی

ہے اور جو امور ان کے سینوں میں پوشیدہ ہیں وہ اور بھی زیادہ سخت ہیں۔
کو عقل ہے ، تو ہم نے کھلی کھلی نشانیاں بیان کر دیں - دوسرے مقام
ہے - یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوالذین کفروا الایات - یعنی مسلمانوں! اگر تم نے
کا کہنا مان لیا تو یاد رکھنا وہ تم کو الٹا پھیر دیں گے (اور تمہاری پچھلی
نظارہ پھر تم کو دکھلا دیں گے) پھر تم نقصان میں جا پڑو گے -(یہ تمہاری
مدد کریں گے تم اپنے پاؤں پر کھڑے تو ہو) اللہ تمہاری مدد کرے گا اور
مدد سب سے بہتر ہے ، ہم عنقریب تمہارا رعب کافروں کے دلوں میں ڈالیں
ہیں - انتہی ترجمۃ -

۴ - بعض مسلمانوں کو جوبات ہنود کی ہمراہی پر آبھار رہی
یہ ہے کہ اب یہ ان کے ذہن نشین ہو چکا ہے کہ جس روش پر اس قوم کی
جدو جہد ہے اگر کچھ زمانہ یونہی رہی تو یہ ضرور بازی لے جالیں گی۔
سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا اور جب انہوں نے حقوق حاصل
تو یہ گورنمنٹ اورینز دوسری سلطنتوں کی نگاہ میں معزز ہو جاویں گے
ذلت کی نگاہوں سے دیکھے جائیں گے ، سو اس کا جواب یہ ہے کہ
جن حقوق کا مطالبہ ہے وہ خالص ہنود کے حقوق نہیں ہیں بلکہ
تمام ہندوستانیوں کے لئے ہیں - تو اگر حاصل ہو بھی گئے تو مسلمان
نہ رہیں گے-پھر خورہ مخورہ ان کا اس بری صورت کے ساتھ دخل انداز ہونا
خصوصاً جب کہ ہنودیہ بھی کہتے ہوں کہ ہمیں مسلمانوں کی شرکت
نہیں - اور اگر کہتے کہ ہمارے حقوق تو برائے نام ہیں ، اصل
زیادہ تر انہیں کے حق میں مفید ہوں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پھر ان
کرنے کے لئے آپ کیوں کوشاں ہیں - آپ کو چاہئے کہ گورنمنٹ کی
ایسے حقوق پیش کریں جو آپ کے لئے مفید ہوں - مگر قانونی حدود میں
اور تہذیب کے ساتھ تا کہ بلا کسی نقصان کے آپ کو حقیقی کامیابی
کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ درخواست کنندگان میں سے گورنمنٹ اپنے
محرم رکھے جو اس کے قواعد کے ساتھ درخواست کرتے ہیں - اور
بنادے جو اس کے ساتھ بر سر پیکار ہیں - رہا عزت کا سوال تو اس کا
ساتھ شرکت ممنوع ہے - لقولہ تعالے ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ
کیا تم ان کی شرکت میں عزت ڈھونڈ رہے ہو- عزت تو تمام کی تمام
لئے ہے -پس عزت اگر ہے تو صرف اس میں کہ حاکم حقیقی کےحکم کے آگے

روا نہ کی جاوے اور تمام مسلمان اتفاق کے ساتھ اس پر مضبوطی کے ساتھ عامل ہوں، پھر ہو نہیں سکتا کہ کامیابی ہمارے قدم نہ چوم لے اور اگر یہی اور بددینی رہی تو پھر ذلت کی شکایت بے جا ہے کہ اس کا ارشاد ہو چکا۔ اطیعوا اللہ و اطیعوالرسول و لا تنازعو فتفشلوا و تذهب ریحکم یعنی اللہ اور اس رسول کے حکم کی فرماں برداری کرو اور آپس میں نزاع نہ ڈالو ورنہ تم کم اور سست پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ سچ فرمایا باری تعالی جل نے، آخر نہ دیکھا آج سے دس سال پہلے اگرچہ حالت بہت تباہ ہو چکی تھی، پھر بھی کیسی ہوا بندھی ہوئی تھی، لیکن جب تم نے اس کے حکم کی مخالفت اور ہنود سے دوستی گانٹھی اور جو کچھ اسلام کے خلاف نہ کرنا تھا وہ کیا کہ بیان کے لئے دفاتر بھی گنجائش نہیں رکھتے۔ یہاں تک کہ مخالفین کو گھر کے بھید دے دئے اور ان کی دلی مراد پوری کر دی کہ آپس میں اچھی سے مخالفت پیدا کر لی اور آج وہ حالت ہو گئی کہ وہ تم کو کسی شمار میں لاتے۔ لیکن تمہاری شراب محبت کا خمار اب بھی نہیں اترا، اسی کوشش میں رہے ہو کہ کسی طرح ہی سہی یہ اسلامی شان بھی ہندوستان سے مٹ جاوے۔ کے روز مرہ کے سلوک دیکھ رہے ہو، لیکن آنکھیں ایسی پٹم ہو گئی ہیں کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ مسلمانو! خدارا خواب غفلت سے بیدار ہو اور بہت وسائل سے کام لو جن سے آپس کا اتفاق نصیب ہوتا کہ اجتماعی قوت کے آنے مشکلات کی مدافعت کر سکو کہ آج ایک قوت کے کرشموں کا رونا رو رہے ہو قوت کے مظالم کا سامنا پڑتا ہے، لیکن تمہاری ہر کوشش اور ہر نقل و محض اعلاء کلمة اللہ کے لئے اور پابندی دین کے ساتھ ہو۔ ورنہ کامیابی کی رکھنا، اس مسئلے میں نصوص صریحتہ قطعیہ کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ لہذا پر واجب ہے کہ جلسہ میں اس کے سامنے اس نام نہاد جنگ آزادی میں مسئلہ پیش ہو۔ وہ صاف بلند آواز سے کہہ دے کہ ہم شرکت سے ہر گز اس میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے، ورنہ یاد رکھے سے سخت باز پرس ہو گی۔

لوگ شرکت مشرکین پر یہ بیان کر کے ابھار رہے ہیں کہ غیر مسلم مسلمانوں کے ملک پر قبضہ کرے تو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنے ملک آزاد کرائیں۔ سو یاد رہے کہ مسئلہ تو یونہی ہے مگر اول تو یہ ہر نہیں ہے، بلکہ ان مسلمانوں پر فرض ہے کہ جو آزاد کرانے کی

طاقت رکھتے ہوں - ہندوستان کے مسلمان اس پر ہر گز قدرت نہیں رکھتے - جو آزادی شارع کو مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ خالص مسلمانوں کی قوت و شوکت حصول کی اُمید ہو, اور یہاں ایسی آزادی کی ہر گز امید نہیں بلکہ اور نقصان کا ہے - عالمگیری میں دشمن کے مقابلہ کی اباحت کے شرائط کو ذکر کرتے ہوئے والثانی ان یر جوا الشو کته والقوۃ لاهل الاسلام باجتهاده آوبا جتهادمن یعتقد ورایه و ان کان ارجو القوۃ و الشو کته للمسلمین فی القتال فانه لایحل له القتال من اقاء نفسه فی التهلکه -" دوسری وجه یه بیان کی جاتی ہے که هم اس حکومت وجه سے طرح طرح کے نقصانات کے شکار هو رہے هیں، سو اس کو بهی صاف فرما دیا که اسمعوا و اطیعو افانما علیهم ماحملوا علیکم ماحملتم - تم جاؤ اور اطاعت کرتے رهو که جو حقوق حکام پر ڈالے گئے هیں وہ اُن پر لازم اور جو تم پر ڈالے گئے هیں وہ تم پر لازم هیں - یه جو کچھ عرض کیا گیا شرکت کے متعلق تها که اس وقت کی شرکت کا کیا حکم ہے، لیکن اس کے اس راہ کے دوسرے اور بهی صدها منهیات کا ارتکاب کیا جاتا ہے جن کی وجه یه شرکت اشد حرام کا حکم پیدا کر لیتی ہے - چونکه اُن تمام کا ذکر طوالت تها، دوسرے اُن کے متعلق سوال میں استفسار بهی نهیں تها اس لئے ترک کیا گیا -

۲ - اس مقابله میں اگر قوم کی جانب سے ایسا تشدد وقوع میں نه آ... میں پولیس یا فوج کے افراد میں سے بعض کے تلف هو جانے کا خوف هو اس صورت میں حکومت کی جانب سے گولی چلا دی جاوے اور کوئی مسلمان گولی صدمه سے مر جاوے تو شهید کهلائے گا که اُس کے تلف هونے کا سبب ظلم ٹهہرے گا اور ظلما مارا جانا شهادت ہے لیکن ایسے وقت میں بهی اگر کسی کا اس پر گمان غالب هو جاوے که اگر چه میرا کوئی ایسا سنگین گناہ ... لیکن حکومت اس پر بهی گولی چلا دے گی تو ایسی صورت میں اس پر فرض که وہ اُس مقام سے هٹ جاوے، اگر نه هٹے گا اور مارا جائے گا تو شهید نه گا - اگر قوم کی جانب سے هی ایسے تشدد کی ابتدا کی گئی جس میں گورنمنٹ سے بعض افراد مارے گئے یا ان کے مارے جانے کا قوی اندیشه تها که وہ آلات کے استعمال کا ارتکاب کر رہے تهے اور ایسی صورت میں مجمع کے منتشر کرنے گولی چلائی گئی اور اس میں کوئی مسلمان بهی مارا گیا تو اس کو بهی شهید نه کها جائے گا که اس موقع پر وہ یقیناً جانتا ہے که گولی چلنا لابدی ہے - ...

... ٹھہر جانا اپنے آپر موت کا پیش کرنا ہے ۔ جو حرام ہے ۔ پھر جن صورتوں ... شہادت کا حکم نہیں کیا گیا اگر وہ جانتا تھا کہ شرعاً مجھے یہاں ٹھہرنا ممنوع ... تو وہ خود کشی کا مرتکب ٹھہرے گا ، ورنہ آمید ہے کہ ماخوذ نہ ہو ۔ ...ت کے خلاف جن امور پر اصرار کیا جاتا ہے وہ تو مکروہات سے بھی نہیں ، ... حفاظت جان کے لئے بعض محرمات کے ارتکاب کو بھی فرض فرمایا ہے ۔ عالمگیری ... ہے ۔ السلطان اذا اخذ رجلا وقال لاقتلنک اولتشربن هذالخمر کان فی غالب رایه ... ولم يتناول يقتل فان لم يتناول حتى قتل كان اثمافى ظاهر الروايته عن اصحابه و ... الاسلام انه اثم ماخوذ بدمه الا ان يكون جاهلا بالا باحة حالة الضروره اذكان ... لا باحة كان ماخوذ كذ اقال محمد رحمة الله تعالے ۔

۲- کھدر کا استعمال فی نفسه مباح ہے لیکن آس نیت سے پہننا جو سوال ... مذکور ہے ممنوع ہے کہ مباح اشیاء کا استعمال اچھی نیت سے مستحسن ہے اور ... نیت سے مکروہ ۔

۳- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی نیت سے نہ قانون ... کے توڑنے کا حکم دیا گیا نہ یہ ارشاد مبارک کا مقصود ہے کہ اگر کوئی ... حکومت نمک پر محصول لے تو آس کی مخالفت کر کے ایسے قانون کو توڑ دیا جاوے ... بہر حال مذکور محض کذب ہے ۔ فقط

(مفتی دهلی)

محمد مظہر اللہ غفرله

دهلے

امام مسجد فتح پوری

رجب علی بخاری بقلم خود

الجواب حق عبدالعزیز بخاری

الجواب حق عبدالطیف صدر مدرس مدرسه بخاریه

الجواب ۔ ق

نور الحسن

... مدرسه حسین بخش دهلی

الجواب صحیح

جوابات درست ہیں - کانگریسی مقصد یہ ہے کہ موجودہ حکومت مسلمہ کو ہٹا کر ہندو مسلم حکومت مشترکہ قائم کی جاوے اور اس کے علاوہ دوسری حکومت خواہ مسلم ہی ہو مقصد کانگریس میں مزاحم و مخل ہو تو مقاطعہ اس کا مقابلہ بھی کانگریسیوں کا اہم ترین فرض ہوگا، خواہ وہ مسلم فی سبیل اللہ اس ہندوستان کو جو داراللہ و دار مسلمین ہے غیر مسلم طاقت تغلب سے آزاد کرنا ہے چاہے، اس کی شرکت تغلب غیری کو مستحکم کرنا لہذا ناجائز ہے اور اس کی شرکت کے جملہ اسباب تمام مویدات بھی شرع شریف مخالف ہیں، خواہ اہل غرض و اہل ہوی مذہبی رنگ میں کتنا ہی رنگیں

ولایت احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فلا تکن ظہیرا للکافرین - ہر گز مت ہو مددگار کے - فقط -

الجواب صحیح محمد عبدالغفور عفی عنہ

الجواب صحیح - علامہ مجیب نے ہر شق پر روشنی ڈال کر ثابت کر دیا تحریک حاضرہ میں ہنود کے ساتھ شریک ہونا غیر مفید ہے - جزاہم اللہ خیر فقط -

سید حفیظ الدین احمد کان اللہ لہ، مفتی مدرسہ نعمانیہ

الجواب صحیح
شاہ محمد الطاف الرحمان
فاروقی مدرس مدرسہ
نعمانیہ دہلی

الجواب صحیح
محمد عالم مفتی
سیالکوٹ

الجواب صحیح
اہل ہنود کی مدد کرنی
جائز نہیں

الجواب صحیح
مولانا عبدالرحمان
باب الجہاد مکہ معظمہ
محمد نسیم احمد عفا عنہ
امام مسجد سنہری دہلی

الجواب صحیح

محمد طاهر امام شاهی عیدگاه دهلی

الجواب

(۱) میرے خیال میں پہلے سوال کے چند اجزاء ھیں (الف) اس تحریک کی غرض و غایت جس کو مکمل آزادی کہیے یا سوراج نام رکھیے ۔ (ب) اس غرض کی تحصیل کا طریق که اس کو بائیکاٹ فرمائیے یا سول نافرمانی کے نام سے تعبیر کیجیے ۔ (ج) مسئله شرکت هنود ۔ آزادی مشترکه اور سوراج جس کی یه حقیقت که موجوده سلطنت کا دفاع اس غرض کے لیے که هندو مسلم مل کر حکومت کریں اور اس آزادی کو دین کی آزادی قرار دینا اور اس دفاع اور اس کے اس ثمره کو جہاد اور ثمرۂ جہاد قرار دے کر واجب التحصیل کہنا پھر مستطیع مشغول و فارغ کا خصوص نه هونا بلا استثناء هر هر فرد و بشر کے لیے ضروری هونا اور ضرورت کا بھی اس قدر اهم ترین هونا که امور حقه متفقه کے عامل پر بھی آوازیں کسنا ۔ مثلاً حجروں میں بیٹھنے کا وقت نہیں ۔ بخاری پڑھانے کا زمانه نہیں ۔ وغیر ذالک من المضمون الشائع بعنوانات مختلفه ۔ اور اس غرض و نیز اس کے طریق تحصیل پر نصوص رغبت و بشارت جہاد ۔ تلاوت کرنا یقیناً مثل ذیل کا مصداق ہے ۔ حفظت شیئاً و غابت عنک اشیاء ۔ اس لیے که قاعده کلیه ہے که کسی شئے کا وجود یا حقیقت و ماهیت کی وجه سے هو سکتا ہے ۔ یا غایت و غرض کے باعث هو سکتا ہے اور تحریکات موجوده کی حقیقت و غرض اور جهاد شرعی کی حقیقت و غرض میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔ تفصیل یه ہے که جهاد غرض صرف ۔ اخلاء الارض من الکفر یا بعنوان دیگر ویکون الدین کله لله یا بلفظ دیگر حتے یقولو الا اله الا الله ہے ۔ اور تحریکات حاضره کی غرض تمکن کفار آخر ہے ۔ گو فی الجمله تمکن مسلم بھی هو لیکن یقیناً وه تسلط مرکب من المسلم والکافر هوگا اور یه بھی اغلب ہے ۔ که بلحاظ اکثریت* (خواه وه بلحاظ کم هو یا کیف) کفار کو ہے ۔ پس غرض موجوده تحریکات کی تمکن کفار هندوستان نکلی ، اس وجه سے جهاد اور موجوده تحریک میں من حیث الغرض تضاد ہے ۔ یہی حال دونوں کی حقیقتوں کا ہے که حقیقت تحریک حاضره اور حقیقت جهاد میں تضاد ہے ۔ اس وجه سے که جهاد شرعی کی حقیقت صرف

---

* اور بفرض محال اگر اکثریت مسلم هی مانی جاوے تب بھی مرکب میں همیشه نتیجه جزء اخس وارذل کے تابع هوا کرتا ہے ۱۲ منه ۔

مباشرت قتال ہے اور وجود قتال کے بعد افراد اعانت کا عموم جدا ہے۔ قال
المختار و عرفه ابن الکمال بانه بذل الوسع فی القتال فی سبیل الله مباشرة اومعاو
اورای اوتکثیر سواد اوغیر ذلک (ص ۳۰۱ ج ۳)

اور تحریک موجودہ کی حقیقت متارکت خاصہ مع التزام علی ترک ا
جس کی وجہ سے ہر امن تحریک کے نام سے موسوم ہے اور بلا دفاع مع
تکالیف برداشت کرنے کی تبلیغ ہے۔ اس وجہ سے دونوں امر کی حقیقت کا
اور حقیقتوں میں تضاد ظاہر ہے۔ پس تقریر بالا سے ظاہر ہو گیا کہ جہا
کی حقیقت و غایت اور ہے اور تحریکات موجودہ کی حقیقت و غایت اور ہے
وجہ سے اس تحریک میں صرف کافر کا دفاع صورۃ اور ظاہراً دیکھ کر دونو
ایک کرنا اور ایک کہنا غلطی اور سخت غلطی ہے۔ پھر جہاد بلکہ جہا
شرعی کے لیے قوت و استطاعت کا ہونا ضروری ہے، اور استطاعت سے مر
استطاعت شرعیہ ہے (بمعنی سلامت آلات و ارتفاع موانع کما ھو مصرح ل
الفقه) نه صرف استطاعت لغویہ ورنہ جملہ حدیث ۔ فان لم یستطع فبقلبه ۔ من
استطاعت کی کوئی شکل نہیں ہوگی، اسی طرح وجود امام اور اوریہ ا
بھی ضروری ہے کہ اس قتال سے مسلمانوں کی قوت و شوکت میں اضافہ
لہذا جہاد شرعی کی غرض و غایت نہ پائی جانے کی وجہ سے اور شر
فقدان کے باعث موجودہ جد و جہد کو جہاد شرعی نہیں کہہ سکتے
عین اور کنایہ سے تعبیر کیا جا سکے، اب صرف مدار اس پر ہوگا ک
مزعومہ یعنی مکمل آزادی ان تدابیر سے حاصل بھی ہو سکتی ہے یا
حصول کے بعد مسلمانوں کے لیے دینی لحاظ سے وہ مرکب تسلط نافع ہو
تسلط ہنود نافع یا تسلط نصاریٰ۔ اس میں عقلا و علماء مختلف ہیں بر
تسلط کو مضر اور اس تسلط کو نافع خیال کرتے ہیں، وہ اس کی
واجب تغیرہ کہتے ہیں (گو دلائل سے ثبوت ایجاب میں تامل ہو
عملی کے بدترین نتائج پر نظر رکھتے ہوئے اور مجموعہ کی حقیقت قاد
کو دیکھتے ہوئے ثبوت جواز میں بھی شبہ ہوتا ہے) اور جو اس تسلط کو
تسلط سے مضر کہتے ہیں وہ منہی عنہ تغیرہ کہتے ہیں۔ راقم الحروف
تجربات اور معلومات کے باعث دینی لحاظ سے نصاریٰ کے تسلط سے ہنود کے
اضر سمجھتا ہے۔ غدر کے وقت سے اس وقت تک کے واقعات آئے دن قربانی
مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے جھگڑے قریب ہی اور عین اتحاد کی

دی کی تحریک ، رنگیلا رسول وغیرہ کے واقعات ، نہرو رپورٹ کے حالات ، سود
سودے کروڑوں مسلمانوں کا افلاس وغیرہ وغیرہ ان کی اضریت کے بین ثبوت اور
زبان شہادات ہیں ، جن کے باعث جو فریق آج شرکت کا حامی ہے کل انہی
ت کے باعث ان کی مقاطعت کے درپے تھا اور نصوص انما المشرکون نجس وغیرہ
کو بے محل کام میں لا رہا تھا ۔ پس اس امر پر نظر کرتے ہوئے کہ عین اتحاد کی
ت میں اور دوسرے کے زیر تسلط ہونے کے وقت جب ان کی یہ حالت ہے کہ
ے دینی مضرات اکثر و زائد ہیں بہ نسبت قوم متسلط کے تو ، اگر آزادی
تقریبہ مل بھی گئی اور بلحاظ اکثریت منجملہ بارہ ممبروں کے آٹھ غیر اقوام کے
جو ہوئے تو مسلمانوں کے دین و حقوق کا تو خدا ہی حافظ ہے ۔ اور وہ چار
کثرت کے مقابلہ میں کیا کر سکتے ہیں ۔ پھر نہ معلوم کہ وہ مسلمان کون
ون گے ، واقعی مسلمانوں ہوں گے یا صرف نام کے مسلمان ہوں گے جن کو مسلمانوں
وضع قطع ، مسلمانوں کی سیرت و صورت سے بھی نفرت ہوگی تو وہ دینی اور
ون کے حقوق کو کیا جانیں گے اور کیا سمجھیں گے اور اس معجون مرکب
ر جس میں کوئی خاص ذائقہ ولون نہ ہو دینی آزادی کیسے کہہ سکتے ہیں
ل بیھما اور درجہ محتمل مضرات غایت کے لیے کیسے مسلمانوں کو عام طور
ابھارا جا سکتا ہے اور کیسے تبلیغ عامہ امور قطعیہ کی طرح کی جا سکتی ہے ۔
حالانکہ اس غرض کی تحصیل کا جو طریق متعارف ہے اور بتلایا جاتا ہے وہ
مشروع نہیں ، مجوزہ مشرکین بلکہ راس الطائفہ ہے ، جس پر منکرات شرعیہ سے
ملوث ۔

جزئانی ۔ (ب) کی نسبت یہ گذارش ہے کہ اظہار ناخوشی یا کسی کام لینے
ے اور کسی امر پر مجبور کرنے کے لیے طریق مقاطعت و متارکت طریق
نہیں اور کعب بن احبار کے قصہ واقعہ فی الصحاح کو مقیس علیہ قرار دینا
صحیح نہیں ۔ (کما ھو ظاھر بادنی تامل) پھر یہ بھی طے نہیں کہ اس آزادی
سہ کا حصول ممکن بھی ہے یا نہیں یا یہ صرف وہ شرطیہ ہے جس کا وقوع
اور جزاء کا ترتیب وہمی اور محض وہمی ہے بوجہ فقدان علاقہ باہمی کے
موزنہ بھی طے نہ ہو سکا کہ حصول آزادی کے لیے صرف روشنی کی مقاطعت
ے یا ہر ہر تعلق کی اور اس عموم میں تعلق سلطانیت داخل ہے یا خارج
طعت کنندگان کی کوئی خاص تعداد ہزار دو ہزار کی درکار ہے یا کل باشندگان
عت و متارکت لازم و ضروری ہے ۔ شق اول تو اس لیے صحیح نہیں کہ

ہے ۔ اذاکان تحت رایة المشرک کہ مسلمان مشرک کے جھنڈے کے نیچے ہو
تحریک کا بانی مشرک ہو ۔

پس جب غرض وغایت بھی مضر اور طریق بھی منکر ہونے کے
عقیم وغیر عقیم منتج یا ناممکن اور شرکت موجود اطاعت کفار ہے ۔
مسلمانوں کو شرکت منہی عنہ ہے ۔

۲ ۔ میں مفتی اول کی تصدیق کرتا ہوا دو صورتوں میں او
سمجھتا ہوں (الف) وہ سرحدی علاقہ جہاں درحقیقت تسلط مسلم ہے ۔ (ب
آدمی اگر کسی متدین معتمد علیہ کے فتوے پر محض خدا کے واسطے دین کے
میں جان دے دے تو ماجور ہے ۔

جو اب سوم و چہارم بالکل کافی ہے ۔ فقط

ہذا زبدة مافی علمی واللہ اعلم بالخفی والجلی
اناالعبدالمذنب المدعو باشفاق الرحمان الکاندھلوی
ثبتہ اللہ علی الفراط السوی مدرس مدرسہ
فتحپوری دہلی

ع ۔ میں اس مسلمان سے جو مشرکین کے ساتھ ہو بیزار ہوں ۔ ۱۲ منہ

کانگریس کے نامۂ اعمال

اور

مسلمانوں کے ساتھ عداوت کا ثبوت

کانگریس جواب دے

کے عنوان سے حسب ذیل سوالات بذریعہ پوسٹر کانگریس سے سنٹر مسلم
دھلی نے کئیے مگر آج تک ایک سوال کا جواب بھی کانگریس نہ
سکی۔

۱۔ کیا کانگریس نے تقسیم بنگالہ (کی) مخالفت اس لئے نہیں کی کہ اس تقسیم
بنگال میں مسلم راج کے قیام کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔

۲۔ کیا کانگریس نے دیش بندھو آنجہانی کے بنگال پیکٹ کو اس لئے
نخار سے نہیں ٹھکرایا کہ اس کی رو سے بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کو
امل کرنے کا کھٹکا تھا؟

۳۔ کیا کانگریس نے لکھنؤ پیکٹ میں مسلمانوں کو مجبور کرکے ہندوستان
صوبوں میں اقلیت میں نہیں رکھا اور ہندوستان میں ہندو راج نہیں

۴۔ مسلمانوں کو سائمن کمیشن کے بائکاٹ میں شامل کرنے کے لئے
مجلس عاملہ ۔ بمبئی میں مسلم تجاویز دھلی کو منظور کیا اور آل انڈیا
کے مدارس میں بادل ناخواستہ اس کی تصدیق کی، لیکن جب مطلب حل
رپورٹ کے ذریعہ اس تمام کاروائی کو کالعدم کر دیا، کیا یہ سب
لئے نہیں کیا گیا کہ مسلم تجاویز دھلی کی رو سے ہندوستان کے چار
میں مسلم اکثریت ہو جاتی تھی۔

۵۔ حکومت نے بارہا یہ اعلان کر کر کانگریس کو متوجہ کیا کہ
کی حکومت کو اہل ہند کے مشترکہ متفقہ اور متحدہ مطالبہ سے
۔ کیا کانگریس اس کے مرتب کرنے سے اس لئے گریز نہیں کر رہی
مسلمانوں کے مطالبات سے کسی قسم کی ہمدردی نہ تھی۔

٦ - کانگریس نے شفیع لیگ - جناح لیگ - آل انڈیا مسلم
قرارداد اور مسٹر جناح کی ١٤ شرائط سے بے اعتنائی کا سلوک کیا -
کو زائد المعیاد قرار دیا اور کسی جدید اور بہتر دستور اساسی کی ترتیب
مکمل آزادی کا اعلان کرکے لارڈ برکن هیڈ کے اس چیلنج کی تصدیق
اهل هند بوجه تنگ ظرفی اور تعصب قومی کے مشترکه و متحده دستور
مسوده پیش کرنے سے قاصر هیں کیا کانگریس اس الزام سے بری هو سکتی
مشترکه مطالبه سے گریز -

ذیل کی تعداد ترک اعزاز و واپسی خطابات کرنے والوں کی ہے

نمبر شمار	اسماء	عہدہ واپس کردہ	مقام
۱	سید حاجی محمد شاہ صاحب	آنریری مجسٹریٹی واپس کیا	مٹیاری سندھ
۲	اخوند نور محمد صاحب	,, ,,	,,
۳	میاں شاہ علی جان صاحب	,, ,,	ناملی سندھ
۴	میاں غلام محمد صاحب	,, ,,	,,
۵	میاں امین الدین صاحب	,, ,,	حیدر آباد سندھ
۶	نواب محمد اسمعیل خان صاحب	,, ,,	جہانگیر آباد ضلع
	بیرسٹر خلف حاجی محمد اسحاق خان صاحب	,, ,,	بلند شہر
۷	سیٹھ میاں محمد جان چھٹانی صاحب	جس ٹس آف دی پس ,,	بمبئی
۸	انیس احمد صاحب	آنریری مجسٹریٹی میونسپل مجسٹر یٹی	لاہرپور ضلع سیتاپور
۹	سید امیر احمد صاحب	,, ,,	,,
۱۰	مولوی حضور احمد صاحب	آنریری مجسٹریٹی واپس کیا	خیر آباد ضلع سیتاپور
۱۱	سید حسن امام صاحب	آنریری مجسٹریٹی	گیا
۱۲	نمیر الدین صاحب	,, ,,	,,
۱۳	محمد عبدالرشید خان صاحب	,, ,,	نواکھالی
۱۴	مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب	خطاب حاذق الملک	دہلی
۱۵	آنریبل سید آل نبی صاحب	خطاب خان بہادری	آگرہ
۱۶	مولانا شاہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین	خطاب العلما تمغہ قیصر ہند	پھلواری

نمبر شمار	اسماء	عہدہ واپس کردہ	مقا
۱۷	مہاتما گاندھی جی	تمغہ قیصر ہند و تغمہ جنگ لوئر رولو	,,
۱۸	مسز مری لادیوی	خطاب بھرتی کے صلہ کا	لاہور
۱۹	مسٹرابوالقاسم فضل حق صاحب	لیجسلیٹو کونسل بنگال	کلکتہ
۲۰	مولانا نورالحسن صاحب	بہار کی مجسٹریٹی و سرکاری کمیٹی کی ممبری	گیا
۲۱	محمد عبدالرشید خاں صاحب	خطاب خان صاحب	نواکھالی
۲۲	مسٹر شریف دیو جی کا نجی	مجلس قوانین ساز بمبئی سے	بمبئی
۲۳	حافظ احمدالدین صاحب امام مسجد	کرسی نشینی سے	سرگودھا
۲۴	شیر محمد خاں صاحب	اعزازات وغیرہ	سندھ
۲۵	مسٹر اصف علی بیرسٹر	بیرسٹری ترک کر دی	دہلی
۲۶	اغا محمد صفدر صاحب	وکالت ترک کر دی	سیالکوٹ
۲۷	مرزا عبداللطیف بیگ صاحب	وائس چیرمین میونسپل بورڈ اور وکالت	دھام پور
۲۸	سید حسن امام صاحب	سندات اعزازات واپس کئے	گیا
۲۹	پیر اغا غلام مجدد صاحب	کرسی نشینی کو ترک کیا	سرھندی (حا سندھ)
۳۰	میاں اللہ بخش صاحب	,, ,,	مٹیاری سندھ
۳۱	سید میاں علی اصغر صاحب	,, ,,	ٹکھڑ سندھ
۳۲	سید فضل علی شاہ صاحب	,, ,,	مٹیاری سندھ
۳۳	سید محمد نعیم شاہ صاحب	,, ,,	,,
۳۴	اخوند علی شاہ صاحب	,, ,,	,,
۳۵	سید مولیڈنہ صاحب	,, ,,	,,
۳۶	جان محمد صاحب بن شیخ مہر علی صاحب	,, ,,	ہوشیار
۳۷	سیٹھ یعقوب حسن صاحب	کونسل کی ممبری اور استقبالیہ کمیٹی ولیعہدی کی ممبری	مدراس

نمبر شمار	اسماء	عہدہ واپس کردہ	مقام
[illegible]	بابو کرشن پرکاش سین سنہا	اعزازی سند واپس کردی ۔	گیا
[illegible]	اللہ بخش صاحب الڈھا زمیندار	کرسی نشینی کو ترک کر دیا	حیدر آباد سندھ
[illegible]	محمد پناہ شاہ خان صاحب	,, ,,	,,
[illegible]	سید میاں زین‌العابدین صاحب	,, ,,	,,
[illegible]	آغا محمد علیخان صاحب سرھندی زمیندار	,, ,,	ٹکھڑ سندھ
[illegible]	سوخان کا تیھوخانصاحب ,,	" "	عمر کوٹ
[illegible]	میاں جلال شاہ صاحب ,,	" "	,,
[illegible]	میاں محمد ھاشم صاحب ,,	ممبری و سندات واپس کیا	,,
[illegible]	سید اسحق شاہ صاحب	ممبری و سندات کو واپس کیا	سا مارہ
[illegible]	پیر سید علی انور شاہ صاحب	ممبری ترک کر دی	لاڑکانہ
[illegible]	سید جان محمد صاحب رئیس	کرسی نشینی و ممبری و سند بیرسٹری	"
[illegible]	سردار محمد حیات خان صاحب زمیندار	درباری کرسی کو ترک کر دیا	لاڑکانہ
[illegible]	رئیس میر محمد صاحب	درباری ممبری	ماٹ سندھ
[illegible]	میاں احسان علی صاحب	,,	"
[illegible]	میاں محمد وارث صاحب	,,	"
[illegible]	مسٹر سلیمان صاحب جمعدار محکمہ انجینرنگ	ملازمت ترک کر دی	سندھ
[illegible]	مسٹر عباد اللہ خان صاحب ہیڈ کانسٹبل	,,	,,
[illegible]	لعل بخش صاحب ہیڈ کانسٹیبل	,,	,,
[illegible]	ڈاکٹر عبدالسبحان صاحب	ڈاکٹری واپس کی	گھوسی ضلع اعظم گڈھ
[illegible]	منشی عبدالواجد صاحب پیشکار	پیشکاری واپس کی	
[illegible]	محمد یوسف خان صاحب کانسٹیبل	ریلوے پولیس ملازم ۲۴ سال	لاھور

نمبر شمار	اسماء	عہدہ واپس کردہ	
۵۹	فیض الرحمن صاحب ڈال انسٹرکٹر	انسٹرکٹر پولیس	لاہور
۶۰	آستاد یوسف خاں صاحب	انسٹرکٹر	,,
۶۱	کرم شاہ صاحب ہیڈ کانسٹیبل	پولیس	,,
۶۲	علی محمد صاحب کانسٹیبل	"	,,
۶۳	سراج الدین صاحب	"	,,
۶۴	مشتاق احمد صاحب مدرس اردو اسکول	اردو اسکول بمبئی سے	بمبئی
۶۵	سید احمد ادریس صاحب	انسپکٹر محکمہ آبکاری	سورت
۶۶	سید محمد ہادی صاحب	ریلوے ملازمت	جھانسی
۶۷	سید اکبر شاہ صاحب	سیکنڈ ماسٹری	پشاور
۶۸	نور محمد صاحب ہیڈ کانسٹیبل	پولیس دہلی نمبر ۹۱۷	دہلی
۶۹	محمد خاں صاحب	ہیڈ ماسٹری	اکوڑہ [illegible]
۷۰	میثر حسین صاحب مدرس	ملازمت ترک کر دی	مدرسہ [illegible] پشاور
۷۱	مولوی غلام جیلانی صاحب مدرس	,,	مدرسہ [illegible] ضلع پشاور
۷۲	امیر محمد خاں صاحب نائب مدرس	,,	,,
۷۳	حمید اللہ صاحب جے وی ہیڈ ٹیچر	,,	[illegible]
۷۴	عبد الشکور کانسٹیبل پولیس	,,	کوتوالی [illegible]
۷۵	نواب الدین کانسٹیبل	,,	,,
۷۶	عبدالملک صاحب	,,	,,
۷۷	برکت علی صاحب	,,	,,
۷۸	اسمعیل	,,	,,
۷۹	خیر الدین ,,	,,	[illegible]
۸۰	نیاز حسین ,,		
۸۱	افضل حق صاحب سب انسپکٹری	ملازمت ترک کر دی	

اسماء	عہدہ واپس کردہ	مقام
عبدالحق صاحب	,,	گڑھ شنکر
مرزا سلطان علی صاحب	پولیس سی آئی ڈی سے استعفا دیا	دھلی
رحیم گل مدرس مڈل اسکول	ملازمت ترک کر دی	چارسدہ ضلع پشاور
داؤد محمد صاحب پولیس کانسٹیبل	,,	,,
منشی کریم بخش صاحب	,,	,,
سید احمد اسمعیل شاہ صاحب	انسپکٹر پولیس سی آئی ڈی	سندھ
سید گل بار صاحب کلرک	ملازمت یکصد دس روپے کی ترک کی	پشاور
عبدالکریم صاحب کلرک	ملازمت ترک کر دی	شاہی باغ پشاور
عبداللہ خان صاحب جمعدار	سو روپیہ کی ملازمت ترک کی	راجپور ڈیرہ اسمعیل خان
اللہ لوک صاحب	ڈریسر، فوجی ہسپتال کو ترک کیا	بنوں
گوکل پرشاد صاحب	,,	ڈیرہ اسماعیل خان
اشتیاق رضا صاحب	,,	،،
فتح محمد خان صاحب	,,	انبالہ
احمد شاہ صاحب	,,	گجرات
قادر صاحب	,,	گورداسپور
نواب الدین صاحب	,,	شملہ
سکندر شاہ خان صاحب	ہیڈ کانسٹیبل پولیس	پشاور
عبدالعلیم صاحب	پنشن سے استعفا دیا	جسولی ضلع بارہ بنکی
مسٹر شیر محمد خان صاحب سب انسپکٹر پولیس	ملازمت ترک کر دی	چکرادنہ سندھ
مسٹر خدا داد خان صاحب	سب انسپکٹر پولیس سے استعفا دیا	سندھ

تحریک آزادی کے سلسلے میں جن لوگوں نے کابل و یاغستان ہجرت کی

مولوی عبدالرحیم (المعروف بہ مولوی شبیر)	ضلع فیروز پور
عبدالرشید (المعروف بہ محمد یوسف)	مردان
مولانا فضل الٰہی	وزیرآباد
مولانا عبیداللہ سندھی	سندھ
مولانا محمد علی ایم - اے (کنیٹب)	قصور
حافظ عنایت اللہ اثری	وزیرآباد
راجا مہندرا پرتاب	یوپی
مولانا برکت اللہ بھوپالی	بھوپال
مولانا منصور انصاری	یو پی
مولانا سیف الرحمٰن	یو پی
محمد حسن (المعروف بہ محمد یعقوب)	سیال کوٹ
اللہ نواز خاں	"
خوشی محمد (عرف محمد علی)	"
متھرا سنگھ (عرف شمشیر سنگھ)	"
مولوی عبدالکریم	قنوج
مولانا فضل محمود	"
مولانا فضل ربی	"
مولانا محمد اکبر	"
شیخ عبدالحق	"
عبدالرحمٰن	نواح پشاور
عبدالسبحان	نواح پشاور

۲۲- شیخ محمد ابراہیم سندھی	کراچی
۲۳- مولوی عزیز احمد	سندھ
۲۴- ڈپٹی برکت علی	گجرانوالہ
۲۵- محمد حسین عرف محمد عمر	کوٹ بھوانی دا
۲۶- عبدالصمد عرف پیر محمد	"
۲۷- عبدالقادر	"
۲۸- عبداللہ	وزیرآباد
۲۹- عبدالرحمان	سنبھل
۳۰- یعقوب	"
۳۱- سلیمان عرف ایوب	"
۳۲- غلام محمد عرف محمد	"
۳۳- احمد عرف خان بہادر	موضع سہتہ تھانہ
۳۴- مولوی ولی محمد	ضلع فیروز پور
۳۵- مستری ابراہیم	نظام آباد
۳۶- تاج محمد ولد جلال الدین	موضع سکھانہ (ک
۳۷- سلیم اللہ	"
۳۸- اللہ دتا عرف عبدالحکیم	"
۳۹- چودھری اللہ داد	سنبھلہ
۴۰- مولوی عبدالرزاق	رائے چک
۴۱- مولوی عبدالواسع	"
۴۲- مولوی ولی اللہ	فرید کوٹ
۴۳- مولانا محمد علی لکھوی	پنجاب
۴۴- صوفی عبداللہ	"
۴۵- مولوی سلطان محمد	لاہور
۴۶- مولوی عبداللہ پشاوری	سوات یا بونیر
۴۷- مولوی کرم الٰہی	ضلع فیروز پور

٤٨- حاجی نور محمد صراف	فیروز پور
٤٩- صوفی جلا الدین	ریاست فرید کوٹ
٥٠- ڈاکٹر رحمت علی	لاہور
٥١- مولوی عبدالباری	"
٥٢- ڈاکٹر شجاع اللہ	"
٥٣- عبدالقادر آزر	"
٥٤- ماسٹر عبدالحمید	"
٥٥- سردار عبدالمجید خان	میانوالی
٥٦- سید ظفر حسن	کرنال
٥٧- قاضی عبدالرشید	دہلی
٥٨- اصغری بیگم زوجہ قاضی عبدالرشید	"
٥٩- حکیم محمود الحسن	"
٦٠- جان محمد جوینجو	لاڑکانہ
٦١- شیخ عبدالعزیز قندھاری	سندھ

چل بلقان چل

از

(سید ہاشمی فرید آبادی)

تابہ کے رخ زرد ، آنکھیں خونچکاں ، دل مضمحل
تابہ کے ساز جنوں مشتاق آہنگ عمل
دعوئی ایمان رکھتا ہے تو اے مومن نکل
شمہ غیرت کا ہے گر باقی تو چل بلقان چل

جان سے لاکھوں گنی مہنگی ہے تیری آبرو
ہو فنا گر ہے بقائے جاوداں کی آرزو
سوگواری ہائے ظاہر کی نہ کر تلقیں تو
شمہ غیرت کا ہے گر باقی تو چل بلقان چل

چھوڑ دے بے روح لوگوں کے لیے یہ اعتدال
موت حاصل کر کہ جو اس زندگی کا ہے کمال
مشکلیں کس کی ؟ کہاں کی روک؟ اور کیا مآل؟
لطف مرنے کا اگر چاہے تو چل بلقان چل

تا کجا یکساں روی ، اب سن پیام انقلاب
چھوڑ بے رنگی سکوں کی ہو رہین اضطراب
وہ بھی کیا مرنا کہ خود فطرت تجھے دے دے جواب
لطف مرنے کا اگر چاہے تو چل بلقان چل

مطبوعہ

الناظر لکھنؤ ، دسمبر ۱۹۱۲ء

تقسیم ہند کی سب سے پہلی اسکیم ۱۹۲۵ء (علی گڑھ)

ان اللہ یامرکم ان تذبحوا البقرہ

والبدن جعلنہا لکم من شعائراللہ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

ہند و مسلم اتحاد

پر

کھلا خط مہاتما گاندھی کے نام

جس میں

ذبح و قربانی کے متعلق نہایت تحقیق کے ساتھ عقلی نقلی اور اقتصادی پہلو سے بحث کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمان اس شرعی حق سے جو شعار اللہ میں داخل ہے کسی ملکی مصلحت سے یا خیالی نفع کی توقع پر دست بردار نہیں ہو سکتے

باہتمام محمد مقتدیٰ خاں شروانی

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں چھپا

(دسمبر ۱۹۲۵ ء)

التماس

دسمبر ۱۹۱۸ ء کی دھلی کانگریس کے پریسیڈنٹ پنڈت مدن موہن
صاحب نے اجلاس، کی آخری نشست میں جس وقت تمام ملک کے ہزاروں
موجود تھے مسلمانان ھند سے یہ استدعا کی تھی کہ ''وہ ھندوؤں کی دل آ
باز رھیں اور ان کی طرف برادرانہ محبت سے ھاتھ بڑھائیں،، اور آخر میں
فرمایا تھا کہ اگر مسلمان یہ ثابت کر دیں کہ ''ان کے مذھبی نقطۂ
گائے کی قربانی نہایت ضروری ھے تو باوجود اس تکلیف کے جو مجھے اس
ھوگی میں قربانی کو خود اپنی آنکھ سے دیکھنے کے لئے تیار ھوں،،۔
ایک چیلنج تھا جس کا جواب ھمارے ان بھائیوں کے ذمہ تھا جو اس وق
میں موجود تھے مگر انھوں نے ملکی مصالح کی بنا پر یا اپنی ناواقفیت کی
سکوت اختیار کیا ۔ مجھے عرصہ سے اس کا خیال تھا کہ **مالوی جی** کو
کی صحیح نوعیت سے آگاہ کروں لیکن میری عدیم الفرصتی مانع رھی اس
ستیہ گرہ اور خلافت کی تحریکات نے ''**ھندو مسلم اتحاد**،، کے خیال کو
اور ھمارے سیاسی لیڈران قوم برادران وطن کی خوشنودی کی خاطر سنت ابراھیم
مٹانے کے لئے کمر بستہ ھو گئے اور یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ دسمبر
میں آل انڈیا مسلم لیگ نے **ڈاکٹر مختار احمد انصاری** کی تحریک او
اجمل خاں صاحب کی سعی سے یہ رزولیوشن پاس کر دیا کہ ھمیں ھندو
جذبات کا خیال کرکے گائے کی قربانی یک قلم موقوف کر دینا چاھئے ۔ اس
میں **مہاتما گاندھی** نے بحثیت پریسیڈنٹ ھیومینی ٹرین کانفرنس اھل ھند کو
حیوانات کی نہایت سخت تاکید فرمائی اور تمام ملک میں دورہ کرکے ا
کی ھر ممکن ذریعہ سے اشاعت کی وجہ سے بعض مقامات کے قصابوں نے ا
کو چھوڑ دینے کا اعلان کر دیا اور عام جلسوں میں خود مسلمانوں نے گ
قربانی ترک کرنے کی تجاویز پر لبیک کہنا شروع کیا اس تحریک کی
کو دیکھ کر یہ ضروری معلوم ھوا کہ جس طرح بھی ھو قربانی کے
وضاحت کے ساتھ ملک کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ جو غلط فہمی
متعلق ھو رھی ھے اس کا انسداد ھو سکے چنانچہ مارچ و اپریل ۱۹۲۰
ذوالقرنین بدایوں میں یہ مضمون زیر عنوان ''ھندو مسلم اتحاد پر
مہاتما گاندھی کے نام،، شائع کیا گیا اور اب اس کو رسالہ کی صورت میں
دے کر پبلک کے سامنے پیش کرتا ھوں اور خدا وند تعالیٰ کی درگاہ میں
دعا ھوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس ناچیز تحریر کو عامہ مسلمین کی
کا ذریعہ بنائے وماعلینا الا البلاغ ۔ (حضرت مولانا) محمد عبدالقدیر (بدایونی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مہاتماجی هندوستان کے پالیٹکس میں کوئی مسئلہ اتنا اهم نہیں هے جتنا ...ہندو مسلم اتحاد کا ۔ کیونکہ یہ بات مسلمات سے هے کہ اس ملک کی آئندہ ...بہبودی اور ترقی کی جملہ اسکیموں کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر هے کہ یہ ...دونوں قومیں ایک دوسرے کے ساتھ روا داری کا برتاؤ کریں ۔ لیکن جو طوفان ...ے بیری ایسے مہتم بالشان معاملہ کے متعلق فریقین کی جانب سے برپا کیا جا رها ...ے اس کو دیکھ کر مجھے یہ خیال هوتا هے کہ عنقریب عام طبائع میں کوئی ...ملاپ هوگا اور داعیان اتحاد کے وہ دعوے جو خود غرضی ناواقفیت یا مجالس کی ...ونق بڑھانے کے لئے کئے جا رهے هیں لغو ثابت هوں گے جس کا نتیجہ یہ هوگا ...کہ باهمی منافرت میں اور ترقی هوگی اور جو امید افزا صورتیں حسن اتفاق سے پیدا ...هو چلی هیں وہ همیشہ کے لئے معدوم هوجائیں گی ۔

اس میں شک نہیں کہ جب تک شورش پسندی کا دور دورہ رهے گا اس ...وقت تک همارے فصلی لیڈر اسٹیج پر بہت نمایاں نظر آئیں گے ان کی تقریروں پر ...مرحبا و آفرین کے نعرے بلند هوں گے اور کچھ دنوں کے لئے ''من توشدم تو ...من شدی،، کا دلفریب سماں نظر آنے لگے گا ۔ لیکن یہ خوب سمجھ لینا چاهئے کہ ...جس قسم کا اتحاد وہ اپنی چرب زبانی سے قائم کرنا چاهتے هیں اس میں اتنی قوت ...نہیں هے کہ سکوں کے زمانہ میں ایک مسلمان بھی اسے ممکن العمل سمجھے یہ ...هیں وہ خطرات جنھوں نے مجبور کیا کہ میں اس مسئلہ پر آپ کی توجہ ...مبذول کروں ۔

میری اس تحریر سے آپ هرگز یہ خیال نہ فرمائیں کہ میں هندو مسلمانوں ...کے ویلکل اتحاد کا مخالف هوں کیونکہ جیسا میں نے اوپر عرض کیا هے میری رائے ...میں اس ملک کی فلاح کا انحصار هی اس بات پر هے کہ یہ دونوں قومیں سیاست ...میں مل جل کر کام کریں البتہ میں یہ ضرور چاهتا هوں کہ جو باهمی تصفیہ ...کیا جائے وہ صحیح واقعات اور ایک دوسرے کے حقیقی جذبات کو سمجھنے ...کے بعد کیا جاوے تاکہ فریقین کو بعد میں شکایت کا موقع نہ هو اور جو کچھ ...طے هو جائے اس پر تمام قوم بلا دقت عمل پیرا هو سکے ۔ یہ بات اسلامی شان ...کے منافی هے کہ هم اس وقت غلط توقعات پیدا کرکے کسی مسئلہ میں هندوں کو ...هم آهنگ بنالیں اور بعد کو ایسا طرز عمل اختیار کریں جو همارے پچھلے

اتحاد کی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کیا تدابیر اختیار
چاہئیں -

مہاتما جی ! میں نے اوپر عرض کیا ہے کہ قربانی شعائر اللہ میں
ہم محض ہنود کی خوشنودی یا پولیٹکل وجوہ پر اپنے حق سے دست بردار
سکتے یہ مسئلہ فی الحقیقت نہایت اہم ہے اور میں اس بات کا خواہشمند
آپ اسلامی نقطۂ خیال کو سمجھنے کی پوری کوشش فرمائیں اور ہمارے
احکام پر غور کرنے کے بعد یہ رائے قائم کریں کہ بحالت موجودہ آپ
آپ کی قوم کو اس خاص مسئلہ میں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے
نامناسب مطالبات اس وقت محض نا واقفیت کی بنا پر کیے جا رہے ہیں ان
قلم سدباب ہو سکے اور ملک کو چین نصیب ہو - اس عریضہ میں
آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ ان پر نہایت
سے غور کریں گے -

(۱) سب سے پہلے یہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ ہر مسلمان مرد و
جو مستطیع ہو عیدالضحیٰ میں قربانی واجب ہے اور ہماری شریعت میں
معیار ہے کہ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ
وہ مالدار سمجھا جائے گا - مینڈھا بھیڑ - بکری وغیرہ فی کس ایک
چاہیے - لیکن گائے بیل اونٹ وغیرہ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں -

(۲) ہنود کی جانب سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب کسی
کے جانوروں کی قربانی ضروری نہیں ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ پھر
بکری ذبح کرکے ان کا دل کیوں نہ خوش کریں ؟ اس کا جواب
طریقے پر دوں گا -

الف - اول یہ کہ ایک بکری کی قیمت دس روپیہ یا بارہ روپیہ سے کم
اس لیے اگر ایک خاندان میں سات آدمی قربانی کرنا چاہتے ہیں
اسی پچاسی روپے صرف کرنا پڑیں گے اور اگر یہی لوگ گائے ذبح
مذہبی رکن کو ادا کرنا چاہیں گے تو ایک جانور جس کی قیمت
پچیس روپے ہوگی سب کے لیے کافی ہے - گویا فی کس تین روپے
اب آپ ہی فرمائیے کہ یہ کیا انصاف ہے کہ اس گرانی کے زمانے
مفلس قوم کو اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ جو کام تم تین روپے
سکتے ہو اسے ہماری خاطر سے بارہ روپے میں کرو - آپ اپنے وسیع

ہو جائے ہوں گے کہ اقتصادی معاملات میں محض جذبات سے کبھی کام نہیں چلتا کیونکہ دنیا کے لوگ عموماً اپنے فائدہ کا خیال مقدم رکھتے ہیں یہی وجہ تھی کہ باوجود ادعائے وطن پرستی کے سودیشی بائیکاٹ کی تحریکات میں ہنود تک کو کامیابی نہ ہوئی اور ملکی مصنوعات میں سے صرف انہیں اشیا نے رواج پایا جو باہر کے مال کے مقابلہ میں ارزاں اور بہتر تھیں ایسی حالت میں یہ توقع کرنا کہ مسلمان محض جذبات کی پیروی میں اپنے مالی نفع کا خیال نہ کریں گے بالکل بے جا ہے۔

ب۔ بکری کا گوشت بمقابلہ گائے کے گوشت کے لطیف اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اس لیے باوجود مسلمہ کفایت کے جس سے ہر مسلمان گائے کی قربانی کرکے مستفید ہو سکتا ہے یہ دیکھا جاتا ہے کہ امرا رؤسا ہمیشہ بکری کو ترجیح دیتے ہیں اس سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کوئی شخص گائے کی قربانی کرتا ہے تو اس کی وجہ زیادہ تر یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی مالی حالت سے مجبور ہو کر ایسا کرتا ہے۔

ج۔ قربانی محض اللہ تعالیٰ کے تقرب اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے کی جاتی ہے اور ہر شخص مختار ہے کہ جس قسم کا جانور چاہے اس مقصد کے لیے ذبح کرے لیکن اگر کوئی مسلمان جانور کے انتخاب کے وقت ہنود کی خوشنودی مد نظر رکھے اور بکری کو اس نیت سے ذبح کرے کہ اس کا یہ فعل ہنود میں بنظر استحسان دیکھا جائے گا اور ان کے تقرب و باہمی اتحاد کا ذریعہ بنے گا تو یہ قربانی خالصاً للہ نہ رہے گی اور شرعاً قابل قبول نہ ہوگی اس لیے ہم سے یہ توقع رکھنا کہ ہم ہنود کی رضا جوئی کی نیت سے بکری کی قربانی کرکے عند اللہ مواخذہ دار بھی رہیں گے ایک فضول سی بات ہے۔

کیا اس توضیح سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قربانی سے ہمیں صرف خدائے [illegible] خوشنودی مد نظر ہے نہ کہ کسی قوم کی دل آزاری۔ رہا جانور کا انتخاب [illegible] وسائل آمدنی پر منحصر ہے اور اس میں ہم شرعاً مختار ہیں جس کے یہ [illegible] کہ صرف ہمیں اس بات کا فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں کہ آیا ہم گائے کی [illegible] گائے یا اونٹ و بکری وغیرہ کی۔ اس میں کسی قسم کے دباؤ کو دخل [illegible] اور نہ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ ہمارے دائرۂ انتخاب کو [illegible] یا ہمیں مجبور کرے کہ ہم اس کفایت سے فائدہ نہ اٹھائیں جس کی [illegible] نے اجازت دی ہے ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ جب ایک خاص

جانور کے ذبیحہ کی ممانعت کر دی گئی تو ہم صاحب اختیار نہ رہے
مذہبی حق میں ایک ناجائز مداخلت ہے -

(۳) دوسرا اعتراض ہنود کی جانب سے یہ کیا جاتا ہے
قربانی سے دل آزاری ہوتی ہے لیکن حالات و واقعات پر غور کرنے کے بعد
پسند شخص یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا کہ مسلمان اس معاملہ
بے قصور ہیں اور اس سلسلہ میں چند باتیں میں عرض کروں گا جو
ہیں -

الف - تمام سال لاکھوں گائیں ذبح ہوا کرتی ہیں اور ان کا گوشت
بازاروں میں علی الاعلان فروخت ہوتا ہے لیکن اس پر بلوے
البتہ جب مسلمان گائے کو بقر عید کے موقع پر ایک مذہ
ادائیگی کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ذبح کر
ہنود کو وجہ اشتعال ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ
ہمارے مذہبی اصول میں مداخلت کرنا چاہتے ہیں ورنہ اگر
گاؤ کشی ہی مقصود ہے تو تمام سال قصائیوں سے لڑتے پھرتے
کوچہ میں آرہ و شاہ آباد کے مناظر دکھائی دیتے حالانکہ ایسا
اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ دل آزاری کی ابتدا ہماری جانب
آپ کی - ہم تو صرف خاموشی کے ساتھ اپنا مذہبی فرض ادا کر
ہیں اور ہنود ہمیں جبراً روکنے کی کوشش کرتے ہیں -

ب - قربانی ہمارا مسلمہ شرعی حق ہے اور ہمیں اپنی شریعت کے
اختیار ہے کہ اس مقصد کے لیے جس جانور کو چاہیں ذبح
فرمائیے کہ زیادتی کرنے والا کون فریق ہے - وہ ہمارے مذہبی
جبراً روکتا ہے یا وہ جو اس کے حق کے نفاذ سے جائز
چاہتا ہے -

ج - ہنود کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ گاؤ کشی سے ان کی
ہوتی ہے اس لیے مسلمانوں کو چاہئے کہ بکری کی قربانی
اس کے متعلق میں ایک نہایت موٹی سی مثال پیش کرتا ہوں
انصاف پسندی پر بھروسہ کرکے آپ ہی سے فتوے کا خواہاں
فرض کیجیے کہ آپ کے گھر میں کئی دروازے درآمد برآمد کے
آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ جدھر سے چاہیں باہر

لیکن آپ کے گھر کے مشرقی دروازہ پر آپ کی عبادت گاہ ہے جہاں آپ ہر روز صبح کو یاد خدا کے لیے جایا کرتے ہیں ۔ اس دروازہ کے پاس ایک مسلمانوں رہتا ہے اور وہ حسب ذیل اعتراض آپ پر کرتا ہے ۔

اول تو یہ کہ جب آپ صبح کو اپنے مشرقی دروازہ سے نکل کر مندر میں تو محض اس خیال سے کہ آپ وہاں پہنچکر میرے خدائے واحد کے سوا میرا معبود ہے شرک کریں گے مجھے سخت روحانی تکلیف ہوتی ہے اس دروازہ کو مطلقاً آپ استعمال نہ کریں بلکہ پچھم کی نکاس سے آمد و رفت کیونکہ آپ کے مذہب میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ فلاں دروازہ سے جانا چاھئے کیا آپ اس کے جواب میں یہ نہ کہیں گے کہ میاں مجھے ہے کہ میں تمھاری توحید پرستی کے جذبات کا خیال کرکے قریب کا سے استعمال کرنے کا مجھے کامل حق حاصل ہے چھوڑ دوں اور الٹا چکر اپنی عبادت گاہ میں چوروں کی طرح جاؤں ۔ رھی تمھاری روحانی تکلیف اس کے پاس کچھ علاج نہیں ہے میں تو اپنے معبودوں کی رضا جوئی کے لیے سر ہوں مجھے نہ تمھاری دل آزاری مقصود ہے نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں میرے ہم خیال بنو ۔

اگر تم کو شرک سے ایسی ھی نفرت ہے تو خواہ مخواہ صبح نکل کر تے ہی کیوں ہو اگر یہ جواب آپ کا معقول ہے اور آپ باوجود متعدد ہونے کے بہ نظر سہولت اپنے حق درآمد برآمد کا نفاذ مشرقی دروازے سے میں تو پھر ہمارے گلے پر کیوں چھری چلائی جاتی ہے کہ ہم آبادی کے جائز حق کو جو کم خرچ اور بالا نشین ہے چھوڑ کر گران ذبح کریں اور وہ بھی اس بنا پر کہ آپ گائے کو دیوتا مانتے ہیں ذرا خیال فرما لیجئے کہ اگر آپ کے حق کو جبراً روکنے کی جائے تو آپ کے قلب پر اس کا کیا اثر ہوگا ؟

مسلمان دوسرا اعتراض یہ کرتا ہے کہ مجھے آپ کی بت پرستی سے روحانی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ میری شریعت میں شرک کے برابر کوئی لیے آپ میرے خدائے واحد کی عظمت کا خیال کرکے اینٹ پتھر کی اور ایسی لغو حرکتوں سے میری دل آزاری نہ کریں ۔

کے جواب میں کہتے ہیں کہ مجھے تمھارے خدا سے کیا غرض معبودوں کا قائل ہوں اور اپنے مذہب کے مطابق ان کی پرستش

کروں گا اگر آپ کا یہ جواب صحیح ہے تو پھر ہم سے کیوں کہا جا
گائے کی قربانی سے جو ہمارے مذہب کی خصوصیات سے ہے ہم اس بنا پر
ہو جائیں کہ اس حق کے نفاذ سے ہنود کے مذہبی جذبات کو صدمہ
''آنچہ بر خود مپسندی بر دیگراں مپسند،، کا زریں اصول مسلمانوں کے حق
نہیں برتا جاتا آخر اس میں کیا قباحت ہے کہ ہندو لوگ گائے کو مقدس
ہیں اور مسلمان حسب دلخواہ قربانی کرتے ہیں ۔ ''عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین
اب بھی آپ کے اور بہت سے معبود ہیں جو روزانہ ہمارے تصرف میں
ہیں اور اس پر کوئی چیخ پکار نہیں ہوتی ۔

مثلاً آب گنگا جو آپ کے ہم قوم زمزمیوں میں بھر بھر کر میلوں
تبرکاً لے جاتے ہیں مسلمان اسی پانی سے حسب ضرورت غسل و استنجا کر
ہیں پیپل کے درخت کی آپ عبادت کرتے ہیں اور ہم اسے کاٹ کر
ہیں وغیرہ وغیرہ پھر گائے میں کیا خاص بات ہے جو آپ لوگوں کو
میں اتنی کد ہے ۔

د ۔ ایک اور بڑی دقت یہ ہے کہ اگر ایک بار یہ اصول تسلیم
جائے کہ جس بات سے ہنود کی دل آزاری ہوتی ہو اس کو
شعائر اسلام ہونے کے ترک کر دینا چاہئے تو ہمارے عقائد و
سے کوئی چیز بھی ایسی نظر نہ آئے گی جس سے ان کو تکلیف
ہو ۔ کفر و اسلام دو متضاد چیزیں ہیں اور ان کا اجتماع محال
پھر کس کس مذہبی رکن سے ہم ہر روز دست برداری دیا کریں
وہ زمانہ دور نہیں ہے جب آپ کے ہم قوم جینی لوگ علانیہ
کریں گے کہ بھیڑ بکری کے ذبیحہ اور مطلق گوشت خوری
کو روحانی صدمہ ہوتا ہے اس لیے مسلمانوں کو چاہئے کہ
باتیں چھوڑ دیں ۔

آپ ہرگز یہ خیال نہ فرمائیں کہ[۱] اس قسم کا اندیشہ میرے تخیل
ہے کیونکہ ابھی چند ماہ کا واقعہ ہے کہ خود آپ نے ہیومینی ٹیرین
صدر کی حیثیت سے اہل پنجاب کو ہر قسم کے جانوروں کے ذبح کرنے
وہ دودھ دینے والے ہوں یا نہ ہوں) ممانعت فرمائی اور یہ نصیحت کی
محض بقولات پر زندگی بسر کریں ۔ جب آپ کا یہ خیال ہے تو ادنیٰ طبقے
کے تعصبات کا کیا ذکر ۔

۱

مہاتما جی ! آپ کو یاد ہو گا کہ اسی مارچ کے ابتدا میں آپ نے "ینگ انڈیا" میں ہندو مسلم اتحاد پر ایک مضمون لکھا ہے جس کے آخر کے چند سطر ذیل ہیں (منقول از انڈی پنڈت مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۰ء)

"ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے باہمی رواداری ایک ضروری شے ہے ہم امن و سکون کے ساتھ کبھی نہیں رہ سکتے اگر ہنود مسلمانوں کے طرز عبادت اور ان کے رسم و رواج میں مداخلت کریں یا مسلمان ہنود کی بت پرستی یا گئو پوجا پر بے صبری کا اظہار کریں - رواداری کے برتاؤ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم اس فعل کو پسند بھی کرتے ہوں - میں شراب خواری - گوشت خوری اور حقہ نوشی کو دل سے نا پسند کرتا ہوں - لیکن پھر بھی میں ہندوؤں اور مسلمانوں اور عیسائیوں کی ان تمام باتوں پر سکوت کرتا ہوں اور ان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ بھی میری پرہیزگانہ زندگی پر خاموشی اختیار کریں گے چاہے وہ اسے دل سے پسند نہ کریں ہندو اور مسلمانوں کے تمام فسادات کی بنا یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے سے اپنی رائے بہ جبر منوانا چاہتا ہے -

اب آپ ہی اپنے الفاظ پر خود غور فرمائیں اور دیکھیں کہ خود آپ کے قائم کردہ اصول سے بھی مسلمان خطاوار ٹھہرتے ہیں یا نہیں - ہمیں تو اس سے سروکار نہیں ہے کہ آپ لوگ گائے کو مقدس سمجھتے ہیں یا نہیں ہمارے لئے جو خیال تکلیف دہ ہے وہ صرف یہ ہے کہ آپ ہمیں اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ ہم آپ کے معتقدات میں شریک ہوں اور ایک جانور کو جو ہمارے نزدیک محض انسان کے استعمال کے لئے پیدا کیا گیا ہے معظم سمجھیں اور اس لئے ذبح نہ کریں کہ وہ آپ کا مسجود و معبود ہے - ہمارے مذہب کی تعلیم تو یہ ہے :-

اے پیغمبر[1] - ۱- ان کافروں سے کہو کہ اے کافرو - نہ (تو اس وقت) میں (تمہارے) ان معبودوں کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو اور (خدا) کی میں پرستش کرتا ہوں تم بھی (اس وقت) اس کی پرستش نہیں کرتے (آئندہ بھی) نہ (تو) میں (تمہارے) ان (معبودوں) کی پرستش کروں گا جن کی تم پرستش کرتے ہو اور نہ تم (ہی سے) توقع ہے کہ اس (خدا) کی پرستش کرو گے جس کی میں پرستش کرتا ہوں (تو پھر میرا تمہارا میل کیا) تم کو تمہارا دین اور مجھ کو میرا دین"

ہم اس سے زیادہ نہیں چاہتے کہ ہمیں باطل پرستی پر مجبور نہ کیا جائے

---

[1] ترجمہ سورۃ الکفرون پارہ ۳۰ ترجمہ مولوی نذیر احمد

جو ہمارے مذہب میں سخت گناہ ہے ایسی حالت میں ہمیں آپ معذور سمجھیں
ہم اپنی شریعت کے احکام کے مطابق جس جانور کی قربانی چاہیں کریں آپ
آپ کی قوم کو ہر گز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ ایک جانور کی عظمت
ہم سے جبراً کرائیں یا اس کے ذبیحہ کو اس بنا پر روکیں کہ آپ آسے مقدس سمجھتے
ہیں -

مہاتما جی ! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ میں مسلمانوں کو
صرف آپ ہی کی قوم سے شکایت نہیں ہے بلکہ بعض اپنے ان بھائیوں سے بھی
جنہوں نے ہنود میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی غرض سے یا اپنی مذہبی
کے باعث ایسا طرز عمل اختیار کیا جس سے یہ خیال پیدا ہو چلا کہ حق
منجملہ ان شعائردین کے ہے جن سے ہم پولیٹکل اتحاد کی خاطر دست بردار ہو
ہیں اور اس سلسلہ میں چند اس قسم کے لوگوں کے اقوال باطلہ نقل کر کے
تفصیلی جواب دوں گا -

(الف) ٥/ نومبر ١٩١٣ء کے اخبار ''لیڈر'' میں مسٹر مشیر حسین قدوائی نے
مضمون ہندو مسلمانوں کے اتفاق پر شائع کیا تھا جس میں منجملہ اور
کے یہ بھی لکھا تھا کہ ''مسلمانوں کو از خود اجودھیا میں گئے کی
کر دینی چاہئے کیوں کہ اجودھیا ہندوؤں کا مقدس تیرتھ ہے
گایوں کے ذبح ہونے سے ان کی سخت دل آزاری ہوتی ہے گئے
بکروں کی قربانی کا آسانی سے انتظام کیا جا سکتا ہے جس سے
اس زائد خرچ میں مدد دی جا سکتی ہے جو بھیڑوں کی قربانی دینے
برداشت کرنا پڑے گا -'' (منقول از اخبار ہمدرد ١٦/ نومبر ١٩١٣ء)

(ب) اسی زمانہ میں (یعنی اخر ١٩١٣ء میں مسٹر مظہر الحق کی یہ
اخبارات میں شائع ہوئی کہ ''میں اس امر سے پورے طور
کہ مسلمان کان پور اور جودھیا میں گائے کی قربانی کرنے سے
(منقول از اخبار ہمدرد ١٩١٣ء)

(ج) پچھلے سال بقرعید کےموقع پر مولوی فضل الحسن حسرت موہانی نے
جا کر یہ کوشش کی کہ وہاں کے مسلمان ہندوؤں کی خاطر
قربانی ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں -

(د) دسمبر ١٩١٩ء میں آل انڈیا مسلم لیگ نے ڈاکٹر مختار احمد
سعی اور تحریک سے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ مسلمانوں کو

ہندوؤں کے جذبات کا لحاظ کریں اور گائے کی قربانی از خود ترک کر دیں (منقول از انڈین ریویو جنوری صفحہ ۲۲)

پچھلے سال حاذق الملک جناب حکیم اجمل خاں صاحب نے بہ حثیت پریسیڈنٹ مسلم لیگ اپنے خطبہ[1] صدارت میں حسب ذیل گہر افشانی فرمائی ہے -

"ہم اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہمارے ملکی بھائیوں کے دل گائے کی قربانی سے زیادہ دکھتے ہیں اس لئے ہمیں اس سے پہلے کہ انہیں کوئی جواب دیں یہ دیکھنا ہے کہ اس قربانی کے متعلق ہمارا مذہب ہمیں کیا رہنمائی کرتا ہے ہمارے مذہب میں قربانی سنت ہے"[2] الخ - - - - - "اس جگہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ صرف مذہبی حثیت سے بتاؤں کہ گائے کی قربانی سے دوسری قربانیاں زیادہ پسند ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ازارایتم ھلال ذی الحجہ وارا داحد کم ان یضحی بالشاۃ الخ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےیہ ارشاد فرمایا کہ جب تم عید الاضحیٰ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی بکری کی قربانی کرنا چاہے الخ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عرب میں علی العموم بکری کی قربانی کا رواج تھا - اس کے علاوہ دوسری حدیث بھی سن لیجئے کہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام (ارواحنا فداہ) ارشاد فرماتے ہیں کہ "خیرالاضحیۃ الکبش - یعنی قربانی کے جانوروں میں سے بھیڑ بہتر ہے اگر ہم بھیڑ بکری کو عام طور پر قربانی کے لئے اختیار کریں گے تو اس حدیث شریف پر بھی عمل کریں گے - میں اپنے دینی بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے جو کچھ میں نے اس مسئلہ کے متعلق کہا ہے اس پر غور کریں اور جب وہ اس نتیجہ پر پہنچیں جس پر کہ میں پہنچا ہوں تو وہ اپنے طریق عمل سے بتائیں کہ یہ اس بڑی چیز **اتحاد** کی کتنی قدر دانی کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کی دل آزادی کو پیش نظر رکھ کر ان کے اتحاد کی طرف بڑھنے والے قدم کا کیا جواب دیتے ہیں مجھ سے اگر سوال کیا جائے کہ اس مسئلہ کی طرف عملی قدم کس طرح اٹھانا چاہئے تو میں سب سے پہلے یہ مشورہ دوں گا کہ ہندوؤں کے مقدس شہروں سے جیسے کاشی اجودھیا - متھرا اور بندرا بن میں اس کا آغاز کیا جائے اور ان شہروں میں جس قدر جلد ممکن ہو

1 - مطبوعہ برقی پریس دہلی
2 - اس مسئلہ کی توضیح آگے آئے گی

صرف دوسرے جانوروں کو قربانی کے لئے اختیار کیا جائے اور اس
ساتھ دوسرے شہروں میں کل اس کوشش کا آغاز کیا جاویگا میری
ہے کہ یہ کام اس وقت تک عملی صورت اختیار نہیں کر سکتا جب
کوئی باقاعدہ جماعت اسے اپنے ھاتھ میں نہ لے اور جو جماعت اس
اپنے ذمہ لینے کے لئے سب سے زیادہ موجودہ حالت میں موزوں ہے وہ
ہے اسلئے مناسب ہو گا کہ وہ اس اہم خدمت کے لئے اپنے آپ کو
جسے امید ہے کہ وہ نہایت تدبر کے ساتھ سر انجام دے گی مجھے
مسلم لیگ کو خلافت **کمیٹیوں** اور ان کے سر گرم ممبروں سے اس
کافی امداد مل سکتی ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ خلافت کمیٹی
مقصد میں خوشی سے مسلم لیگ کو امداد دینے کے لئے آمادہ نظر آئی

(و) میسرز محمد علی و شوکت علی نے اپنی نظر بندی سے رہائی کے
تقریریں میرٹھ ۔ دھلی و دیگر مقامات پر کیں ان میں مسلمانوں
گاؤ کشی کی ہدایت کی اور بیان کیا کہ ہم دونوں بھائیوں نے
کو ہنود کی خاطر سے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا ہے ۔

(ز) مولینا عبدالباری صاحب فرنگی محلی کے تار اخبارات میں شائع ہو
یہ مضمون تھا کہ مسلمانوں کو چاھئے کہ گائے کی قربانی
موقوف کر دیں ۔

مہاتماجی ! مندرجہ بالا اشخاص میں سے بجز مولوی عبدالباری
ایک بھی ایسا نہیں ہے جو اصول فقہ سے کچھ بھی واقف ہو اس لئے
نگاہ میں ان کا شمار جہلا میں ہے اور دینی مسائل میں نہ ان کا قول
ہے نہ ان کا فعل لائق تقلید ۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ اس وقت
کی باگ ایسے لوگوں کے ھاتھ میں ہے جنھیں اسلامی تعلیم سے مطلقاً واقفیت
اور جو اپنی لیڈری کے نشہ میں شعائر اللہ کو پامال کرنے میں
کرتے درحقیقت ان مدعیان اتحاد کے اقوال ایسے لچر اور پوچ
مطلقاً توجہ کی ضرورت نہیں لیکن چونکہ مولوی صاحب مذکور فرنگی محل
خاندان علما سے ھیں اور حکیم اجمل خاں صاحب نے علم الابدان
کا آبائی پیشہ ہے علم الادیان کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے اور
استدلال کیا ہے اس لئے آپ کی غلط فہمی دور کرنے اور عوام
بچانے کی غرض سے دو چار باتیں لکھنا ضروری سمجھتا ہوں ۔

(۱) ہمارے پیغمبر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے اور آپ کی موجودگی میں بعض ... نے بھی ایسا ہی عمل کیا ہے چنانچہ اس دعوے کی تائید میں چند ... کا ترجمہ کرکے پیش کرتا ہوں۔

ا۔ صحیح بخاری شریف و صحیح مسلم شریف وغیرہ ہما کتب احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ ... وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

ب۔ حضرت جابر رض[1] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز حضرت عائشہ کی جانب سے گائے ذبح کی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حج میں اپنی بیبیوں کی طرف گائے ذبح کی۔

ج۔ انہیں[2] صحابی (یعنی حضرت جابر رضی) سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال ہم نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی۔

د۔ حضرت ابن عباس[3] سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ بقر عید آ گئی ہم نے قربانی کی اس طرح پر کی کہ گائے میں سات آدمی شریک ہوئے الخ ان سندات کے ہوتے ہوئے کوئی مسلمان ... سے انکار نہیں کر سکتا کہ گائے کی قربانی خود جناب رسول خدا صلعم اور ان کے صحابہ کا معمول بہ رہا ہے اور یہ فعل کسی طرح غیر مستحسن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ جناب حکیم اجمل خاں صاحب کے ارشادات اس قسم کے ہیں کہ ... مطبوعہ خطبۂ صدارت میرے سامنے نہ ہوتا تو میں شاید ان غیر مستند اور لغو ... کی نسبت بھی ہرگز ان کی طرف نہ کرتا۔ سب سے پہلی فقہی غلطی ان کی ... کہ وہ قربانی کو محض سنت بتلاتے ہیں حالانکہ جمہور ائمہ[4] مذہب مثل ... و زفر و الحسن رحمہ اور ایک روایت سے ابویوسف اس کو واجب ... ق[5] "الهداية الاضحية واجبة على كل حر مسلم الخ"۔ اس میں شک

... صفحہ ۲۲۰ باب الهدى من كتاب المناسك۔
... صفحہ ۲۲۰ باب الهدى من كتاب المناسك۔
... صفحہ ۱۲۰ باب الاضحیہ - ۱۲
... جلد خامس صفحہ ۲۲۰ - ۱۲
... کتاب الاضحیہ مطبوعہ مصطفائی پریس۔

نہیں اس رکن کو سنت ابراھیمی بھی کہتے ھیں لیکن یہاں پر سنت کے
کے ھیں جو کسی طرح وجوب کے منافی نہیں اور اسی معنی میں امام ابو
بھی اس لفظ کو استعمال کیا ھے جیسا کہ [1] فتح القدیر کی حسب ذیل
ظاھر ھے -

قوله فانها (الاضحیه) سنة ابیکم لا ینفی الوجوب لان السنة هی الطریقة
واجبة کانت اوغیر واجبة - خیر یه تو ایک غلطی کہی جا سکتی ھے
حسن ظن سے کام لیا جائے تو تاویل ھو سکتی ھے کہ حکیم صاحب
مسئله معلوم نه ھوگا - لیکن سب سے بڑا غضب انھوں نے یه کیا
ام سلمه رض والی حدیث میں لفظ شاۃ [2] کا اضافه کرکے اپنے زعم میں بکری
کی فضیلت ثابت کرنا چاھی ھے جو ھرگز ایک مسلمان کے شایان شان
حدیث شریف کی اصل عبارت حسب ذیل ھے -

[3] عن ام سلمه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذارأیتم هلال
وارادا حد کم ان یضحیی فلیمسک من شعره و اظفاره -

اسکے علاوہ ترمذی [4] شریف میں بھی یہی روایت اس عبارت میں
عن ام سلمه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من رای هلال ذی الحجه وارادا
فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ان تمام کتب میں شاۃ کا کہیں تذکرہ
کیا مسلمانوں کے لیڈر کی یہی شان ھونی چاھئے کہ وہ مسلمانوں کی
سیاسی انجمن کا پریسیڈنٹ ھو کر محض ھنود کی خوشنودی کی خاطر
میں تصرف کرکے رسول الله صلی الله علیه وسلم پر افترا پردازی کرے
شخص سے ھماری قوم کو کسی قسم کے نفع کی امید ھو سکتی ھے
(خیرا لاضحیة الکبش) بھی مجروح ھے جیسا کہ ترمذی [5] کے ابواب
کے اس عبارت سے ظاھر ھے عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله
خیرالاضحیه الکبش وخیرالکفن الحلته هذا حدیث غریب و عفیر بن معدان
الحدیث - اس حدیث کے ایک راوی عفیرا بن معد ان ھیں جن کے
کچھ بھی کلام نہیں کما فی میزان الا عتدال مصری جلد ثانی صفحه

---

١ - صفحه ٤٢٨ جلد ثامن باب الاضحیه -
٢ - بمعنی بکری -
٣ - جامع صغیر سیوطی صفحه ٤٦ مسلم شریف جلد ثانی صفحه ١٦٠ - ١٢
٤ - جلد اول صفحه ١٩٧ - ١٢

الغفیر بن معدان الحمصی الموذن ابوعائذ عن عطا وقتادۃ وسلیم بن عامر حنه
ن والنفیلی و جماعته قال ابوداود شیخ صالح ضعیف الحدیث وقال ابوحاتم یکثر
یم عن ابی امامه بما لا اصل له وقال یحیی لیس بشیء وقال مرۃ لیس بثقته وقال
حدیث ضعیف اھه بقدر الحاجۃ،، یعنی غفیر معدان حمص کا رہنے والا موزن جس
نیت ابوعائذ ہے۔ عطا اور قتادہ اور سلیم بن عامر سے روایت کرتا ہے اور اس
والیان اور نفیلی اور ایک جماعت نے روایت کی ہے اس کی نسبت ابو داؤد کا قول
کہ وہ ایک شیخ صالح ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں اور ابوحاتم کہتے ہیں
وہ اکثر ابو امامہ[2] سے بواسطہ سلیم بے اصل روایتیں کرتے ہیں اور یحیی نے
یا کہ وہ کچھ بھی قابل اعتبار نہیں اور مرہ نے فرمایا ہے کہ وہ غیر ثقہ ہیں
امام احمد فرماتے ہیں کہ منکر الحدیث ہیں اور ضعیف ہیں۔

لہذا اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ حکیم صاحب کی پیش کردہ احادیث جو
ہ نے بکری کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے تصرف کے ساتھ نقل کی ہیں قابل توجہ
بر خلاف اس کے صحیح مذھب یہ ہے کہ قربانی کے جانوروں میں سب سے
اونٹ ہے پھر گائے پھر دنبہ پھر بکری۔ صحیح مسلم و صحیح بخاری کی ایک
متفق علیہ حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر نمازیوں کی
لکھتے ہیں جو سب سے پہلے آتا ہے اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ہوتا ہے
اس کے بعد آیا ہے اس کو گائے کی قربانی کا بعدہ بکری۔ بھیڑ الخ اس ترتیب
نے صاف بتا دیا کہ گائے کی قربانی کا ثواب بھیڑ بکری سے بہت زیادہ ہے۔
علاوہ سنن ابن ماجہ وغیرہ میں متعدد ایسی حدیثیں موجود ہیں جن کی بنا
پر فقہائے کاملین و حضرات ائمہ مجتہدین نے بھی گائے کی قربانی کی افضلیت تسلیم کی
امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ ومذھبنا ومذھب الجمھور ان افضل الانواع
البدنة ثم البقرۃ ثم الضان ثم المعز۔

شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی اپنی مشہور تصنیف غنیۃ الطالبین میں ارشاد
فرماتے ہیں والفضل الا بل ثم البقر ثم الغنم فتاوے عالم گیری میں ہے والبقر افضل
من شاۃ یعنی گائے کی قربانی کا ثواب بکریوں کی قربانی سے چھ گناہ زیادہ ہے۔
فتاوی قاضی خان جو حنفی مذھب کی مشہور و معتبر کتاب ہے اس میں بھی یہی ہے
والانثی افضل من الذکر من العز یعنی گائے خصی سے افضل ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ

۱۔ سنن ابن ماجہ ۔ ۱۲
۲۔ مولانا صاحب خیر الاضحیہ الکبش الخ والی حدیث بھی ابو امامہ سے بواسطہ سلیم روایت کی

علیہ کے نزدیک تو گائے کی قربانی اونٹ سے بھی افضل ہے جس قول سے
کو دھوکا ہو جاتا ہے وہ درمختار کی حسب ذیل عبارت ہے ۔

الشاۃ افضل من سبع البقرۃ اذا استویا فی القیمہ واللحم بکری بہتر
کے ساتویں حصہ سے اگر قیمت اور گوشت دونوں میں برابر ہوں علامہ شامی
میں لکھتے ہیں قولہ اذا استو یا الخ فان کان سبع البقر اکثر لحماً فھوا فضل
فی ھذا اذا استویا فی اللحم والقیمہ فاطیب لحماً افضل و اذا اختلفا فیھا
یعنی جب گائے کا ساتواں حصہ گوشت میں زیادہ ہو تو گائے ہی کی قربانی
اور اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر دو چیزیں جن کی قربانی جائز ہے
گوشت دونوں میں برابر ہوں تو وہ چیز بہتر ہے جس کا گوشت زیادہ مزیدار
اگر دونوں قیمت اور گوشت میں برابر نہ ہوں تو جس میں گوشت زیادہ ہو
ہے ظاہر ہے کہ جس قیمت کی بکری خریدی جائے اس زمانہ میں اس کے
قیمت کی گائے میں ۱/ے کا گوشت ایک بکری کے گوشت سے ضرور زیادہ
لئے ہم لوگوں کے لئے ہر طرح افضل اس وقت گائے ہی کی قربانی کرنا ہے
یہ ثابت ہو گیا کہ کفایت خود افضلیت کا ایک سبب ہے ۔

۳ ۔ رہا مولوی عبدالباری صاحب کا تار ۔ اس کا سب سے بڑا
ہے کہ خود ان کے والد مرحوم مولوی عبدالوہاب صاحب اور ان کے
مولوی عبدالحی صاحب نور اللہ مرقدہ اور دیگر علمائے فرنگی محل کا فتویٰ
فتاوے مولوی عبدالحی صاحب میں موجود ہے کہ ہنود کی خاطر سے ترک
کرنا معصیت ہے ناجائز ہے اور اس کا جاری رکھنا واجب ہے ۔

۴ ۔ مسٹر قدوائی اور ان کے ہم خیال اس بات پر زور دیتے
چونکہ گائے کی قربانی سے ہنود کی دل آزاری ہوتی ہے اس لئے یہ قابل ترک
ان حضرات کو شاید یہ نہیں معلوم ہے کہ ہمارے یہاں باطل کی رعایت
ہے دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص کفار کو جلانے کے لئے ہی کچھ
کرے تو بھی معیوب نہیں ۔ خود ہمارے پیغمبر روحی فداہ نے اسی نیت سے
کی سال میں ابوجہل کا اونٹ ھدیا میں بھیجا تھا جیسا کہ مشکوٰۃ شریف
باب الہدی من کتاب المناسک کی مندرجہ ذیل روایت سے ثابت ہے ۔ وھو

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جھل فی راسہ برۃ من
ذھب یغیظ بذالک المشرکین (رواہ ابو داؤد) یعنی حضرت ابن عباس سے

[رس]ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال جو ھدایا بھیجے ان میں ابو جہل [کا اونٹ] تھا جس کے سر میں ایک حلقہ چاندی کا تھا اور بعض روایت میں ہے [...] کا تھا غرض اونٹ کے بھیجنے کی یہ تھی کہ مشرکین دیکھ کر جلیں۔

[...] واقعہ یہ ہے کہ شعائر دین کے علی الاعلان رائج ہونے سے اسلام کی [...] ظاہر ہوتی ہے اور غالباً یہی وجہ تھی کہ مشرکین کے جذبات کا مطلقاً لحاظ [نہ کیا] گیا۔ میں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ مسلمان بلاوجہ کسی کا دل دکھائیں [...] کو دکھا کر قربانی کریں کیونکہ اس میں فسادات بڑھیں گے جس کا انسداد [اس]لام کرتا ہے میرا مقصد صرف اس قدر ہے کہ شعائر دین بلا روک ٹوک [...]یں اور ان میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔

[ب]عض معترضین یہ کہتے ہیں کہ جب گاؤکشی فرض نہیں ہے اور اس کے [...] خود خوش ہو جائیں گے تو اس میں حرج ہی کیا ہے اگر مسلمان من حیث [...] بقر کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں اس کا جواب یہ ہے کہ حلال خدا کو [حر]ام ٹھہرالینا شرعاً ناجائز ہے قال اللہ تعالیٰ [1] یا ایھاالنبی لم تحرم ما احل اللہ لک [تبتغی م]رضات ازواجک یعنی اے نبی کیوں حرام کرتے ہو اس چیز کو جسے اللہ [...] آپ کے لئے حلال کیا ہے۔ اپنی بیبیوں کی رضامندی کی خاطر۔ امام رازی [تفسیر] کبیر میں فرماتے ہیں۔ المراد من ھذا التحریم ھوا لامتناع عن الانتفاع بالا[زواج لا] اعتقاد کونہ حراماً۔ اس تحریم سے مراد بہ پاس خاطر ازواج انتفاع سے رکنا [ہے نہ] حلال خدا کو حرام اعتقاد کرنا۔ تفسیر کشاف میں ہے لیس لاحدان یحرم [ما احل ا]للہ لان اللہ عزوجل انما احل الحکمتہ و مصلحتہ عرفھانی احلا لہ فاذ احرم کان [ذلک قل]ب المصلحتہ مفسدۃ۔ یعنی کسی کو یہ حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حلال کو [حرام کر]ے (یعنی اس سے انتفاع کو روکے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال [کسی] مصلحت اور حکمت سے حلال کیا ہے تو اس کو حرام کر کے اس مصلحت [کو مفسدہ] سے بدلنا ہے۔

[...] اس جگہ پر دو نکتے قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ حضور اقدس صلعم کے [...] (معوذباللہ) کوئی فتور نہ تھا کہ آپ حلال کو حرام جانتے تھے تاہم محض [...] یہ کہ آپ کا طرز عمل ایسا تھا جس سے امتناع عن الانتفاع بالازواج کا [...] ہوتا تھا خدا وند تعالیٰ نے اس فعل کو منع کیا اس سے یہ ثابت ہو گیا [...] م کرنے کی قربانی کو جائز بھی سمجھتے ہیں لیکن عملاً ترک کر دیں تو [...] دوسرے یہ کہ جب ازواج مطہرات کی رضامندی کی خاطر ایسا طریق

[1] سورۂ تحریم پارہ ۲۸۔

عمل اختیار کرنے کی ممانعت کی گئی جس حلال خدا کو حرام سمجھنے کا
ہو تو پھر کفار و مشرکین کی خوشنودی کی خاطر یہ فعل کیونکر
سکتا ہے ؟

دوسرا واقعہ حضرت عبداللہ بن سلام کا ہے ۔ یہ صحابی جس وقت
سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے تو انھیں یہ خیال گزرا کہ توریت
حرمت ثابت ہوتی ہے اور قرآن پاک سے اس کی حلت متحقق ہے تو ایسی
کیا حرج ہے اگر احتیاطاً ہم اونٹ کا گوشت نہ کھائیں چنانچہ انہوں نے ایسا
اللہ تعالیٰ نے ان کی اس احتیاط کو سختی سے منع کیا اور یوں ارشاد فرمایا
أمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولاتتبعو خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ۔

ان دلائل اور نظائر سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ باوجود
ہونے کے ایسے خطرات و خیالات یا طریق عمل جو مزاحم و منافی
شیطانی و ساوس ہیں کیونکہ ان سے عملاً شعائرا سلام کا ترک لازم آتا ہے
ممنوع ہے ۔

مہاتماجی ! جو کچھ میں نے اوپر عرض کیا ہے اس سے آپ کو
ضرور ہو گیا ہوگا کہ گائے کی قربانی خود ہمارے پیغمبر صلعم نے کی ہے
میں بکری سے افضل ہے ہم اس حق کو کفار کی دلجوئی کی غرض سے
چھوڑ سکتے نہ ان کی فرضی دل آزاری کے خیال سے حلال خدا کو عملاً
سکتے ہیں گو ہمارا ہرگز یہ منشا نہیں ہوتا ہے کہ ہم بلاوجہ
دل دکھائیں ۔

رہے زمانہ ساز اور لامذہب سیاسی لیڈران قوم کے اقوال ان کی
دنیا میں بالکل نہیں اور نہ کوئی مسلمان دینی معاملات میں ان پر عمل
اس لئے جناب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو غلط توقعات
تحریروں یا تقریروں سے آپ کی قوم میں پیدا ہو رہی ہیں انھیں یک
چاہئے ورنہ آئندہ چل کر یہی باتیں مزید بدمزگی کا باعث ہوں گی اور
ہمارے پولیٹکل اتحاد ہمیشہ کے لئے ناممکن کر دیں یہ آپ کا فرض ہے
قسم کی تحریکات کی مخالفت کریں اور اپنی قوم کو سمجھاویں کہ مذہب
سے بالکل الگ رکھا جائے تاکہ جو کچھ آثار باہمی روا داری کے
وہ مضبوط بنیاد پر قائم ہوں اور سیل حوادث کا شکار نہ ہو جائیں ۔

اب میں اس مسئلہ پر اقتصادی پہلو سے بھی کچھ گزارش
کیونکہ اس تہذیب و شائستگی کے زمانہ میں جب کہ عام طور سے

کرنے کے لئے ہر بات کو ملکی ہمدردی کا جامہ پہنایا کرتے ہیں۔ ہنود نے
خاص معاملہ میں یہی طرز عمل اختیار کیا ہے ہم برابر دیکھتے ہیں کہ
یافتہ اشخاص جہلا کو یہ کہہ کر اشتعال دیتے ہیں کہ یہ مذہبی مسئلہ ہے
قومی جلسوں میں اور کونسلوں میں اس قسم کی تحریکات پیش کرتے رہتے
کہ دودھ اور گھی کی گرانی کا اصلی سبب گاؤ کشی ہے اس لئے اسے ملک
کی خاطر روک دینا چاہئے چنانچہ ۱۹۱۳ ء میں آنریبل لالہ سکھ بیر سنگھ نے
رزولیوشن ممالک متحدہ کی کونسل میں یہ پیش کیا تھا کہ گائے بیل وغیرہ
گوشت کی تجارت یک قلم موقوف کر دی جائے جو گورنمنٹ کی سخت مخالفت اور
کثرت آرا کی وجہ سے نامنظور ہوا۔

اسی دسمبر ۱۹۱۹ ء میں خود آپ نے ہیومینی ٹرین کانفرنس کے پریسیڈینٹ
سے بنی نوع انسان کی ہمدردی کی آڑ میں حاضرین جلسہ سے اپیل کیا[1] اگر
لوگوں کو میرا کچھ بھی خیال ہے تو آپ کو چاہئے کہ بقولات پر زندگی بسر
کریں اور ہر قسم کے جانوروں کی جان لینے سے پرہیز کریں اہل پنجاب
مور ہیں اور درحقیقت وہ دن نہایت مبارک ہوگا جب وہ ساگ پات کے
آگاہ ہو کر اس کی قدر کریں گے،،[2] اس کے بعد آپ نے **اہنسا** پر تفصیلی
اور حاضرین جلسہ کو نہ صرف دودھ دینے والے بلکہ ہر قسم کے مویشیوں
جانے کی نہایت سخت تاکید فرمائی اسی طرح لالہ دونی چند **چیرمین استقبالیہ**
اپنے خطبے میں دودھ اور گھی کے کم یاب ہونے کی صرف یہی وجہ قرار
کہ اس ملک میں گاو کشی کا رواج ہے اور اسی سلسلہ میں خود آپ نے کرسی
اہل ہنود کی روحانی اصلاح کے لئے ایک نہایت طویل رزولیوشن پیش
کے ذریعہ سے مہنتوں۔ رشیوں۔ مہاراجگان۔ اور والیان ملک کا شکریہ
جنہوں نے اپنے مذہبی اثر سے یا حکماً رسم قربانی کے انسداد میں امداد کی
کے لئے اس قسم کی کوششوں کے جاری رکھنے کی استدعا کی۔ آپ کے
عمل کی اس سے بہتر داد نہیں دی جا سکتی کہ میں ایک زخم خوردہ شاعر
آپ کی خدمت میں عرض کروں۔

یک جانب دیگراں می کشد | مگر تیر بر جان ما می زند
عشوہ کز شوخی و چابکی | کجا می نماید کجا می زند

اس کے بعد آنریبل کھپارڈے نے مارچ ۱۹۲۰ ء کے اجلاس امپریل کونسل

---

[1] مواثلین ریویو جنوری ۱۹۲۰ ء نمبر صفحہ ۳۱۔
[2] مواثلین ریویو جنوری نمبر صفحہ ۳۱۔

میں اقتصادی وجوہ کی بنا پر انسداد گاؤ کشی کا سوال پھر اٹھایا اور میونسپلٹیوں کے هندو ممبران نے اپنے اپنے شہروں میں اسی قسم کی کوشش کیں لیکن -

به هر رنگے که خواهی جامه می پوش　　من انداز قدرت را می‌شناسم

مسلمان خوب سمجھتے هیں که یه ساری حیله بازیاں محض تعصب جا رهی هیں ورنه جهاں تک ملک کی فلاح کا تعلق هے اس سے انکار هو سکتا که گؤ کشی ایک نهایت مفید چیز هے جیسا که حسب ذیل دلائل ثابت هے -

(۱) یه امر مسلمه هے که عموما وهی مویشی خوراک کے لئے بیچے جاتے هیں جو بڈھے اور نا کاره هونے کی وجه سے نه تو افزائش‌نسل کےکام آسکتے کھیتی کے اور جن کو ان مالک(جو زیاده‌تر هندو هوتے هیں) خرچ خوراک سے هونے کی غرض سے قصائیوں کے هاتھ بیچ ڈالتے هیں اگر یه تمام جانور کر پالے جائیں تو دس باره سال کے اندر ان کی تعداد کروڑوں تک پہنچ جس سے حسب ذیل دو نتائج مرتب هوں گے -

(الف) چاره جو اس وقت بھی گراں هے مانگ کے بڑھ جانے سے اور زیاده گراں ہو جائے گا اور اس کا یه‌اثر هو گا که کام کرنے والے مویشی جنہیں اس وقت بھی بدقت ملتی هے بھوکے مرنے لگیں گے اور ان سے کھیتی اور افزائش نسل کے فوائد موجوده حاصل هوتے هیں بہت کم حاصل هو سکیں گے یه ممکن هے که ان کی پرورش کے لئے لاکھوں بیگه رقبه جس میں اب غله پیدا هو رها هے کی‌کاشت یا چراگاهوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے لیکن اس صورت میں میں کمی واقع هو گی اور اس کا نرخ بہت بڑھ جائے گا جو انسانوں کے لئے مصیبت عظیم هوگی-

(ب) کروروں کی مویشی کی خوراک کا بار ملک پر پڑے گا اور ان کوئی نفع حاصل نه هو گا -

گاؤ کشی کی بدولت اس قسم کے مویشی جو بیکار هیں ملک کے لئے نفع‌بخش هیں مسلمان انہیں خوراک کے کام میں لاتے هیں ان کا خشک کیا هوا گوشت کھالیں ان کی چربی- ان کی هڈیاں ان کے سینگ ان کا خون دیگر ممالک کو جن کی قیمت کا کروروں روپیه همارے ملک میں آتا هے اب کوئی عقلمند همیں یه سمجھا دے که ان بے شمار مویشیوں کی پرداخت کا بار ملک

خصوصاً جبکہ ان کے وجود سے بجز نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ان کو ذبح کر کے ان کے جسم کے ہر جزو سے فائدہ اٹھانا۔

(۲) اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ مسلمان من حیث القوم گوشت خور ہیں اور اس لئے یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ گائے کا گوشت کروروں نفوس کی غذا ہے اس گرانی کے زمانہ میں بھی اس کا نرخ ایک آنے سے لیکر دو آنے سیر تک ہے۔ میں نہایت مشکور ہوں گا اگر آپ مجھے کسی اور حلال جانور کا نام بتا دیں جس کا گوشت اس قدر ارزاں دستیاب ہو سکتا ہو اور جب یہ نہیں ہے تو پھر ہماری مفلس قوم کے لئے آپ نے کیا خوراک تجویز فرمائی ہے بکری کا گوشت تو دس آنے فی سیر ہے اور سوائے ہنود اور مسلمان امرا کے کوئی اس سے مستفید نہیں ہو سکتا رہیں دالیں اور سبزیاں تو ان پر اول تو ہمارا گزر نہیں ہو سکتا دوسرے ان کی گرانی بجائے خود ان کے ترک یا کمی استعمال کی کافی وجہ ہے اور جب سات کروڑ مسلمان ان چیزوں کی خرید میں ہندوؤں کے شریک ہو جائیں گے تو مقابلہ کی وجہ سے ان کا نرخ اور دوبالا ہو جائے گا۔ یہ کہاں کی کفایت شعاری ہے کہ ایک کم قیمت اور سستی غذا کو چھوڑ کر محض ہنود کے جذبات کی خاطر مسلمان اپنا روپیہ برباد کریں اور [illegible] پر زندگی بسر کریں۔

(۳) ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں قصاب آباد ہیں جن کا گزر گوشت و کھال وغیرہ کی تجارت پر ہے اور اسی کی بدولت ان میں بیشتر خوش حال اور متمول ہیں اگر گؤکشی بند کر دی گئی تو اتنی بڑی تعداد مسلمانوں کی ایک دم سے مفلس اور بیکار ہو جائے گی کیونکہ ایک قوم کی قوم کے لئے یہ عملاً نا ممکن ہے کہ وہ اپنے آبائی پیشہ کو چھوڑ کر کوئی نیا کام سیکھے

(۴) انسداد گؤکشی سے - جوتہ چرس - بستر بند - ہینڈ بیگ - وجملہ سامان چرمی گراں ہو جائے گا جو کسی طرح ملک کے لئے مفید نہیں۔

مختصراً جہاں تک میں نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے میری قطعی رائے یہ ہے کہ گؤکشی اس ملک کے لئے ایک خدا کی رحمت ہے کیونکہ

(۱) اس کی بدولت آپ کے ہم قوم کروروں روپیہ کے ناکارہ مویشی قصائیوں کے ہاتھ بیچ لیتے ہیں۔

(۲) ملک پر ان بیکار مویشیوں کی خوراک کا بار نہیں پڑتا۔

(۳) غریب مسلمان سستے داموں گوشت کھاتے ہیں اور بیشتر ان کی خوراک کا بار زراعت پر نہیں پڑتا جس سے ہنود کو یہ فائدہ ہے کہ یہ چیزیں کمی

مقابله کی وجه سے نسبتاً ارزاں قیمت پر ملتی هیں۔

(د) لاکھوں قصاب گوشت و چمڑے وغیره کی تجارت سے روزی کما
همارے ملک کو دولت سے مالامال کرتے هیں۔

(ھ) اسباب چرمی ملک میں سستا فروخت هوتا هے۔

کیا ان بدیہی دلائل کے هوتے هوئے کوئی شخص انکار کر سکتا هے که اقتصا
سے گاؤ کشی ایک نہایت ضروری چیز هے۔

اگر مویشی شماری کے اعداد پر نظر ڈالی جائے تو معلوم هوگا که
کے مویشیوں کی تعداد سال بسال بڑھتی چلی جاتی هے ۹۸–۱۸۹۷ع
کا شمار دو کرور ۴۷ لاکھ ۱۳ هزار تھا ۱۷–۱۹۱۴ع میں یه تعداد بڑھ کر
۴۹ لاکھ ۱۶ هزار تک پہنچ گئی اسی مدت میں گایوں کی تعداد ۲ کروڑ ۹ لاکھ
سے ترقی کر کے ۳ کرور ۷۶ لاکھ ۱۷ هزار هو گئی۔

بھینسے ۳۳ لاکھ دو هزار کے بجائے ۵۵ لاکھ ۸۱ هزار هو گئے۔
لاکھ ۳۵ هزار سے ایک کرور ۷ ۳ لاکھ ۳ هزار هو گئیں۔ گائے بھینسوں کے
ایک کرور ۸ لاکھ ۳۱ هزار تھے بیس سال کے اندر چار کرور ۳۱ لاکھ
گے ان اعداد میں بکریاں شامل نہیں هیں جو در حقیت دوده دینے والے
میں شمار هوتی هیں ۸–۱۹۰۷ع میں سارے ملک میں جانوروں کا شمار
لاکھ تھا مگر دس سال بعد ۱۳–۱۹۱۴ع میں ۳۱ کروڑ دس لاکھ هو گیا
بیل بچھڑے وغیره اس دس سال کے عرصه میں ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ سے بڑھ کر
هو گئے۔

مندرجه بالا اعداد سے یه بخوبی ثابت هوتا هے که هر قسم کے
والے یا کاشت کاری کے جانور بیس سال کے عرصه میں تقریباً دگنے هو جائے
انسانوں کی آبادی بہت دھیمی رفتار سے بڑھ رهی هے۔ رهی دوده اور
گرانی یه آپ بھی جانتے هیں اور میں بھی جانتا هوں که اس کے
هیں۔ ضروریات زندگی آجکل عموماً گراں هوتے هیں اور جب کوئی چیز
پر نہیں ملتی هے تو یه توقع کرنا که گھی همیشه سستا رهے بالکل
گرانی کا سبب یه بھی هے که افزائش دولت کے سبب سے دیہات کے
پہلے دوده اور گھی کو ایک آمدنی کا ذریعه سمجھتے تھے اب
استعمال کرنے لگے هیں اور یه چیزیں اب شہر کے بازاروں میں
کمی کو پورا کرنے کے لئے ناچار شہروں میں ڈیریاں کھول

ت اور غیر معمولی اخراجات کی وجہ سے یہ تجارت پیشہ لوگ گراں قیمت پر
ہ اور گھی بیچنے پر مجبور ہوئے علاوہ بریں نقل وحرکت کی آسانیوں کی وجہ سے
ریل نے پیدا کردی ہیں ہزاروں من گھی سالانہ ایک حصہ ملک سے دوسرے
میں جاتا ہے اور تجارتی اصول پر منافع کے ساتھ بیچا جاتا ہے کلکتہ - بمبئی - مدراس
کر بڑے بڑے شہروں میں مارواڑیوں کی سیکڑوں ایجنسیاں اس تجارت میں
مشغول ہیں اور کروڑوں روپیوں کا نفع اٹھا رہی ہیں۔

در حقیقت یہ سب اقتصادی ترقی کے ثمرات ہیں اور یہ سخت ناانصافی کی بات
ہے کہ اس گرانی کا الزام غریب مسلمانوں کے سر تھوپا جائے اگر واقعی گاؤکشی ہی
گرانی کا باعث ہوتی تو شاہی زمانہ میں جبکہ تازہ ولایت مسلمان اس گوشت کو زیادہ
مقدار میں استعمال کرتے تھے ذبیحے بھی بلا روک ٹوک ہوتے تھے گھی بہت ہی
کمیاب ہو جاتا حالانکہ اس وقت کی ارزانی اب تک ضرب المثل ہے۔ کیا آپ کی رائے میں
مویشیوں کی کمزوری کا یہ سبب نہیں ہے کہ ہندو زمینداروں نے اپنے مواضعات کی
چراگاہوں کو ذاتی نفع کے لئے مزرعہ کر ڈالا ہے اور بجز کھاد کے جانوروں کے کھڑے
ہونے تک کی جگہ نہیں رہی۔ افزائش نسل میں اس بات سے رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی کہ
گایوں کے مالک جو زیادہ تر ہنود ہیں طمع نفسانی کی وجہ سے نچوڑ نچوڑ کر دودھ
نکال لیتے ہیں اور بچوں کے لئے اتنا بھی نہیں چھوڑتے کہ ان کا پیٹ بھر سکے اب
آپ ہی فرمائیے کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے بیچارے مسلمانوں کو ملزم ٹھرانا کہاں
تک بجا ہے ہمارا جو کچھ قصور ہے وہ صرف یہ کہ ہم ازکار رفتہ جانوروں کو اپ
قوم سے خرید کر ان کی جیبیں روپیوں سے بھرتے ہیں اور ان کو ذبح کر کے اپنی
قوم اور ملک کی دولت کو بڑھاتے ہیں۔

ہم نے بار ہا دیکھا ہے کہ جب ہنود ہر قسم کے دلائل سے عاجز ہو
جاتے ہیں تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ جیوھتیا کسی حال میں جائز نہیں ہو سکتی
حقیقت یہ لوگ اپنے مذہب کی تعلیم سے ناواقف ہیں ورنہ اس اعتراض کی کبھی
نوبت نہ آتی اس کا جواب[1] خود منو جی نے اس طرح دیا ہے کہ جو ذبح اس
وید کے حکم کے **مطابق ہے** اس کو ظلم وھتیانہ جاننا چاہیے کیونکہ وید
سے ذبح کرنا جائز ٹھہرایا گیا ہے (آدھیا ۵ اشلوک ۲۸)
دھرم شاستر میں ہے کہ جو حیوان منتر پڑھ کر شاستر کے حکم کے موافق ذبح
کیا جائے اس کو براھمن ہمیشہ کھائے اور بغیر منتر کے مارا جائے اس سے پرہیز
(ادھیا ۵ - اشلوک ۳۶) اسی مقدس کتاب میں یہ بھی تحریر ہے کہ شاستر کی رو

---

[1] ماخوذ ازمصلح مصنفہ سید نصرت علی صاحب

سے جو گوشت کھانے جائز ہیں ان کو جو شخص نہیں کھاتا وہ اگلے جہان
جرم کے عوض ۲۱ دفعہ حیوان بنتا ھے (ادھیا ۳ و ۵ اشلوک ۳۵) ہنود کی تاریخ
ھے کہ خود رام چندر جی اکثر ہرن کا شکار تیر و کمان سے کھیلا کرتے تھے
کوئی مہاتما آج بھی اُن کے اس فعل کو برا نہیں کہتا شاستر میں قربانی کا ذکر
سے ھے اور اس کی بہت تاکید کی گئی ھے۔ الفنسٹن صاحب کی تحقیقات کے
اہل ہنود کے مسلمہ مذہبی کتب پر مبنی ھے۔ بیل کے گوشت کی بہت فضیلت
اور اس جانور کی قربانی میں سب سے زیادہ ثواب ھے۔

مہابھارت میں ھے کہ راجہ دت دیو نے اپنے جگ میں گائے کی قربانی کی
اس کے وید مقدس میں کمال تفصیل سے قربانی کے احکام لکھے گئے ہیں خصوصاً رگ وید
کی وضع ھی اسی لیے ھے کہ قربانی کے وقت پڑھے جائیں۔

براھمنہ میں قربانی کے طریقہ اور جزوی احکام مفصل مرقوم ہیں اور
کتابیں ھیں جنھیں ہنود الہامی سمجھتے ھیں اور جن پر ان کے مذہب کی
انڈوایرین میں مسٹر رام چندرو لال متر ایل ایل ڈی سی آئی آئی لکھتے ہیں کہ
میں قدامت سے مختلف قسم کی قربانیاں جاری تھیں اور انہیں گوشت کی بہت ضرورت
تھی اسی واسطے ھر قسم کے جانور ایک کثیر تعداد میں مہیا کیے جاتے تھے
ھر دیوتا کے لئے الگ الگ جانور قربانی کے لئے مقرر تھے جو حسب
ذبح کئے جاتے تھے چنانچہ مصنف مذکور یجروید کے براھمنہ سے ثابت کرتے ہیں
مختلف دیوتاؤں کے لئے کس کس طرح قربانی مقرر تھی۔ یہاں پر میں نہایت اختصار کے
ساتھ **قربانی و ذبح بقر** کے فضائل جو ہنود کی مسلمہ کتابوں سے ماخوذ
درج کرتا ھوں۔

(۱) جو قربانی نہیں کرتا وہ اس جہان میں اور اُس جہان دونوں سے محروم
(بگود گیتا و غیرہ)

یدینہ[2] کرو اور پھولو پھلو۔ یدینہ کرکے تم دیوتاؤں کو
دیوتا تمہیں برکت دیکر نہال کریں۔

(۲) جو برھمن وید شاستر کے حکم کے مطابق قربانی کرتا ھے ہرگز
نہیں ھوتا اور اس کا درجہ قربانی کرنے سے بڑھتا ھے اور وہ ذبیحہ کے
بہشت میں جا پہنچتا ھے۔

---

۱ ۔ ماخوذ از کتاب مولوی معین الدین صاحب پروفیسر الفنسٹن کالج بمبئی
۲ ۔ یدینہ کے معنی قربانی کے ہیں۔

جہاں جانور قربان کیا جاتا ہے ''ایسی جگہ کو بہشت کہنا چاہئے،،

(یجروید)

کہ حیوانات اور انسان درخت اور نباتات سب کے سب بہشت میں جانے کے
میں اور بہشت بغیر قربانی کئے حاصل نہیں ہو سکتی۔

یوتا یدینہ سے خوش ہو کر تمہاری مرادیں پوری کرتے ہیں جو تم میں سے
یوتاؤں کے عطیہ کے شکریہ میں یدینہ نہ کرے اس کو خدائی چور کہنا
چاہئے۔

(بھگود گیتا)

رہمنوں۔ کشتریوں اور بنیوں کو نیا ناج اور گوشت نہ کھانا چاہئے جب تک
ربانی کرکے ناج کی پوجا نہ کرلیں۔

سرتی میں مذکور ہے کہ بہشت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ قربانی کرنا چاہیے
ور جس مراد کے حاصل کرنے کے لئے قربانی کرے اس کو پہلے ٹھہرا لینا
چاہئے۔ (شانتی پردہ)

بھیڑ۔ بکری۔ گائے گھوڑا اور پرند اور آبادی اور جنگل کی نباتات سب کے سب
انسان کی خوراک ہیں (وید حواشی)

جو لوگ یدینہ کا بچا کھچا نوالہ کھا کر زندگی بسر کرتے ہیں وہ گویا ''امرت،،
نوش کرتے ہیں اور ابدی عالم برہما میں جگہ پاتے ہیں اور جو کوئی یدینہ
نہ کرتا وہ دونوں جہاں کی برکت سے محروم رہتا ہے۔ (بھگود گیتا)

منو کا حکم ہے کہ جانور چار موقعوں پر حلال کئے جائیں۔

(۱) مدھو پرک کے لئے۔

(ب) قربانی کے وقت۔

(ج) دیوتاؤں کو نذرانہ دینے کے لئے۔

(د) شرادہ کے وقت۔

مہاراجہ جنک نے شوکہ اچاریہ کے حضور میں مدھو پرکہ مع گائے کے پیش کیا

(شانتی پردہ)

مدھو پرکہ ایک قسم کے کھانے کا نام ہے جو شہد اور دھی وغیرہ اجزا کو ملا کر مہمانوں
کے لئے تیار کیا جاتا تھا اس کے ساتھ گائے یا بیل کا گوشت لازمی تھا گائے جانوروں میں سب سے
... پیش کی جاتی تھی اس لئے مہمان کی عزت افزائی کے لئے گائے ذبح کی جاتی تھی قدیم
... گوگھنا مہمان کے لئے مستعمل تھا یعنی ایسا معزز شخص جس کے لئے گائے
... ذبح کی جائے۔

(۱۲) راجہ راجن سہرابا ھو نے پولستی رشی کے حضور میں مدھو پرکہ مع
پیش کیا - (رامائن)

(۱۳) یودھشٹر نے نار ادارشی کی خدمت میں مدھو پرکہ مع گائے کے پیش ک

(۱۴) راجہ جرا سندھا نے مہانوں کو دستور کے موافق مدھو پرکہ مع گائے

(۱۵) پرھلاد راجہ نے سودھنوں رشی کی خدمت میں مدھو پرکہ مع ایک
پیش کیا - (اویوک پردہ)

(۱۶) راجہ رنتی دیو نے صرف گائے کی قربانی کی اور اتنی گائیں ذبح کیں کہ ان
سے ایک ندی بہ نکلی جس کے کنارے انہیں کی کھالوں کے بن گئے اور
ندی چرمن[1] دنی کہلائی - قربانی سے بچی کھچی گائیں دنتی دیو نے دان

(۱۷) انتی دیو کے باورچی خانہ میں روزانہ دوھزار جانور ذبح ہوتے
ان کے دو ہزار گائیں بھی روزانہ کاٹی جاتی تھیں یہ راجہ ہمیشہ گوشت
کھانا لوگوں کو کھلایا کرتا تھا اور اس سبب سے اس کی مہمان
بیحد شہرت تھی

(۱۸) وید پرست آریوں میں گائے کی قربانی کی اتنی عظمت تھی کہ بڑے
کے کام کو گائے کی قربانی سے تشبیہ دیا کرتے تھے - مثلاً
(الف) جو کوئی آٹھویں دن خشکہ کھا کر ایک سال گزار دے
ثواب ملتا ھے جیسا کہ گائے کی قربانی کا - (انوپردہ)

(۱۹) مہاراج نے متواتر اشومیدہ واجپے یہ قربانیاں کیں جن میں بہت دولت
ان کے علاوہ کنشٹور وغیرہ اور گو سوہ (گائے کی قربانی اور اور
کیں اور ان میں دولت لٹائی اور بہت دکشنہ دی (رامائن)

(۲۰) یودھشٹر نے پوچھا کہ بزرگوں کے شرادھ میں کون سا کھانا ھے
جاری رھتا ھے بھشیمہ نے کھانوں اور گوشتوں کی تفصیل بیان کی
گائے کے گوشت کا ثواب ایک سال کا بتایا ھے - (انو پردہ)

---

۱ - یہ چرمنی دنی ندی جو گائے کی قربانی کے خون سے بہ نکلی تھی ایسی متبرک ہوئی
درجہ گنگا کے برابر قرار دیا گیا اور سمندروں کے خدا کے دربار میں متبرک سمندروں
کے برابر بہتی ھے اس ندی میں غسل کرنے کا ثواب یہ ھے کہ بہشت ملتی ھے -

گئے کے گوشت کھانے کا ثواب ایک سال کا ہے۔ (منو ۳)

رام نے گوشت قیمہ کرکے شرادھ کیا (رامائن ۳—۶۲)

راجہ اکشوا کو (بانی سورج بنس مورث اعلی رام مہاراج نے شزادہ کے لئے گوشت منگوایا (بھاگوت—۹)

جب بھرت مہاراج رام کو منانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں بھردواج مہراج نے ان کی اور ان کی فوج کی دعوت کی سب بہشتی سامان عیش و عشرت کا جو دنیا میں راجاؤں کو بھی میسر نہیں آ سکتا موکلوں نے لا حاضر کیا ہر طرف صدائیں سنائی دیتی تھیں کہ اے پیاسو سرا (بہشتی شراب) پیو جتنی پی سکو اے بھوکو لو یہ قسما قسم کے پاکیزہ اور مزے دار گوشت کھاؤ جتنا کھا سکو۔ (رامائن—۲)

بھیشم کہتے ہیں کہ امرت۔ برھمن اور گائے۔ یہ تینوں ایک ہی ہیں اس لئے گائے اور برھمن کی پوجا کرنی چاہئے لیکن یجروید کے حکم کے مطابق ذبح کی ہوئی گائے کا گوشت کھانے میں کوئی گناہ نہیں مگر ناجائز گوشت کھانا ایسا ہے جیسا کہ اپنے بچے کا گوشت کھانا۔

(انو پردہ صفحہ ۱۶۲)

مندرجہ بالا اقتباسات اور وید کے احکام سے بخوبی ثابت ہے کہ ہنود میں گوشت کھانے اور جانوروں کو ذبح کرنے کا رواج تھا اور گائے کا گوشت اور کھلانا تو عبادت کے درجے پر سمجھا جاتا تھا۔

مہاتما جی! یہ تو بخوبی واضح ہو گیا کہ قربانی مسلمانوں کے مذہب کا واجب ہے اور اس رکن کی ادائیگی کے لیے گائے کا انتخاب اس کی ارزانی و سہولت کے باعث کیا جاتا ہے نہ کہ کسی کی دل آزاری کے لیے۔ رہی مطلق ذبیحہ سو اس کے متعلق متعدد دلائل سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ نہ صرف اس کی ذبیحہ اقتصادی پہلو سے اس ملک کے لیے نہایت ضروری ہے بلکہ قدیم الایام میں ہنود خود اس جانور کو اپنے معزز مہمانوں کی دعوت کے لیے ذبح کیا کرتے تھے ان حالات کو دیکھ کر قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آخر کیا سبب ہے کہ ہنود مذہب اس مسئلہ میں مسلمانوں سے دست و گریباں ہیں۔ مجھے آپ معاف فرمائیں اگر میں اس کے متعلق ایمانداری کے ساتھ اپنے اور اپنے اکثر بھائیوں کے خیالات کا اظہار کروں تاکہ یہ بات معرض بحث میں آ کر ایک بار طے

اس سے غالباً آپ بھی انکار نہ کریں گے کہ تعلیم یافتہ ہنود میں حب
کے جذبات بہت نمایاں ہیں جس کی وجہ سے ان پر نیشنلزم کا نہایت گہرا اثر
لیکن عوام کے طبقے کو رسوم کی پابندیوں اور لا یعنی قیود میں اس درجہ
ہے کہ ان میں بحالت موجودہ اتحاد عمل پیدا ہونا ناممکن ہے - ایسی
ان میں قومیت پیدا کرنے کا ذریعہ بجز اس کے اور کچھ نہ تھا کہ گؤ پرستی
ایک مذہبی مسئلہ قرار دے کر مسلمانوں کے خلاف تعصبات کی آگ لگا
تاکہ خواندہ پبلک بھی غرض مشترک ہونے کے سبب سے متحد اور متفق ہو
یہ حکمت عملی بہت کچھ کامیاب ہوئی -

اور جس طرح اردو ہندی کے جھگڑے نے **پنڈت مدن موہن مالوی**
زیر حمایت کچھ شد بد کرنے والے ہندوؤں کو ہماری مخالفت پر آمادہ کر
طرح گاؤ کشی کے مسئلہ نے ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کو ہمارا دشمن جانی بنا
یہ نہیں کہتے کہ ہماری تھیوری بالکل صحیح ہے لیکن یہ بات اب چھپانے
سے گزر گئی ہے کہ اکثر مسلمانوں کی رائے ان ہر دو مابہ النزاع مسائل کے
یہی ہے کہ ان کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ غیر تعلیم یافتہ
استعداد کے ہنود جو بحالت موجودہ وطن پرستی کے خیالات سے متاثر نہیں ہو
ان کے مذہبی جذبات بھڑکا کر قومیت کا رنگ چمکایا جائے آپ کے قومی
سے یہ طریق عمل کتنا ہی مستحسن کیوں نہ ہو لیکن اس سے آپ
کر سکتے کہ زبان کے مسئلے نے رفتہ رفتہ ایک پولیٹکل صورت اختیار کر
گاؤ کشی مذہبی مناقشات کا سنگ بنیاد بن کر رہ گئی جس کا نتیجہ
ہندو مسلم اتحاد جیسے ضروری مسئلہ کو اکثر اہل الرائے خواب
تعبیر کرنے لگے یہ اسی قسم کی اشتعال انگیز تحریکات کا یہ اثر تھا کہ
میں ہزاروں مسلمانوں پر ستم توڑا گیا بہت سے بے گناہوں کو شہید
کے خاندانوں کی آبرو ریزی کی گئی -

کئی روز تک قتل و غارت کا بازار گرم رہا مسجدیں
قرآن پاک چاک کر کر جلائے گئے اور یہ سب کس نے کیا جہلا
بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے اشخاص نے - اس کے بعد کتار پور
یہاں جو درد انگیز مظالم ہمارے غریب بھائیوں پر کئے گئے ان کی
میں ملنا دشوار ہے - اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ مہذب مہنت میونسپل
گورنمنٹ کے ذمہ دار ہندو حکام نے انسداد قربانی کی سازش میں شریک
بدولت نہایت شدید بلوہ ہوا کئی درجن مسلمان زندہ جلائے گئے ان کی

...مونی کی گئی ان کے مکانات تباہ کئے گئے اور یہ سب کیوں ہوا محض اس لیے
...مارے غریب بھائیوں نے یا تو اپنے افلاس سے مجبور ہو کر یا بہ نظر کفایت
...کے لیے گانے کا انتخاب کیا تھا اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہے کہ آپ کے
...قوم ہمارے مذہبی حقوق کو جبراً چھیننا چاہتے ہیں اور اگر گورنمنٹ برطانیہ
...وازن قائم کرنے والا ہاتھ درمیان میں نہ ہوتا تو ہر قصبہ و گاؤں میں
...وندہ آباد اور کٹار پور کے خونی مناظر دکھائی دیتے - پھر اس پر طرہ یہ کہ
...ظلموں کو ان کی بد کرداریوں کی پاداش میں سزا دی گئی - ان کی رہائی کے
...لے کی قوم کے معزز اور متمول اراکین نے کیا کچھ نہیں کیا اور باوجود اس
...اصلی معیار کے جو ہندوستان کی پولیٹکل لائف کے لیے آپ نے قرار دیا ہے آپ کو یا
...کی قوم کے دیگر لیڈران کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ ان بے دردانہ مظالم یا اس
...و غارت پر من حیث القوم اظہار نفرت کرتے اور ان بے رحم اور سفاک ہنود
...کہ جنھوں نے جانوروں کی جان بچانے کی سعی میں انسانوں کو زندہ جلا دیا -
...حوالے میں گورنمنٹ اور مسلمانوں کا ساتھ دیتے - ملزمان کے اعزہ ان کے بریت
...لیے جو کچھ بھی کوشش کرتے وہ حق بجانب تھی کیونکہ فطری تعلقات کا
...تقاضا ہے کہ بلا لحاظ حق و باطل ایسے مواقع پر مدد کی جائے

لیکن ہنود وکلا کے ایک معتدبہ گروہ کی مفت پیروی خفیہ و علانیہ
...مالی چندے اور عام اظہار ہمدردی سے بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکلتا ہے کہ
...کی قوم کی قوم ان ساری سفاکیوں کو بہ نظر پسندیدگی دیکھتی ہے - مسلمان
...غیرت مند قوم ہیں اور انہیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ جس مذہبی حق
...محفوظ رکھنے کے لیے ان کے ہزاروں غریب بھائی مدتوں تیغ ستم کا نشانہ
...رہے ہیں اسے خیالی اتحاد کے عوض میں بیع کر دینا اسلامی حمیت کے بالکل
...خلاف ہے۔

ہم لوگ سزا و جزا کے قائل ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ چند مسلمان
...کٹار پور کے قاتلوں کی رہائی کے لیے ساعی ہیں خداوند تعالیٰ کو کیا منہ
...دکھائیں گے اور قیامت کے دن جب یہ پوچھا جائے گا کہ جس پودے کو ہمارے
...شہیدوں نے اپنے خون سے سینچا تھا اور جس کے وجود سے اس ملک ہند میں
...اسلام کی شان و شوکت کا ایک نمونہ باقی تھا اس کو تم نے کس حق سے بیخ و
...بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا تو کیا جواب دیں گے اگر ساری عقلی و نقلی و اقتصادی
...دلیلوں کو بالائے طاق رکھ دیا جائے تو بھی یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قومی

نہ کہ ان کی جانے سکونت سے اگر ایک بار اس باریک فرق کو خوب غور
سمجھ لیا جائے تو بہت سی غلط فہمیوں کا سدباب ہو جائے۔

(۲) اب اگر ہنود کی جانب سے یہ کہا جائے کہ جب مسلمان
آ کر آباد ہوئے ہیں تو انہیں ہمارے ملک کے رواج کا لحاظ کرنا پڑے گا
بھی میں عرض کروں گا کہ اس پہلو سے بھی ہمارا پلہ بھاری رہے گا اصول
کے مشہور مصنفین مثل - آسٹن - ہابنڈ - سالمنڈ اور ہنری مین - کا اس پر
ہے کہ دستور یا رواج دس بیس پچاس سال کے طریق عمل سے کبھی نہیں
پیدا ہوتا بلکہ اس کے قابل نفاذ ہونے کے لیے حسب ذیل شرائط کی
ہے -

الف - ''قدیم ہو اور وہ بھی اتنا کہ کو یہ تک یاد نہ ہو کہ وہ کب
جاری ہے -''

اس کے متعلق صرف یہ کہنا کافی ہے کہ پرانے زمانے میں
میں گاؤ کشی کا رواج تھا اس کے بعد جب سے مسلمان فاتحانہ حیثیت
ملک میں آئے اس وقت سے اب تک جس کو کئی صدیاں گزر چکی ہیں
قربانی علی الاعلان جاری ہے تو پھر اس بات کی تحقیقات بالکل فضول ہے کہ
شخص انفرادی حیثیت سے اس حق سے مستفید ہوتا رہا ہے یا نہیں - رسم
ملک یا شہر کا معتبر ہوتا ہے نہ کہ کمیونٹی کے بعض افراد کا -
کے ہر گلی کوچے کا - اور یہ ظاہر ہے کہ یہاں رسم گاؤ کشی قدیم
جاری ہے -

ب - ''معقولیت پر مبنی ہو -''

میں نے اوپر دکھلا دیا ہے کہ کیا عقلاً اور کیا اقتصادی پہلو سے
گاؤ کشی ملک کے لیے مضر ہے اور اس کا جاری رہنا مفید -

ج - ''قانون سلطنت - پبلک پالیسی - انصاف اور کانشنس کے خلاف
ہم سب جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کی جانب سے ہمیں پوری مذہبی
حاصل ہے اس لیے گائے کی قربانی کا انسداد جو ہمارے شرعی احکام
خلاف ہے قوانین ملکی کے منافی ٹھہرا علاوہ بریں پبلک پالیسی اور
یہی مقتضا ہے کہ ہر شخص کو اس کے مذہبی اصول کے مطابق بلا مزاحمت
کرنے دیا جائے -

اب ذرا آپ ہی فرمائیے کہ گاؤ کشی اس ملک کا رواج ہے کہ

... کہ گائے کی قربانی روکنے کے لیے کی جا رہی ہیں وہ کہاں تک جائز
علاوہ بریں گائے کی قربانی کو روکنے کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ مطلق
... ہی بند ہو جائے کیونکہ لاکھوں مسلمان ایسے ہیں جن پر صاحب نصاب
... کے باعث (یعنی ۵۲½ تولہ چاندی یا ۷½ تولہ سونے کا مالک
... کی وجہ سے) قربانی تو واجب ہے لیکن ان پر گراں قیمت بکری یا اونٹ کا
... نہایت شاق ہے ایسی صورت میں دائرۂ انتخاب کو تنگ کرنے کے یہ معنی
... کہ یہ لوگ ایک اہم مذہبی رکن کی ادائیگی سے محروم رہیں گے اور
... مواخذہ دار اُبھریں گے۔

مہاتما جی ! قربانی کے مسئلہ کے متعلق جو کچھ مجھے عرض کرنا تھا
... کر دیا اب میں اس بارے میں دو ایک اصولی باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ
... کے مذہبی جلوس میں یا ان کے تہواروں کے موقع پر نہ ہم شریک ہو سکتے
... اور نہ کسی طریقے سے شعائر کفر کی ترویج میں مدد دے سکتے ہیں۔ ہمارے
... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"تم میں سے [1]جو شخص کسی نامشروع چیز کو دیکھے تو اس کو
... کہ خود اپنے ہاتھ سے مٹا دے اور اگر یہ نہ کر سکے تو اس کو زبان
... برا کہے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اس کو **دل** سے برا جانے اور یہ
... کا آخری درجہ ہے۔"

یہ ظاہر ہے کہ اس زمانے میں یہ ہمارے لیے ناممکن ہے کہ ہم کسی دوسری
... کی باطل پرستی کو زبردستی روک سکیں اس لیے ہمارے لئے صرف دو ہی طریقہ
... ہے میں ایک یہ کہ زبان سے شعائر کفر کی برائی کا اقرار کریں اور دوسرے
... کہ دل سے ان کو برا جانیں پس ایسی حالت میں ہم سے ہرگز یہ توقع نہ رکھنی
... کہ ہم کبھی بھی ہنود کے مذہبی جلوس مثل رام لیلا و ڈولا و دسہرا
... میں شریک ہوں گے یا کسی طریقہ سے ان کاموں میں ان کی مدد کریں گے
... کی یگانگت اور یک جہتی کا برتاؤ جیسا کہ پچھلے سال ستیہ گرہ کے موقع
... ہوا کہ بعض جگہ ہندو مسلمانوں نے ایک دوسرے کا جھوٹا پانی پیا سوامی
... وغیرہ مسجدوں کے ممبر پر لیکچر دینے کے لیے پہنچ گئے مسلمانوں نے
... اور مندروں میں جا کر دعائیں مانگیں یہ سب باتیں لغو ہیں ان کو یک
... کردینا چاہیے۔ اور یہ لیڈران قوم کا فرض ہے کہ جب کبھی جوش
... موقع ہوں تو عوام کو افراط و تفریط سے بچنے کی ہدایت کریں تاکہ کسی

---

[1] من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یسطع فبقلبہ و ذالك اضعف الایمان

مذہبی امور میں مخل ہوں
شریک نہ کیا جائے - نہ آپ لوگ ہمارے
دینکم ولی دین پر عمل رہے - اگر کچھ عرصہ تک ان باتوں کا لحاظ رکھا
اور مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں چاہے وہ قربانی کے متعلق ہو یا
وغیرہ کی بابت مداخلت نہ کی جائے گی تو اس کا یہ اثر ہوگا کہ
کشمکش ان دونوں قوموں میں موجود ہے وہ بہت کم ہو جائے گی
معاملات میں دونوں ایک دوسرے کے شریک ہو سکیں گے-

یہاں پر میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مخالفت کی
گاؤ کشی ہی نہیں ہے بلکہ اردو ہندی کے جھگڑے انتظام سلطنت میں
کی مزاحمت - انتخاب جداگانہ سے انکار - سرکاری ملازمت کی کشمکش
وغیرہ بھی اپنی جگہ پر اتحاد کے موانع ہیں اس لیے یہ اصول تسلیم کر
بعد کہ مذہب کو سیاسیات سے علیحدہ رکھا جائے اور جانبین کے معتقدات
نہ کیا جائے - اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ایک زبردست کمیش
التعداد ہندو مسلمانوں کے متمد علیہ اشخاص کا مقرر کیا جائے جو حسب
پر غور کرنے کے بعد ایک قابل قبول اور ممکن العمل فیصلہ کر دے۔

(۱) ہندوستان کی تقسیم از سرنو قومیت کی بنا پر اس طرح کی جائے
قوم کے لیے بڑے سے بڑا حصہ—اس کی آبادی کا علیحدہ کر دیا
یہ حصہ اس قوم کا حلقہ اثر قرار دیا جائے مثلاً مسلمانوں کے لیے
ذیل تین صوبہ جات بنائے جا سکتے ہیں -

الف - صوبہ سرحدی و مغربی پنجاب کے دس اضلاع - راولپنڈی - اٹک
گجرات - شاہ پور - میانوالی جھنگ - مظفر گڑھ - ڈیرہ غازی خاں
یکجا کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے -

ب - بنگال میں بوگرا - رنگ پور - دیناج پور - جیسور - ندیا - فرید پور
راج شاہی - پبنا - میمن سنگھ - باقر گنج - نواکھالی - چاٹگام
اضلاع کا دوسرا صوبہ بنا دیا جائے -

ج - سندھ کو بمبئی پریسیڈنسی سے جدا کر کے تیسرا صوبہ بنا دیا

۲ - یہ بات اصولاً طے کر دی جائے کہ اس تقسیم کے بعد
کا نظم و نسق اس کے کثیرالتعداد رعایا کے مفاد کے لیے کیا جائے گا

۳ - قلیل التعداد اقوام کی حفاظت و ادائے مراسم مذہبی
وغیرہ کے لیے قواعد مرتب کئے جائیں اور ان کے قومی سیاسی اہمیت

دارالامن قائم کئے جائیں مثلاً پنجاب میں سکھ ایک با اثر قوم ہے لیکن کسی ضلع میں وہ بلحاظ آبادی کے ہنود یا مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے جو اس کا گڑھ بنایا جاسکے اس لیے قومی و پولیٹکل اہمیت کی بنا پر ان کے لیے ایک دارالامن قائم کیا جائے۔ لودھیانہ و امرت سر اس کے لیے بہت موزوں ہیں ان مقامات کا نظم حکومت سکھوں کے مفاد کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے۔ سیال کوٹ عیسائیوں کا ماوی قرار دیا جائے۔ اور ان کو وہاں وہی حقوق دئے جائیں جو سکھوں کو امرتسر لودھیانہ میں۔ اسی طرح ممالک متحدہ آگرہ اودھ میں جو اسلامی تمدن کا گہوارہ ہے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے خاص انتظام کی ضرورت ہوگی۔

۳۔ تبادلہ آبادی کے لیے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تاکہ قلیل التعداد قوم کے افراد جو کسی وجہ سے ترک وطن کر کے خود اپنی قوم کے حلقہ اثر میں جانا چاہیں وہ بغیر زیادہ نقصان کے تبدیل سکونت کر سکیں۔

۵۔ کمیشن مجوزہ کا فیصلہ قومی معاہدہ کی صورت میں ترتیب دیا جائے اور گورنمنٹ کے سامنے بطور ملکی مطالبے کے عملدرآمد کے لیے پیش کیا جائے۔

۶۔ جس وقت تک اس طرح کا معاہدہ نہ ہو جائے۔

الف۔ مسلمانوں کے انتخاب جدا گانہ کی مخالفت نہ کی جائے۔

ب۔ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی نمائندگی کا تناسب آبادی کی بنا پر قرار دیا جائے جو تناسب نمائندگی کانگریس لیگ اسکیم نے قرار دیا ہے اس کی رو سے جن صوبوں میں مسلمان بلحاظ آبادی کے زیادہ ہیں وہاں بھی ان کی میجارٹی نہیں رہی اور جہاں جہاں قلت تھی وہ بدستور قائم ہے۔ یہ سراسر ناانصافی ہے۔

ج۔ مذہبی مناقشات کے انسداد کے لیے قومی پنچائتیں قائم کی جائیں جن میں ہندو مسلمانوں کے نمائندوں کی تعداد مساوی ہو اور ہر قوم کی پنچائت کے لیے وہی لوگ منتخب کئے جائیں جو درحقیقت معتمد علیہ ہوں۔

مہاتماجی! اب میں اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں اور متوقع ہوں کہ جس ... سے میں نے اس کو لکھا ہے آپ اس کی قدر کریں گے اور اس کو نہایت

غور و تامل کے ساتھ اول سے آخر تک پڑھ کر اپنے خیالات سے اهل ملک
مطلع فرمائیں گے تا کہ هندو مسلم اتحاد کا مسئلہ جس پر ملک کی آئندہ ترقی و
کا دار و مدار هے همارے جاہ پسند لیڈروں اور آپ کی قوم کے متعصب
دست برد سے محفوظ رهے اس وقت ملک میں اپ کا اثر هے اور آپ سے یہ
بے جا نہیں هے کہ آپ اسے اهل هند کے مناقشات کے دور کرنے میں استعمال
گے - وما علینا الا البلاغ

آپ کا نیازمند
محمد عبدالقدیر

مسلمانوں کی فریاد

(فقیر کی صدا)

(سہ شنبہ - ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء)

تیرے در پر آئے ہیں ہم لے کر فریاد اے اللہ
ہم سے بڑھ کر اس دنیا میں کون ہے ناشاد اے اللہ

ہوئی ہے اب قوم ہماری کیسی برباد اے اللہ
گھر گھر غم ہے گھر گھر ماتم ، تو ہی دے داد اے اللہ

کانپور میں خون بہا اور ملک میں بہتا پھرتا ہے
کہنے کو تو لال ہے - لیکن سب کچھ کہتا پھرتا ہے

خون میں زخمی خوب نہائیں ، تجھ کو کچھ پروا ہی نہ ہو
جانیں مٹی میں مل جائیں ، تجھ کو کچھ پروا ہی نہ ہو

تو جو خدائی لے کر بیٹھا ، آخر یہ کس کام کی ہے؟
گھر تیرا یوں ڈھایا ، تجھ کو کچھ پیچ اپنے نام کی ہے؟

بیٹوں کی موت آئی ، بیوائیں دل دنیا میں کیا شاد کریں
قیدی ، زخمی ، مردے ، آخر کس کس کو ہم یاد کریں

ننھے ننھے بچے ، جن کو بھکیمہ کے ٹکڑے مشکل ہیں
قوم جلالی ان کو تو یہ جی جانے کے قابل ہیں

گولیوں سے جسم ہوا ہے چھلنی زخم رسیدوں کا
لالہ ہے مقتل کی زمین ار یہ خون شہیدوں کا

اڑ نے نور گیا سب بیواؤں کے دیدوں کا
خون ہوا بیچارے کمسن لڑکوں کی امیدوں کا

...کے معنی گونگے کے ہیں۔

قہر کے ھاتھوں بے دردوں نے کیسے پاپڑ بیلے ھیں
ھم حق پر اور ناحق ھم پر چاروں طرف سے دلیے ھیں

مٹی کے کچھ ڈھیلے لینا ، جرم ھوا ھے ، جور یہ ھے
برچھا جائز ، گولی جائز ، چھرا جائز ، خور یہ ھے

قہر ھوئے ھیں صدھا ھم پر ، قہاری کا دور یہ ھے
پھر بھی ھم ٹھیرے ملزم ، مزہ اس پر اور یہ ھے

ھاتھوں میں ھتھ کڑیاں ھیں اور پاؤں میں زنجیریں ھیں
قید کی کڑیاں جھیلیں بے کس ، اس کی سب تدبیریں ھیں

باپ ھے بوڑھا ، بیٹا زخمی ، جینے کی کچھ آس نہیں
بچہ ننگا بھوکا ھے اور کوڑی اس کے پاس نہیں

قومی بہنیں لاوارث ھیں ، قوم کو کیا احساس نہیں
جیبوں میں سے کچھ بھی نہ نکلے ، ایسا تو افلاس نہیں

اپنے گھر کے کام سے بڑھ کر کام ھے ان مجبوروں کا
قوم کا وہ آرام ھے جو کام ھے ان مجبوروں کا

ھائے یتیمی ! پڑ گئے اب تو جان کے لالے بچوں کو !
رحم کرے قوم اور بچا لے ، موت نہ کھا لے بچوں کو !

کون سخی داتا ایسا ھے جو اب پالے بچوں کو
کوڑی پیسہ جو پلے ھو ، وہ دے ڈالے بچوں کو

کام ساری قوم کا ھے اور کام خدا کی راہ کا ھے
جو کرنا ھے کرلو یارو ، یہ سودا اللہ کا ھے

constructive programme which he pushed on in spite of all [illegible] persecutions of Coreysh, and by it he made the little company [illegible] Muslim as one heart, the living, steadfast heart of the great [illegible] of Islam which was to be. Once more we are back at the begin[illegible] of Islamic effort. By your patience and perseverance in this [illegible] of persecution you yourselves will form the heart of the new [illegible] of Islam which will arise radiant and purified out of this ruin. I [illegible] you now not to disdain the constructive programme of the Congr[illegible] or to call it dull and humdrum ; for it is building up by simple [illegible] the structure of an Indian Nation which, please God, will be [illegible] bulwark of Islam and Asia in the time to come. I have purpo[illegible] not touched upon your local troubles, but have tried to lift you [illegible] in thought above the anger and the irritation which they natur[illegible] generate, to view the glory of the cause for which we all are striv[illegible] I am an Englishman and I was brought up in a God fearing househ[illegible] to the belief that England as a nation was God-fearing. In becom[illegible] a Muslims it seems to me that I have not forsaken the precepts [illegible] religion, duty, honour and fair dealing which I learnt at my mothe[illegible] knee but have obeyed them ; for only in Islam to-day I find th[illegible] precepts honoured in the practice. I know that many thousands [illegible] my fellow countrymen abhor the recent Oriental policy of Eng[illegible] as much as I do. I know that policy is dear only to a little cl[illegible] But that little clique, unfortunately, has power to heap dish[illegible] on the name of England, and in opposing it with all our migh[illegible] feel that we are fighting no less for the honour of England [illegible] for the safety of Islam. I still hope to see a charge of British [illegible] towards Asia, together with the change of heart which Gandhi [illegible] for, and in this I am encouraged by the example of the Holy Prop[illegible] Tark-el-mawalat. The most cruel persecutors of the Holy Pro[illegible] the men who wished to kill him, the Kufar of those days [illegible] converted in the end. A settlement between the English here [illegible] and the Indian Nation seems to me so easy and so obviously [illegible] that I cannot doubt but that, if we do our duty, it will shortly [illegible] to pass. Most of the English here and in England have totally [illegible] ideas about the Non-Co-operation movement, which we must [illegible] utmost to dispel. But the essential point is righteous conduct [illegible] Government of England has done a great wrong to Islam and T[illegible] India and all Asia and we as Muslims cannot possibly condone [illegible] wrong. God will avenge, it, ii if comes to that. All that we [illegible] co-religionists throughout the world are trying to do is to get it r[illegible] as much in England's interest as in our own, and to obtain an [illegible] recognition of the rights of India as a nation. We must put our [illegible] in God. ALLAHU AKBAR.

kingdom is not our Khilafat. How could it be, for it includes Universe! The greater Khilafat to which I refer is the responsi- of all the Nations of the earth towards Allah, the actual Ruler Universe. In the Holy Coran we read :

And when thy Lord said to the angels : 'Verily I am placing a (Viceroy) in the earth, they said, 'Will you place in it one who do evil and shed blood, while we praise thee and sanctify thee ? said: 'I know that which you know not."

not that fact of man's viceroyalty on earth within a limited the central point of all our Prophet's teachings? For what other did he send out his ambassadors to all the monarchs of the but to ask them to acknowledge that great fact of Allah's ereignty, and their responsibility to the Lord of all the Worlds ? whole Coran is full of instances to show how nations which wledge Allah's kingship flourish and those which boast their endence of it come to grief, how forgetfulness of His sovereignty trouble to the human race. The effort of the people of Islam ghout the world to-day is to force the Governments which have essed the Law of God, have behaved as if they were the actual ly rulers of the world, have broken faith, assailed the rights and shed blood ruthlessly in the pursuit of their ambitions at the of people whose only crime is that they happen to profess and to be Asiatics, not Europeans—Our effort is to force Governments to do justice in their own interests quite as much since injustice is quite certain to be punished by the real gn of the World whose law of consequences none transgresses punity. With such an object we must be most careful of duct, that nothing in the nature of injustice may be seen side. I will ask you a question. Supposing two courses only open to you, would you rather commit injustice or become of injustice ? The whole of Scripture—aye, and history aches that the victims of injustice among nations are really happier position, since the inexorable Law of God is sure to on their behalf, and there is hope for them. There is no the perpetrators of injustice unless they repent ; and I say Muslims of the world or in a more hopeful position to-day were at the height of Muslim Empire, when much injustice mitted, and men lost sight of the true mission of Islam, to all the world. We needed the misfortunes which have on us to rouse us out of our long lethargy. And Tark-el- remember, was the most blessed period, the period of gladly borne, in which the steadfast, persevering spirit Muslims was built up. The Holy Prophet too had his

of the weak who are oppressed, and for the redress of wrong). Now... in the Holy Coran or in the example of the Prophet (may God ... and keep him) can I find the slightest sanction for murder or ... rule or stupid violence of any kind, which is simply human ... running riot. Directly we indulge in such impatient outbursts, ... bring our effort down on to the lower plane, and ruin our ... "Verily Allah is with the patient." There are too many Musta... among us, who are in a hurry for results. "Man prays for ... he prays for good, for man is hasty," says the Holy Co... There are many people in a hurry now in India, who say ... Tark-el-mawalat has failed, and it is time for other measures. ... once adopted the example of the Holy Prophet in those years ... persecution there in Mecca we must follow it with devotion— ... thirteen years if necessary. When we see the results which have al... been achieved by the Turks and their adherent Nations waging ... Jihad prescribed for Muslims in an independent state, and by ... Muslims of the devastated territories waging the Jihad prescribed ... Muslims persecuted beyond bearing, and by the Muslims of India ... waging the Jihad prescribed for Muslims in a subject state,— ... we see the results which have been achieved by these means in ... two years, I think we must give praise to Allah and agree that ... has blessed our various united efforts. That it was a Hindu ... who turned our efforts in the right direction proves only that the Hi... Law, the Law revealed in the Coran, is one for everybody, and ... known to everybody who at stains true spiritual elevation—which ... is in accordance with the teaching of the Holy Coran.

It is not pleasant to be persecuted, it is not pleasant to see ... Khilafat of Islam, which represents the Kingdom of God on ... threatened with extinction as it is to-day. But Allah's kingdom ... not our Khilafat. Our Khilafat is subject to the law of God like ... human institutions; and these misfortunes never would have come ... it if we, the Muslims of the world, had done our duty. Muslims ... been asleep for nearly three whole centuries. They have thought ... temporal power and the Khilafat with pride, and as an end and ... in themselves, forgetting the great mission of Islam, which is ... witness to God's actual kingship of this world. We have made ... appear to outsiders as a regligion like the others, narrow, ... striving for supremacy, instead of what it really is—The One ... which bears witness to the universal kingdom of Allah with ... tolerance. While we are striving to preserve our Khilafat, let ... forget that greater Khilafat to which our Lord Muhammad (may ... bless and keep him) never tried of bearing witness. Our ... stands in an especial sense for Allah's kingdom upon earth, but ...

mmad Ali were present. I wish they were here now, with their ge and eloquence, to keep the nation in the straight path which e leads to success—the success we wish to see—success with right-ess. You do not know how near you are to that success, and I ld not have known if I had not left India for six months and d the praises of your movement in the world outside. It is not too h to say that the whole world would be the loser if India now ok the doctrine of Mahatma Gandhi. I know that there are some e who think it wrong for Muslims to accept the leadership of a u. But I think that a Hindu Saint who lives upon the Higher e is a better guide for Muslims than a Muslim sinner, who lives n the lower plane, for upon the Higher Plane there is but one law Muslim, Hindu, Christian, Jew or any man, and that law is the e Law revealed in the Coran-esh-Sharif. And I thank we Muslims e British Empire owe an immense debt of gratitude to Mahatma dhi for keeping our Jihad till now upon the Higher Plane. It is for me to dictate to any one, nor, do I for a minute wish to do but I am sure you will not mind my telling you the thoughts which ve personally derived from study of the Holy Coran and of the life d teaching of the Final Prophet. I may claim to be a follower of r Lord Muhammad (may God bless and keep him) in a special e, since it was my study of the Holy Coran and of his life and ng, and nothing else, which brought me to Islam. It seems to me there are three kinds of Jihad prescribed for Muslims, and that kind is specially appointed to be used in certain circumstances. first is Tarke-el-mawalat,—the breaking off of civil relations with the ments, while striving by all means to build up and improve our own tion, and observing strict non-violence. That was the Jihad of s, upon whom be peace, and it was followed by our Lord ammad (may God bless and keep him) during thirteen years at a, under cruel persecution, when the Muslims were in a subject The second is *Hijrat*, the Jihad of Moses (upon whom be peace). was ordered for the Muslims in a subject state when the persecu-which they had to undergo became unbearable. The third is honourable, open war. This was enjoined upon the Muslims they reached an independent state at Al Madinah, and when enemies still persisted in attacking them. Thus I think there is a d law for the Jihad of Muslims who would keep their efforts e Higher Plane on which our Lord Muhammad (may God bless keep him) and his fortunate companions lived and moved: For in a subject state, but still not persecuted beyond bearing, *ular*; for Muslims in a subject state when persecuted bearing *Hijrat* (emigration): for Muslims in an independent al (honourable) open war in self-defence and for the defence

into consideration, I think you will agree with me in describing situation not as desperate, as it seemed in 1920, but as really [illegible] It is true that the enemies of Turkey supported by the dupes and [illegible] of Greek and Armenian propaganda, both in England and America, [illegible] still trying to destroy the Turks. But when they are obliged to re[illegible] the sort of defamation which was recently described in the "Kh[illegible] Bulletin" and in the "Bombay Chronicle," I think we may take it [illegible] they are conscious of the badness of their cause, and that they are [illegible] beaten I have already mentioned the strong growth of feeling favour[illegible] to the Turks in England. That the feeling is genuine I have myself [illegible] an opportunity of judging, and I do not think it will be easily de[illegible] or altered by mere stories of atrocities, of which the British public [illegible] had quite enough. I do not want you in India to think that, because [illegible] little ruling clique in England sides with Greece for its own unme[illegible] able reasons, England as a nation sides with Greece. It is quite [illegible] opposite, and the ruling clique are perfectly aware that the position [illegible] changed since 1919, and that they can no longer do as they like [illegible] Near East without the risk of angering their own electors. For the [illegible] provement in the general situation which I have described, wi[illegible] which the voices of the Government of India and of Mr. M[illegible] would have been weak indeed, we have to thank no one in Europe, [illegible] the magnificent courage and perseverance in a righteous cause [illegible] own brothers-in-faith upon the soil of Asia. We have to thank [illegible] Turks for it and that great organiser and soldier who is the real [illegible] of the world to-day, Ghazi Mustapha Kemal Pasha. The enem[illegible] Islam have so far proved that they cannot destroy the Turkish [illegible] even by foul means, there is no reason to believe that they will [illegible] able to achieve their object by spreading the report of crimes of [illegible] the Turks are innocent. The general situation, I think you will [illegible] with me, is very much more hopeful than it was three years ago [illegible] the Turkish national army sprang into existence to resist the Greek [illegible] sion, or than it was two years ago when you in India first began [illegible] Non-Co-operation movement.

Now let us turn to the situation in India. Some people [illegible] to feel hopeless because so many of the noted leaders are in p[illegible] have heard men speaking as if 'now that Gandhiji has gone to [illegible] Co-operation must be called a failure.' Yet those very men [illegible] like that, if questioned, will admit that Non-Co-operation has d[illegible] for India in two years than has been done for India in a century [illegible] means,—that it has given a new soul to Indians. Now, I ask you, [illegible] movement that has done so much for India in so short a time, [illegible] given to the nation a new soul, be called a failure? At your last [illegible] cial Khilafat Conference at Karachi, my dear friends Shaukat A[illegible]

at Syria, as a friendly independent country, will be of more use commercially, politically and militarily than Syria as a hostile only held by force of arms. This attitude of France requires planation. Let me say at once that it is not disinterested. There eat difference between French and English jingo patriotism that s identified with language and culture while the latter is ed with race. France considers her very existence threatened by of a rapprochement between England, Germany and Russia, would be willing to sacrifice all pride of race in order to the name and fame of France. Frenchmen would sooner see d of every Frenchman mixed with Arab, even Negro blood, the f France composed entirely of Africans, and an African t of the Republic with a French wife, provided that the French and culture and the position of France in the world were d, than a white France in a state of subjection or inferiority. the difference from the English ideal of patriotism and im- . But the French imperialism is just as interested, just as and I believe it is worse for the subject peoples, who run the ing their identity. I remember once hearing an Algerian in eighing bitterly against the French. I remarked that they were eal more amiable as rulers than we English. He turned upon fiercely, "Amiable, do you say ? They want us to drink with ll we both lie senseless on the floor. They let us take their nd they take our women in return. They are a disease to us. English are not amiable. But you keep your distance, and opposition in us you do keep alive the spirit of our inde- However that may be, the fact remains—and it is all that at present—that the French, relying for the future of their the "French" patriotism of Muslim North Africa, are very secure the good opinion of the Muslim world and, for that re willing to forgo what are commonly considered great antages, such as the possession of Cilicia and Syria

rn to the situation in Europe. Italy, though a little jealous ntage gained by France in her Angora Treaty, has also adopted a pro-Muslim policy as may be seen from her of her share of the spoils of Turkey, and from her protec- nia. In Germany, Austria and Hungary there is strong sentiment, and Russia is in close alliance with Angora. The ence, which from the European point of view, is generally a failure, from our point of view was an unqualified success. Delegates were asked to promise neutrality on the part of event of a fresh outbreak of the Greco-Turkish war in d they refused with indignation. When you take all this

Sind Provincial Khilafat Conference, 1922

PRESIDENT'S ADDRESS

BRETHREN,—I am very sensible of the honour you have done in choosing me to preside over such a gathering as this in a country renowned in Muslim history as Sind has been. I do not regret may first visit to this famous country happens to be made at a of great unhappiness, for while it is only a pleasure to visit brethren at a time of health and happiness it is a religious duty to them and try to help them in the hour of sickness and adversity. the only way in which a man like me, without authority or can help people in your position at a time like this, it seems to by pointing out to them the silver lining to the cloud, the aspects of the situation as regards Isalm and India, and so endea to cheer them up and to invigorate their faith and hope and cour the cause of Right. The general situation, though still very far satisfactory, does really seem to me hopeful as compared with general situation this time last year. When I remember what two years ago, at the time when the terms of the iniquitous Tre Sevres were first announced, it seems to me that a miracle has wrought in our favour in those two years. When I left England September 1920, public opinion was strongly anti-Turkish, the destruction of the last remains of Turkish Power seemed immin enslavement of the Muslims in the whole Turkish Empire, Arab Turks, and the reduction of the Khilafat to a shadow—all this almost an accomplished fact. Think of the situation then, and situation as it is to-day. I think you will agree that there has marvellous improvement. To-day in England there is a great of public opinion favourable to the Turkish claims, a section of the Press is on our side, thanks—let us give thanks thanks are due—thanks very largely to the efforts of Mr. representative in England of the Government of India. The to the mandates over Palestine and Mesopotamia upon grounds has produced a strong demand for the evacuation countries by the British; which means their independence. continent of Europe the improvement is still more remarkable. now stands definitely for a pro-Islamic policy. She has own treaty with Angroa. 'She has evacuated Cilicia and to withdraw her troops from Syria, her statesmen having had

PRESIDENTIAL ADDRESS

OF

Mr. M. M. PICKTHALL

Sind Provincial Khilafat Conference

SUKKUR, JULY 7TH 1922

The "Bombay Chronicle" Press, Bombay.

ضمیمہ

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

متعلق اجلاس چہارم منعقدہ علی گڑھ

اس ضمیمہ میں مندرجہ ذیل تحریرات نظم و نثر شامل ہیں:

[illegible] مولوی نذیر احمد صاحب ٭ ترکیب بند اُردو جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی ....٭ [illegible] جناب مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی، قصیدہ فارسی آغا کمال الدین سنجر ٭ قصیدہ فارسی [illegible] اللہ صاحب فخری لاہوری نظم اردو منشی محمد ارتضی علی صاحب کاکوری ٭ مسدس اردو [illegible] آزاد دہلوی ٭ قصیدہ عربی مولوی محمد عبد المجید صاحب لاہوری قطعات عربی [illegible] مولوی محمد احسان علی صاحب احسان شاہجہان پوری مضمون نوشتہ حاجی محمد اسمٰعیل [illegible] ضلع علی گڑھ ٭

قیمت اس ضمیمہ کی متفرق خریدار کے لیے ۱۲/
یکمشت دس جلد کے خریدار کے لیے فی جلد ۱۰/
یکمشت پچاس جلد کے خریدار کے لیے فی جلد ۸/
[illegible] پارسل ہر حالت میں بذمہ خریدار ہے ٭

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

مطبوعہ: استقلال پریس لاہور

لکچر

مولانا وبالفضل اولانا جناب مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر ۱۸۸۹ء

بمقام علیگڑھ

مطبع مفید عام آگرہ میں چھپا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

...خاموشی تھی مُدت سے ہر سے مُنہ پر لگی — ہر برس لکچر کے دینے کی یہ کیسی کَر لگی
...ید احمد خان کی خاطر ہے وگرنہ ہیں کہاں — اور کہاں یہ بھیڑ جو ہے اندر اور باہر لگی
...ھر خدا جانے ملے کب موقع اظہارِ حال — بات اب کوئی نہ رکھیو اے دلِ مضطر لگی
...م کر یارب کہ اب اُمت ترے محبوب کی — اس کی حالت دم بدم ہونے بہت ابتر لگی
...ل شاہانِ سلف عبرت کی جا ہے دوستو — بھیک کے ٹکڑے نکل کر مانگنے دردر لگی
...ب ملتے ہیں بے امدادِ غیبی یہ غریب — مفلسی کی جن کو ایسی بھاری اک ٹکّر لگی
...ا ہے کوئی جس پر قہر کی بجلی گری — کوئی سنبھلا ہے کہ جس کو دَہر کی ٹھوکر لگی
...ہے بالخاصہ گرچہ علاجِ دردِ قوم — لیکن اُس میں بھی تموّل کی ہے اِک بجر لگی
...ور تو بھی کتابوں کی تو قیمت چاہیئے — اس سے پہلے فیس جو اکثر سے ہے اکثر لگی
...و پہ مفلس کر چکوں ہی ہاتھ میں اُس نے کتاب — قُلْ ھُوَ اللہ پڑھنے اتری پیٹ کی انبر لگی
...ت و ریاست اور دولت ہے سب علم و فضل — کشتیِ تقدیر کھانے دور کے چکر لگی

...سلطنت جیسی نعمت اور رحمت کو اپنی نالائقی کی وجہ سے کھو بیٹھی ہو۔ جو تمام اقوام معاصر[۱] کے ...دولت اور عزت اور لیاقت اور اقتدار اور اعتبار سب باتوں میں ہیٹی ہو۔ اور جس کے اکثر

... لکچر کا دستور کی طرح لازم ہو گیا ہے ۱۲ [۲] بات کو لگا رکھنا یعنی اٹھا رکھنا ۱۲ [۳] جناب پیغمبر خدا ... زیادہ سے زیادہ ۱۲ [۵] خالی پیٹ میں جو قراقر ہوا اسکو آنتوں کا قُل ہو اللہ پڑھنا کہتے ہیں ۱۲ [۶] ہم عصر، ہم عہد۔

افراد کے دلوں میں وللّٰہ کثر حکمہ اللہ ۔ منافست کی ذراسی گدگدی بھی نہ ہو ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسی قوم کسی بات پر بھی فخر کر سکتا ہے ۔ یہ سچ ہے کہ ہم مسلمانوں میں بالنسبۃ الی اقوام اخر ۔ شخصی عزتیں ہیں ۔ مگر ہیں ۔ لیکن چونکہ قوم سے عزت سلب ہو گئی ہے ۔ شخصی عزت والے اس شعر کا مصداق ہیں

طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق　　تحسین کنند و او خجل از پائے زشت خویش

کوئی اس کو یقین کرے یا نہ کرے میں نے اپنے لئے روپیہ کمانے کی تو کوشش کی وہ بھی تعزز کی غرض سے نہیں بلکہ فارغ البالی کی غرض سے ۔ شخصی عزت کی طرف سے میرا دل کچھ ہمیشہ سے ایسا بجھا ہوا سا ہے کہ ایک لمحے کے لئے بھی اس کا خیال نہیں کیا ۔ کیونکہ میں قومی عزت کے بدون شخصی عزت کو اصلی عزت نہیں بلکہ عزت کا ملمع سمجھتا ہوں ۔ شخصی عزت تو درکنار مجھ کو تو روپیہ سے بھی وہ خوشی نصیب نہیں جو ایک آدمی کو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے ۔ مال سے کیا متمتع ہو سکتا ہے وہ بدبخت جس کے بعض نسبت دلّی میں دستکاری سے اور بجنور میں کاشتکاری سے اپنا پیٹ پالتے ہیں ۔ ان سب کی اتنی توفیق نہیں ۔ ان کی مصیبت کا مطلقاً احساس نہ ہو ایسا دل نہیں ۔ ہم تو خیر ایک متوسط الحال جو لوگ بڑی لمبی چوڑی شخصی عزتیں رکھتے ہیں میں تو ان کے عیش کو بھی ایسی کدورتوں سے صاف نہیں اس طرح کا ٹیڑھا وقت آگیا ہے کہ اس زمانہ کے اسلام اور خوشدلی میں مانعۃ الجمع کی سی نسبت ہے بعض وقلیل ما ھم جن کو خوش ہونے کا موقع ہے خدا کا فرمودہ انما المؤمنون اخوۃ ان کو بھی خوش نہیں ہونے دیتا ۔ لیکن دنیا کا کارخانہ اسی طرح چل رہا ہے کہ دنیا خوشی کی جگہ نہیں ۔ خاص کر اس زمانے کے مسلمانوں کے لئے (الدنیا سجن المؤمن) لیکن اسی میں لوگ خوشی بھی منالیا کرتے ہیں مگر میری طبیعت اس قدر ہی کی ہے کہ خوشی سے بہت ہی کم متاثر ہوتی ہے ؎

جہاں میں ہوں غم و شادی بہم ، ہمیں کیا کام　　دیا ہے ہم کو خدا نے وہ دل کہ شاد نہیں

تاہم جیسی ناقص ، ناتمام ، ادھوری ، ادعائی ، مصنوعی خوشی کسی مسلمان کو ہونی ممکن ہے ۔ مجھ کو بھی ہے ۔ کیونکہ میں اس عالیشان دلکش ہال میں ایسے معزز اور لائق اور باوقار آدمیوں ... حاضرین ... ہوں ۔ چار دانگ ہندوستان میں اس سے کہیں زیادہ موزوں اور تیاری کی اور بہت یادگاریں مسلمانوں کی ... آثار پدیداست صنادید ... از نقش و نگار در و دیوار شکستہ

لہ جب اکثر لوگوں کا ایک حال ہو تو کہا جاتا ہے کہ سب کا وہی حال ہے ۔ ... رہے ... بڑھ جانے کی خواہش ...
لے منطق کی اصطلاح ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام اور خوشدلی یکجا نہیں ہو سکتی ۔ ھ ایسے کم ہیں ۔ لے مسلمان آپس میں بھائی ...

...عمارتیں ہم کو یاد دلاتی ہیں بُرے یا بھلے شخصی ولولے ۔ شخصی تقاضے ۔ مسلمانوں کی ایسی شان دار قومی عمارت
...ستان میں شاید ہی ایک عمارت ہے جس میں اس وقت ہم لوگ جمع ہیں ۔ مُلک کو فائدہ پہنچانے کے لئے اور
...ہیں ۔ مگر جس غرض سے یہ عمارت بنائی گئی ہے ۔ قومی بہبود اور قومی ترقی کا اصل الاصول ہے ۔ میں نے متعدد
...بڑے سُنا ہے کہ علی گڑھ محمدن کالج جس کا اس قدر ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے ۔ بیش بریں نیست کہ ایک
...اور بس ۔ بیشک علی گڑھ محمدن کالج ایک کالج ہے اور بس ۔ لیکن ہمارا اپنا مسلمانوں کا جو فرق ملوک و مستعار
...خویش و بیگانہ میں ہوتا ہے وہی اس کالج اور دوسرے کالجوں میں ہے ؎

...با عقوبت دوزخ برابر است ‏ ‏ ‏ ‏ رفتن بہ پائمردی ہمسایہ در بہشت

...اسلام کے ساتھ محبت ہے اس کالج کا نام ہی اس کے گرویدہ کرنے کے لئے کافی ہے وثمن شیمتی
...الاهيا وللناس فيما يعشقون مذاهب ۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ محمدن کالج کوانٹیٹی Quantity یا
...Quality کسی اعتبار سے بھی مسلمانوں کے درد کی کافی دوا نہیں ۔ لیکن کیوں کافی نہیں ؟ اس لئے کہ
...کیوں نہیں ؟ نہ اس لئے کہ مسلمانوں میں مقدور نہیں ۔ اس گئی گزری ہوئی حالت میں بھی اگر کرنے پر
...بلا ب کچھ کر سکتے ہیں ۔ مگر دبی زبان سے کہنا کیا ضرور ہے ۔ سیدھی اور صاف اور سچی بات یہ
...اس وجہ سے ہے کہ مسلمان نہیں ۔ میرا یہ کہنا آپ سب صاحبوں کو ناگوار معلوم ہوگا بلکہ جو مسلمان سُنے
...ان لوگے گا ۔ اور میں نے بھی بڑی ہی مجبوری سے یہ الفاظ مُنہ سے نکالے ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ
...کرنے پائیں گے کہ میں آپ لوگوں کے مُنہ سے نہیں تو دل سے ضرور اس بات کو تسلیم کراوں گا ۔
...نہیں خدانخواستہ میرا یہ مطلب نہیں کہ کسی کی تکفیر کروں ۔ میرے مذہب میں کسی کی تکفیر خود کفر
...نہیں ۔ میں سے ۔ میں اپنے تئیں بھی مستثنیٰ نہیں کرتا ۔ مجھ کو معلوم ہے کہ اس ہندوستان میں ہم
...زیادہ ہی زیادہ مسلمان ہیں اور ان پانچ کروڑ میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں رنگ ہیں ۔ شیعہ ہیں ۔ جن
...ہوتا ہے کہ جہاں نسل پیغمبر میں سے جھوٹوں کسی کا پسینہ گرے وہاں سچوں بے دریغ اپنا
...ہیں ۔ سُنی ہیں ۔ اُن میں مشائخ ہیں ۔ علماء ہیں ۔ دوالّین ہیں ۔ ذوالّین ہیں ۔ مقلّد ہیں ۔ غیر مقلّد
...لاسٹ دوناٹ دی لیسٹ (The last though not the least) بڑے غل غپاڑے ۔
...بڑے دم دعوے اور بڑے جوش و خروش کے نئی قسم کے مسلمان نیچری ہیں سید احمد خان کی

...کو دوست رکھتا ہوں اُن کی وجہ سے اُن کے شہروں کو بھی دوست رکھنے لگتا ہوں ۔ عشق میں اپنا اپنا شیوہ ہی تو ہے ۱۲
...ضالّین کے پڑھنے کے دو طریقوں کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ۵۶ سب کے بعد گو وقعت میں کسی سے کم نہیں

امت ۔ لیکن جو جس شان میں ہے فی زعمہٖ اسلام پر فدا ہے ۔ کُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۔ مگر محال عقل ہے
آدمی حقیقت میں سچے مسلمان ہوں بلکہ ان کے آدھے تہائی چوتھائی کا کیا مذکور ہے ۔ ان میں سے ایک چو
کسر اعشاری کی برابر بھی سچے مسلمان ہوں جیسا کہ منہ سے کہتے ہیں اور اسلام یوں ٹھوکریں کھاتا پھرے ۔
مسلمان کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج دوسرے ملکوں کا ذکر نہیں اس کفرستان ہند میں پانچ کروڑ آدمی
کلمہ بھرتے ہیں اور تاقیام قیامت بھرتے رہیں گے ولوکرہ الکافرون ۔ مگر وہ مسلمانوں میں فرد اکمل تھے
ہوا اور نہ ہوگا ۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ انہوں نے اپنی
کے بل بوتے پر معدودے چند کو اپنا ہم خیال بنایا ۔ پس اگر مسلمان پوچھتے ہو تو وہ تھے خیر القرون قرنی
ہماری طرح صرف زبان سے اسلام پر فدا تھے ۔ بلکہ انہوں نے اسلام کے لئے گھر چھوڑے اہل و عیال
مال و اسباب چھوڑے ۔ عیش و آرام چھوڑے ۔ دنیا کے کام کاج چھوڑے ۔ میں قرآن کی ایک آیت
ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ مسلمان کی کیا پرکھ ہے ۔ قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم
وعشیرتکم ۔ واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ۔ ومسٰکن ترضونھا ۔ احب الیکم من
وسوله وجهاد في سبيله فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین ۔
کیا بیان ہے ۔ کیا جامعیت ہے ۔ کیا احاطہ ہے کہ ان چند لفظوں میں دنیا و مافیہا سب کو سمیٹ لیا ہے ۔
ہیں کہ اگر تم کو خدا اور اس کے رسول اور خدا کی راہ میں جان لڑا دینے سے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیبیاں
کنبے قبیلے کے لوگ اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا ڈر ہے اور گھر
تم پسند کرتے ہو غرض یہ چیزیں تم کو خدا اور رسول سے زیادہ پیاری ہیں تو اچھا ٹھہرے رہو اور خدا کے
انتظار کرو ۔ یارو ۔ منہ سے کہنے کی سند نہیں ۔ معاملہ خدا کے ساتھ ہے یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی
الصدور ۔ کوئی ایک تو بول اٹھو کہ اس جانچ میں پورا اتر سکتا ہے ۔ اگر یہ اسلام ہے (اور اگر کیا محل ہے
حقیقت میں اسلام اسی کا نام ہے) تو میں اپنی نسبت پکارے کہتا ہوں کہ مجھ کو اسلام کے ساتھ ادنیٰ
نہیں ۔ اور ہونے کی امید بھی نہیں ۔ میں کسی دوسرے کے دل کا حال نہیں جانتا اور نہ کوئی کسی کے
جانتا ہے ۔ مگر جہاں تک ظاہری اعمال و افعال کی بنا پر تحری اور فراست کی جا سکتی ہے

۱ہ اپنی پندار میں ۱۲ ۲ہ ہر شخص اپنے خیال میں مست ہے ۱۲ ۳ہ اگرچہ کافروں کو برا لگے ۱۲ ۴ہ محمد تم
کسی کے باپ نہیں وہ تو خدا کے رسول ہیں جن پر رسالت کا خاتمہ ہو گیا ۱۲ ۵ہ اہل زمانہ میں سب سے بہتر
۶ہ آنکھوں کی چوری اور دلوں کے راز اس کو سب معلوم ہیں ۱۲ ۔

...ت احمر ملے تو ملے ۔عنقا کا پتا لگے تو لگے ۔ کیمیا کا نسخہ دستیاب ہو تو ہو مگر قرن اول بلکہ ثانی بلکہ ثالث
...کے سے مسلمان خدا پیدا ہی نہیں کرتا ۔ ہوں تو کہاں سے ہوں ۔ جیسے قرون اولیٰ کے سچے پکے مسلمان
...سے پاک اُن کے دل تھے ۔ ویسا ہی ان کے وقت کا اسلام تھا ۔ جملہ ادیان پر غالب معزز ۔ موقر ۔ محترم ۔
...ہے ہم دو دے متزلزل العقیدہ نام کے مسلمان ہیں ۔ جیسے ناپاک ہمارے دل ہیں ویسا ہی ہمارے زمانہ کا اسلام
...ب ۔ ذلیل ۔ خوار ۔ محتاج ہے

...اس وقت ہیں اسلام کا دعویٰ ہے کمال — دیکھتا ہوں میں اب اے ذوق یہ ان کا احوال
...ح ہے کہ ہنسا دینے کو بے دینوں کے — نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقال

...م ایک مفہوم کلی ہے ۔ کوئی چیز منفرد مستقل بالذات موجود فی الخارج نہیں ۔ وہ ہم میں ہے اور ہمارے ساتھ
...ے ۔ ہماری ہی عزت اس کی عزت ہے ۔ اور ہماری ہی ذلت اُس کی ذلت ۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ عزت
...ے دنیاوی عزت اور ذلت مراد ہے ۔ وہ دنیاوی ہی عزت تھی جس پر قرون اولیٰ کے مسلمان مرتے تھے ۔
...ے تمام زحمتیں اُٹھاتے تھے ۔ یہود پر خدا کا قہر نازل ہوا ۔ تو وہ دنیاوی ہی عزت تھی جو اُن سے ہمیشہ کے
...لی گئی ۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ ۔ اب پُرانے فیشن کے مولوی ہم کو
...وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین سے اُخروی عزت مراد ہے ۔ اس طرح کی تعلیم نے دوڑتے ہوئے
...کر دیا ۔ کھڑے ہوؤں کو بٹھا دیا ۔ بیٹھے ہوؤں کو لٹا دیا ۔ لیٹے ہوؤں کو سُلا دیا ۔ سوائے ان مولویوں کے
...سادہ لوح مسلمانوں کے جو ان کٹھ ملاؤں کے دام تزویر میں ایسی بُری طرح پھنستے ہیں جیسے دلدل میں
...گروہ کے نزدیک اسلام نہ کبھی ضعیف ہوا ہے نہ ہوگا ۔ باقی ساری دنیا ۔ اپنے اور پرائے دوست اور دشمن
...تے ہیں کہ ضعف اسلام حد غایت کو پہنچ گیا ہے ۔ ابتدائی شیوع میں بھی اسلام ضعیف تھا ۔ مگر اُس
...ت تھا اور اب ضعف علت ہے ۔ اُس وقت مسلمان کم تھے ۔ اور جو تھے یا پہلے سے بے مقدور تھے
...ے اُن کو بڑے مالی نقصان پہنچے تھے ۔ غرض نہ تو اعوان و انصار تھے ۔ اور نہ کچھ ایسے مالدار تھے ۔
...و یہ تھا کہ جو ضعفا تھے ان کی مصیبت کی کچھ انتہا نہ تھی ۔ حضرت بلال کے حال میں لکھا ہے کہ
...ے ہم تھے ۔ وہ ظالم صرف اسلام کی وجہ سے ان کو گرمی کے دنوں میں (اور گرمی بھی مکہ کی گرمی)
...پر لٹا کر اوپر سے بھاری پتھر رکھ دیتا اور سارے سارے دن اسی طرح ان کو دھوپ میں لٹائے
...صبر اور اللہ رے استقلال کہ شام کو رہائی پاتے تو اپنا وہی احد احد کا راگ گاتے ۔ بعض ان

...ذلت و مسکنت نازل ہوا اور ان پر خدا کا غضب ۔ ۲؎ عزت خدا کی اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ہے ۔ ۳؎ یعنی خدا ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں

نومسلموں میں ایسے بھی تھے جن کو ان کی مقدرت وجاہت - رعایت یا حمایت کی وجہ سے کفار زیادہ ا
سکتے تھے - بس ان ہی کو کسی قدر مطمئن سمجھ لو - جب پیغمبر صاحب نے دیکھا کہ مسلمانوں کو امن نہیں - مقا
کی قدرت نہیں - تو آپ نے ہجرت اولیٰ کی اجازت دی - اور جس جس سے نکلتے بن پڑا نجاشی کی مملکت
قرن اول کے مسلمانوں کے ساتھ ہم کو اور کسی طرح کی مماثلت نہیں تو یہی ایک بات سہی کہ انہوں نے
بادشاہ کے پاس پناہ لی تھی اور ہم بھی امپرس وکٹوریا کے متامن ہیں ؎

گرچہ خوردیم نسبتی است بزرگ　　ذرّۂ آفتاب تابانیم

ترک وطن کچھ آسان کام نہیں - ہجرت اولیٰ پر بھی بہتیرے مسلمان تھے جو نہ نکل سکے - اور
سے بدستور ایذائیں اٹھاتے رہے یہانتک کہ پیغمبر صاحبؐ کے قتل کے مشورے ہونے لگے واذ
کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون و یمکر اللہ واللہ خیر الماکرین - آخر کار
کو بھی مکہ چھوڑنا پڑا - تو کس طرح کہ رات کے وقت چھپ کر بے سر و سامان حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ
کتراتے ہوئے مدینے جا پہنچے - جب مکے سے پیغمبر صاحبؐ کے پاؤں اکھڑے تو انہوں نے بہت چاہا
پاس ہی لگا رہوں - کیونکہ مکہ بڑی مشہور زیارت گاہ ہے - اس کے قرب میں اسلام کی منادی کا
ہے اور اسی غرض سے پہلے طائف گئے - وہاں کے لوگوں نے بے حرمتی کی اور مار کر نکال دیا - مدینے
اور دنیاوی ضرورتوں سے مکے آتے جاتے رہتے ہی تھے اور پیغمبر صاحبؐ کے مواعظ سن کر ایمان لا
چکے تھے انہوں نے پیغمبر صاحبؐ کو ہاتھوں ہاتھ لیا - مہاجرین حبشہ پیغمبر صاحبؐ سے آملے - اب
کفار کی ایذا دہی سے پوری پوری تو نہیں مگر پھر بھی بہت کچھ نجات ملی - پوری پوری نجات کیونکر
ادھر تو ضعفاء مسلمین جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے مکے میں گرفتار عذاب تھے - ادھر مدینہ
نے مہاجرین کی خاطرداری اور مدارات میں کسی طرح کی کمی نہیں کی - مگر اس خدائی لشکر کو خدا کے سوا
سکتا تھا - انصار کی حالت مہاجرین سے بہتر تھی مگر اسی قدر کہ مہاجرین کے پاس رہنے کو جھونپڑا
غریبا مئو گھر کے مکان رکھتے تھے - مہاجرین بے معاش محض تھے - انصار بعض کھیتی کرتے تھے
آمدنی تھی - مہاجرین گھر سے بے گھر اہل و عیال سے بچھڑے ہوئے پردیس میں آکر پڑے تھے
و کوبین تھے - ہم اپنے ہندوستان میں دیکھتے ہیں کہ جوگیوں اور سناسیوں کے گروہ کے گروہ

ل؎ اور یاد کر وہ وقت کہ کافر تیرے لئے تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھ کو پکڑ رکھیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں - و
اور اللہ بھی تدبیر میں لگا تھا - اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کا کرنے والا ہے ۱۲ -

رتے ہیں۔ جس گاؤں میں دو دن کے لئے بھی ٹھہر جاتے ہیں اُن کی بزرگ داشت میں گاؤں والوں کا بھر کس
ے۔ کیا حال ہوا ہو گا انصار کا جن کے سر پر سینکڑوں مہاجر ڈھئی دئے پڑے رہے۔ دو دن چار دن نہیں
رسوں۔ غرض کچھ عجب طرح کا ابتلا و آزمائش کا وقت تھا کہ جو مسلمان جہاں تھا مصیبت میں تھا۔ کچھ تو لکے
ہوئے تھے جن کی تکلیف کی حد و غایت نہ تھی کچھ مدینے میں تھے جو مہاجر تھے ان میں اکثر کا یہ حال تھا کہ
نہیں۔ تن کو کپڑا نہیں۔ رہنے کو گھر نہیں۔ جی کے بہلانے کو زن و فرزند نہیں۔ غمگساری کو یگانہ، و قرابت
عن ابی هریرة قال لقد رایت سبعین من اصحاب الصفة ما منهم رجل الا دعلیه اما ازار و اما کساء
قد ربطوا فی اعناقهم فمنها ما تبلغ نصف الساقین و منها ما تبلغ الکعبین فیجمعه بیده کراهة ان تری عورته۔
انصار کی یہ کیفیت تھی کہ سمائی ہے دو کی اور مہاجرین ملا کر آبھرے دس۔ ان سے نہیں ہو سکتا تھا کہ مسلمان کہلائیں
اور اپنے ہی مہاجروں سے آنکھیں چرائیں۔ پس کھاتے تو سب مل کر کھاتے ورنہ آپ بھی بھوکے رہ جاتے۔
انہی مصیبتوں ان ہی تکلیفوں۔ ان ہی مزاحمتوں۔ ان ہی مخالفتوں میں جڑ پکڑ چکا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ
جس کے ساتھ اسلام نے ترقی کی ہے اس کی کوئی مثال بیان کروں۔ خلق انسان سے بہتر کوئی مثال سمجھ میں
تدریج کے ساتھ انسان بنا ہے۔ سورۂ مومنون میں مذکور ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالة من
طین ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما
فکسونا العظام لحما ثم انشانا ه خلقا اخر فتبارک الله احسن الخالقین۔ اس آیت میں خلق انسان کے سات
درجے بیان کئے ہیں۔ اگر اسلام کو جنین سے تشبیہ دی جائے تو میں ایسا سمجھتا ہوں کہ شروع سے بدر کی لڑائی تک وہ پہلے
درجے طے کر رہا تھا۔ غرض اس کی فارمیشن یعنی بناوٹ کا اکثر اور ضروری حصہ ضعف اور مغلوبیت کے زمانے
میں ہوا ہے اور مدینے کی ایک چھوڑ دو دہری دوہری ہجرتیں جس کا دوسرا نام جلاوطنی ہے۔ طائف کا واقعہ۔
عموماً اور ضعفاء مسلمین کا خصوصاً کفار مکہ کے ہاتھوں سے انواع و اقسام کی اذیتیں اٹھانا۔ مہاجرین میں سے
جو اصحاب صُفّہ کہلاتے تھے۔ نہایت درجے کے فقر و فاقے کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ انصار کی زیر
یہ سب واقعات تاریخی ہیں۔ اس پر کہا جاتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ سبحانک هذا بهتان

روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر آدمیوں کو اس حال میں دیکھا کہ یا ایک چادر اوڑھے ہیں یا ایک کملی اور اس کو گردن میں
باندھے ہیں کسی کی پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں تک اور ستر عورت کئے تھے اسکو دونوں ہاتھوں سے روکے ہوئے تھے ۱۲ ؁ ہم نے آدمی کو
مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر اس کو نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں رکھا پھر نطفے سے پھٹکی پیدا کی پھر پھٹکی سے لوتھڑا پھر لوتھڑے کو ہڈیاں پہنائیں پھر ہڈیوں کو گوشت
پہنایا پھر اس کو ایک اور صورت میں اٹھا کھڑا کیا۔ پس اللہ بڑا برکت والا ہے سب سے بہتر پیدا کرنے والا ۱۲ ؁۳ سبحان اللہ اس سے بڑھ کر بھی اور کوئی بہتان ہو گا ۱۲۔

عظیمہ۔ اب ہم اس وقت کے اسلام کو اس وقت کے اسلام سے یعنی اس وقت کے مسلمانوں کی حالت
کے مسلمانوں کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ ہم ان جیسے مسلمان ہو سکیں۔ انہوں نے پیغمبر
نے دیکھا۔ ہم نے کانوں سے سُنا ہے

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ ۔۔۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یوں آنکھ اور کان میں چند اُنگل کا فاصلہ ہے مگر دیکھے اور سُنے ہوئے میں گزوں کا تو ضرور اور کہیں
عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جس روز پیغمبر صاحبؐ اول بار مدینے میں تشریف لائے تو سارے
اور لوگ حضرتؐ کے دیکھنے کو جوق جوق اُمڈے ہوئے چلے جاتے تھے۔ میں اُس وقت تک مسلمان نہ
(عبداللہ بن سلام کہتے ہیں۔ میں نہیں کہتا کبھی مجھ کو سمجھ جاؤ) میں نے کہا کہ چلوں دیکھوں تو یہی کیسے
دیکھا تو بے اختیار میرے دل میں آیا واللہ ما ھذا بوجہ کذاب ہے

درد دل ہر امتے کز حق مزہ است ۔۔۔ ادو آواز پیمبر معجزہ است

یہ اور ایسی اور چند در چند خصوصیتیں ہیں جو ہم کو نصیب نہیں ہو سکتیں۔ بس ہی ایک بات
خارج جس میں ہم قرون اولیٰ کے مسلمانوں سے بیٹھے ہیں لیکن جیسے ہم قرون اولیٰ میں ہونے کی
رہے ویسے ہی آفت ابتلا سے بچے۔ کیا اس وقت کا اسلام آج کل کی طرح بچوں کا کھیل تھا کہ
سیدھی چار ٹکریں ماریں۔ لگے فردوس بریں کے خواب دیکھنے۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما
خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتیٰ یقول الرسول والذین
متیٰ نصر اللہ۔ اس سے بھی قوی تر اس مضمون کی ایک آیت اور ہے۔ احسب الناس ان یترکوا
یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔
ہے کہ ہم ایسے امتحانوں میں نہیں پکڑے گئے ورنہ خدا کی قسم کئے کافر ہو گئے ہوتے۔ اس مقام پر
بات یاد آئی کہ میں ایک شہر میں ڈپٹی کلکٹر تھا اور وہاں شیعہ کسی قدر زیادہ تھے۔ آیا محرم تو شیعہ
بڑی بڑی تیاریاں کرنے لگے۔ میں بھی مجالس میں بلایا جاتا تھا۔ اور یہ سمجھ کر بے مذ شریک ہو

لہ خدا کی قسم اس شخص کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ کہنے والا نہیں ۱۲ ۔ ۲ کیا تم کو یہ خیال ہے کہ
لوگوں کا سا معاملہ پیش نہیں آیا کہ ان کو تکلیفیں اور مصیبتیں پہنچیں اور ڈگمگا اُٹھے یہاں تک کہ رسولؐ اور جو انکے ساتھ ایمان لائے
مدد پہنچے ۱۲ ۔ ۳ کیا لوگوں کو یہ خیال ہے کہ منہ سے آمنا کہنا کافی ہے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔ ان سے پہلوں کو تو آزمایا
خدا سچوں کو جان کر رہے اور جھوٹوں کو بھی جان کر رہے ۱۲ ۔

ے نیک کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ یہی نہیں کہ ان مجلسوں میں رُلانے کے لئے اکثر جھوٹی اور ضعیف روایتیں
جاتی ہیں۔ مگر آخر ایک مذہبی رنگ تو ہے۔ ایک دن ایک مجلس میں خوب ہی رقت ہوئی میرے پہلو میں
صاحب بیٹھے تھے وہ سب سے زیادہ روتے تھے اور بار بار کہتے تھے۔ یالیتنی کنت معھم۔ یالیتنی کنت
مگر ان کا یالیتنی کنت معھم کا رٹنا بہت ہی بُرا معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ اس سے استماع میں خلل واقع
اور چونکہ وہ ضمیر ھُم کا مرجع معین نہیں کرتے تھے۔ میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ یہ کیا بیہودہ آرزو ہے۔
سکتا ہے کہ تم اس وقت ہوتے تو کیا کرتے آخر فریق مقابل بھی تو اپنے تئیں مسلمان ہی کہتا تھا ؎

اترجوا امۃ قتلت حسینا شفاعۃ جدہ یوم الحساب
فلا واللہ لیس لھم شفیع وھم یوم القیامۃ فی العذاب

ب دوسرے ذاکر صاحب (یعنی لکچرار کیونکہ نئی روشنی والے تعلیم یافتہ ذاکر کو کیا جانیں) ممبر پر تشریف
روات کتنی تھی زیادہ میں اُٹھ آیا۔ میرا آنا تھا کہ وہاں مار کٹائی ہوئی۔ پولیس نے بہت سے لوگوں کا
ان میں وہ یالیتنی کنت معھم بھی تھے۔ انہوں نے لکھوایا کہ میں اس مجلس میں گیا ہی نہیں۔ میں نے
کہ مرتے پر آپ کو معرکہ کربلا میں ہونے کی آرزو تھی۔ الغرض خدا کا کوئی فعل حکمت اور مصلحت
نہیں۔ جیسے ہمارے دل بودے۔ ہماری ہمتیں پست۔ ہمارے ارادے متزلزل۔ ہمارے ایمان
ویسے ہی زمانہ میں ہم کو پیدا بھی کیا گیا ہے کہ پردہ ڈھکا چلا جاتا ہے۔ جیسے اُس وقت کے مسلمانوں
تھے ویسی ہی اُن کی ذمہ داریاں بھی سخت تھیں۔ ع جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے
اول کے مسلمانوں کا تذکرہ کیا تو اس غرض سے کہ باوجودیکہ ان کی ذمہ داریاں بہت سخت
لوگ بھی ایسے مضبوط ارادوں کے تھے کہ کڑے سے کڑے (مولوی فریدالدین صاحب پریزیڈنٹ
کی طرف مخاطب ہو کر) آپ کا وطن کڑہ مراد نہیں اور نہ میرحسن کی مثنوی کا کڑہ۔ ع

کڑے سے کڑے کو بجاتی چلی

سخت سے سخت امتحان میں بھی کامل العیار نکلتے تھے۔ اُن کے مقابلے میں بہت سی
نسبت ہے ہم ان سے شمار میں لاکھے انتہا زیادہ ہیں۔ امن و عافیت سے اپنے گھروں
آزادی کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی کو ادا کر سکتے ہیں۔ مہاجرین کا کوئی لشکر ہمارے سر

جن لوگوں نے حسینؓ کو قتل کیا کیا اس کے امیدوار ہیں کہ اُن کے نانا قیامت کے دن ان کی شفاعت
کی شفاعت کرنے والے نہیں اور ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

پر نہیں پڑا کہ ہم کو ٹوٹے کھاتا ہے۔ کسی حبش کی تجہیز ہمارے ذمہ نہیں۔ پشتیں گزر گئیں کسی کی نکسیر تک
پھوٹی۔ ہم اگر مفلس و محتاج ہیں تو ایک امر اضافی ہے۔ دوسری قومیں ہم سے بہت زیادہ مالدار ہیں
کے مصارف بڑھ گئے ہیں۔ مگر پھر بھی قرون اولیٰ کے مسلمانوں سے ہمارا غنا کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔
سے ہم ان کے تمول کا اندازہ بخوبی کر سکتے ہیں۔ ان میں چالیس روپیہ کسی کے پلے ہوئے تو غنی سمجھا جاتا
چار چار پانچ پانچ چالیس والے کو بھی کوئی نہیں پوچھتا۔ خلاصہ یہ کہ نہ معذوری ہے نہ مجبوری ہے۔
ہے وہی ایک چیز کا پیٹنا ہے کہ درد اسلام نہیں۔ ان سے کچھ بحث نہیں جو نہیں سمجھتے یا نہیں کر سکتے۔
سے ہے جو سمجھتے ہیں اور کر بھی سکتے ہیں اور پھر کچھ نہیں کرتے یا کرنا چاہتے مگر اور کرتے ہیں چھپاتا
مشکل۔ کانّما یساقون الی الموت و ھم ینظرون۔ قرون اولیٰ کے مسلمان جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے
کھپاتے تھے۔ آخر وہ کلمۃ اللہ تھی کیا چیز۔ کیا اہرام مصر کی طرح کا کوئی مینار تھا جس کے بلند کرنے کی
جیسے ان دنوں فرانس اور امریکہ کے لوگ یا کوئی جھنڈا تھا۔ اعلائے کلمۃ اللہ۔ سوائے اس کے کچھ
کا بول بالا ہو۔ حکومت ہو تو ان کی ہو۔ دولت ہو تو ان کی ہو۔ عزت ہو تو ان کی ہو۔ شان ہو تو ان کی ہو۔
ہوں کہ کیا مسلمانوں کو اب حکومت اور دولت اور عزت اور شان درکار نہیں۔ کیا واقع میں جیسا کہ
مولوی سکھاتے سمجھاتے ہیں۔ ان چیزوں کے لئے کوشش کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔
سے عبارت ہے۔ اور جب تک دنیا میں رہتا ہے۔ ہم کیا کوئی بھی ان چیزوں سے بے نیاز نہیں
اس سے بڑھ کر بھی کوئی تعجب کی اور بات ہو گی۔ کہ ان چیزوں کے لیے کوشش کرنا قرار
اعلیٰ درجے کا ایمان سمجھا جائے۔ اور ہمارے زمانے میں کفر یا گناہ نہیں معلوم مولویوں کی تعلیم
یا خود نفوس میں دنائت آگئی ہے۔ کہ اس وقت کے مسلمان سبیل اللہ، کلمۃ اللہ، اور اسلام
ہی نہیں رکھتے۔ اور ایسے فارغ اور بے فکر ہو کر بیٹھے ہیں۔ کہ گویا اس باب میں ان کو کچھ کرنا ہی
دیکھو اپنی ہنڈیا کی خیر منا رہا ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں کی طرف سے اس کے کان پر جوں نہیں
ایک کی سمجھ میں آنے کی نہیں ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں سمجھتا۔
ترقی ایسی برکت ہے جس سے اُس قوم کا کوئی فرد محروم نہیں رہ سکتا۔ قوم بھی ایک مجموعہ اشخاص
نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی قوم کے تمام اشخاص کی حالت کسی ایک بات میں بھی یکساں
حالات منجانب اللہ ہے۔ اور دنیا اور دین دونوں کا مدار کار اسی پر ہے۔ پس جب ہم

---

۱ گویا موت کی طرف ڈھکیلے جاتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں ۲ مگر جب کہ خدا چاہے

...ت کا علم لگائیں تو اُس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسری قوموں کے مقابلے میں اس قوم کے اکثر افراد کا یہ حال ہے
...کے عمول کی مثالیں دیکھ دیکھ کر اور سُن سُن کر (مسلمان تو ایسے کیوں ہونے لگے تھے) ایک بنگالی یا پارسی
...جی گھرتی کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی اور مُنہ کھُلا کا کھُلا رہ جائے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں غریب نہیں۔ ایک وہ
...سلطنتوں کو موں نے کر چھوڑ دیں اور اسی شہر میں بلکہ انہیں پڑوس میں وہ بھی ہیں جن کی مصیبت ہم کو اپنے ہی دُکھڑے
...نہیں۔ کون بیان کرے۔ ہاں تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمان سب نہیں (اور سب تو ہو بھی نہیں
...ان میں سے آنتوں کی حالت بھی درست ہو جاتی کہ ان کی وجہ سے قوم پر وقعت کی نگاہ پڑنے لگتی (اے خدا!
...ہو گا۔ پس از سر من۔ کن فیکون شد شدہ باشد) تو جو لوگ خستہ حال رہ جاتے وہ بھی سر برآوردگان قوم کی
...سے ڈرکٹلی *directly* (بلاواسطہ) یا ان ڈرکٹلی *undirectly* (بواسطہ) فائدہ اٹھاتے پر
...۔ ہندوستان میں کوئی انگریز اگر بوفر مکڑ گدا بھی ہے تو کہلائے گا صاحب ہی۔ یہ ہے تعزز قومی۔ کہ انگریز اور
...ہو گئے ہیں مترادف ہم دگر۔ ہماری گئی گزری قومی عزت کی یادگار بھی ابھی تک گفتگو میں باقی چلی جاتی
...م مسلمانوں کو۔ میاں لوگ پکارتے ہیں۔ لیکن جب مسلمان اپنی عزت کو خود سنبھالنا نہیں چاہتے تو
...حاصل کی ہوئی عزت بزرگوں کے ساتھ گئی گزری۔ اب اس بات کا خیال کرنا بھی داخل بے عزتی ہے، ہمارے
...اور تدبیریں کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو ان کے بزرگوں کی عظمت یاد دلائی جاتی
...غیرت کے مشتعل کرنے کو یہ دیوا سلائی بہت ہی مناسب تھی۔ مگر میں دیکھتا ہوں تو بزرگوں کے کارنامے
...ئے اس کے کہ اپنے تئیں خیر الاسلاف بعد الاسلاف۔ دردی آف دیر فور فادرز۔ بنانے کی کوشش
...میں آجاتے ہیں۔ اور شیخی ایسی بُری بلا ہے کہ جتنے رفارمر اب ہیں وہ اور عشر امثالہم معہم
...بھی تو مسلمانوں کو ترقی کی طرف نہیں کھسکا سکیں گے۔ میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے مادے اس
...کرنے کو تیار ہیں۔ پھر انگریزی تعلیم جو شرطِ معاش شرطِ آبرو تواب ہے۔ کوئی دن جاتا ہے
...والی ہے۔ خدا جانے کیا آفت ہے جس کو چھو گئی اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ حتےٰ کہ
...نے والے ہندو دیکھو تو کیا اُپڑرو مچا رہے ہیں۔ ہر ایک خیر خواہ اسلام کا فرض ہے کہ مسلمانوں کو
...ہے۔ اور ان کو سمجھائے کہ ساری برتری اور فوقیت تو سلطنت کی ہے وہ تو گئی اور ایسی گئی
...سینک۔ اب اس کی یادگار تازہ رکھنے سے ہم کو کوئی نفع نہیں۔ ہم کو اور ہماری نسلوں کو
...انگریزوں نے بزورِ شمشیر ہم سے مُلک لیا ہے۔ ہمارا کوئی حق ان پر نہیں۔ اگر انگریز ہمارے

...سله فساد ہو

ساتھ ویسی مدارات کریں جیسی فرعون ۔بنی اسرائیل کے ساتھ کرتا تھا یذ بحون ابناءھم ویستحیون نساءھم
ان کا کیا کر سکتے ہیں ۔ مگر جیسا خدائے تعالیٰ اپنی نسبت فرماتا ہے کتب علی نفسہ الرحمۃ
پرتو ہے کہ انگریزوں کو انصاف و مہربانی کی توفیق دے رکھی ہے ۔ ہمارا دینی اور دنیاوی مقام
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق ۔خوش دلی اور شکر گزاری کے ساتھ اب عزت
اپنی حالت کو درست کریں ۔ وہ زمانے گئے کہ ساری دنیاوی برکتیں اور منفعتیں سلطنت میں محصور
سے سلطنت بڑی چیز سمجھی جاتی تھی ۔اب علم کا فروغ ہے اس نے وہ زور پکڑا ہے کہ سلطنت بھی
ہے ۔میں ذرا مطلب سے دور ہو گیا ۔میں یہ کہنے کو تھا کہ بزرگوں نے کیونکر عزت حاصل کی تھی اور
کھویا ۔اگر کوئی بیمار طبیب کی طرف رجوع کرے وہ اس کو کسی نہ کسی طرح کا سوء مزاج جانے گا
ارواح خبیثہ یا جنات سے ڈرائے گا ۔ نجومی ومن یماثلھم من الرمالین والجفارین والنقشیین
اپنا اپنا راگ گائے گا ؎

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بہ خاقانی کہ بورانی است بادنجان و بادنجان بورانی

انگریزی عملداری سو برس کی بڑھیا ہونے آئی کہیں اب جا کر ۔مسلمانوں کو ادھر بھی سب کو نہیں
قوم کی قوم بیمار ہے ۔جن کو بیماری کا اذعان ہے وہ بھی اکثر تعیین سبب میں غلطی کرتے ہیں اور جب
غلطی ہوئی تو علاج میں بطریق اولیٰ ۔ میں صاف دو ٹوک بات کہتا ہوں کہ اگر صرف یہی ایک سبب نہیں
بڑا سبب ضرور ہے کہ جن بزرگوں نے عزت حاصل کی تھی ۔اعلیٰ درجے کے قومی اتفاق ۔ اور
اعلیٰ درجے کی قومی اخوت کے زور سے حاصل کی تھی ۔ہم نے کھوئی ڈبوئی تو اسی سبب سے کہ
ہم میں سے نکل گئیں مسلمانوں میں سُنی ۔شیعہ کے اختلاف کی وجہ سے اگلے بزرگوں یعنی قرون اولیٰ
کی نسبت بھی یہی بات شہرت پکڑ گئی ہے کہ ہماری طرح ان میں بھی بغض و نفاق تھا ۔جوت
عداوتیں اور خود غرضیاں تھیں ۔ لیکن موٹی سی موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر ان کے
تو اسلام آج کہیں دوا کے لئے بھی تو روئے زمین پر ڈھونڈا نہ ملتا ۔خصائص بشری کے اعتبار سے
جیسے آدمی تھے ۔اور ہم کو اس بات کے کہنے میں کیوں معاذاللہ ہونے لگا جب کہ پیغمبر صاحب نے
مثلکم فرمایا ہو ۔ پس اگر ان میں اختلاف تھا بھی اور ضرور تھا ۔بے شک تھا اور ہوتا چلا آیا
ہی کرتا ہے وہ تو آدمی تھے ۔ دو برتن ایک جگہ رکھے ہوتے ہیں تو وہ بھی کبھی کبھی کھڑکھڑائی
اختلافات ایسے تھے جیسے آج کل انگریزی پولیٹکل گروہوں کے ۔ لڑتے بھی ہیں ۔ جھگڑتے بھی

---

۱ ... ۲ ... خدا نے رحمت کو لازم کر لیا ۔ ۳ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہو سکتا ہے

[illegible] زرلری ہے مفادِ سلطنت کے لئے مثلاً ایک کی رائے ہے کہ سویز کینل یعنی نہر کی طرف سے
[illegible] حاصل کر کے مصر سے بالکل دست بردار ہو جانا چاہئے ۔ دوسرا کہتا ہے مصر سے ہٹے اور ہندوستان
[illegible] صلاح دیتا ہے کہ جب تک خدیو کو اتنی قوت ہو کہ اپنا گھر آپ سنبھالے ہم کو اس کا ساتھ
[illegible] چوتھا اصرار کر رہا ہے کہ بات کو دبدبے میں ڈالنے سے قباحتیں پیدا ہوتی ہیں ۔ ہمت کر کے فوراً
[illegible] اشتہار جاری کر دیا جائے میں تقریر پر لکچر دینے کے لئے کھڑا نہیں ہوا ۔ میں نے تمثیلاً ایک بات
[illegible] فریق کی یہ رائے ہے کہ مصر سے دست بردار ہو جانا چاہئے ۔ برٹش گورنمنٹ کے نقصان کا
[illegible] نہیں ۔ بلکہ وہ دست بردار ہونے ہی میں گورنمنٹ کا فائدہ سمجھتا ہے ۔ اسی طرح مسٹر گلیڈسٹن ۔
[illegible] وزارت کے دو ہمسر دعوے دار ہیں نہ اپنے فائدہ کی نظر سے بلکہ اس لئے کہ نیک نیتی سے ہر
[illegible] گورنمنٹ کے حق میں مفید خیال کرتا ہے ۔ لیکن ہم لوگ ذاتی اغراض سے اس قدر مغلوب ہو
[illegible] کو سمجھنا اور سمجھ کر یقین کرنا دشوار ہے ۔ تاہم ایسے نفوس (ایسے نفوس قدسی) خدا پیدا
[illegible] اغراض کے آگے ذاتی اغراض کی کچھ بھی حقیقت نہیں سمجھتے ۔ اور ایسے ہی نفوس بزرگان دین کے
[illegible] لوگوں کے ساتھ دوستی اور دشمنی تھی ۔ مگر ان کی دوستی الحبُّ للہ تھی اور دشمنی البغضُ للہ ۔ مولانا نے
[illegible] علی (کرم اللہ وجہہ) کی ایک حکایت لکھی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کے کام ذاتی
[illegible] کس قدر پاک اور منزہ ہوتے تھے ۔ فرماتے ہیں ؎

[illegible] انداخت بر روئے علی — افتخار ہر نبی و ہر ولی
[illegible] انداخت برروئے کہ ماہ — سجدہ آرد پیش او در سجدہ گاہ
[illegible] انداخت شمشیر آں علی — کرد او اندر غزائش کاہلی !
[illegible] حیران آں مبارز زیں عمل — از نمودن عفو و حلم بے محل !
[illegible] تیغ کین افراشتی — از چہ افگندی مرا بگذاشتی
[illegible] امیر المومنین با آں جواں — کہ بہ ہنگام نبرد اے پہلواں
[illegible] انداختی برروئے من — نفس جنبید و تبہ شد خوئے من
[illegible] شد و نیمے ہوا — شرکت اندر کار حق نبود روا
[illegible] شد و نورے شد بدید — در دلِ او تاکہ زنّارے برید !

[illegible] خدا کی وجہ سے ۱۲

گفت من تخمِ جفا مے کاشتم — من ترا لولی دگر پنداشتم
عرض کن برمن شہادت را کہ من — مر ترا دیدم سر افرازِ زمن
قرب پنجہ کس زخویش و قوم او — عارفانہ سوئے دین کردند رو

اسی طرح حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اسلام کی ترقی اور ترویج اور تشئید اور مسلمانوں کی امداد و تائید کے لئے جہاں اور بہت سے کارنمایاں کئے ان میں تحسبونہ ھنیاً وھو عند اللہ عظیم کہ اسلام شروع ہوا غرباء سے - مساکین سے - اگر غبارِ تعصب چشمِ دل تیرہ و تار نہ کردے - فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور تو اسلام کی ساری ہسٹری (تاریخ) شروع سے آخر تک پر گواہی دے رہی ہے - اِس نے پہلے پہل جڑ پکڑی ایسے دلوں میں جو سچ کے قبول کرنے کے لئے دنیاوی مال و دولت - دنیاوی جاہ و حشمت - دنیاوی نام و نمود - دنیاوی فخر و عزت - دنیاوی کوئی چیز نہ تھی جو ان کو صراطِ مستقیم کے اختیار کرنے میں سدِّ راہ ہو سکے - ان میں کچھ لونڈی غلام بھی تھے غلام اور ہم مسلمانوں کے آقا اور سرتاج - مشرکین جن کے یہ لوگ مملوک تھے ان کو صرف اسلام کی وجہ سے عذاب دیتے - وما نقموا منھم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید الذی لہ ملک السموٰت کے عذاب دیتے - چنانچہ حضرت بلال رضؓ کے قصے کی طرف میں پہلے اشارہ بھی کر چکا ہوں - حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ایک غلام تھا نسطاس وہ بڑا سلیقہ مند آدمی تھا اُس نے تجارت سے اپنی حالت یہاں تک درست کر لی کہ درم تو اس کے پاس نقد تھے - اور باوجودیکہ خود غلام تھا - آپ بھی لونڈی غلام رکھتا تھا - حضرت ابوبکر رضؓ کے دل نے چاہا کہ وہ اسلام لے آئے - اس نے سختی کے ساتھ انکار کیا - تو وہ حضرت ابوبکر رضؓ نے بہ تقاضائے اخوتِ اسلامی - امیّہ سے کہا بلال رضؓ کو دیکھا مبتلائے عذاب - تو حضرت ابوبکر رضؓ نے بہ تقاضائے اخوت اسلامی - شخص ڈرِ خدا کے غضب سے تو امیّہ بولا - اگر تم کو ایسا ہی ترس آتا ہے - تم ہی نے اس کو بگاڑا ہے جاتے - حضرت ابوبکر رضؓ کو اگر ذرا بھی معلوم ہو کہ اس کا منشا حضرت بلال رضؓ کے جدا کرنے کا ہے تو کی مخلصی ہو گئی ہوتی - اب اشارہ پاتے ہی بول اُٹھے کہ میں نے لیا - امیّہ نے کہا نسطاس کے بدلے فرمایا ہاں جی ہاں - نسطاس اور جو کچھ اس کے پاس اثاثہ ہے وہ سب اسی طرح حضرت ابوبکر رضؓ نے سات مسلمان لونڈی غلاموں کو اُن کے مالکوں کے منہ مانگے دام دے دے کر خرید اور آزاد کیا

۱؎ تم تو اس کو ہلکا سمجھتے ہو اور اللہ کے نزدیک وہ بڑا ہے ۱۲ ۲؎ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں کرتے ہیں ۱۲ ۳؎ ان کی یہی ایک بات ان کو بری لگی کہ وہ ایمان لے آئے اللہ پر عزت والا قابل حمد

اس خریداری سے کچھ اور ہی مطلب ہے۔ سُنکر کہنے لگے کہ یہ کیا ہارے تھکے اذکار رفتہ لونڈی غلام
نے ہو۔ لینے ہیں تو ایسے غلام لو جو تم کو کچھ فائدہ بھی پہنچا سکیں۔ تب حضرت اَبو بکرؓ نے باپ کو سمجھایا کہ
للہ آزاد کرنے کے لئے خریدتا ہوں مفسرین کہتے ہیں کہ اسی کی طرف اشارہ ہے قرآن شریف کی اس
ماله یتزکی وما لاحد عندہ من نعمة تجزی الا ابتغاء وجه ربه الاعلی ولسوف
نے یہ دو باتیں تمثیلاً بیان کی ہیں سیر صحابہ پڑھو تو معلوم ہو کہ سب کے سب ایک رنگ میں رنگے
صبغة الله ومن احسن من الله صبغة۔ مگر ہاں اتنا ضرور ہے کہ ع

ہر گُلے را رنگ و بوئے دیگر است

غالب ہے۔ کسی میں غیرت۔ کسی میں سخاوت۔ کسی میں شجاعت۔ کسی میں کچھ۔ کسی میں کچھ۔
مجھ کو شبہہ ہوا کہ بزرگان دین کے حالات جو لوگوں نے منضبط کئے ہیں اور جن کے پڑھنے
نے زمانے کے مسلمانوں کے حال پر سخت افسوس ہوتا ہے اور جب تک خیال کرتے رہو ایسا معلوم
کوئی گھوڑے ڈالتا ہے۔ از قبیل پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند۔ تو نہ ہوں۔ لیکن یہ ایک
تھا۔ ان کے زمانے میں اور ان کی کوششوں سے اسلام کا ترقی پانا یہ ایسا زبردست ثبوت ان کی
کسی احتمال مخالف کو جگہ ہی نہیں دیتا۔ جس طرح انسان اشرف المخلوقات ہے اسی طرح مسلمان
اس ہے۔ صرف دین کے اعتبار سے نہیں بلکہ میرا نہایت مستحکم عقیدہ ہے کہ جن صفتوں کے مجموعے
ہے بجز اس بات کے مقتضی ہیں کہ دنیا میں بھی مسلمانوں ہی کو فضیلت اور برتری ہو۔ بلکہ میں تو
کو اسلام یعنی دین اسلام کے کامل و ناقص ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں۔ وہ مسلمان بڑی غلطی
ہے کہ ایسے بہت ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ پیغمبر صاحبؐ کی رسالت کا مقصود یہ تھا کہ ہندو
سنیاسیوں یا عیسائی راہبوں کی قسم کا ایک گروہ تیار کیا جائے۔ نِرے خدا پرست۔ دنیا سے بے نصیب
صاحب کا یہ مقصد رہا ہو اور میں کہتا ہوں کہ نہیں رہا۔ والذی نفسی بیدہ۔ نہیں رہا۔ ہر گز نہیں
پیغمبر صاحب کی رسالت کی نسبت فیلیور۔ ٹوٹل فیلیور کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ پیغمبر صاحبؐ
خدا پرست جوگی۔ خدا پرست سنیاسی۔ خدا پرست راہب۔ خدا پرست آجکل کے سے ٹکڑ
کے علما و مشائخ۔ بلکہ خدا پرست امپررز (شاہنشاہ) خدا پرست کنگز (بادشاہ)۔ خدا پرست منسٹرز
یڈ منسٹریٹرز (مدبران ملک)۔ خدا پرست کمانڈرز (سپہ سالار) خدا پرست ججز۔ خدا پرست

اس پر کسی کا احسان نہیں کہ اس کا بدلہ اتارتا ہو مگر طلب رضائے پروردگار ۱۲ ؎ اللہ کا رنگ اور اللہ سے بھی کسی کا رنگ بہتر ہوگا ۱۲

آریٹرز (فصحار) - خداپرست مرچنٹز (سوداگر) - خداپرست دنیادار آف اور ہی کا منگ
پیشے اور ہرایک مشغلے کے) اولٰئك هم المؤمنون حقا لهم درجات عند ربهم ومغفرة
کریم - پیغمبر صاحبؐ کو تو مسلمانوں کی ظاہری شان وشوکت کا یہاں تک خیال تھا کہ جیسے کا لوں
ہو سکے اکڑو - صفا اور مروہ میں زور سے دوڑو - جمعہ اور عیدین یعنی مجامع میں بہتر سے بہتر
عید کو ایک رستے سے جاؤ تو دوسرے رستے سے آؤ - ان باتوں سے آخر ایک اٹکل تو مل سکتی ہے
کا دلی منشاء کیا تھا - اب ہم نے ذلت وخواری کو شعار اسلام بنالیا - گر گئے اس لئے کہ گر نا
پھسڈی ہو گئے کیونکہ پھسڈی ہونے سے خوش تھے - مجھ کو تو غصہ اس بات پر آتا ہے کہ ذلیل
- تو یہ ہے کہ بزرگان دین سے اس ذلت کی سند پکڑتے ہیں - بدنام کنندۂ نکونامے چند - کبھی
ایسے اعلیٰ درجے پر پہنچ جاتا ہے کہ عزت اس کو لازم ہو جاتی ہے گویا اس کا خاصہ غیر منفک
میں اس کو ظاہری سامان تعزز درکار نہیں ہوتا - مثلاً گلیڈسٹن جس نے بیسیوں لارڈ اور سر
کی طرف اشارہ کیا) بلکہ وہ سر (سید احمد خاں صاحب کی طرف اشارہ کیا) اور کیا اور کیا بنادے
تھی جو وہ اپنے لئے حاصل نہیں کر سکتا تھا - مگر اس نے سمجھا اور ٹھیک سمجھا کہ گلیڈسٹن اور
نسبت ہوگی جو نیچرل بیوٹی (قدرتی خوبصورتی) اور بنائی ہوئی بیوٹی میں ہوتی ہے وکلا الکحل فی اعین
احمد خاں کو چاہے بُرا لگے میری نظر میں جو عزت سیّد احمد - ان دو لفظوں کی ہے نہ ڈاکٹری کی ہے
نہ اُن حروف کی ہے جو انگریزی ابجد سے بے ترتیب لے کر ان کے نام کے بعد لگائے جاتے ہیں
یہی حال تھا صحابہ کا - رضوان اللہ علیہم - ان کو وہ عزت حاصل تھی کہ دنیا میں اس سے
اور عزت ہو نہیں سکتی کہ جس طرف کو توجہ کی سلطنت ان کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی تھی - یہ
بے تکلفی اور زہد کے ساتھ مل کر ایک حُسنِ خاص پیدا کرتی تھی جس کے آگے دنیاوی حشمتیں اور
ہیں - ہم نے حرمان اور تسلی عن الیاس کو زہد قرار دے رکھا ہے - اور وہ دنیا کے حاصل کرنے
مگر حاصل ہوئے پیچھے اس کی ذرا بھی قدر نہیں کرتے تھے - شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ہارون
حکایت لکھی ہے کہ ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلم شد - گفت بر رغم آن طاغی کہ
خدائی کردہ بود نہ بخشم این ملک را مگر بہ خسیس ترین بندگان ۔ قیصر روم نے حضرت عمر

---

[1] یہی ہیں سچے مسلمان ان کے لئے خدا کے یہاں درجے ہیں اور معافی ہے اور عزت کی روزی -
قدرتی سرمگین آنکھ کو پہنچتی ہے ۱۲ -

[illegible] بڑھ کر ایسے زمانے کا شخص ہے تو اس کی بڑی بارگاہ ہوتی۔ یہاں مدینے میں آکر دیکھا تو
[illegible] بھی ٹھیک نہیں۔ اور امیر المومنین صاحب ہیں کہ ان کا کہیں پتہ نہیں ملتا۔ آخر ایک
[illegible] ابھی تھوڑی دیر ہوئی، فلاں نخلستان میں چھوڑ کے چلی آتی ہوں۔ سفیر نے جا کر دیکھا
[illegible] ایک درخت کے تلے پڑے سوتے ہیں۔ جاگے تو اپنا مطلب عرض کرنا چاہا۔ مگر مارے
[illegible] قدم آگے کو اٹھتا تھا اور نہ بات منہ سے نکلتی تھی۔ سر سے پانوں تک تھرتھر کانپ
[illegible]

ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست

[illegible] کے آفتاب تھے اگر پانی کی تہہ میں بھی ان کا عکس تھا تاہم چمک دمک اس کے ساتھ تھی۔ مگر ان
[illegible] نے بیوہ عورتوں کی طرح منہ ڈھانک ڈھانک کر رونے یا دعائیں مانگنے سے تو نصیب نہیں
[illegible] ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے نہیں مل گئی تھیں۔ انہوں نے اس عزت کے پیچھے
[illegible] و اقارب کسی چیز کی کچھ پروا نہیں کی۔ ہم یہ کہنے کو تو موجود ہیں کہ مسکین ایں نہ دارد آں ندارد۔
[illegible] دیکھنے میں تو اتنا ہی ہوا ہے کہ سید احمد خاں کے غل شور مچانے سے قومی مرثیہ خوانوں
[illegible] ہو گیا ہے۔ جب تک لکھنؤ میں نوابی رہی مرثیہ خوانی کا بڑا زور و شور تھا۔ اس طرز خاص کو انیس
[illegible] میں سحر بیانی کی حد تک پہنچا دیا۔ نہ کسی نے ان جیسا کہا اور نہ کوئی ان جیسا کہہ سکے گا۔ اب جو نئی
[illegible] تو اس کے موجد ہوئے۔ ہمارے مولوی الطاف حسین صاحب حالیؔ۔ انہوں نے ایک بڑی
[illegible] ایسا بجل چونکا کر جہاں جہاں موزوں طبع تھے سب لگے ان ہی کی لے میں گانے اور گنگنانے۔
[illegible] کا نیاز مند بھی ہے۔ کہ شعر تو نہیں کہہ سکتا۔ مگر تک سے تک ملا لیا کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا
[illegible] نے مسدس اس غرض سے کہا تھا کہ ایشیائی شاعری میں ایک طرز جدید داخل کریں بلکہ ان
[illegible] ہوئی قوم جاگے۔ اور دیکھے کہ تباہی کا سیلاب ان کے سروں پر آپہنچا۔ مگر قوم نے جاگنا تو
[illegible] لی۔ اور ان کے مسدس کا ایک کھیل بنا کھڑا کیا۔ کوئی اُس کو اس لئے نہیں پڑھتا کہ
[illegible] بھی ہے تو دہی محاسن شاعری پر۔ اور سید احمد خاں صاحب بُرا مانیں تو مانیں۔ قریب
[illegible] کا۔ اکثر تو تماشائی ہوں گے۔ بعض اس کو ایک طرح کی محفل مشاعرہ سمجھ کر شریک ہوئے
[illegible] لے۔ مولوی الطاف حسین حالی۔ مولوی شبلیؔ۔ منشی احمد علی شوق۔ اپنے اپنے افکار تازہ
[illegible] تو یہی کیا کہتے ہیں۔ بعض صرف سید احمد خاں کے لپٹی ہوں گے۔ اور بعض شہدا ء ہوں گے
[illegible] بننے کے۔ جو چاہتے ہیں کہ محض کانفرنس میں شریک ہونے کی وجہ سے انکا نام دردمندان

قوم کی فہرست پر چڑھ جائے۔ جتنے صاحب شریک محفل ہیں سب سے بدتر میں ہوں۔ کہنے کو آندھی کہنے کو
جب آدمی خود ایک بات کا عامل نہیں دوسرے پر اس کا اثر کیا ہو۔ غرض کیا مستمع کیا لکچرار۔ ہیں سب ایک ہی
چٹے بٹے۔ بھلا پھر ایسے مجمعوں سے کیا فلاح ہوئی ہے۔ روتے آئے مرتے کی خبر لے کر چلے۔ قوم کا تو یہ حال ہے
ایک منٹ اور ایک ایک سکنڈ کی دیر میں۔ برسوں نہیں عمروں کا نقصان ہو رہا ہے۔ اور یہاں ہنوز روز اول سے
کو ایک بات کا اور بھی ڈر ہے کہ انسان کی خلقت اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ جب وہ کوئی نئی بات سنتا یا نئی
حالت دیکھتا ہے تو اول بار سُننے اور دیکھنے سے اس کی طبیعت میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر بار بار وہی بات
سُنا اور وہی حالت دیکھا کرے تو اس کا احساس مدّھم پڑ جاتا ہے۔ ع

چو حلوا بہ یک بار خوردند و بس

کچھ سید احمد خاں ہی کو توقع ہوگی۔ خدا ہی ہے کہ ان پتھروں میں جونک لگے۔ کہنے اور سُننے کی تو کوئی حد
نہیں رہی۔ ضرورت سے بہت زیادہ کہا جا چکا۔ اور ضرورت سے بہت زیادہ سُن چکے۔ اب یا تو قومی ہمدردی
قومی رفارم۔ قومی ترقی کا تذکرہ موقوف کرو۔ کیوں بیٹھے بٹھائے مفت میں اپنی ہنسائی کراتے ہو۔ اور اگر فی الحقیقت
تمہارے دل میں قوم کا درد ہے تو کچھ کر کے دکھاؤ۔ بے شک کام بڑا اہم ہے۔ لیکن سچے دل سے ہمت کرو تو
پانی سے زیادہ پتلا۔ روئی سے زیادہ ملائم۔ ریشم سے زیادہ نرم۔ آئینے سے زیادہ چکنا۔ ہمارے سامنے ہمارے ہی
کی مثال موجود ہے۔ ہم کو ویسی مشکلیں درپیش نہیں۔ اور نہ ہم کو ویسی مہم درپیش۔ سمجھ چکے ہو تو خیر اور نہیں مجھے
کہ بدون اعلیٰ درجہ کی انگریزی تعلیم کے مسلمانوں کی حالت حشر تک درست ہونے والی نہیں۔ اور اس کو چاہئے
خزانہ۔ وہ تو بڑے شکر کا مقام ہے کہ ہم میں ایک ایسا شخص موجود ہے کہ اس کو روپے کی مدد ملے تو تعلیم کے
پار لگا دے۔ وہ کون ہے؟ سمجھ تو گئے ہوگے۔ پھر کیوں مجھ سے کہلواتے ہو۔ خدانخواستہ یہ شخص نہ ہوتا تو
کر جایا کرتے۔ یہ نعمت خداداد ہے ورنہ جتنا روپیہ تعلیم کے لئے فراہم کرتے اس سب کے بدلے بھی تو
سا ایک دماغ ڈھونڈا نہ پاتے خیر تو غرض یہ ہے کہ ہم کو روپیہ چاہئے جتنا ہو سکے اور جس قدر ہو سکے۔
سے آئے۔ جن کو قوم کا درد ہے مقدور نہیں رکھتے اور جن کو مقدور ہے ان کو درد نہیں ؎

کریماں را بدست اندر درم نیست ... خداوندان نعمت را کرم نیست

اس مشکل کے حل کرنے کی ایک تدبیر میرے خیال میں آتی ہے۔ امیروں کو تو مارو گردن۔ ان سے توقع
نہیں جب کسی قوم پر وبال آنے کو ہوتا ہے تو سب سے پہلے امرائے قوم ہی بگڑتے ہیں۔ حق تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے

[1] جب ہم کو منظور ہوتا ہے کہ کسی گاؤں کو برباد کر دیں تو ہم وہاں کے خوشحال لوگوں کو ابھار دیتے ہیں وہ اس میں بدکاریاں کرنے لگتے ہیں
پورا ہو جاتا ہے پھر ہم اس کو مار کر برابر کر دیتے ہیں ۱۲ منہ

ردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا - پس جن لوگوں
کی فساد سے ہماری قوم کی خرابی کی ابتدا ہو ان سے اصلاح کی توقع ایسی ہے جیسی زہر سے نوشدارو کی تاثیر
کی امید سے

وچہ مت راہِ وفا اس نگاہِ پُرفن سے   رہنمائی کی نہ رکھ چشم - ولا- رہزن سے

یوں کرو کہ جو جو قومی ہمدردی کا دم بھرتے ہوں سب ایک گروہ بن جاؤ - اور گروہ کو ضرور ہے لیڈر یعنی سرگروہ
کی ۔ کسی کو (سمجھے یا نہیں - ضرور سمجھے اور خوب سمجھے) لیڈر بنالو - صرف چندہ فراہم کرنے اور اس کو اپنی رائے
کے موجب کی انگریزی تعلیم میں صرف کردینے کا اور اس امام کے ہاتھ پر فارملی (سچ مچ کی) Formally بیعت
کرو ہم منفرداً و مجتمعاً روپیہ بہم پہنچانے میں سعی کا کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھیں گے - لیکن اس بیعت کے بعد یہ نہیں
کہ ہو کر چلتی سی ایک بات کہہ دی - اور اپنے سر سے چھتا سا اُتار الگ ہو گئے - ستو باندہ کے چندے کو پیچھے
پڑ جاؤ - گھر گھر جاکر بھیک مانگنی پڑے گی - یا ایک چھوٹا سا ضلع - کیف ما اتفق اختیار کرو - اور تحقیقات کر کے ایسے لوگوں
کی فہرست بناؤ جو صاحب زکوۃ ہیں - لڑکر - جھگڑکر - منت سے - خوشامد سے - سمجھانے سے - الحاف سے - ابرام سے -
غرض جس طرح بن پڑے اُن سے زکوٰۃ وصول کرو - کچھ خبر بھی ہے - یہی صدقات ابتدا میں اسلام کا کیپیٹل (سرمایہ)
رہے ہیں - ان کے وصول کا بڑا اہتمام ہوتا تھا - یہاں تک کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) منع زکوٰۃ کو ارتداد سمجھ کر
جہاد پر آمادہ ہو گئے تھے - حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے اپنی خلافت میں ان ابواب کی تحصیل موقوف کردی - کیونکہ
لوگوں کو خدا نے سلطنت کی وجہ سے غنی کردیا تھا - مگر میرے نزدیک حضرت عثمان رضہ نے غلطی کی - دنیا سبھی کو ناگوار
ہوتا ہے - پیغمبر صاحب کے عہد میں بھی لوگ دیتے وقت بڑ بڑاتے تھے - حضرت عثمان رضہ کے دست بردار ہو
جانے سے رہے سہے اور بھی ڈھیلے پڑ گئے - اب جو لوگ دیتے ہوں وہ جانیں اور ان کا ایمان جانے - لیکن اگر کسی
طرح اس رقم کا ضبط کرنا ممکن ہو تو بہت بڑی آمدنی کی چیز ہے - اس میں بھی دقتیں پیش آئیں گی - بعض تو صاف ٹکا
سا جواب دیں گے کہ تم ہمارے محتسب نہیں - تم کو ہمارے معاملات میں کیا دخل - بعض حیلہ کریں گے کہ تعلیم انگریزی
مصرف زکوۃ نہیں - بعض نصاب کو چھپائیں گے - بعض دیتے وقت بچر مچر کریں گے - ان مشکلات پر غالب آنا سچی
خیر خواہی ہے اور نہ اپنی گرہ سے دو - نہ دوسرے سے دلواؤ - نرا زبانی جمع و خرچ - ہم تو ایسے ادّعائی خیر خواہی
کے قائل نہیں - مثل مشہور ہے کہ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا - جیسی ہماری کوششیں ہیں مضمحل - ادہری
ویسے ہی نتیجے ہیں کہ آج بیس برس سے تعلیم کا غل سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے - سر دکھنے لگا - جی اکتا گیا -
اور ایک ضلع کی تعلیم کا انتظام بھی کافی اور اطمینان کے لائق نہیں ہوا - آؤ تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر بھی تو نظر
کرو ہمارے بزرگان دین - ہمارے پیشوا کیا کمال کرتے تھے کہ ہتیلی پر سرسوں جما گئے - دوست دشمن سب اس

نہ صرف اپنے نفس پر سختی جھیلتے تھے۔ بلکہ تمام اہل و عیال۔ یہاں تک کہ ایک ازواج مطہرات نے توسیع [illegible]
کی تو آپ ناخوش ہوکر سب کے چھوڑ بیٹھنے پر آمادہ ہوگئے۔ اسی کا تو بیان ہے سورۂ احزاب میں۔ یاایہا [illegible]
لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا۔ وزينتها فتعالين امتعكن واسرحكن سراحا جميلا [illegible]
كنتن تردن الله ورسوله والدار الاخرة فان الله اعد للمحسنات منكن اجراً عظيما۔[1] اس [illegible]
کی بیسیوں باتیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب نے شروع سے آخر تک حد درجے کی نفس [illegible]
زندگی بسر کی۔ اور اس کے بہت سے شواہد ہیں کہ نہ ریاکاری تھی ستاداری تھی نہ خست نہ کفایت شعاری [illegible]
کہ اپنے تئیں ایذا ہو تو ہو مگر دوسروں کو فائدہ پہنچے۔ ابتدائے عمر میں دادا اور دادا کے بعد چچا ان کے [illegible]
خدا نے ان کو خدیجۃ الکبریٰ کے مال سے غنی کر دیا تھا اور اس کے بعد تو بادشاہ تھے صاحب ملک و لشکر [illegible]
غنیمت یتصرّف فیہا کیف یشاء۔ مگر انتقال ہوا تو تیس صاع جَو کے بدلے اپنے پہننے کی زرہ رہن [illegible]
اس درجے کی تنگی اور مسلمانوں کے ساتھ کسی طرح کا دریغ نہ تھا۔ یہاں تک کہ جب ملک فتح ہونے لگے تو [illegible]
کردی کہ انا اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم من توفی من المومنین وترك دينا فعلی قضاءه ومن ترك [illegible]
لورثته[2]۔ اب اس نفس کُشی کے متعلق چند باتیں صحابہ کی سنو۔ حضرت عمرؓ کے بیٹے اپنے والد کے [illegible]
کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ کے ہاتھ میں ایک درم دیکھا پوچھا کہ کیسا درم ہے۔ جابر نے [illegible]
سے بال بچے گوشت کو ترس گئے۔ آج ارادہ ہے اس کا گوشت لے کر پکواؤں یہ سن کر حضرت عمرؓ [illegible]
حال ہوگیا ہے کہ جس چیز کو جی للچایا۔ گئے اور مول لے آئے۔ تم سے اپنے چچازاد بھائی اور پڑوسی کی خاطر [illegible]
نہیں ہوسکتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت یاد سے اُتر گئی ہے اذهبتم طيباتكم فی حيوتكم الدنيا [illegible][3]
مالکؒ دارمی سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانِ خلافت میں ایک غلام کو عبیدہ بن الجراح کے [illegible]
دے کر بھیجا اور کہا یہ دینار ان کو دے کر ذرا ٹھہرا رہیو۔ دیکھ تو کیا کرتے ہیں۔ غلام نے دینار [illegible]
ٹھہرا رہا۔ عبیدہ نے حضرت عمرؓ کا شکریہ ادا کیا اور لونڈی کو بلا کر کہا کہ سات وہاں اور پانچ وہاں [illegible]
کہ اسی طرح کُل چار سو کے چار سو تمام ہوگئے۔ غلام نے جو دیکھا تھا جا کر عرض کر دیا۔ اتنے میں حضرت [illegible]

---

[1] اے نبی اپنی بیبیوں سے کہہ دے کہ اگر تم کو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت درکار ہو تو آؤ میں تم کو کچھ دے دلا [illegible]
اور اگر تم کو درکار ہو اللہ اور رسول اور آخرت کا گھر تو جو تم میں نیکوکار ہیں ان کے لئے خدا نے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے [illegible]
اس میں تصرف کرتے ۱۲ [2] مجھ سے بڑھ کر مسلمانوں کا کوئی خیرخواہ نہیں جو مسلمان قرض دار مرے اس کا قرض [illegible]
مرے تو مال اس کے وارثوں کا ۱۲ [3] تم دنیا میں مزے اڑا چکے اور فائدے اٹھا چکے [illegible]

ر بھر رکھی تھی۔ اسی طرح غلام کو معاذ بن جبل کے پاس بھیجا وہاں بھی عبیدہ کا ماجرا پیش آیا۔ اتنی بات زیادہ
معاذ دینار تقسیم کر رہے تھے۔ ان کی بی بی نے آکر کہا کہ بخدا ہم بھی حاجت مند ہیں کچھ تو ہم کو

ئی چینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی　　　اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

دقت صرف دو دینار باقی تھے۔ معاذ نے بی بی کے حوالے کئے۔ حضرت عمرؓ نے عبیدہ اور معاذ کا حال
خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہاں یہ ہیں المؤمنون اخوۃ بعضھم من بعض۔ حضرت عمرؓ کو اسی طرح کا معاملہ
کے ساتھ پیش آیا۔ سُنا کہ ان کے ہاں آگ تک نہیں سُلگتی۔ اکٹھے دس ہزار بھیج دئے۔ انہوں نے تھیلیاں
باندھ باندھ کر بانٹنے شروع کئے۔ بی بی نے کہا یہ روپیہ جو خلیفہ نے ہمارے لئے بھیجا ہے تم کس کس
ے ہو۔ کیا اُن لوگوں کو جو اس کے ہم سے زیادہ حاجت مند اور حق دار ہیں۔
نس کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عمرؓ کو ان کی امارت یعنی خلافت کے زمانہ میں دیکھا کہ عین مونڈھوں
اور تلے تین پیوند لگے ہوئے تھے۔
ن شداد کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضؓ کو دیکھا ممبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے ہیں اور چار یا پانچ درہم
کا بنا ہوا موٹا تہمد باندھے ہوئے ہیں۔ یہ وہ عثمانؓ تھے جن کا لقب تھا غنی۔ اور جنہوں نے پینتیس ۳۵
ایک بیر رومہ خرید کر وقف کر دیا تھا۔ تجہیز جیوش اور دوسرے مواقع پر جو خرچ کیا اس کا مذکور نہیں۔
ت عمرؓ کے حالات میں لکھا ہے کہ خلافت پر مسلط ہوئے پیچھے مدت تک انہوں نے بیت المال سے
آخر تنگ ہوئے تو اصحاب کو بلا کر کہا کہ میرا سارا وقت اس کام میں صرف ہو جاتا ہے۔ میں بیت المال
حضرت علی رضؓ نے فرمایا صبح و شام دو وقت کے کھانے کی قدر۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے بھی اس
کار بند رہے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک مشہور حکایت ہے کہ کھانا لے کر لقمہ اٹھاتے ہی تھے کہ ایک مسکین نے
سارا کھانا اس کے حوالے کیا۔ دو بارہ کھانا پکا۔ اور اتفاق سے عین وقت پر یتیم آنکلا۔ پھر تیسری
آیت نازل ہوئی۔ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجہ
جزاء ولا شکورا۔

لہ کھانے کے خود حاجت مند ہیں اور آپ نہیں کھاتے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں کہ ہم
خدا کے لئے کھلاتے ہیں تم سے بدلہ یا شکرگزاری درکار نہیں ۱۲ منہ

حضرت علی رضؓ کی سخاوت کی ایک مثال کا میں نے خاص نوٹس لیا کہ قرض تو بہت بڑی بلا ہے پیغمبر
نے اپنا یہ قاعدہ رکھا تھا کہ جو شخص قرضدار مرتا اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھتے۔ اور مقصود یہ تھا کہ لوگوں
ہو اور قرض سے بچیں۔ چنانچہ ایک شخص نے وفات پائی۔ لوگوں نے پیغمبر صاحبؐ سے نماز جنازہ کی
کی آپ نے پوچھا۔ ھل علی صاحبکم دینٌ[1] قالوا نعم۔ قال ھل ترک من وفاء قالوا لا۔ قال
صاحبکم۔ قال علی بن ابی طالب علی دینه یا رسول الله فتقدم فصلی علیه۔ اس صورت میں
مسلمان نماز پیغمبر کی برکت سے محروم رہا جاتا تھا۔ حضرت علی رضؓ سے اس کا حرمان نہ دیکھا گیا اور اس کا
اپنے اوپر اوٹ لیا۔ تو وہ زندہ مسلمانوں کی ایذا کو کیوں برداشت کرنے لگے تھے۔ سیر کی کتابوں میں
ہے کہ حضرت علی رضؓ کے اپنے عزیز۔ یہانتک کہ ان کے بھائی عقیل ان سے ناخوش رہتے تھے اس لئے
ان کے دینے میں مضائقہ کرتے تھے۔

ایسا ہی معاملہ حضرت عمر رضؓ کو بھی پیش آیا تھا کہ اُسامہ بن زید کو زیادہ ملا۔ تو عبداللہ بن عمر رضؓ نے باپ
کیا۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ تم اور اُسامہ برابر نہیں ہو سکتے۔ مجھ کو معلوم ہے کہ پیغمبر صاحبؐ اُسامہ کے
باپ سے زیادہ دوست رکھتے تھے۔ حقیقت میں ان لوگوں کے کچھ عجیب حالات ہیں۔ حضرت عمر
حج میں صرف کئے اور بیٹے سے کہا کہ ہم نے بیت المال کا روپیہ زیادہ اٹھا دیا۔ حضرت عمر رضؓ کی خلافت
کا خرچ اور اس پر افسوس۔

حضرت ابوبکر رضؓ کے باب میں تو پیغمبر صاحب پکارے فرماتے تھے کہ جس قدر ان کا روپیہ
اور کسی کا نہیں آیا۔ مالاحد[2] عندنا من ید الّا وقد کافیناہ ماخلا ابی بکر فان له عندنا ید
بها یوم القیٰمة وما نفعنی مال احدٍ قط مانفعنی مال ابی بکر۔ حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک بار
روپے کی ضرورت تھی یعنی وہی مسلمانوں کے عام فائدے کے لئے۔ کیونکہ ان کے ہاں ذاتی ضرورت
نہ تھی۔ خیر تو پیغمبر صاحب نے صحابہ کو جمع کر کے وعظ فرمایا۔ حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں میں نے تو اپنا آدھا
پیغمبر صاحبؐ سے کہہ بھی دیا اور دل میں سمجھا کہ آج حضرت ابوبکر رضؓ سے میں ضرور بازی لے جاؤں

---

[1] پوچھا کہ اس شخص کو کسی کا کچھ دینا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ پوچھا کہ ادائے قرض کے لئے بھی کچھ چھوڑ مرا۔
تو تم اس کے جنازے کی نماز پڑھ لو۔ حضرت علی رضؓ نے کہا یا رسول اللہ اس کا قرض میرے ذمے۔ تب آپ نے
[2] جس کسی کا ہم پر کچھ احسان تھا ہم سب کا بدلہ اتار چکے مگر ابوبکر رضؓ کا ہم پر ایسا احسان ہے کہ اس کا
سے ملے گا اور مجھ کو کسی کے مال نے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابوبکر کے مال نے

وہ دو۔ مگر شاید آدھا نہ دے سکیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ بھی اپنا چندہ لئے ہوئے آپہنچے۔ پیغمبر صاحبؐ
نے ان سے بھی پوچھا تھا۔ ما ابقیت لاھلك تو میں نے عرض کردیا تھا مثلهٗ حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا تو انہوں
نے کہا۔ ابقیت لھم الله ورسوله۔ اس کے بعد سے حضرت ابوبکرؓ کا حال یہ ہوگیا تھا کہ بند اور تکموں کی
جگہ کانٹے اور تنکے لگائے پھرتے تھے۔ اور اُسی سے لوگ اُن کو ذوالخلال کہنے لگے تھے۔ اگر کسی کو چندے کی
مقدار پر گھمنڈ ہو تو اُن بزرگوں میں مقدور والے خدا کے فضل سے اس میں بھی کسی سے ہیٹے نہ تھے۔ السابقون
الاولون۔ عبدالرحمٰن بن عوف غزوۂ تبوک میں نہ جا سکے اس کے کفارے میں ستر ہزار دینار خدا کی راہ میں
دے دیئے۔ ایک بار پانسو اونٹ اور پانسو گھوڑے خیرات کر دیئے۔ یہ حضرت عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔ اس
بات کی خوشی میں قافلے کا قافلہ جو شام سے ان کا مال تجارت لا رہا تھا سب خیرات کر دیا۔ حکیم بن حزام نے
ایک سو غلام عرفے کے دن آزاد کئے۔ جن کے گلے میں چاندی کے طوق تھے۔ اور طوق پر کندہ تھا۔ عتقاء الله۔
ایک مکان جو معاویہ کے ہاتھ رہنے کا مکان بیچ سارا زرِ ثمن خیرات کیا۔ کمال تو ابوطلحہ انصاری نے کیا کہ پیغمبر صاحبؐ
کے پاس ایک سائل آیا۔ حضرت نے پہلے ازواج طاہرات سے کہلا بھیجا۔ کہ کچھ ہو تو دو۔ سب سے جواب صاف
ملا۔ پیغمبر صاحبؐ نے حاضرین سے فرمایا۔ کیوں بھائی تم میں سے کسی کو ہمت ہے کہ اس غریب کو ایک رات مہمان
رکھے۔ ابوطلحہ بولے حضرت! میرے ساتھ کر دیجئے۔ مہمان کو لے تو گئے۔ گھر پہنچکر معلوم ہوا کہ وہاں بھی صفایا ہے
بس اتنا ہی تو اتنا کہ بچوں کا پوٹ پورا ہو۔ آخر اس کے سوا اور کچھ نہ کرتے بن پڑا کہ بی بی سے کہا کہ بچوں کو
تو بہلا پھسلا کر سویرے سے سُلا دو۔ کھانے کا وقت آئے تو کسی حیلے سے چراغ گُل کر دینا۔ میں خالی منہ
چلاتا رہوں گا۔ مہمان کا پیٹ بھر جائے گا۔ ایسا ہی ہوا۔ اسی واقعہ کو مفسرین نے آیت ويؤثرون على انفسهم
ولو كان بهم خصاصه کا شان نزول بتایا ہے۔ اب تک میں نے شخصی مثالیں بیان کی ہیں۔ یہی حال تھا گروہ
کا گروہ اور قوم کا قوم سے۔ مثلاً جب مہاجرین مدینہ میں آرہے تو انصار نے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا یا حضرت ہمارے بھائی مہاجر محض بے سروسامان ہیں۔ آپ ہمارے اموال میں ان کا برابر کا
حصہ کر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا تمہارا یہی احسان بہت ہے کہ تم ہم سے کام نہیں لیتے اور خرچ سے ہماری مدد
کرتے ہو۔ جب بنی نضیر کی غنیمت ہاتھ لگی تو پیغمبر صاحبؐ کو انصار کی وہ بات یاد تھی۔ آپ نے انصار سے کہا

تم نے اپنے اہل و عیال کے لئے کتنا باقی رکھا۔ ۲ھ جتنا حاضر لایا ہوں اسی قدر اہل و عیال کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ ۱۲
۳ھ خدا اور رسول کے سوائے اہل و عیال کے لئے کچھ نہیں چھوڑا ۱۲ ۴ھ خدا کی راہ میں آزاد کئے ہوئے ۱۲ ۵ھ ۱۲۔
۶ھ کو کہتے ہیں کہ وہ دوسروں کو اپنے اوپر مقدم رکھتے ہیں۔

کہ اب کہو تو غنیمت میں تمہارا حصّہ لگا کر مہاجرین کو تمہارے اموال میں بھی شریک کر دوں - یا غنیمت صرف مہاجرین
لیئے رہنے دو کہ ان کو ضرورت ہے - تمام انصار نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ غنیمت صرف مہاجرین کو دیجئے
اس کی خواہش نہیں اور اپنے مال میں مہاجرین کے شریک کرنے سے ہم بھی راضی تھے اور اب بھی راضی ہیں

پھر حُنین کی لڑائی کے بعد جو فتح مکہ کے تھوڑے ہی دنوں پیچھے ہوئی - جب ہوازن اور ثقیف کی لوٹ تقسیم
گی تو حضرت نے قریش کو خوب جی کھول کر دیا - بعض انصار کے مُنہ سے یہ بات نکلی کہ ہنوز ہماری تلواروں سے
کے خون پڑے ٹپک رہے ہیں اور ان ہی کو بہت دیا جاتا ہے - حضرت کو خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو جمع کر
فرمایا کہ میں نے ایسا ایسا سُنا ہے - سو تم کو معلوم رہے کہ میں مصلحت وقت سمجھ کر بعض اوقات نااہل کو
ہوں - کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ لوگوں کو مال ملے اور تم کو خدا اور خدا کا رسول - انصار نے عرض کیا کہ
سے بعض نوجوان آدمیوں کے مُنہ سے ایسی بیجا بات نکلی تو سہی مگر ہم میں سے جو صاحب الرائے ہیں اُن کو
نہیں اور ہم خدا اور خدا کے رسول سے راضی ہیں - ہم کو مال و دولت کچھ درکار نہیں - ہم اسی کو بڑی دولت
کہ آپ کے قدم ہمارے سروں پر رہیں - اِن چند باتوں سے جو میں نے بیان کیں ظاہر ہو گیا ہو گا کہ قرون اولیٰ
مسلمان کس رنگ سے اسلام اور مسلمانوں کی خیرخواہی کرتے تھے - ہم میں بھی خیرخواہان دین میں خیرخواہان قوم
اور یہ عمارت - یہ کارخانہ جس میں ہم لوگ اس وقت موجود ہیں اس خیرخواہی کا ثبوت مرئی ہے - لیکن
ہے کہ آیا یہ خیرخواہی اور اس رنگ کی خیرخواہی مسلمانوں کی ضرورت کو کافی ہے یا نہیں - میرا کہنا یہی ہے کہ
نہیں اب تو جان جوکھوں کا کچھ بھی کام نہیں - صرف روپے کا خرچ ہے - سو اس طرح پر سسک سسک کر
سے نہ اب تک کچھ ہوا اور نہ آیندہ کچھ ہو سکے گا - کرنا ہے تو پورا کام کرو - ادھوا کام ہوا نہ ہوا برابر - عرف
میں تو کچھ اثر رہا نہیں - اب تو چلتا ہوا عمل انگریزی کا ہے سو انگریزی شاعر کہتا ہے ؎

آل دَیٹ یو وُڈ - ڈو - وِتھ یور مائٹ تھنگز ڈن بائی ہاوز آر نور ڈن رائٹ

ذرا سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں مسلمانوں کو کوئی حکم دیا گیا - ہر زمانے کے مسلمان
اور مخاطب ہیں یا صرف وہی لوگ جو پیغمبر صاحبؐ کے ہم عصر تھے - اگر احکام الٰہی اُسی زمانے کے لوگوں کے واسطے
ہوں تو سستے چھوٹے - مگر ہم نے تو کسی نیچری مسلمان کو بھی یہ کہتے نہیں سُنا - سب باتیں وہی ہیں - کچھ
فرق نہیں - اور ہونا ممکن بھی نہیں - وہی خدا ہے - وہی قرآن ہے - وہی احکام ہیں - اور وہی اُن کا موں کے
ایک بات کا فرق ضرور ہے کہ ویسے مسلمان نہیں - انہوں نے اسلام کو دیکھا - ضعیف - محتاج امداد - فتح

ؔلہ جو کچھ کرنا ہے بھر مقدور کرو - ادھورے کام کبھی ٹھیک نہیں ہوتے ۱۲

ول سے اس کی مدد کو چل پڑے۔ آپ فاقے کئے اور دوسروں کے پیٹ بھرے۔ ہم میں بھی کبھی کسی نے ایسا کیا؟
نے نہیں۔ کبھی نہیں۔ بھوکے بچوں کو تھپک تھپک کر سلایا اور مہمان کو کھلایا۔ ہم میں بھی کبھی کسی نے ایسا کیا؟ کسی
نے نہیں۔ کبھی نہیں۔ سلطان وقت ہوکر پیوند لگائے موٹا جھوٹا پہنا تاکہ جو کوڑی بچے دوسرے مسلمانوں کے کام آئے
میں بھی کسی نے ایسا کیا؟ کسی نے نہیں۔ کبھی نہیں۔ کسی نے آدھا اور کسی نے سارا مال ایک دم سے خدا کی راہ
ے دیا۔ ہم میں بھی کبھی کسی نے ایسا کیا؟ کسی نے نہیں۔ کبھی نہیں۔ بے سروسامان بھائیوں کی مدد جو کی سو کی۔ ان
مال بانٹ دینے کے لئے اصرار کرتے رہے۔ ہم میں بھی کبھی کسی نے ایسا کیا! کسی نے نہیں۔ کبھی نہیں۔

حضرت کے چچا حمزہ بن مطلب اور مصعب بن عمیر کو پورا کفن تک نہ ملا۔ یہاں تک کہ چادر منہ پر ڈھانک کر پیروں
میں ڈال دی گئی۔ اور یہ اُن مصعب کا مذکور ہے جن کی نسبت پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میں نے دو دو سو درہم کا حلہ
اپنی آنکھ سے ان کو دیکھا ہے۔ ہم میں سے بھی کبھی کسی نے کسی مسلمان کو اس بے سامانی کے ساتھ دفن ہوتے دیکھا؟
نے نہیں۔ کبھی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی طرح تنکے اور کانٹے لگانا تو ان ہی کا کام تھا۔ ہم میں سے کسی نے چینی
نوں پر بھی کبھی قناعت کی ہے؟ کسی نے نہیں۔ کبھی نہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہم میں سے بھی کبھی کسی نے عام مسلمانوں
نفس اور اہل وعیال اور عزیزوں پر ترجیح دی ہے جس کا دوسرا نام ایثار ہے؟ کسی نے نہیں۔

قطعہ

خسروے خواستگاری شیریں میں کوہ کن — بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشقباز — اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

شاعر نے تو کہا ہے ع

اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہوسکا

میں کہتا ہوں ع

اے روسیاہ تجھ سے تو کچھ بھی نہ ہوسکا

اپنا استشنار دکھا دیا اسلام۔ اور خیرخواہی اسلام کے دعوے سے ہاتھ اٹھاؤ۔ یا گزشتہ را صلوات۔ خیر
ہو گیا۔ اب اس کی تلافی کرو۔ سید احمد خاں میرے لکچر کے سننے والوں میں نہ ہوتے تو بہتر تھا۔ مجھ کو چار و
تذکرہ کرنا پڑتا ہے۔ اور ان کے بر رو ان کی مدح کرنا خود مجھ کو ناگوار ہوتا ہے۔ ان کو مجھ سے بھی زیادہ ناگوار
میرے اختیار کی بات نہیں۔ ایک شخص کو دیکھتا ہوں اور نہ صرف میں دیکھتا ہوں بلکہ سارا زمانہ دیکھ
مسلمانوں کے پیچھے اپنی جان کھپائے چلا جاتا ہے۔ کیونکر ممکن ہے کہ مسلمانوں پر لکچر دوں۔ اور سید احمد خاں
بس ایک اس شخص کی دلسوزی تو اگلے لوگوں کی دلسوزی کے لگ بھگ معلوم ہوتی ہے۔ باقی یوں کہنے

کوتوہم سب مسلمان ہیں۔ سبھی اسلام کے خیرخواہ ہیں۔ اور اپنے مقدور کے موافق سبھی کرتے ہوں گے سہ

اے ذوقؔ کس کو چشم حقارت سے دیکھئے		سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

سید احمد خاں کے ظاہر حال سے دھوکا ہو سکتا ہے کہ اونچے درجے کے انگریزوں کی طرح مانند بود ... گورنروں کو مہمان رکھتے ہیں۔ اِن کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہیں۔ توبہ توبہ زبان آخر تو چمڑے کی ہے۔ اس وقت ... ہے۔ ہم پیالہ نہیں۔ صرف ہم نوالہ۔ ایک بدگمان آدمی کو یہ کہہ دینا۔ اور نہ صرف کہہ دینا۔ بلکہ اُن لوگوں ... سے آگاہ نہیں۔ یقین کرا دینا کیا مشکل ہے کہ اِن کی ساری خیرخواہی اسی میں منحصر ہے کہ لوگوں کی جیبیں ... ہیں۔ اور اس کا کر ڈٹ آپ لیتے ہیں۔ حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ۔ لیکن جس کے دل میں ایسا ... اس کو اس بات پر بھی نظر کرنی چاہئے کہ سید کو چار و ناچار فیلبانوں کے ساتھ دوستی رکھنی پڑتی ہے۔ اور ... کے بدون نبھ نہیں سکتی سہ

یا مکن با پیلباناں دوستی		یا بنا کُن خانہ بر بالائے پیل

اگر یہ انگریزوں کی طرح کی ہائی لائف (اونچی شاندار زندگی) نہ رکھیں۔ تو کوئی اعلےٰ درجے کا ... درجے کا نیٹو (ہندوستانی) جن بے چاروں نے ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

انگریزی عملداری سے اتنا ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ کہ انگلش ہیبٹس (اوضاع انگریزی) کا منہ چڑانے لگے ... ایسے لوگوں میں سے کوئی اِن کی طرف رخ کرے۔ رخ کرنا کیسا۔ اپنی اسپیشل ٹرینوں کے علی گڑھ اسٹیشن ... کے بھی تو روادار نہ ہوں۔ اور ایسی موٹی آسامیاں دام میں نہ آئیں تو چندے کی بھاری بھاری رقمیں ... یہ ہے لِمّ۔ سر سید کی فوق البھڑک زندگی کی۔ اگر اس کو فوق البھڑک کہنا درست ہو۔ مجھ کو حقیقت ... سید احمد خاں نے اپنی جیب خاص سے کیا خرچ کیا۔ لیکن چونکہ ان کا عداد اغنیا میں نہیں ہے ان کی ... اندازہ چندے کی مقدار سے کرنا بے انصافی ہے۔ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد ... ضرورت ہوئی تو مقدرت والوں نے دینار و درم کی تھیلیاں لاکر اُلٹ دیں۔ ایک بے مقدور صحابی ... رس یہیں تک تھا کہ چند مٹھی کھوریں جوان کو میسر آئیں لا حاضر کیں۔ اس کی اُن لوگوں نے جو دل سے ... کی مقدار سے دلی ہمدردی کی جانچ کرتے تھے ہنسی اڑائی۔ اللہ میاں کو ان کو ہنسی ایسی بری لگی کہ ... ایک آیت نازل ہوئی۔ الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین ...

لہ خیرات کرنیوالے مسلمان جن کو اپنی محنت کی کمائی سے زیادہ کا مقدور نہیں جو لوگ ایسے مسلمانوں پر صدقات کے باب میں طعن ... تمسخر کرتا ہے اور ان کو دکھ کی مار ہے ۱۲ منہ

... یسخرون منہم سخر اللہ منہم ولہم عذابٌ الیم۔ پس سید احمد خاں کی قومی ہمدردی کا موازنہ ... ہے کہ انہوں نے اپنے جسم اور دل اور دماغ اور آرام کو جس کے اس عمر میں سبھی سخت حاجت مثلاً ... اور یہ جی ہیں قوم کے نذر کر دیا۔ کیا مال ان چیزوں سے بھی زیادہ عزیز ہو سکتا ہے۔ پس ضرور بقدر ... کے خرچ کرنے میں بھی انہوں نے دریغ نہیں کیا ہو گا۔ انہوں نے دلسوز۔ وفادار۔ اور نمک حلال۔ ... قوم کی چند در چند خدمتیں کیں۔ میں یہاں تک بھی ان کی بہت قدر نہیں کرتا۔ جس چیز کی سب ... وقت میرے ذہن میں ہے یہ ہے کہ قوم منت پذیر نہ ہوئی۔ (افسوس) اور یہ شخص اسی خوش دلی اور ... کے ساتھ اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔

... سید کی لیاقت کا ہندوستان میں ایسا سکہ بیٹھا ہوا ہے کہ انگریزی سرکار میں گنجائش نہیں تو ... سرداروں میں ہزاروں کی نوکری ان کی جوتیوں سے لگی پڑی تھی۔ مگر انہوں نے اپنی دُھن کے آگے ... خیال بھی نہ کیا ہوگا۔ یہ وہ خیر خواہیاں ہیں کہ روپیہ تو ایک بے حقیقت سی چیز ہے جواہرات بھی ان کا مول ... سید میں ہم اس بات کا ثبوت پاتے ہیں کہ جس چیز کی مسلمانوں کو ضرورت ہے وہ سچی ہمدردی ہے ... ہم کو دینے والے درکار نہیں بلکہ درکار ہیں لینے والے۔ لینے والے ہوں گے تو وہ دینے والے ... کے۔ جن لوگوں نے علی گڑھ کالج میں چندہ دیا ان کا دینا ایک حسنہ ہے۔ اور سید احمد خاں ... الی الخیر ہوئے۔ کہیں دال علی الخیر۔ کہیں قائد الی الخیر۔ کہیں سائق الی الخیر۔ پس ان ... ات ہیں۔ اور سر سید مسلمانوں کے لئے خیر محض۔ اسلام کو جو ترقی ہوئی تھی وہ بھی مفلس ہی مسلمانوں ... سے ہوئی تھی۔ پس جس کو خدا توفیق دے اور اس کے دل میں مسلمانوں کی امداد کا داعیہ پیدا ہو چاہئے ... اللہ اٹھ کھڑا ہو اور بے سامانی کی طرف سے ذرا بھی پس و پیش نہ کرے۔ ارادہ ہی کافی سامان ہے ... خوب کہا ہے ھمّتہ العزم فی المہمات جداً۔ قلّ ماخاب صادق العزمات۔ ایک ... بار یہ کھٹک رہی ہے اور میں اس کو ٹالتا چلا آتا ہوں۔ مگر کب تک؟ اور اس کو لگا رکھوں ... وہ یہ کہ قرآن میں جو جگہ جگہ جہاد کی مدح ہے۔ تاکید ہے۔ مجاہدین کے لئے بشارتیں ہیں مواعید ... افضل الاعمال فرمایا ہے۔ آیا جہاد سے وہی لڑائی مراد ہے جس میں خون نکل آتا ہے جس میں سر پھوٹتے ... اور سنا ہے کہ آدمی مر بھی جاتا ہے۔ اگر یہ ہے تو اس کے افضل الاعمال ہونے میں ... اس صورت میں وہ فرض موقت ہو گا۔ یعنی اس کی ضرورت واقع ہوگی فی وقت دون وقت۔

... ارادہ تو صمیم کے ساتھ کرو سچے ارادے کا آدمی کمتر ناکام رہتا ہے ۱۲۔

لیکن الفاظ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز روزے کی طرح جہاد بھی حکم مستمر اور متجدد ہے۔ اور ایک حدیث
کی بھی ہے کہ جناب پیغمبر خدا ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ رجعنا من الجهاد الاصغر
الجهاد الاکبر اور مسلّم ہے کہ جہاد اکبر سے مراد تزکیۂ نفوس ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد کا اطلاق صرف لڑائی
مار کٹائی پر نہیں۔ بلکہ ہر عمل خیر جس میں جہد و مشقت ہو داخل جہاد ہے۔ ہم اپنے محاورے میں با
کام کے پیچھے پڑنے کو جان کا لڑا دینا بولتے ہیں۔ پس اگر مثلاً یجاھدون فی سبیل اللہ بانفسہم
کیا جائے کہ خدا کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دیتے ہیں تو میرے نزدیک زیادہ رو بصحت ہوگا۔ جنگ
وقت تھا کہ جہاد فی سبیل اللہ منحصر اور متعین تھا لڑائی میں لیکن اب مسلمانوں کی بہتری اسی میں ہے
کے علوم کو تکمیل کے ساتھ حاصل کریں اور ہمارے زمانے کا جہاد یہی ہے کہ جس طرح بن پڑے
دی جائے میں جانتا ہوں کہ آج کل کے مولوی اس تفسیر کو سنکر کان کھڑے کریں گے۔ مگر میں
کہتا ہوں کہ نہ خوف سے اور نہ خوشامد سے بلکہ دیانت سے میں انگریزی عملداری کو خاص کر مسلمانوں
بڑا ہی احسان الٰہی سمجھتا ہوں۔ مسلمانوں کو اپنی عملداری میں بھی وہ امن اور آزادی نصیب نہیں جو
امپرس وکٹوریا کے ظل حمایت میں ہے۔

جو لوگ اسلام کے معتقد نہیں اکثر ناواقفیت سے اور بعض ضد سے اسلام پر تہمتیں لگاتے
بدعہدی کی اسلام میں اس سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے کہ کوئی جھوٹوں بھی ایسا الزام نہیں
(مسلمانوں کا خدا) کیسے صاف لفظوں میں پکار رہا ہے۔ یا ایّھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود
بعھدھم اذا عاھدوا ۔ اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا ۔ لاتفسدوا فی الارض
اصلاحها۔ خیر یہ تو لکھنے اور کہنے کے احکام ہیں اب دیکھو ان کی تعمیل کہ پیغمبر خدا صلعم نے
مصلحتِ وقت حدیبیہ کی صلح دب کر کی تھی۔ اس میں شرط یہ ٹھہری تھی کہ دوران صلح اگر مکے وا
پیغمبر صاحبؐ کی طرف چلا جائے تو پیغمبر صاحبؐ اس کو واپس کر دیں اور اگر پیغمبر صاحبؐ کا آدمی
میں جا ملے تو خیر۔ صلح نامہ پر دستخط ہو ہی رہے تھے کہ اتنے میں سہیل کا بیٹا ابوجندل جس کو
جانے کی وجہ سے زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ گرتا پڑتا پیغمبر صاحبؐ پاس حاضر ہوا۔ اس
تیور بدلے۔ اور پیغمبر صاحبؐ کو بھی ملال تو بہتیرا ہی ہوا مگر صلح کر چکے تھے۔ صاف کہ دیا

ؔلہ ہم چھوٹے جہاد سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف متوجہ ہوئے ۱۲ ؔلہ اے ایمان والو عہد و پیمان کو پورا کرو۔
کرنے والے۔ عہد کو پورا کرو کیونکہ اس کی پرستش ہونے والی ہے۔ اس کے بعد زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

...نہیں کردں گا۔

...طرح سے ابوبصیر۔ مکّہ سے بھاگ کر مدینہ میں آئے۔ جوں ہی پیغمبر صاحبؐ نے ان کو دیکھا فرمایا ویل امہ
...۔ اور بے تامل ان کو اُن دو آدمیوں کے حوالے کر دیا جو ان کو پکڑنے آئے تھے۔ ایک بڑی ہی عمدہ
...پیغمبر صاحبؐ نے اپنے وقت کے سلاطین کو دعوتِ اسلام کے خط لکھے۔ ایک خط روم کے ہرقل
...تھا وہ جو اس کو ملا تو اس نے دریافت کیا کہ دیکھو مکّے کے لوگ تجارت کے لئے اکثر آیا کرتے ہیں اگر
...حاضر کرو۔ چنانچہ سارے قافلے کو ہرقل پاس لے گئے ان میں ابو سفیان بھی تھے جو اس وقت تک
...کے بڑے مخالف تھے۔ ہرقل نے ان لوگوں سے پیغمبر صاحبؐ کے جزو کل حالات پوچھے۔ اُن میں
...بات یہ بھی تھی کہ اس شخص نے یعنی پیغمبر صاحبؐ نے کبھی بدعہدی بھی کی ہے۔ ابو سفیان کہتے ہیں کہ پیغمبر
...کی وجہ سے کئی بار میرے دل میں آیا کہ جھوٹ کہہ دوں۔ مگر ساتھ والوں کے ڈر سے نہ کہہ سکا۔
...نے پوچھا کہ کبھی بدعہدی بھی کی ہے تو آخر میں اتنی بات کہہ ہی گزرا کہ اب تک تو نہیں کی۔

...

...صاحبؐ کو تو عہد کے نباہ کا یہاں تک خیال تھا کہ ایک خطبے میں آپ نے فرمایا۔ اوفوا بحلف الجاھلیة[1]
...الاسلام لا یزیدہ الا شدۃ۔ معاویہ نے اہل روم سے میعادی صلح کی۔ جب میعاد قریب الانقضا ر
...اس ارادے سے سرحد کی طرف کوکوچ کرنے شروع کردئے کہ میعاد گزرتے ہی حملہ کر دیں۔ اتنے
...گھوڑے پر چلّاتا چلا آرہا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وفاء لا غدر[2]۔ دیکھا تو عمرو بن عینیہ صحابی تھے۔
...پوچھا تو انہوں نے کہا سمعت رسول اللّٰہ ؐ یقول من کان بینه و بین قوم عھدٌ فلا یحلین
...حتی یمضی امدہ او ینبذ الیھم علی سواء۔ یہ سنتے ہی معاویہ الٹے لوٹ پڑے۔
...نے جب نجاشی کے پاس جاکر پناہ لی تو وہاں نجاشی کو ایک لڑائی پیش آگئی۔ مسلمان تو گھبرائے کر
...مرنے کا پیمانہ چھوڑا۔ ع

بھر زمین کر رسیدیم آسمان پیداست

...نجاشی کے ساتھ ہوئے۔ اور اس کی فتح کے لئے دعائیں مانگا کئے۔ سوا الگ ایسے احکام اور

...الا آیا ہوگا [1] زمان جاہلیت کے عہد و پیمان کو نباہو کیونکہ اسلام کی وجہ سے اس کو اور قوت ہوگئی ہے ۱۲
...عہد کا نباہ چاہیے نہ بدعہدی ۱۲ [2] میں نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا کہ اگر
...پیمان رکھتا ہو تو اس کو اس میں تا انقضائے مدت کمی بیشی نہ کرے یا ان کے ساتھ معاملہ بمساوات کرے ۱۲۔

...ن کو ابن حاجب کا کافیہ بنا دیا ہے کہ لفظ مُنہ سے نکلا۔ اور اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہوئی۔ اس طرح کے ...ت کا دل میں خطور کرنا بڑے خطر کی بات ہے۔ یہ نشان ہے اس بات کا کہ طبیعت دین کی باتوں کے قبول ...ے ابا کرتی ہے۔ فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل ...ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء۔ (لکچرار نے کالج کے لڑکوں کی طرف نظر کی جو ہال کے دونوں ...ن پے گیلری پر جمع تھے اور خوب قہقہہ اڑا) بے شک انسان کو جتنی قوتیں جسمانی اور دماغی دی گئی ہیں کسی ...ت سے دی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی قوت کا مہمل اور معطل رکھنا داخل رہبانیت ہے۔ ولا رھبانیۃ ...الاسلام۔ مگر اعتدال شرط ہے ضرور عقل بھی ایک قوت ہے اور بڑی بکار آمد قوت ہے۔ مگر اس کی رسائی ...ایک حد ہے۔ اس کو اس کی حد سے باہر لے چلنا کر پڑی ہے۔ اور یہی وہ عیب ہے جس سے شکی طبیعت ...محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جتنا علم اس وقت دنیا میں ہے ازمنۂ ماضیہ کے علوم سے کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ پھر بھی ...محدود ہے۔ وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔ تو جو شخص دین کی ہر ایک بات کو اپنی عقل کی گرفت میں لانے ...کوشش کرتا ہے وہ اس گھٹکے ٹٹ پونجیے پنساری سے زیادہ آنسٹ نہیں ہو سکتا جو اپنی کوٹکی سے ساری قرابادین ...کا مہیا کر دینے کا ادعا کرے۔

...عقل انسانی میں اتنی وسعت ہوتی کہ وہ تمام اسرار حکمت الٰہی پر احاطہ۔ اور ان باتوں میں جو بعد مرگ پیش ...والی ہیں۔ رائے زنی کر سکتی تو دین کا سارا سلسلہ ہی درہم برہم ہو جاتا۔ اور وہی عقل لوگوں کی ہدایت کو کفایت ...تحقیقات کا جو طریقہ ہمارے نوجوان انگریزی خوان ساکنان ملاء اعلیٰ (لکچرار نے کالج کے طلبہ کی طرف پھر ...دیکھا) پسند کرتے ہیں اس کا ایک پہلو بہت ہی زبون ہے کہ جب ہم ہر ایک مسئلے کو عقل کی روشنی سے ...کسی بات میں تصور فہم کا اعتراف نہ کریں اور جو امر اپنی سمجھ سے بالاتر پائیں اُسے جھٹلائیں۔ بل کذبوا بما ...یحیطوا بعلمہ۔ یا اس کی تاویل کے درپے ہوں تو حقیقت میں ہم مخبر صادق پر ایمان نہیں لاتے بلکہ ایمان ...اپنی عقل پر اور بس۔ یہ بیان منجر ہوتا ہے ایک بہت بڑی بحث کی طرف جس کے لئے قوت ساعد نہیں۔ ...میری ست کسی سے نہیں ملتی۔ نہ اولڈ سکول (پرانے خیالات) والوں کی طرح میں ڈارک دیوز ...اور نہ نیچریوں کی سی بلند پروازی۔ جب سر سید نے مجھ کو لکھا کہ تجھ کو مسلمانوں پر لکچر دینا

...کی چاہتا ہے اسلام کے لیے اس کے سینے کو کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینے کو تنگ رکا ...سے کوئی اس کو آسمان میں لئے چلا جا رہا ہے ۱۲ ؎ علم تو تم کو دیا گیا ہے مگر کچھ یوں ہی سا ۱۲ منہ

؎ جو سمجھ میں نہ آیا لگے اس کو جھٹلانے ۱۲ منہ

ایسی مثالوں کے ہوتے ہوئے ہنڈل برٹش انڈیا میں کبھی کوئی مسلمان اس جہاد کا خیال کر ہی نہیں سکتا جس کے

دشمنی اور مخالفت کی لڑائی - ایسی لڑائی اس عملداری میں کسی بھلے آدمی کا شیوہ نہیں اور نہ اس کو عقل جائز

نہ مذہب - مگر ہاں - (کوئی پولیس کا آدمی تو ادھر ادھر نہیں لگا ہے) گورنمنٹ کہے تو نہیں اہل یورپ کے

لینے کو بے اختیار جی چاہتا ہے - کمبخت مسلمان ہمت ہی نہیں کرتے -

میں نے مضمون ایسا وسیع اختیار کیا کہ اگر میں وعظ کہتا ہوتا تو زیادہ نہیں تاہم ایک برس تو خاصا

میرا دماغ نہیں تھکا - آواز نہیں تھکی - مگر کھڑے کھڑے ٹانگیں تھک گئی ہیں - اور مستمعین بھی ملول ہوگئے

مسلمانوں کے مورلز پر کچھ ریمارکس کرنے کو تھا مگر وہ بھی دیر طلب کام ہے - تو میں اپنے لکچر کو ختم کر

چلتے ایک آیت تو اور سنو - اس کا ایک ایک حرف ہم پر منطبق ہے گویا ہم ہی اس کی شان نزول ہیں -

ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل و من یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم - اس آیت میں دو باتیں "سیرئیس نوٹس"

تو یہ ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ یعنی جو کوئی بخل کرے تو یہ نہ سمجھے کہ دوسرے محروم رہے - نہیں

کیونکہ جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتا اس کا فائدہ اسی کو پہنچتا - اس سے ہماری عام غلطی کی اصلاح ہوتی ہے

کی راہ میں دینے اور لینے والے یاد لوانے والے پر احسان رکھتے اور نہیں سمجھتے کہ خدا کی راہ میں دینا

دینا ہے - دوسری دھمکی - ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم - خدا اور اس کی

اور قدرت کو جاننے پہچاننے والے کے دل پر ویسا ہی اثر کرے گی جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے

القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ - مگر ہم دیسے دل ہیں نہ ویسا ایمان

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ایک دن زرارہ بن اوفی تابعی قاضی بصرہ کا تھا کہ نماز میں فاذا نقر فی الناقور پڑھا

اور چیخ کے ساتھ روح پرواز کرگئی - اب فاذا نقر فی الناقور کے معنی کون سمجھتا ہے اور سمجھتا

کرتا - سمجھنے والے تو ان ٹکروں میں پڑے ہیں کہ عرصہ گاہ محشر نہ ہوا کوئی نوح پر بڑاؤ ہوا -

اصلی معنی مراد ہو نہیں سکتے - اللہ میاں بھی کتنے ہوں گے کہ عجب کٹھ حجت بندوں سے معاملہ

۱؎ تمام ہندوستان ہو ۲؎ دیکھو تم ہی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو کوئی کوئی تم میں سے بخل کرتے

حق میں بخل کرتا ہے - اور اللہ بے نیاز ہے اور تم حاجت مند ہو اور اگر نہ مانو گے تو تمہارے بدلے دوسروں کو لے آئے گا

۳؎ اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کیا ہوتا تو وہ خدا کے خوف سے جھک گیا ہوتا پھٹ گیا ہوتا - ۴؎ جب

ہوگا۔ تو میں نے اپنے ان ہی خیالات کی وجہ سے فی اول الوہلہ چاہا تھا کہ عذر کروں۔ پھر میں نے، کہ
تو نہیں مگر شاید کسی کو ایسا گمان ہوکر لاہور کی کانفرنس میں جو ذرا تعریف ہوگئی تھی تو شیخی میں آگیا ہے
ہیں تو بوڑھے نخرے کرتا ہے۔ اس سو ظن کے دفع کرنے کو میں بے عذر آموجود ہوا۔ اگر آج
کوئی خاص اثر پیدا کیا تو واہ رے ہیں۔ ورنہ مجھ کو تو اس مضمون پر کوئی حرف منہ سے نکالتے ہوئے

یہ ظرف خدا نے سرسید ہی کو دیا ہے ع

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

ترکیب بند

مولانا مولوی محمد الطاف حسین صاحب حالی

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگوڑھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

۱۰

ترکیب بند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمانہ دیر سے چلا رہا ہے اے مسلمانو — کہ ہے گردش میں میری غیب کی آواز پہچانو
…ے ہوں گر نہ معنی لَا تَسُبُّوا الدَّھرَ کے تم نے — تو اب سن لو کہ ہوں میں شانِ ربانی مجھے مانو
…مع اللہ ہوں گے جن کا کہنا مل بھی جاتا ہے — اگر میری نہ مانو گے، تو پچتاؤ گے نادانو
…کی بازی کا منصوبہ گیا کب کا پلٹ یارو — خبر تم کو بھی ہے کچھ؟ اے میری چالوں سے بیگانو
…ے وہ دن کہ نفرین کرتے تھے دیندارِ دنیا پر — بقائے دین و ملت منحصر دنیا پہ اب جانو
…ے وہ دن کہ ثروت باپ دادا چھوڑ جاتے تھے — بس اب ثروت ہے مزدوروں کا حصہ اے تن آسانو
…ے وہ دن کہ لاکھوں بے ہنر یہاں عیش کرتے تھے — ہوا ہے بے ہنر جینا بھی اب مشکل میری جانو
…ہنر اور فن پہ تم وہ مٹنے والے ہیں — یہ سودا کب تک اے شمعِ سحر گاہی کے پروانو
…گے وہ جس گھر کو نہیں دیار رہا کوئی، — کہاں بیٹھے ہو تم اے خانہ ویراں کے دربانو

نصیحت میری مانو اب بھی اپنی ہٹ سے باز آؤ
پھرے جو وقت دیکھو میری چتون تم بھی پھر جاؤ،

…حکومت کا بس اب حکمت کی ہے باری — جہاں میں چار سو علم و عمل کی ہے علم داری
…ہے معلوم یہ ان کو — کہ ہیں اب جہل و نادانی کے معنی ذلت و خواری
…دانش کی ہے ہر فن و صناعت میں — نہ چل سکتی ہے اب بے علم نجاری نہ معماری

…کی طرف اشارہ ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں "لا تسبوا الدّھر فان الدّھر ھو اللہ" یعنی زمانہ کو بُرا نہ … ہے اور زمانہ کے جو واقعات تم کو ناگوار گزرتے ہیں وہ درحقیقت خدا کے کام ہیں۔

جہاں علم تجارت میں نہ ماہر ہوں گے سوداگر، تجارت کی نہ ہوگی تاقیامت گرم بازاری

نہ آئے گی پسند اُن نوکروں کی خدمت و طاعت جنھیں پائیں گے آقا زیور تعلیم سے عاری

اگر چاہیں گے کرنی آدمی گھوڑوں کی سائیسی تو دینا ہوگا ان کو امتحان علم بے عاری

نہ مستغنی بکا دل علم سے ہیں اب نہ باورچی ہوا ہے مدرسوں مطبخوں تک فلسفہ جاری

یقیں جانو کہ آئندہ ملے گی درسگاہوں میں گر آٹا پیسنے کو چاہیئے گی اک پسنہاری

کوئی پیشہ نہیں اب معتبر بے تربیت ہرگز نہ فصادی نہ جرّاحی، نہ کحالی نہ عطاری

جہاں تک دیکھئے تعلیم کی فرماں روائی ہے،

جو سچ پوچھو تو نیچے علم ہے، اوپر خدائی ہے

گئے وہ دن کہ تھا علم و ہنر انساں کا اک زیور ہوئی ہے زندگی خود منحصر اب علم و دانش پر

کوئی بے علم روٹی سیر ہو کر کھا نہیں سکتا نہ زرگر اور نہ آہنگر، نہ بازی گر نہ سوداگر

مہندس چاہیئے مزدور اب اور راج اقلیدس بس اب دنیا میں بے علموں کا ہے اللہ ہی

نہ پہنے گا کوئی جاہل کی شاید سی ہوئی جوتی، بس اب موچی فلاطوں سے یونہی کچھ ہو

جہانداری میں آج ایک ایک عامل ہے جم و کسریٰ جہانگیری میں ہے ایک اک سپاہی

گئے وہ دن کہ تھے محدود کام انسان کے سارے برابر تھا بیٹے کا گھونسلا اور آدمی کا

یہ دورہ ہے بنی آدم کی روز افزوں ترقی کا جو آج اک کام ہے اعلیٰ تو کل ہے اس سے اعلیٰ

کوئی دن میں خسارہ سب سے بڑھکر اس کو سمجھیں گے کہ دو دن آدمی ٹھہرا رہے یہاں ایک حال

نہ تھا غیر از ترقی فرق انسان و حیوان میں، دیا ہے امتیاز انساں کو یہ تعلیم نے

زمانہ نام ہے میرا تو میں سب کو دکھا دوں گا

کہ جو تعلیم سے بھاگیں گے نام ان کا مٹا دوں گا

ہمارے شکر سے اے قوم احسان اُسکا بالا ہے کہ جس نے قوم کی تعلیم کا یہاں ڈول ڈالا

خدا کی برکت اور رحمت ہو نازل تجھ پہ اے سید کہ تو نے بھائیوں کا ڈوبتا بیڑا سنبھالا

فدائی قوم کے تجھ سے ہی گذرے ہونگے دنیا میں کہ دلسوزی کا جن کی آج قوموں میں ہے

بھلائی کا تری احسان مانیں یا نہ مانیں ہم، بھلائی کرنے والوں کا ہمیشہ بول بالا

کریں کیا گر نہ ابنائے زماں ہوں بدگماں تجھ سے کہ درد دل کی کیفیت سمجھ سے ان کی

نمونہ کوئی ہمدردی کا دیکھا تھا نہ یاروں نے ترے کاموں نے ان کو اس لیے حیرت

ہے کام جو تونے نہ ڈرا انجام سے اس کے   کہ نیکی کا نشاں قائم خدا خود رکھنے والا ہے،
بازو نے سب کچھ پر بہت کچھ ہے ابھی کرنا،   ہے آخر قوم کی تعلیم یا منہ کا نوالا ہے،
ے احباب اک قصر رفیع الشان سمجھے ہیں،   نہ ہو تو اس کا پشتیباں تو اک مکڑی کا جالا ہے،

عزیزوں کو خدا وہ نامبارک دن نہ دکھلائے
کہ سایہ تیری ہمدردی کا ان کے سر سے اٹھ جائے

ے احسان رہ رہ کر سدا یاد آئیں گے اُن کو،   کریں گے ذکر ہر مجلس میں اور دہرائیں گے اُن کو
کوشش پہ تیری زندگی میں جو کہ ہنستے ہیں   نتائج اس کے تیرے بعد خون رلوائیں گے اُن کو
راؤں کو جو منسوب کرتے ہیں ضلالت سے   زمانہ کے حوائج جلد تر شرمائیں گے اُن کو،
ے کاموں کو خود رائے پر جو محمول کرتے ہیں   دل ان کے کوئی دن جاتا ہے خود جھٹلائیں گے اُنکو
وں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید   وہ جب آئینہ دیکھیں گے، تو ہم دکھلائیں گے اُنکو
ت مشکل ہے جانی سرد مہری قوم کے دل سے   مگر تیرے ہی دل کے داغ کچھ گرمائیں گے اُن کو
بھی کہیں کچھ کچھ دبی چنگاریاں باقی   لگائیں گے وہ گھر میں آگ جب سلگائیں گے اُنکو
ت ہیں مدعی ہمدردی اسلام کے لیکن   ٹٹولیں گے انھیں جب یار خالی پائیں گے اُن کو
تسلیم کر اُن کی ملی فرصت وظائف سے   تو تیری خدمتیں اسلام کی گنوائیں گے اُن کو

ملا گو قوم سے اب تک نہیں اُصلاً صلا تجھ کو
نہیں امید پر تجھ سے کہ ہو اس کا گلا تجھ کو

انھوں نے قوم کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا ہے   انھوں نے پھل صلا محنت کا کم دنیا میں پایا ہے،
خوش نصیبی تھی کہ ثمرہ تیری کوشش کا   خدا نے زندگانی میں تری تجھ کو دکھایا ہے
چلے اور آئیں اکثر آندھیاں لیکن   رہا گلزار ہو کر باغ جو تو نے لگایا ہے،
ساتھ بھی تیرا ہر اک دوست دل جاں سے   اگر دو چار نے کچھ ہٹ کے تیرا دل دُکھایا ہے،
دھر اُترے دکھن تک   مددگار اپنا جس گوشہ میں ڈھونڈا تو نے پایا ہے،
سندھ تک کشمیر سے اس کاری تک   دلوں میں تو نے سکہ شہر شہر اپنا بٹھایا ہے،
ور ہیں، دو آبہ میں ترے ساتھی   ترا مداح ملکوں میں ہر اک اپنا پرایا ہے،
ک جس نے ہند میں اوّل   رکاب اسلام کی تھامی اور اس پر سر جھکایا ہے،
پنجاب اور پنجاب والوں پر   جنھوں نے ہر سفر میں تجھ کو آنکھوں پر بٹھایا ہے،

جنھوں نے قوم کا ہمدرد دل سے تجھکو مانا ہے تری نصرت میں اخلاص مسلمانی دکھایا ہے

نہ ہوا افسردہ دل اور قوم پر فیض اپنا کہہ جاری
کہ اک حکمت سے تیری بندہ رہی ہیں ہمتیں ساری

ہوئے ہیں سرد دل یاروں کے توڑ ہارس بندھا تارہ امیدیں اُن کے استقلال سے اپنی بڑھا...
ہوا پُرداہوا یا پھوڑا، نہ کر تو اُس کی کچھ پرواہ لگایا ہے چمن جو تو نے پودا اس میں ...
امیدیں ہیں بہت وابستہ تیری زندگانی سے دعائیں قوم کی لے لے کے عمر اپنی بڑھا...
ابھی سیراب کم ہیں اور بہت ہیں تشنہ لب باقی سبیل آخر لگائی ہے تو پیاسوں کو پلا...
نہیں تعلیم بے علموں کی کم احیائے موتیٰ سے جہاں تک تجھ میں دم باقی ہے مردوں کو...
زبانیں تو نے گر اپنی یہ کھلوائی ہیں حق کہہ کر تو خاموشی سے اپنے نکتہ چینوں کو ...
فرو ہوتی نہیں آتش سے جب آتش بھڑکتی ہے ہر اک شعلے کو آب بردباری سے بجھا...
کیا ہے زندہ قوموں کو، سدا قوموں کے کشتوں نے مہم گر فتح کرنی ہے، تو چوٹیں دل پہ کھا...
شدائد میں تحمل خاص میراث انبیاء کی ہے جو تو آل محمدؐ ہے تو سب صدمے اُٹھا...

کوئی دن اور اس دارالمحن میں رنج سہنا ہے
پھر اس کے بعد تجھکو، زندہ جاوید رہنا ہے

عزیزو احق کی نعمت ہے یہ پیر ناتواں ہم ہیں، پھر ایسا پیر ہے ہم میں نہ کوئی نوجواں ...
ہزاروں ہم میں ہو نگے بیچلر اور ماسٹر پیدا مگر اے قوم پھر یہ صورتیں پیدا کہاں ...
ہو ہم میں قوم کا ہمدرد یہ قدرت خدا کی ہے نہیں رشتہ کوئی مدت سے باقی درمیاں ...
ہمارے تفرقوں نے کر دیئے تحلیل سب اجزار نہ پاؤ گے کہیں ترکیب قومی کا نشاں ...
ابھی اٹھ کر فلاح قوم پر کوئی کمر باندھے ہزاروں اُس سے پیدا ہو جائیں گے بدگماں ...
ابھی سن لیں کسی قومی جماعت میں شکر بندی ہزاروں ہوں گے یہ بدنال سن کر شاں ...
بن آئے قوم کی خدمت تو کیونکر ہم سے بن آئے ۱۲ نہ دوراندیشیاں ہم میں نہ خیر اندیش ...
اگر بوجھ اس پہیلی کی نہ سید ہم کو بتلاتا تو اسلامی اخوت تھی فقط اک ...
نہ کی سید کے منصوبوں کی گر تائید یاروں نے تو پھر ہرگز سنبھلنے کی نہیں تاب ...

بہت مشکل سے ہاتھ آیا ہے، منزل کا نشاں یارو
پہنچنے دو سلامت تابمنزل کارواں یارو

رہو جیسے رہے ہو قوم کے غمخوار و یار اب تک
گرد دھندلا نہ اس رستے کو جو ہے بے غبار ابتک
جماعت کو تمہاری دیکھتے ہیں لوگ حسرت سے
تمہارے دم سے ہی کچھ قوم کا باقی وقار ابتک
تمہاری کوشش اور ہمت کا چرچا ہے زمانہ میں
تمہاری خدمتوں کی قوم ہے منت گذار اب تک
جو کام انجام کرنا ہے تو پیدا کے رہو حامی
کہ قومی کامیابی کا اسی پر ہے مدار اب تک
عزیزو دوستو! سن لو کہ ہے آپس کی ان بن کا
وہی انجام جو ہوتا رہا ہے آشکار اب تک
پڑے ہیں جابجا بکھرے ہوئے اطراف عالم میں
کھنڈر لاکھوں ہمارے تفرقوں کے یادگار ابتک
ہزاروں باغ ویران ہو گئے آپس کے جھگڑے میں
پلٹ کر پھر نہیں آئی جہاں فصل بہار ابتک
بے فرق لاکھوں کر دیئے باد مخالف نے
زمانے کو نہیں معلوم خود جن کا شمار ابتک
… کر فارغ ہو گئے ہم خاک میں مل کر
ہماری گھات میں ہے انقلاب روزگار ابتک
… آتا نہیں یہاں حملۂ دوران سے بچنے کو
سوا اس درسگاہ قوم کے کوئی حصار ابتک

کرو پورا حصار قوم کو سر جوڑ کر یارو
ہٹاؤ حملۂ دوران کو سب جی توڑ کر یارو،

… سد راہ آسیب زمان ہو گا،
اسی دار الشفا میں بخت پیر اپنا جوان ہو گا
… صورت ابھرنے کی ہماری کوئی پستی سے
اگر ہو گا اسی گھر سے بلند اپنا نشان اس کا
… اڑا یا ہے علم کی ہم کو سبک سر سے
اسی پاسنگ سے ہو گا تو یہ پلہ گراں ہو گا
… علم روز افزوں ترقی کا ہے سر چشمہ
اسی چشمہ سے دیکھو گے کہ اک دریا رواں ہو گا
… نیماں پھیلیں گی خوبی سے سوا اسکی
ہمارے واسطے دنیا میں یہ باغ جناں ہو گا
… آگئی آب و ہوا اس کھیت کی ہم کو
تو جو اٹھے گا پودا اس زمیں سے آسمان ہو گا
… باقی ہے خصلت حق شناسی کی
تو ایک اک نونہال اس باغ کا خود باغباں ہو گا
… عالم اسباب دنیا کو بنایا ہے
تو جو نکلیگا یہاں سے کامیاب و کامران ہو گا
… سے ہے قحط الرجال اب قومیات میں
اسی کھیتی سے اس میں جنس مردم کا سماں ہو گا
… کہتے ہیں یہ تعلیم ڈھادے گی
نہ ڈھینے دے گا حق اسلام پر گر مہرباں ہو گا
… دار العلوم اسلامی اخوت کی
ہم اس سے بدگماں ہونگے جو اس سے بدگمان ہو گا

کبھی یہاں آ کے دیکھا بھی ہے اے نکتہ چیں یارو
برا کہنا گھروں میں بیٹھ کر اچھا نہیں یارو،

اگر رکھتے ہیں دل پہلو میں آکر یہ چمن دیکھیں — ریاض قوم کا فصل خزاں میں بانکپن دیکھیں
وطن کو جو سمجھتے ہیں کہ ہے ترجیح غربت پر — وہ آکر شام غربت بہتر از صبح وطن دیکھیں
ہوئے ہیں جمع یہاں جو نونہال اطراف سے آکر — بہم سب کو شریک شادی و رنج و محن دیکھیں
محبت ان میں جب دیکھیں تو سمجھیں بھائی ماں جائے — وطن پوچھیں تو ہند و سندھ و پنجاب و دکن دیکھیں
اگر نیت میں پوچھیں ایک کا حال ایک سے آکر — تو ہر طفل و جوان میں حفظ غیب و حسن ظن دیکھیں
تکلف سے بری ایک اک کو دیکھیں اور بناوٹ سے — سخن میں راستی دیکھیں بیاں میں سادہ پن دیکھیں
تواضع منعموں کی دیکھیں اور غیرت غریبوں کی — ادب بچوں کا دیکھیں نوجوانوں کا چلن دیکھیں
تامل رائے میں دیکھیں تو دیکھیں کام میں پھرتی — لڑائی فیلڈ میں دیکھیں کلب میں یونین دیکھیں
اطاعت سلطنت کی، احترام اہل حکومت کا — وفاداری کی گردن میں بندھی سب کے رسن دیکھیں
نہ بُو اُن میں غلامی کی، نہ بے باکی کی خوان میں — ادب اور معتدل آزادگی اُن کا چلن دیکھیں
زبان سے قیصر ہندوستان کا نام لے کوئی — تو اک دریا محبت کا دلوں میں موجزن دیکھیں
سلف پر فخر دیکھیں، اور تاسف اپنی حالت پر، — لگن اسلام کی اور قوم کی دل میں [illegible] دیکھیں

نمازوں کی تقید دیکھیں، اور روزوں کی پابندی،
اجازت نیک کرداری کی، اور ہر کام کی بندی

کلب میں آکے گھر احباب رنگ انجمن دیکھیں — تو زیب کرسی صدر اک مجسم [illegible]
نہ دیکھی ہوں جنھوں نے شفقت و طاعت کی تصویریں — وہ بک ور اُس کے شاگردوں کو باہم [illegible]
تاسف کرتے ہیں جو ہند کی نااتفاقی پر، — کلب میں ہندیوں کے آئین اور یونین [illegible]
اگر باور نہ ہو اخلاص سنی اور شیعی کا — بہم شیر و شکر یہاں چار یار و پنجتن دیکھیں
نہ دیکھا ہو جنھوں نے پیار ہندو اور مسلمان میں — وہ آکر مسلم اور ہندو کو یک جان و دو تن دیکھیں
مسیحی پوششیں دیکھیں مسلمانوں کے بچوں کی — مسیحی کو مسلمانی قبا زیب بدن دیکھیں
مجسم دیکھنی ہو شکل مہر مادری اُن کو — وہ بچوں سے سلوک آرنلڈ و [illegible]
اگر ہو دیکھنی تقریر میں تصویر معنی کی — تو وا اُس کا بوقت درس انداز [illegible]
اگر اسکول میں چاہیں کہ دیکھیں ہورسٹ کو آکر، — فرائض میں تمام اوقات اُس کے [illegible]
دم تدریس دیکھیں چکرورتی کو اگر برسوں — نہ پیشانی پہ بل دیکھیں نہ [illegible]
ادب اور مشرقی تاریخ کا ہو دیکھنا مخزن — تو شبلی سا وحید عصر و یکتائے [illegible]

ابوجعفر طوسی کو زندہ دیکھنا چاہیں، تو عباس ابن جعفر سا محیط علم و فن دیکھیں
...ی کو ناہ دارالعلم پر ہوں قوم کے نازاں جو آکر اس کا ایک اک در مکنون من و عن دیکھیں
...ن کے بعد دیکھیں گر مربی اپنے بچوں کا تو اک بچوں سے بڑھ کر زندہ دل پیر کہن دیکھیں
...ی ہیں رنج میں، صحت میں بیماری میں دکھ سکھ میں اُسے جب آ کے دیکھیں قوم کی دھن میں مگن دیکھیں
...پ کس طرح ہم باغباں کی مدح و تحسیں سے جب ایسا حیرت افزا آنکھ سے اپنی چمن دیکھیں
...یں یہ کہ ہے اسکو ہماری مدح کی پروا اگر سید کا استحقاق اہل انجمن دیکھیں
...ب قوم سنتا ہے در و دیوار سے تحسیں جنھیں باور نہ آئے وہ محب قوم بن دیکھیں

ادا سید کا حق تو ہم سے ہو سکتا ہے کیا حالی
مگر ہاں ہم کو اپنا فرض کرنا تھا، ادا حالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترکیب بند

مولانا شبلیؒ

چیست کین بزم بآئین دگر بست طراز
بزم گاہیست ہمانا ہمہ برگ و ہمہ ساز
شاہد بزم دگر چہرہ برافروخت بناز
باز این گنبدِ فیروزہ پرُست از آواز
پردۂ دیدہ بود فرش بہ پہناؤ دراز
بسکہ والا گہراں اند درو جلوہ طراز
رہبرِ قافلۂ ما بہ نشیب و بر فراز
در نوشتند بپائے طلب ایں راہ دراز
ہمہ دانش طلب و دیدہ ور و نکتہ نواز
انجمن را بتوان گفت کہ بر خویش بناز
در بہ پرسی کہ چہ ایں ہمہ زیب است و طراز
ندہم پاسخ و افسانہ ز سر گیرم باز
لاجرم پردہ کشایم ز رخ شاہد راز
مژدہ بر مژدہ رسانم کہ بصد زینت و ساز
چار ریں مجلس تعلیم نہادند آغاز
ہی چہ آغاز۔ کہ طغرائے صد انجام است ایں

...بزم می برد اینک کہ بدیں زینت و ساز
...ہیست ہمانا ہمہ رنگ و ہمہ بوئے
...بادا اہل نظر را کہ تماشا مفت است
...نو طرب از خاک بگردون برسد
...بر آئیں ادب آئے کہ سر تا سرِ بزم
...تا چہ قدر پایہ بلند است امروز
...صد جوان حوصلہ پیرے بنگر
...سایہ بزرگان کہ زیستابی شوق
...فرخ و ہمایوں نفس و پاک نہاد
...از شرف نسبت ایشاں گزرد
...گرمی ہنگامہ ببین
...ہمہ در ذوق سخن
...و شوق تو چو از حد گزرد
...و ما از جا روم از جوش طرب
...تمکین و شکوہ
...کہ پیرایۂ ایام است ایں

ہاں .بیا۔ عرصہ گہ شوق و تمنا بنگر
انچہ از گرمی ہنگامہ و انبوہے ناز
گوشہا۔ محو نواہائے دل آویز بہ بین
آں گراں مایہ بزرگاں کہ بدانش شل اند
دونشان مے طلبی۔ بہر شناسا بودن
نگہ از مہر۔ سوئے حالی آزادہ فگن
آں یکے را بلب۔ آں نغمۂ جانسوز بہ بیں
پس ازاں پایہ فرود آئے و بہ پائیں بساط
نالۂ چند کہ ریزد زلبش باز شنو
تابسنجی کہ فغانش نبود بے چیزے
ہرچہ از شوکت اسلام۔ شنیدی زین پیش
اینک آں دفتر اقبال۔ پراگندہ بہ بیں
وودمانہا۔ ہمہ سرگشتۂ حرمان۔ دریاب
آں بگردوں فغاں سنجی احباب شنو
بگذر از کجروی چرخ و نگوں ساری بخت

ہاں بدریوزۂ فیض آئے و مواسا
ہیچ جائے نتوان یافت بہ ہر جا
دیدہ ہا۔ راہمہ حیران تماشا
ہمہ را جائے۔ وریں بزم دل آرا
فرۂ تابش اقبال۔ بہ سیما
واں نذیر احمد طوطی شکر خا
واں دگر رابکف۔ آں دفتر انشا
شبلی دل زدہ را۔ زمزمہ پیرا
پس۔ زجا رفتن و لہائے شکیبا
انچہ برمارود از چرخ ستم زا
اینک آں زمزمہ را مایۂ سودا
اینک آں نسخہ اسلام بجزا
خاں دمانہا۔ ہمہ در رفتہ بر
واں دل آشوب شکر خندۂ اعدا
انچہ برمارود ازجور۔ ہم از ما

چند۔ بابخت و فلک۔ دست و گریباں باشیم
صرفہ آں ست کہ از کردہ پشیمان باشیم

روزگاریست کہ سرگشتہ سعیئم۔ نگر
ہرچہ گفتیم و شنیدیم۔ بجائے نرسید
ہیچ از ناوک تدبیر نیامد بہ نشاں
چار سال است کہ این جادہ نوردیم و ہنوز
تا چہ سوداست کہ در عرصۂ سالی دو سہ روز
تاچہ سوداست کہ در بزم بہنجار سخن
ہم زہیر تاجیہ۔ دیدہ وراں جمع آیند
آں یکے۔ گرم۔ زجا خیزد و استد بر پائے

نخل اندیشۂ ما ہیچ نیاورد
گرچہ۔ صد بار بگفتیم
ہمہ بگزار۔ ہیں کانگرس
حاصل ما نبود زاں ہمہ
نغزۂ چند سرایند
مصرعی چند۔ ببافند
وانگہ آں دفتر پارینہ
رو بہ بزم آرد و

بر آں حرف دلاویز زبر باں و جج — گوید آنگو نہ کہ رسم است در آئیں ہنر
ان جملہ بہ تسلیم و بہ انکار آیند — خود گمان بردہ کہ از پی بودش نفع و ضرر
ی فراداں سخن از گفتہ و ناگفتہ رود — تا بجائے کہ خود آں حرف شود یک دفتر
دمہ بخشی کہ گزینند بپایان سخن — جملہ دارند قبولش کہ ازیں نیست مفر
بعد ازاں کاہمہ ہنگامہ نشینند از پائے — بزم برہم شود و خلق شود۔ راہ سپر
ی عنہا ہمہ افسانہ و افسوں گردد — آں بناہا ہمہ یک بارہ شود زیر و زبر
از اندیشہ تہی گردد و یاراں عزیز — مست خسپند بغلفت کدہ تا سال دگر

خود ہمیں ست گر آئیں طلب گاری ما
وائے بر ما و بریں ہرزہ زیاں کاری ما

چند سال است کہ یک کس ز عزیزان دیار — می ندانست کہ چوں میگذرد لیل و نہار
بو نیرنگ ہمی آورد از پردہ سپہر — تا چہ در باخت ز بازی فلک عربدہ کار
رملہ کاری ما بر سر اسلام چہ رفت — تا چہ بودیم و چہ ہستیم و چہ داریم شعار
کار و ہم از فتنہ گریبائے فلک — فارغ از خویش و ہم از خستگی خویش و تبار
سر ما بادۂ دوشینہ فرو بردہ بخواب — ہمہ رامستی پیشینہ در افزودہ خمار
حال است بخواب اندر و نیرنگ سپہر — فتنہا ریخت نہ چندانکہ توان کرد شمار
کار ہر پواز تو مسلۂ صبر گزشت — بر گرفتیم سر از خواب سراسیمہ و زار
ب ہراز موبر کہ آہ ایں چہ جفا رفت بما — دل در اندیشہ کہ ہی تا چہ بود چارۂ کار
کرم براہ طلب افتاد چناں — کہ دراں پویہ ندانستی روز از شب تار
ماندہ در ایں رہ بہ نشیب و بہ فراز — پاہا گرچہ دریں مرحلہ ماند از رفتار
راہ روی بود کہ باایں تگ و پوے — خود بسر منزل مقصود نیفتاد گزار
کاری و بربادی ما ہیچ نکاست — ماہمانیم و ہماں برہمی شہر و دیار
بخت ہم امروز چناں است کہ بود — حالت جملہ۔ ہم امسال ہماں است کہ پار
جہاندار و جہاں بخش توئی — بندگان تو دریغ است کہ باشند ترار
شنید باایں روز سیاہ — خاک بوسان سر کوئے رسول مختار
ہمہ اینکہ دریں کد باشیم — ماکہ از حلقہ بگوشاں محمد باشیم

ہاں. بیا - عرضہ گہِ شوق و تمنا بنگر
انچہ از گرمی ہنگامہ وانبوہے ناز
گوشش ہا۔ محو نواہائے دل آویز بہ بین
آں گراں مایہ بزرگاں کہ بدانش مثل اند
دو نشان مے طلبی - بہر شناسا بودن
نگہ از مہر - سوئے حالی آزادہ فگن
آں یکے را بلب - آں نغمۂ جانسوز بہ بیں
پس ازاں پایہ فرود آئے و بہ پائیں بساط
نالۂ چند کہ ریزد زلبش باز شنو
تابسنجی کہ فغانش نبود بے چیزے
ہر چہ از شوکت اسلام - شنیدی زیں پیش
اینک آں دفتر اقبال - پراگندہ بہ بیں
وو دمانہا - ہمہ سرگشتۂ حرمان - دریاب
آں بگردد رفغاں سنجی اجاب شنو
بگذر از کجروی چرخ و نگوں ساری بخت

ہاں بدریوزۂ فیض آئے
ہیچ جائے نتوان یافت بہ
دیدہ ہا - راہمہ حیران
ہمہ راجائے - ورِیں بزم
فترۂ تابش اقبال - بہ
واں نذیر احمد طوطی
واں دگر را بکف - آں دفتر
شبلی دل زدہ ما - زمزمہ
پس - زجا رفتن دلہائے
انچہ برما رود از چرخ ستم
اینک آں زمزمہ را مایہ سود
اینک آں نسخہ اسلام
خاں دمانہا - ہمہ در رفتہ بر
واں دل آشوب شکر خندہ
انچہ برما رود از جور - ہم

چند - بابخت و فلک - دست و گریباں باشیم
صرفہ آں ست کہ از کردہ پشیماں باشیم

روزگاریست کہ سرگشتہ سعئیم - مگر
ہر چہ گفتیم و شنیدیم - بجائے نرسید
ہیچ از ناوک تدبیر نیامد بہ نشاں
چار سال است کہ این جادہ نوردیم و ہنوز
تا چہ سوداست کہ در عرصۂ سالی دو سہ روز
تا چہ سوداست کہ در بزم بہنجار سخن
ہم زبیر تا حیثہ - دیدہ وراں جمع آیند
آں یکے - گرم - زجا خیزد و استد برپائے

نخل اندیشۂ ما ہیچ
گرچہ - صدبار بگفتیم
ہمہ بگزار - ہیں
حاصل ما نبود زاں ہمہ
نغزۂ چند سرایند
مصرعی چند بخوانند
وانگہ آں دفتر پارینہ
رو بہ بزم آرد

ورقی حرف دلاویز زیر باں و حجج — گوید آنگونہ کہ رسم است در آئیں ہنر
[illegible] بلا بہ تسلیم و بہ انکار آیند — خود گمان بردہ کہ از پی بودش نفع وضرر
[illegible] سخن از گفتہ و ناگفتہ رود — تا بجائے کہ خود آں حرف شود یک دفتر
[illegible] کہ گویند بپایان سخن — جملہ دارند قبولش کہ ازیں نیست مفر
[illegible] ہنگامہ نشیند از پائے — بزم برہم شود و خلق شود۔ راہ سپر
[illegible] افسانہ و افسوں گردد — آں بنا ہا ہمہ یک بارہ شود زیر و زبر
[illegible] ہمی گردد و یاراں عزیز — مست خسپند بغلفت کدہ تا سال دگر

خود ہمیں ست گر آئیں طلب گاری ما
ولے برما و بریں ہرزہ زیاں کاری ما

چند سال است کہ یک کس ز عزیزان دیار — می ندانست کہ چوں میگذرد لیل و نہار
[illegible] ہمی اورد از پردہ سپہر — تا چہ در باخت ز بازی فلک عربدہ کار
[illegible] بر سر اسلام چہ رفت — تا چہ بودیم و چہ ہستیم و چہ داریم شعار
[illegible] از فتنہ گریبائے فلک — فارغ از خویش و ہم از خستگی خویش و تبار
[illegible] در شینہ فرو بردہ بخواب — ہمہ راستی پیشینہ در افزودہ خمار
[illegible] خواب اندر و نیرنگ سپہر — فتنہار بخیت نہ چندانکہ توان کرد شمار
[illegible] حوصلہ صبر گزشت — بر گرفتیم سر از خواب سراسیمہ و زار
[illegible] کہ آہ ایں چہ جفا رفت بما — دل در اندیشہ کہ ہی تا چہ بود چارۂ کار
[illegible] براہ طلب افتاد چناں — کہ دراں پویہ ندانستی روز از شب تار
[illegible] ایں رہ بہ نشیب و بہ فراز — پایہا گرچہ دریں مرحلہ ماند از رفتار
[illegible] بود کہ بااین تگ و پوے — خود بسر منزل مقصود نیفتاد گزار
[illegible] و بربادی ما ہیچ نکاست — ما ہمانیم و ہمان برہمی شہر و دیار
[illegible] ہم امروز چنان است کہ بود — حالت جملہ۔ ہم امسال ہماں است کہ پار
[illegible] جہاندار و جہاں بخش توئی — بندگان تو دریغ است کہ باشند نزار
[illegible] شیند بایں روز سیاہ — خاک بوسان سر کوئے رسول مختار
[illegible] ایکہ دریں کد باشیم — ماکہ از حلقہ بگوشاں محمد باشیم

قصیدہ

آغا کمال الدین سنجر

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

بمقام علی گڑھ

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

قصیدہ آغا کمال الدین سنجر

عِبرۃٌ لِلنّاظِرین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بنام خداوندگار عنوان را — کہ نطق داد و روان داد آخشیجان را
جہاں خدائے مقدس کہ دست قدرت او — نمودہ پہن بساط بسیط گیہان را
جہاں خدائے معظم کہ ذات اقدس او — بعقل و علم بیارا است شخص انسان را
جہاں خدائے کہ از ترک سجدۂ آدمؑ — رجیم کرد ز درگاہ قرب شیطان را
جہاں خدائے مکرم کہ بر رسول کریمؐ — ز روئے معجزہ نازل نمود قرآن را
جہاں خدائے کہ از سنگلاخ خاک عرب — زمین دین دمانید باغ و بستان را
جہاں خدائے کہ از فر دین ختم رسل — عطا ربزمرۂ اسلام کرد ایمان را
جہاں خدائے کہ با مصطفٰے شب معراج — ز پردہ داد برون رازہائے پنہان را
جہاں خدائے کہ بر اہل کفر چیرہ نمود — بزور و قوت دین نبی مسلمان را
ما جماعت آنیم ماکہ در رہِ دین — چو خارہ خار شمردیم مال و ہم جان را
ما جماعت آنیم ماکہ در بغزا — خدائے داد بما نصرت نمایان را
ما جماعت آنیم ماکہ در اسلام — تہی ز کفر نمودیم سطح گیہان را
ما جماعت آنیم کو بنصفت و داد — برون ز دہر نمودیم ظلم و طغیان را
ما جماعت اسلام ما ہمہ نستیم — کہ نور طلعت ما بود زیب ایوان را
[illegible] گروہ فقیریم کو بدولت دیں — بضرب تیغ گرفتیم روم و ایران را

ہماں گروہ تلیلیم کو بشوکت و فر
خدائے داد بما دولتِ فراواں را

ہماں گروہ شجاعیم کو بگاہ نبرد
ز فرق پوست کشیدیم شیر غژاں را

ہماں گروہ غیوریم کز شکستن بت
بسوختیم دلِ شومِ بت پرستاں را

ہماں گروہ جلیلیم کو بحکم خدائے
مطیع و بندۂ خود ساختیم شاہاں را

ہماں گروہ جوادیم کو بخشش وجود
بدہر خیرہ نمودیم چشم قاآں را

ایا جماعت آنیم ماکہ در گیتی
رواج دہر نمودیم علم و عرفاں را

ایا جماعت آنیم ماکہ در حکمت
زبان ناطقہ بستیم اہلِ یوناں را

ایا جماعت آنیم ماکہ اہل فرنگ
گرفتہ اند زما علم دین و دوراں را

ایا جماعت آنیم کو بفضل خدائے
بتحت حکم کشیدیم ملک امکاں را

ایا جماعت آنیم کو بچالاکی
بگوئے کلۂ دشمن زدیم چوگاں را

اگر کہ رستم دستاں بجنگ ما نگریست
زدی ز فرط تحیت بفرق دستاں را

بضرب تیغ دلیران فوج ما باللہ
عدو ندید دگر بارہ روی میداں را

بکوفتیم ہمانا بگرز ہیکل سائے
سر سراں جہاں ہمچو پتک سنداں را

نشست بر دل سخت حسود تا سوفار
رہا ز شصت چو کردیم تیر پراں را

یکی پیادہ ز فوج سپاہ ما نشمرد
چو پیرہ زال جہاں رستم و نریماں را

ہمی ز بارۂ گیتی نورد ما آموخت
بروز واقعہ صرصر خرام دوراں را

زبین معرکہ جنبش نمود ہمچو سپہر
چو تاختیم بمیداں خصم یکراں را

بلی بہمت پیشینیاں ما در دین
رضا ز خویش نمودند حی سبحاں را

بحق ذات خداوند قادر متعال
کہ آفریدہ مہ و مہر و چرخ گرداں را

بحق آنکہ ز فرط کمال قدرت خویش
فروغ داد رخ مہر و ماہ تاباں را

بحق آنکہ بیفزودہ در سپہر بریں
شعاع طلعت برجیس و تیر و کیواں را

بحق آنکہ ببخشیدہ از مشیت خویش
بزہرہ چنگ و بمریخ تیغ بزاں را

بحق آنکہ بجن و بانس و دیو و پری
سپرد رتبہ شاہنشہی سلیماں را

کہ در زمانہ کسی ہمچو ملت اسلام
نیافت دولت و اقبال [illegible]

کنوں پس از چہ ایا ساکنان کشتی دین
شدہ است کشتی ما غرق موج [illegible]

بہ پیش روی حریفاں نشاند صم بکم — چرا سپہر جفا کار ما فصیحاں را
چہ کردہ ایم عزیزاں چناں کہ درگیتی — نصیب کرد بما کرد گار خذلاں را
زنور دیں نہ شبستاں ما منور بود — کہ کشتہ است الا شمع آں شبستاں را
چرا فزع نمائیم وما جزع نکنیم — باسماں نرسانیم آہ و افغاں را
مگر نہ دین رسول خدا گلستاں بود — خزاں رسید الا از چہ آں گلستاں را
چرا خزاں بگلستانِ دینِ احمد تاخت — گداخت از چہ دلِ بلبلاں نالاں را
بداں عہود کہ حق کردہ بود در قرآن — چہ شد بما کہ شکستیم عہد و پیماں را
مگر کہ دین بدنیا نمودہ ایم بدل — الا چہ شد کہ نہ داریم این و نہ آں را
مگر کہ بدعت احداث کردہ ایم بدیں — دیاکہ غرق شدستیم جملہ عصیاں را
مگر کہ ما بخدا و رسول نہ بستیم — زروئے شرک وشقاق ونفاق بہتاں را
مگر مقابل انعام نعمت ایزد — نمودہ ایم ہمہ ارتکاب کفراں را
بلی کہ ما کمرِ جہل بستہ ایم ونفاق — ازاں خدائے بما داد رنج وحرماں را
نعم بکیفر کفراں نعمت یزداں — سزاست خفت وخاری تباہ کاراں را
وگرنہ از چہ سبب حق گرفت از کف ما — ہر آنچہ دادہ بما بود ساز وساماں را
پرشد جلالت اسلام وکو جلادت قوم — ملول کرد چرا چرخ ما غریباں را
کجاست حشمت صدیقؓ وشوکت فاروق — چہ پیش آمدہ اے روزگار عثمانؓ را
از جور فلک خار وزار دہر شدیم — خبر کنید عزیزاں علیؓ عمرانؓ را
پرشد بدولت عباسیاں عالی قدر — چہ کرد چرخ جفا جوئے رادمرداں را
کجاست حشمت واجلال ارسلاں محمود — کہ مے فشرد گلو ضیغم نیستاں را
پرشد بشوکت سلجوقیاں نام آور — کہ بود از رخشاں روشنی خراساں را
جدا بداد دل بے نوائے مانرسند — زما کہ رنجہ نمود است قلب ایشاں را
خوش است زار بگرئیم ما بحالت قوم — چنانکہ تیرہ شود چشم ابر نیساں را
ازیں سرخ بریزیم لولوئے سیّال — زبحر دیدہ فشانیم در غلطاں را
نصیبی قوم وزکج روی فلک — زنیم چاک بسوز جگر گریباں را
کجاوال دل منت نصیب من خوش باش — کہ ایں جلسہ فزاید بجسم در جاں را

نه این جلسه زبهر رفاه ملت ماست — چرا فرح نفزائیم قلب پژمان را
ازاین جلسه ایا قوم بهره مند شوید — رضا کنید هم از خویش پاک یزداں را
زخویش دور نمائیم جهل و بخل و نفاق — مگر بحشر ببینیم باغ رضواں را
هزار شکر که پیراں ما بداں فکرند — کنند تربیت از روی مهر طفلاں را
هزار شکر خدا حامیان دیں مبین — بدرد قوم فراہم کنند درماں را
ہمہ دلاور و دانشورند دریا دل — تمام منبع فیضند لطف و احساں را
بویژہ حضرت والانژاد سر سید — که وقف قوم نموداست باشعف جاں را
این صادق ملت که بر نصیحت قوم — زروی مہر کشودہ لب درافشاں را
طبیب حاذق ما کز دم مسیحائی — بنطق زندہ کند مردہ گاں بیجاں را
سخنوریکہ بیک نکتہ مے تواند گفت — بروز بحث جواب ہزار برہاں را
مقرریکہ ہماناً بنطق شکریں — زدودہ زنگ غم از سینہ غم نصیباں را
بما فریکہ کشادہ است باہزار شکوہ — برائے تربیت قوم خان الواں را
مدبریکہ بستہ بیرہائے گوناگوں — کشادہ باید و قوم ایں دبستاں را
خصوص زمرۂ پنجابیاں نام آور — کہ خود حمایت قوم است کار ایشاں را
دگر چرا نہ در آفاق کامیاب شویم — طرب چساں نرسد خاطر پریشاں را
الاکہ عاقبت کار قوم شد محمود — ہزار شکر خداوند کارمستاں را
امیدوار ازانیم کاحمد و محمود — برآورند زحیرت قلوب حیراں را
زروئے مرحمت و لطف مرہمی بنہند — پی تسلی دل سینہ ہائے بریاں را
مراست چشم کہ ازروئے لطف پاک کنند — باستین کرم دیدہ ہائے گریاں را
ہزار شکر کشودم بمدح قوم زباں — ہمیں بس است بلی سخن شناخواں را
خدا کند کہ بامداد پیر و بخت بلند — رسد شکیب بدل جملہ ناشکیباں را
بروں شوند ز ظلمات جہل و بخل و نفاق — زدست خضر بنوشند آب حیواں را

قصیدہ

مولوی محمد عبد اللہ صاحب فخری لاھوری

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

بمقام علی گڑھ

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

قصیدہ

محمد عبداللہ صاحب فخری

…می واسلامی قومِ ماست ایں　　پیر روشن رائے روشن روئے ماآراست ایں
…ردی ہست برجائے خودش موزوں بود　　دلپذیر ہر ہمہ مطبوع سرتاپاست ایں
…انہ آسمانی منتصر بر فرقہاست　　زآسماں گو پست آمد از ہمہ بالاست ایں
…تی آب وآتش گو خلاف قدرت ست　　گرمیِ ہنگامہ اندر موسم سرماست ایں
…حق اللہ جلسۂ خُرّم چو گلزارِ ارم　　یک چمن آراستہ از مردم داناست ایں
…لت مردم درو گرد آمدہ از ھر دیار　　اینت ادنی اینت اوسط طبقۂ اعلی ست ایں
…ار کرسی بہ کرسی صف بصف ترتیب وار　　یک تماشائے فلک بزمِ نشاط افزاست ایں
…بندہ اما بندگان ویک نبی را اُمّت اند　　برسرِ پیشانیِ منشورِ دیں طغراست ایں
…خیال درد قومی جملہ را ایں جا کشید　　ضاعف اللہ ضاعف اللہ دہ چہ دردی خاست ایں
…ندک قوم زآغوش خواب برجستن گرفت　　باد بر سیّد مبارک تہنیت راجاست ایں
…رود اسلام زیرِ سایۂ خوابِ گراں　　دہر میگفتی کہ مُردا کنوں نخواہد خواست ایں
…آمد خواند افسوں آب زد بر خفتگاں　　کرد از نو زندہ مانا نوعی از احیاست ایں
…ت کہ پیرے شمع در کف زد ندا　　کر برون زین منزلِ خون مسلخِ احیاست ایں
…دشت گم مُردی زغیب آمد و گفت　　کر بزآزیں تہلکہ ایں ست راہ راست ایں
…بہ خوفسال مردوزن ورنالہا　　خضر شکلی آمد و گفتا چہ واویلاست ایں
…انکہ کشتی رفت جوئیمش کنوں　　نزد من باآں نشانہا نیست کس اِلّاست ایں
…سید علوی گہر جوہرشناس علم دوست　　کز جواہر ہائے علوی گوہرِ یکتاست ایں
…بان علم نوست در اسلامیاں　　درجہانِ علم نومانا ابوالآباست ایں

عالمی ظلمات دانش چشمۂ آبِ بقاست
بوالبشر زین علم سبقت برد بر روحانیاں
ہر زماں از گوشہا در گوشہا آید ندا
یک تن و ہمت جہانی قدرتِ حق رانگر
ہمت اے اسلامیاں ہمت خدا را ہمتے
کار بر فردا چہ بگزاریم فردا ہیچ نیست
کار سید بود خود کیں قوم را بیدار کرد
قوم خفتہ بود شامت گشتہ شکل اژدہا
گفت قُم قُم اَیہا القوم اَیہا القوم اینچہ خواب
نعرہا برزد بگریہ کا یہا الناس العجل
العجل اے قوم خفتہ العجل کآمد اجل
نیم خواباں زاں شغبہا چشم مالاں خاستند
آں یکے در کوریِ تحقیق گفت اژدر کجاست
اژدہا نادیدہ و بر خفتگاں خندہ زناں
جائے گریہ خندہ را از شانِ بیداری شمرد
اے مُحِبّ القوم اے سید جزاک اللہ خیر
مدح بیجا کارِ چوں من بندۂ آزاد نیست
آخر آمد نظم و در آخر دعا گفتن خوش است
سید ما شاد باد و قوم ما آباد باد!

نظم

منشی محمد ارتضیٰ علی کاکوروی

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

بمقام علی گڑھ

مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی

نظم

محمد مرتضیٰ علی علوی کاکوروی

[illegible] رات تھی کل پیرِ فلک کی مہماں — کہ سرِ شام سے تھا صبح منور کا گماں
[illegible] پہ تھا اس طرح پڑا عکسِ قمر — صاف دھوئی ہوئی جس طرح بچھی ہو چادر
[illegible] پہ نظر آتا تھا! — جلوۂ تابشِ خورشید کو شرماتا تھا!
[illegible] حد ثریا کی نمایاں تھی بہار — جس طرح گردنِ مہوش میں جڑاؤ کوئی ہار
[illegible] پہ ہر ایک طرف تھے اختر — جس طرح ہار کے ٹوٹے ہوئے موتی اکثر
[illegible] اور ستاروں کا عجب تھا نقشا — نیلی مخمل پہ بنا کام تھا زر دوزی کا
[illegible] تھا دریا شبِ مہتاب میں کل — خانۂ آب تھا پُرتاب کہ تھا شیش محل
[illegible] تھا شبِ ماہ میں یوں موج فگن — چہرۂ حور پہ جس طرح سے زلفوں کی شکن
[illegible] سے پیدا تھی مزے کی خنکی — اور دلہن کی طرح آہستہ ہوا چلتی تھی
[illegible] نے یہ قدرت کا تماشا دیکھا — صنعتِ صانعِ معبود کا نقشہ دیکھا
[illegible] دیکھ کے اس طرح کی فرحت پائی — دیکھتے دیکھتے آنکھوں میں مری نیند آئی
[illegible] نہیں سکتا مگر اک غفلت تھی — خواب اصلی نہیں نقلی کی سی کیفیت تھی
[illegible] ایک نظر آئی نہایت آباد — پُر فضا روح فزا دلکش و دلچسپ سواد
[illegible] نظر آئی تھی وہ قصر و ایواں — منفعل جن کی بلندی سے سپہرِ گرداں
[illegible] مساجد تھے کہیں دار علوم — حق پرستوں کا رہا کرتا تھا ہر وقت ہجوم
[illegible] ذکرِ احدی وردِ زباں — دیکھ کر شغل کو تھے جن و ملائک حیران

ان کی تسبیح کا ہوتا تھا فلک پر چرچا
اُن کی توصیف میں ہوتے تھے ملائک

خانۂ حق کی سجاوٹ کا کروں کیا میں بیاں
خامہ معذور ہے تحریر سے قاصر ہے زباں

سرو قد تھی وہ اقامت میں ستون یا مینار
جس طرح آکے جماعت میں کھڑے ہوں دیندار

طاعتِ ایزد باری میں جھکی تھی محراب
پر وہ سجدے کے لئے گرتے تھے ہو کر بیتاب

درو دیوار سے تھا نور الٰہی کا ظہور
تھا لب فرش مساجد پہ خدا کا مذکور

خطبہ و وعظ کا ہوتا تھا جو ہر سو چرچا
فخر سے عرش معلّے پہ سر منبر

مدرسوں میں تھی وہاں کثرت تعلیم علوم
طلبہ کا ہی رہا کرتا تھا ہر وقت ہجوم

فلسفہ منطق و انشا و ریاضی حکمت
تھی معانی و احادیث کی کیا کیا کثرت

فقہ میں اور عقائد میں تھا ہر اک کامل
انہیں چرچوں میں بہلتا تھا وہاں سب کا دل

جتنے اس شہر میں رہتے تھے بہت تھے خوشحال
جانتے ہی نہ تھے کہتے ہیں کسے رنج و ملال

نیک تھے ان کے خیالات چلن اچھا تھا
برکتیں ان میں تھیں راضی تھا

حضرتِ سرورِ عالم کی شریعت جاری
ظالم و فاسق و فاجر پہ تھی ہیبت طاری

بیغرض منصف و عادل تھے وہاں کے قاضی
فیصلہ وہ کہ فریقین تھے جن سے راضی

چوڑے چوڑے بنے اس شہر میں بازار تمام
جہاں بکتی تھی تجارت کی سب اجناس

بیچنے والے تھے ایمان پہ اپنے محکم
لینے والے تھے مسلمان بڑے نیک

اچھی نیت کا یہ پھل تھا کہ ہمیشہ دولت
گنج قاروں کی دکھاتی تھی انہیں کیفیت

کارخانے تھے وہاں صنعت و حرفت کے تمام
کام ایسا تھا کہ دنیا نے نہ دیکھا ہو

دستکاری تھی زمانہ میں یہ ان کی روشن
دیکھ کر دنگ تھے سب اہل فرانس

نزہت افزا و طرب خیز وہاں کے سب باغ
ترو تازہ ہو جنہیں دیکھ کے عالم کا دماغ

بوئے گلشن تھی کہ جلتے تھے وہاں عنبر و عود
جب ہوا آتی تھی پڑھتی ہوئی آتی تھی درود

روز رہتی تھی جو ان ان چمن میں اک عید
جنبش برگ سے آتی تھی صدائے توحید

جھومتے تھے مے وحدت کو پئے سب اشجار
ڈالیاں جھکتی تھیں سجدے کو زمیں پر

پھل تھے سب اپنے عقیدے میں نہایت پختہ
دیکھ کر جن کو ہوں سب اہل حقیقت

لب جو سبزی کے سونے کا عجب تھا انداز
سو گئے خضر تھے یا کرکے وضو پڑھ کے نماز

پتے پتے سے تھا نیرنگی قدرت کا ظہور
آتش گل سے عیاں ہوتے تھے وال

صحن گلشن میں بپا شور جو اناں چمن — گا رہے تھے عجب انداز سے مرغان چمن
بادۂ عیش سے لبریز تھا لالے کا ایاغ — نشہ ایسا تھا کہ ہر ایک کا مختل تھا دماغ
دفعۃً آنکھ سے غائب ہوئی وہ باغ و بہار — خواب نوشیں سے ہوئے مردم دیدہ بیدار
خانقاہیں نظر آئیں نہ وہ مسجد نہ وہ باغ — نہ وہ غنچے نہ وہ گل اور نہ وہ لالے کا ایاغ
[illegible] مسلمانوں کی دولت نہ وہ ثروت نہ علوم — نہ وہ اسکول نہ وہ درس نہ لڑکوں کا ہجوم
[illegible] اسلام کا باقی ہے کہاں اب اسلام — اور وہ نام بھی افسوس ہوا ہے بدنام
جاہ و اقبال گیا رہ گئی نکبت باقی — عیش و عشرت کی جگہ حسرت و عسرت باقی
[illegible] رہتی ہے رہتے تھے جہاں شاہ جہاں — ہو کے میداں ہوئے ہائے وہ قصر و ایواں
[illegible] خاک میں وہ عظمت و ثروت بالکل — ہو گئی شمع شبستان جہاں بانی گل
تخت سلطاں تھا جہاں خاک کا انبار ہے واں — اب تو ڈھونڈھے سے بھی ملتا نہیں شاہی کا نشاں
[illegible] نے ظلم کیا رنگ یہ لائی تقدیر — مانگنے بھیک لگے جو تھے زمانے میں امیر
[illegible] دانے کو ہوئی قوم ہماری محتاج — لیکن افسوس ابھی ہے وہی شاہانہ مزاج
[illegible] باقی ہے امیری کی ابھی بو ہے وہی — ہے وہی طرز وہی رنگ ابھی خو ہے وہی
[illegible] اسراف سے آئے نہ اگر قرض ملے — گنج قاروں بھی کرے صرف جو بالفرض ملے
[illegible] اڑانے میں ابھی لاکھ کا گھر خاک کرے — کچھ پس و پیش نہ ہو حیف نہ کچھ باک کرے
[illegible] اس پر ہے کہ غفلت ہے وہی — طلب علم و کمالات سے نفرت ہے وہی
[illegible] ہاتھوں سے گری علم کی دولت نہ رہی — مل گئی خاک میں کچھ خاک بھی عزت نہ رہی
[illegible] مسلمانوں سے بالکل معدوم — معنی علم جو پوچھو تو نہ ہوں گے معلوم
[illegible] اصولاے مٹے آپ حماقت دیکھو — اور اب تک ہے ہماری وہی غفلت دیکھو
[illegible] وہ کہاں ہے وہ حمیت ہے کہاں — جوش زن کیوں نہیں ہوتی ہے وہ غیرت ہے کہاں
[illegible] خبردار سنبھل جا اے قوم — پیچھے رہنا تو نہیں خوب نکل جا اے قوم
[illegible] قوم کو سید ہے ترا پشت و پناہ — پیر با دانش و تدبیر حقیقت آگاہ
[illegible] سارے زمانے کی برائی سر پر — بھیک بھی مانگی ترے واسطے جس نے در در
[illegible] ترا ہمدرد ترا خیر طلب — اس کو ہے تیری ترقی سے ہمیشہ مطلب
[illegible] تری کشتی کا یہی ہے ملاح — ایسے طوفاں میں دیتا ہے تجھے نیک صلاح

تجھ کو تدبیر بتاتا ہے ذرا چل اوس پر
صاف کھل جائے گا اے قوم تجھے نفع وضرر

دیکھ سکتا نہیں اے قوم تجھے خوار وزبوں
اس کا دل چاک ترے غم سے جگر اس کا خوں

زر تو کچھ مال نہیں جان مٹانے والا
خود بگڑ کر تجھے اے قوم بنانے والا

خاک ذلت سے اٹھائے تجھے بالا کر دے
تجھ میں کھوئی ہوئی جو بات ہے پیدا کر دے

اس کی تقریر نے اک دھوم مچائی ہرسو
اس کی تحریر ہوئی اپنے اثر میں جادو

نور سے اس کے منور ہیں یہ دیوار یہ دَر
یہ چمکتے نظر آتے ہیں اسی کے جوہر

اس کی تحریک سے پنجاب کو جوش آیا ہے
اس کی تحریک سے بے ہوشوں کو ہوش آیا ہے

جس نے غفلت کو سلایا ہے یہ وہ سیّد ہے
جس نے سوتوں کو جگایا ہے یہ وہ سیّد ہے

تیرے ہی واسطے دِلّی سا وطن چھوڑا ہے
تیری ہی فکر میں بلبل نے چمن چھوڑا ہے

گر کوئی غم ہے زمانے میں اسے غم ہے ترا
اس کے گھر میں کوئی ماتم ہے وہ ماتم ہے ترا

تیرے ہی غم میں ہوا پیر ہوئے بال سفید
زندہ رکھتی ہے اسے تیری ترقی کی امید

شرم رکھ اس کے بڑھاپے کی خبردار ہو اب
دیکھ کیا وقت ہے کیا حال ہے ہشیار ہو اب

طلب علم میں سستی نہ کر اے قوم تباہ
جادۂ علم سے اے قوم نہ ہو اب گمراہ

پھر وہی اپنا زمانے میں بجا دے ڈنکا
پھر اسی طرح سے دم بھرنے لگیں سب تیرا

علم ہی سے تری عزت ہے تری عظمت ہے
علم کے کسب پہ موقوف تری ثروت ہے

باغ عالم میں بندھے پھر تری اگلی سی ہوا
خیر خواہوں کی یہی رہتی ہے خالق سے دعا

تری نکبت تری عسرت ہو جہاں سے کافور
تیرے چہرے پہ چمکنے لگے اقبال کا نور

آب رفتہ سوئے جو باز بیاید اے قوم
نزہت تازہ بتور و بنماید اے قوم

مُسدّس

حافظ سیّد فضل حق صاحب آزاد پٹنوی

متعلقِ

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

بمقام علی گڑھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شُد

مُسدّس

حافظ سیّد فضلِ حق صاحب

ہو سنو کہ یہ حیرت فزا فسانہ ہے — اٹھو اٹھو کہ اٹھا خواب سے زمانہ ہے
چلو کہ ہر اک قافلہ روانہ ہے — بڑھو بڑھو کہ بہت دیکھنا دکھانا ہے
پھری ہے باغِ جہاں کی ہوا چلو دیکھو
بہار آئی ہے تم بھی ذرا چلو دیکھو

ں کو دیکھ لو۔ کیفیتِ جہاں کیا ہے؟ — زمیں کی چال ہے کیا دورِ آسماں کیا ہے
ہار لائی ہے کیا رنگ۔ گلستاں کیا ہے؟ — غرض کہ مشرق و مغرب یہاں وہاں کیا ہے
جو دیکھنا ہے تو آجاؤ دیکھ لو تم بھی
چمن کا رنگ ہے کیا آؤ دیکھ لو تم بھی

بول ہیں غنچے ہیں رنگ لائے ہوئے — شجر ہیں اپنی جگہ میں پرے جمائے ہوئے
ئے جھرلے بہت سے ہیں پھل پر آئے ہوئے — چمن ہیں ایسے ہی کتنے سجے سجائے ہوئے
جدھر اٹھاؤ نظر اک ہجوم ہے ہر سو
نوائے طوطی و بلبل کی دھوم ہے ہر سو

ے عام۔ خوشی سے بھرا زمانہ ہے — خوشی کا اوج ترقی پہ کارخانہ ہے
عمر دیا اک ایک کا خزانہ ہے — خوشی کا شکر گزار آج دانہ دانہ ہے
خوشی کی بزم ہے ہوتے ہیں چہچے کیا کیا
لگا رہی ہے صراحی بھی قہقہے کیا کیا

ہوا سنکتی ہے مستانہ جھومتے ہیں نہال کھلے ہیں پھول نزاکت بھی جن سے
کمال درجہ ہے نظارگی کو اس کا خیال کہ پتّیوں میں یہ رنگت ہو خاک میں
جو دیکھو نخل کی رفعت تو ہیں پہاڑ کھڑے
پر اپنے باغ میں جو دیکھو تو ہیں اجاڑ پڑے

نہ اب وہ باغ نہ وہ بوستاں نہ وہ گلزار نہ وہ زمین نہ وہ آسمان نہ وہ
نہ وہ ہوا میں لطافت نہ فصل میں وہ بہار نہ وہ پرند نہ وہ مستیاں نہ وہ
نہ اب وہ شاہد گل کا کہیں تجمل ہے
نہ اب وہ نالۂ قمری نہ صوت بلبل ہے

نکلتے خار ہیں جس جا سے گُل نکلتے تھے اب اڑتی خاک ہے جس گھر میں
کھنڈر پڑے ہیں جہاں دور جام چلتے تھے اندھیرے رہتے ہیں جن میں چراغ
نہ اب وہ بزم نہ وہ دور ہے نہ وہ ساقی
خمار عیش گزشتہ بھی اب نہیں باقی

عجب طرح کی پڑی ہائے یک بیک افتاد نہ وہ چمن ہے نہ وہ بلبلیں نہ وہ
گزر گئی ہے جو آنکھوں کے سامنے روداد کسی طرح وہ نہیں دل سے بھولتی۔
میں سوچتا ہوں وہ عالم سراب تھا۔ کیا تھا
کوئی طلسم تھا یا وہم و خواب تھا۔ کیا تھا

گزر گئیں جو بہم صحبتیں نہ پوچھو کچھ میسر آئی ہیں جو عشرتیں نہ پوچھو
نکالیں عیش کی جو صورتیں نہ پوچھو کچھ وہ صرف ہو گئیں سب ہمتیں نہ پوچھو
وہ رنگ عیش وہ عشرت جہاں نہ دیکھ سکا
جہاں کو کیا کہوں۔ یہ آسماں نہ دیکھ سکا

روا نہیں گلۂ روزگار۔ کیا حاصل شکایتوں سے ہے انجام کار کیا
کسی کا دل نہ دُکھا بار بار۔ کیا حاصل خزاں میں تذکرۂ نوبہار کیا
سُنا سُنا کے فسانے نہ یوں ادھیڑ مجھے
بہار جا چکی او باغباں نہ چھیڑ مجھے

میں جانتا ہوں کہ مجھ سا نہیں کوئی برباد نہ مجھ سا ہو گا کبھی کوئی مورد

بُرے بھلے زمانے نے مجھے بھی ہیں سب یاد   مگر میں ننگ خلائق ہوں ننگ آدم و نژاد
جہاں میں عاجز و احقر نہیں کوئی مجھ سا
بُرے بہت سے ہیں بدتر نہیں کوئی مجھ سا

بہت سا مفلس و نادار و ناتوان کوئی   نہ مجھ سا بے زر و بے زور بے امان کوئی
بہت سا رہ رو گم کردہ کارواں کوئی   نہ مجھ سا ننگ جہاں زیر آسماں کوئی
جہاں میں دشمن دل دشمن حیا میں ہوں
جو گر کے پھر نہ اٹھے وہ گرا ہوا میں ہوں

دل جو کچھ ہوں وہ میں جانتا ہوں کیا ہو نہیں   اسیر دعا جز و بے برگ و بے نوا ہوں میں
مثال خاک رہ آوارہ جا بجا ہوں میں   جو آگیا کوئی جھونکا تو بس ہوا ہوں میں
خزاں کو دیکھ کے ہر چند جان جاتی ہے
ہوا ہے بدلی۔ مگر پھر بہار آتی ہے

عجب نہیں کہ وہی پچھلے کے دن پھر آئیں   یہ سوکھے سوکھے جو ہیں نخل پھر ہرے ہو جائیں
وہ شاخ بھرے ایسا کہ بادہ کش بل کھائیں   بہار آئے۔ جوانان باغ دھوم مچائیں
وہ بزم عیش وہ عشرت نصیب ہو پھر بھی
دل ستم زدہ راحت نصیب ہو پھر بھی

اگر وہ آئی گلگشتِ گلستاں میں نہیں   حریف صحبتِ یاراں نکتہ داں میں نہیں
لگے مجھ کو کوئی خوش بیاں تو یاں میں نہیں   چمن کا تیرے ہوا خواہ باغباں میں نہیں
مسافرانہ سہی کوئی دم ٹھہرنے دے
جب آگیا ہوں یہاں تک تو سیر کرنے دے

کہ یہ چمن دلکشا ہیں دیکھ تو لوں   عجب بہار ہے یہ واہ واہ! میں دیکھ تو لوں
سہانہ سہی ابتدا میں دیکھ تو لوں   نصیب ہو کہ نہ ہو دیکھنا۔ میں دیکھ تو لوں
اگرچہ حال سزاوارِ بزم ماتم ہے
جو ہو گیا وہی اس بے بسی میں کیا کم ہے

کبھی کس کو تھا پھولے گا یہ چمن ایسا   گلوں سے ہو گا یہ ویرانہ خندہ زن ایسا
سماع کے دل میں اثر سخن ایسا   بنے گا قوم کا بگڑا ہوا چلن ایسا

چمن میں آئے گی پھر باغباں بہار ایسی
زمیں صحن چمن ہوگی لالہ زار ایسی

کسے خبر تھی کہ تعلیم و تربیت کیا ہے — وہ جس کا نام ہے تہذیب کون چیز ہے
معاشرت کا زمانے میں کیا طریقہ ہے — یہ قوم کیا ہے کہ جس پر جہاں شیدا ہے
کسے پڑی تھی کہ باہم ہوں حاکم اور محکوم
مآلِ عاقبتِ کار تھا کسے معلوم

بتاؤ حوصلہ کس کا بلند تھا ایسا؟ — وہ دل تھا کون کہ جو درد مند تھا ایسا
وہ کون تھا کہ مصیبت پسند تھا ایسا؟ — وہ کون ناصح پیرانہ پند تھا ایسا
بلائیں غیروں کی یوں سر پہ لیں اٹھا کس نے؟
متاع و مال کیا قوم پر فدا کس نے؟

یہ کسی کی کوشش مشکور کا نتیجہ ہے؟ — کہ خار و خس نہ تھے جس جا وہ حیرت افزا ہے
جو آگے وشت تھا اب باغ فرحت آما ہے؟ — جو سچھے قوم تو فخر اس پہ اس کو زیبا ہے
تماشے دیکھ رہے ہیں کھڑے علی گڑھ میں
چلے ہی آتے ہیں چھوٹے بڑے علی گڑھ میں

یہ مدرسے کی عمارت یہ بورڈنگ کی شان — یہ وضع ایک سی لڑکوں کی اک طرح کے لباس
اور ایک نہج پہ یہ بود و باش کا عنوان — یہ مسجد اور یہ نمازیں یہ گھنٹیاں یہ اذاں
کہیں نہ پاؤ گے ڈھونڈھو بھی۔ نفی عام ہے یہ
جو نقص ہے وہ یہی ہے کہ ناتمام ہے یہ

کہاں ہیں قوم کے دلدادہ اس طرف آئیں — دکھا چکے ہیں جو ہمت وہ پھر بھی دکھلائیں
ذرا جو جوشِ حمیت کو کام فرمائیں — تو ناتمام جو تعمیریں ہیں وہ بن جائیں
کوئی مہم نہیں کچھ ایسی کائنات نہیں
جو چاہیں چاہنے والے تو کوئی بات نہیں

امید کہتی ہے بن جائیں گی۔ بنیں کیوں کر — خدا کرے کہ جئیں اپنی قوم کے رہبر
جناب سید و سر سید و بلند نظر — قوی ارادہ و باہمت و ہمہ داں
ستم کشیدہ جہاں دیدہ و جہاں آگاہ

نکالی جس نے ترقی کی ایسی سیدھی راہ

وہ جس کو قوم کی نفرت بُری لگی نہ کبھی — بجائے شکر شکایت بُری لگی نہ کبھی!
ملامت اور حقارت بُری لگی نہ کبھی — جو کی کسی نے عداوت بُری لگی نہ کبھی
نہ کچھ خیال کیا اور نہ کچھ بُرا مانا
پہ جیسا چاہیئے تھا قوم نے نہ پہچانا

وہ فخرِ قوم فلک رتبہ سید محمود — رہی ہے مدنظر جن کو قوم کی بہبود
وہ ممبران جو اس کانگرس میں ہیں موجود — وہ جن کو فکر ہے اس کی ہنوز نامحدود
کرے گی قوم جو اِن کی ہدایتوں کا خیال
تو دور ہوں گے یقین ہے یہ سب گزندِ ملال

[illegible]ل چاہیئے مشکل بھی ہو تو کٹ جائے — جو ہمت آن کھڑی ہو پہاڑ الٹ جائے
[illegible]کو شق کریں دریا - زمیں پھٹ جائے — ہوا کا رُخ بھی اگر چاہیں ہم پلٹ جائے
یہ سب ہیں بس اسی صلح و وفاق سے ممکن
محال جتنے ہیں - ہیں اتفاق سے ممکن

[illegible]ن رائے ہے کچھ - اور نفاق ہے کچھ اور — ہوس ہے اور ہی شے - اشتیاق ہے کچھ اور
[illegible]ب وصل ہے کچھ - اور فراق ہے کچھ اور — جسے سمجھتے ہیں ہم اتفاق - ہے کچھ اور
جو امر خاص ہے ہرگز وہ امر عام نہیں
اس اختلاف سے ملت میں کچھ کلام نہیں

[illegible]ہی چمن ہے وہی باغباں وہی ہیں ہم — وہی بہار وہی چہچہے وہی خم چم
[illegible]ی نسیم وہی مستیاں وہی عالم — وہی انیس وہی راہبر وہی ہمدم
یہ مجمع رفقا رہم نفس مبارک ہو
الٰہی قوم کو یہ کانگریس مبارک ہو

[illegible] باغ جہاں جب تلک رہے شاداب — بچھائے سبزۂ نوخیز بستر کم خواب
[illegible] میں شبنم بنے دُرِ خوش آب — گھٹائیں جھومتی آئیں اُمنگ پر ہوں سحاب
خزاں نہ آئے چمن میں کبھی - بہار رہے
شگفتہ گل رہیں گلشن پر اک نکھار رہے

کھلیں جو پھول تو بو باس میں ہوں جاں افزا　　لگیں جو پھل تو حلاوت میں شہد سے ہوں سوا
اٹھیں جو نخل تو رفعت میں ہوں فلک فرسا　　ہلیں جو برگ تو جنبش میں بھی نئی ہوا دا

بہار آئے الٰہی رہے چمن آباد
دعائیں دے چلے آمین کہہ چلو آزاد

قصیدۂ عربیہ

مولوی عبدالمجید صاحب لاہوری حال وکیل عدالتہائے

سیالکوٹ

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

بمقام علی گڑھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

۳۸۰

قَصِيدَةٌ عَرَبِيَّةٌ

مولوی عبدالمجید صاحب لاهوری

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بجميعِ دين الحق داءٌ   مِن الاملاقِ ليس له دواءٌ
لقد استلاطف والاخاءُ   فكل المرء يطلب ما يشاءُ
لكم وما قولي بكذبٍ   لقد عَدِمَ المروّة والوفاءُ
من العنادِ مقام رفقٍ   ورفقًا اينما يجب القلاءُ
العلم انكم بُليتم   وما ادراكم ماذا البلاءُ
العضال فمنه فِرُّوا   الى مَن بَينَ ايديه الشفاءُ
الجهل يورث كل ذلٍ   ينوخ به التعسُّر والشقاءُ
مصادقةً الدنيا   يروحُ عنّاؤنا ياتي الغناءُ
الذين مضوا بسلفٍ   فكان اليسر فيهم والولاءُ
علومهم بزغتْ وذرّتْ   بها قد شاع في الدنيا الضياءُ
اولي بأسٍ شديدٍ   وابدًا كان عندهم السخاءُ
الشرف الرفيعُ   وذالكم النجابة والعلاءُ
هم والجود فينا   واين لنا الشمائل والعطاءُ
والعمل الصليحُ   وذالكم الحذاقة والدهاءُ